قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اَولیاءَ اللہ لا خوفٌ علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب

لاجواب بر حالات و کرامات بزرگانِ سلسلۂ چشتیہ صابریہ نظامیہ و نقشبندیہ

و سہروردیہ و کبرویہ و مداریہ مشتمل بر ذکرِ تیرہ سو اٹھارہ اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین الموسوم

تذکرۃ العابدین
امداد العارفین

ہر چہار جلد

بنامِ نامی و اسمِ گرامی زبدۃ العارفین و قدوۃ السالکین حضرت حاجی محمد عابد صاحب

مدفیوضہ رحمۃ اللہ علیہ عنوان یافت

مؤلفہ حاجی محمد نذیر احمد صاحب دیوبندی خلیفہ حضرت حاجی صاحب ممدوح

سنہ ۱۳۳۳ ہجری النبویہ

دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام لالہ [illegible] داس پرنٹر کے چھپی

toobaafoundation.com

فہرست مضمون کتاب تذکرۃ العابدین امداد العارفین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	جلد اول در بیان سلسلہ چشتیہ نظامیہ صابریہ قدوسیہ امدادیہ	۲۰	ذکر حضرت خواجہ علاؤ الحق والدین علی احمد صابر رضی اللہ عنہ
۵	ذکر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱	ذکر حضرت قطب ابدال شیخ شمس الدین رضی اللہ عنہ
۶	ذکر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	۲۲	ذکر حضرت قطب عالم حضرت جلال الدین کبیر الاولیا رضی اللہ عنہ
۷	ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ	۲۳	ذکر حضرت شیخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی رضی اللہ عنہ
۸	ذکر حضرت خواجہ ابو الفضل عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ	۲۴	ذکر حضرت مخدوم شیخ احمد عارف رضی اللہ عنہ
۸	ذکر حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ	۲۴	ذکر حضرت شیخ محمد رضی اللہ عنہ
۹	ذکر حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ	۲۵	ذکر حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رضی اللہ عنہ
۱۰	ذکر حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ	۲۵	ذکر حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رضی اللہ عنہ
۱۰	ذکر حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ رضی اللہ عنہ	۲۶	ذکر حضرت نظام الدین بلخی رضی اللہ عنہ
۱۰	ذکر حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ	۲۷	ذکر حضرت شیخ بندگی ابو سعید گنگوہی رضی اللہ عنہ
۱۱	ذکر حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی رضی اللہ عنہ	۲۸	ذکر حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی رضی اللہ عنہ
۱۱	ذکر حضرت خواجہ ابی احمد فرسناقہ رضی اللہ عنہ	۳۲	ذکر حضرت شیخ محمد گنگوہی رضی اللہ عنہ۔
۱۱	ذکر حضرت خواجہ ابی محمد بن ابی احمد رضی اللہ عنہ	۳۳	ذکر حضرت شیخ غریب اللہ شاہ غریب نواز رضی اللہ عنہ
۱۲	ذکر حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف رضی اللہ عنہ	۳۶	ذکر حضرت شیخ محمد اعظم شاہ رہنوی رضی اللہ عنہ
۱۲	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین مودود رضی اللہ عنہ	۳۸	ذکر حضرت شاہ محمد جمال بنوی رضی اللہ عنہ معہ ذکر شغال
۱۳	ذکر حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ	۴۲	ذکر حضرت شاہ محمد حیات رضی اللہ عنہ
۱۳	ذکر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ	۴۳	ذکر حضرت سید غلام علی شاہ رضی اللہ عنہ معہ خواب و جواب
۱۴	ذکر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ	۴۸	ذکر حضرت سید امیر الدین رضی اللہ عنہ
۱۵	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ	۵۱	ذکر حضرت شیخ امام علی رامپوری رضی اللہ عنہ
۱۶	ذکر حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر اجودھنی رضی اللہ عنہ	۵۳	ذکر حضرت مولوی محمد حسن صاحب امروہی رضی اللہ عنہ

toobaafoundation.com

۵۷	ذکر حضرت میاں جی کریم بخش صاحب رامپوری رضی اللہ عنہ
۶۳	ذکر حضرت حاجی محمد عابد حسین صاحب دیوبندی رضی اللہ عنہ
۹۳	ذکر حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی رضی اللہ عنہ جو دوسرا سلسلہ ہے
۹۶	ذکر حضرت شیخ نظام الدین سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ سلسلہ نظامیہ
۱۰۵	جلد دوم در بیان حالات سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ عابدیہ
۱۰۵	ذکر حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہ فتح
۱۰۷	ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔
۱۰۷	ذکر حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اکبر رضی اللہ
۱۰۷	ذکر حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۱۰۸	ذکر حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ
۱۰۹	ذکر حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ عنہ
۱۱۰	ذکر حضرت شیخ بو علی فارمدی رضی اللہ عنہ۔
۱۱۱	ذکر حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ معہ کلمات مصطلح
۱۱۱	ذکر حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ
۱۱۵	ذکر حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ عنہ
۱۱۵	ذکر حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رضی اللہ عنہ
۱۱۶	ذکر حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ عنہ
۱۱۶	ذکر حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ عنہ
۱۱۷	ذکر حضرت خواجہ میر سید کلال رضی اللہ عنہ۔
۱۱۷	ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ
۱۱۸	ذکر حضرت خواجہ علاؤ الدین رضی اللہ عنہ
۱۱۹	ذکر حضرت خواجہ یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ
۱۲۰	ذکر حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ
۱۲۱	ذکر حضرت خواجہ مولانا زاہد وخشی رضی اللہ عنہ
۱۲۱	ذکر حضرت مولانا محمود درویش رضی اللہ عنہ
۱۲۲	ذکر حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ عنہ
۱۲۲	ذکر حضرت خواجہ محمد باقی رضی اللہ عنہ
۱۲۳	ذکر حضرت خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
۱۲۴	ذکر حضرت خواجہ سید آدم بنوری حسینی رضی اللہ عنہ
۱۲۵	ذکر حضرت حافظ سید عبد اللہ اکبر آبادی رضی اللہ عنہ
۱۲۵	ذکر حضرت شاہ عبد الرحیم بن وجیہ الدین الشہید دہلوی رضی اللہ عنہ
۱۲۶	ذکر حضرت شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد رضی اللہ عنہ
۱۲۷	ذکر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ
۱۲۹	ذکر حضرت خواجہ سید احمد صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ
۱۳۴	ذکر حضرت مولوی ولایت علی صاحب رضی اللہ عنہ
۱۳۸	دوسرا طریق نقشبندیہ ذکر حضرت شیخ ابو القاسم نصیر آبادی رضی اللہ عنہ
۱۳۹	ذکر حضرت بو علی دقاق رضی اللہ عنہ۔
۱۳۹	ذکر حضرت شیخ ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ
۱۴۰	ذکر حضرت معصوم صاحب رضی اللہ عنہ
۱۴۰	ذکر حضرت محمد نقشبند حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ
۱۴۱	ذکر حضرت شیخ محمد زبیر رضی اللہ عنہ معہ کسب طریقت نقشبندیہ
۱۴۳	ذکر حضرت شاہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ

toobaafoundation.com

۱۴۳	ذکر حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رضی اللہ عنہ
۱۴۴	ذکر حضرت شاہ مولانا نصیر الدین مجاہدہ رضی اللہ عنہ
۱۴۵	جلد سوم در بیان سلسلہ سہروردیہ و کبرویہ عالیہ
۱۴۵	ذکر حضرت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ۔
۱۴۶	ذکر حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ۔
۱۴۶	ذکر حضرت ابو العباس احمد اسود دینوری رضی اللہ عنہ
۱۴۷	ذکر حضرت شیخ ابو محمد عمویہ رضی اللہ عنہ
۱۴۷	ذکر حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
۱۴۷	ذکر حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی رضی
۱۴۸	ذکر حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رضی اللہ عنہ
۱۵۰	ذکر حضرت شیخ صدر الدین عارف رضی اللہ عنہ
۱۵۰	ذکر حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رضی اللہ عنہ
۱۵۱	ذکر حضرت مخدوم جہانیان بخاری رضی اللہ عنہ
۱۵۳	سلسلہ کبرویہ
۱۵۳	ذکر حضرت شیخ علی رودباری رضی اللہ عنہ
۱۵۳	ذکر حضرت ابو علی کاتب رضی اللہ عنہ
۱۵۳	ذکر حضرت ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ
۱۵۴	ذکر حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رضی اللہ عنہ
۱۵۴	ذکر حضرت شیخ ابو بکر نساج رضی اللہ عنہ
۱۵۴	ذکر حضرت شیخ احمد غزالی رضی اللہ عنہ
۱۵۵	ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر رضی
۱۵۵	ذکر حضرت شیخ عمار یاسر رضی اللہ عنہ
۱۵۶	ذکر حضرت نجم الدین کبری رضی اللہ عنہ
۱۵۷	ذکر حضرت شیخ احمد بابا کمال جندی رضی اللہ عنہ
۱۵۷	ذکر حضرت شیخ عطایا خالدی رضی اللہ عنہ
۱۵۷	ذکر حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی رضی اللہ عنہ
۱۵۸	ذکر حضرت شیخ حمید الدین سلطان التارکین رض
۱۵۹	جلد چہارم در بیان سلسلہ قادریہ مداریہ عالیہ و مختصر کیفیت دیگر بزرگان
۱۵۹	ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔
۱۶۰	ذکر حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ
۱۶۰	ذکر حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ۔
۱۶۰	ذکر حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ
۱۶۱	ذکر حضرت موسی کاظم بن جعفر رضی اللہ عنہ
۱۶۱	ذکر حضرت امام علی بن موسی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	ذکر حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	ذکر حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ
۱۶۳	ذکر حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
۱۶۴	ذکر حضرت شیخ ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ
۱۶۵	ذکر حضرت عبد الواحد تمیمی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری رضی اللہ عنہ

toobaafoundation.com

۱۶۶	ذکر حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت شیخ تاج الدین عبد الرزاق رضی اللہ عنہ
۱۶۹	ذکر حضرت سید احمد ابو صالح رضی اللہ عنہ
۱۷۰	ذکر حضرت سید ابو محمد ابو النصر محی الدین ثانی رضہ
۱۷۱	ذکر حضرت میر سید علی رضی اللہ عنہ
۱۷۳	ذکر حضرت سید شاہ موسیٰ قادری رضی اللہ عنہ
۱۷۲	ذکر حضرت میر سید حسن شاہ رضی اللہ عنہ
۱۷۳	ذکر حضرت میر سید احمد جیلانی رضی اللہ عنہ
۱۷۳	ذکر حضرت شیخ بہاؤ الدین شطاری رضی اللہ عنہ
۱۷۴	ذکر حضرت سید ابراہیم ایرچی رضی اللہ عنہ۔
۱۷۵	ذکر حضرت مخدوم شیخ بہکاری رضی اللہ عنہ
۱۷۷	ذکر حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا رضہ
۱۷۸	ذکر حضرت شاہ جمال اولیا کڑوی رضی اللہ عنہ
۱۷۹	ذکر حضرت میر سید محمد ترمذی رضی اللہ عنہ
۱۸۱	ذکر حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی رضی اللہ عنہ
۱۸۳	ذکر حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی رضہ
۱۸۴	ذکر حضرت حاجی شاہ محمد فاخر رضی اللہ عنہ۔
۱۸۷	ذکر حضرت شاہ بدر الدین اوحد رضی اللہ عنہ
۱۸۸	ذکر حضرت شاہ غلام جیلانی رتہگی رضی اللہ عنہ
۱۹۱	ذکر حضرت مولوی شاہ اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ
۱۹۱	ذکر حضرت شاہ راج خانصاحب رضی اللہ عنہ
۱۹۳	دیگر سلسلہ قادریہ عابدیہ
۱۹۵	ذکر حضرت شاہ محمد امام صاحب رضی اللہ عنہ
۱۹۶	ذکر حضرت شیخ بدیع الدین مدار رضی اللہ عنہ
۱۹۷	بیان چہار پیر چہاردہ گروہ چودہ خانوادہ
۲۰۳	بیان مراتب اولیاء اللہ
۲۰۴	بیان تصوف
۲۴۳	مختصر کیفیت متقدمین۔
۲۵۱	دیگر بزرگان سلسلہ چشتیہ
۲۵۹	دیگر بزرگان سلسلہ نقشبندیہ
۲۶۴	دیگر بزرگان سلسلہ سہروردیہ
۲۶۷	دیگر بزرگان سلسلہ قادریہ
۲۷۸	دیگر بزرگان متفرق
۲۸۶	بیان وفات بعض مجذوب
۲۸۸	بیان وفات بعض نسات عالیمرتبہ
۲۸۸	بیان دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸۹	مختصر کیفیت بعض عالیمرتبہ
۲۹۱	شجرہ ہر چہار خاندان۔

toobaafoundation.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے خدا اے خالقِ ہر دو جہان
اے خدا اے مالکِ کون و مکان

ہو سکے تعریف مجھ سے کب تیری
کبریا ہے شان تیری اور غنی

کوئی قدرت میں ترا ہمسر نہیں
قادرِ مطلق تو ہی ہے بالیقیں

ابتدا و انتہا تیری نہیں
تو ہی تھا اور ہے تو رب العالمین

علم ہر ذرہ پہ تیرا ہے محیط
تجھ پہ ظاہر ہیں مرکب اور بسیط

ہے تو ہی سب جزو و کل میں جلوہ گر
گو ان آنکھوں سے نہیں آتا نظر

تجھ سے قایم سب ہیں اور تو سب میں ہے
تو ہی ہر مقصد میں ہر مطلب میں ہے

جزو سے تا کل تیرے ہی کام ہیں
حضرت انسان تو ہیں بدنام ہی

آخر میں سب ہے آفریں اے کردگار
ایسا پوشیدہ ہے اور یوں آشکار

الغرض سب کچھ کیا پھر ہے تو غیر
تو ہی تو ہے بس فقط باقی نخیر

حمد سے عاجز ہوں جب اجسام پاک
کر سکے تعریف کیا اک مشتِ خاک

صدقہ احمد صاحبِ لولاک کا
اور فدائی اولیائے پاک کا

معرفت اپنی تو کر مجھ پر عیان
منکشف کر مجھ پہ اسرارِ نہان

toobaafoundation.com

کہ میرے سینہ کو پُر اسرار سے
کر میری امداد اے رَبُّ العُلا
پیر بھائی میرے دین کے رہنُما
نام نامی جن کا انور شاہ ہے
مجھسے فرمایا اُنہیں نے بارہا
ہے فقط تعمیل حکم پیر جی
میں کہاں اور کام یہ مشکل کہاں
ہاں مگر امداد سے تیری ضرور
کرتا ہوں تیرے بھروسہ پر یہ کام
یا وسیع تیری رحمت ہے وسیع
ہے میرا مُرشد امام العارفین
ہند میں روشن ہے مثلِ آفتاب
کیا کہوں کیسے ہیں میرے دستگیر
التجا میری یہ ہے اے کردگار
اور میرے ماں باپ کو بھی اے خدا
اے خدا اے بادشاہ داد گر
تجھسے ہی حاجت رکھوں اے کردگار
اپنی ہی اُلفت میں رکھنا مجھکو تو
اور میری اولاد کو بھی اے خدا
رحم سے کر علم و حلم اُن کو عطا
شرک و بدعت کفر سے اُنکو بچا

اور وہ ہوں اسرار پر انوار سے
تا کروں تحریر ذکرِ اولیاء
عارفِ مقبول تھے وہ باخدا
مرتبہ جن کے تو آگاہ ہے
کیوں نہیں لکھتا تو ذکرِ اولیاء
کب لیاقت مجھ میں ہے تحریر کی
میں بھلا اس کام کے قابل کہاں
ہے مجھے اُمید اے ربِّ غفور
پائے یہ باحسن و خوبی اختتام
سُن لے میری التجائیں یا سمیع
ہے میرا مُرشد امام السالکین
ہو رہا ہے اک زمانہ فیضیاب
شاہ ہیں شاہوں کے اور پیروں کے پیر
فیض کو مُرشد کے رکھ تو برقرار
جنت الفردوس میں رکھنا سدا
اپنی رحمت سے تجھے بھی شاد کر
ہوں نہ دنیا میں کسی سے خواستگار
تا نظر بھٹکے نہ میری کُو بکُو
فضل سے رکھ لیجئے خوش و خرم سدا
باعمل ہوں متقی ہوں اولیاء
ہو نہ قابو نفس اور شیطان کا

toobaafoundation.com

اے خدا اے خالقِ دنیا و دیں
اے خدا اے مالکِ ہر دو جہاں
اے خدا اے دستگیرِ بے کساں
رزق دیتا ہے تو سب کو بے حساب
اے خدا خلاقِ ذاتِ نورِ عین
التجا ہے یہ بھی میری اے خدا
اور میرے بھائی بھی اے پروردگار
اور میرے احباب جو ہیں اے خدا
دوست جو میرے ہیں اُنکو شاد رکھ

اُن کو دینا رتبۂ حق الیقین
ہر بلا سے اُن کو دے امن و اماں
رزق کافی اُنکو دے تو بیگماں
ذات سے تیری جہاں میں لاجواب
دیجیو اُن کو صفاتِ نورِ عین
آل کو مرشد کی خوش رکھنا سدا
شاد اور خرم رہیں لیل و نہار
خرم و خوش رکھ انہیں بھی تو سدا
اور ابنا کو میرے آباد رکھ

ختم کر بس اب دعا کو اے نذیر
ہیں تجھے حالات بھی لکھنے کثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد وثنا کے کہ جسکی ذات کا حجاب اوسی کا نور ہے اور جسکی وجہ کا نقاب اور پردہ اوسی کا کمال ظہور ہے نہیں نہیں دیدہ ہائے ناقص کا قصور ہے۔ خاکسار نذیر احمد دیوبندی[1] ابن شیخ امام الدین بن خواجہ بخش بن مخدوم بخش بن محمد بخش بن محمد طاہر بن محمود فاضل بن شیخ عبد الحکیم بن عبد اللہ بن قاضی مبارک بن محمد قاسم بن حسام الدین بن عثمانی ادریس بن قاضی محمد حسن ابو الہاشم بن قاضی فضل اللہ بن خواجہ محمد ابو الوفا بن عبد اللہ بن حسین بن عبد الرزاق بن عبد الحکیم بن محمد حسن بن عبد الصمد مانی بن عبد الرحمن الثانی گازرونی بن عبد الرحیم

۱۔ دیوبند قصبہ ہے ضلع سہارنپور میں۔

toobaafoundation.com

ثالث بن خالد بن ولید بن عبد العزیز الثانی بن عبد الرحمن اکبر بن عبد اللہ ثانی بن عبد العزیز بن عبد الکبیر بن عمر اکبر بن امیر المومنین حضرت عثمان غنی رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتا ہے کہ حضرت محمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے حالات آج تک کسی نے نہ لکھے تھے فقط اکثر بزرگون کی زبانی سے جاتے تھے احقر کا بہت عرصہ سے یہ خیال تھا کہ یہ حالات اگر تحریر ہو جاوین تو بہتر ہے کیونکہ اسوقت تک تو حالات بزرگون کو یاد ہیں مگر خدانخواستہ بحالت عدم موجودگی ان بزرگوں کے یہ بھی نہ رہینگے اور گم ہو جاوینگے چونکہ اپنے اندر تحریر کی لیاقت نہ دیکھتا تھا اس لئے اکثر بزرگون کی خدمت میں واسطے لکھنے کے عرض کیا گیا اور اپنا عذر ناقابلیت بھی پیش کیا۔ مگر افسوس ناکام رہا آخر کو احقر نے انکی نسبت پیر جی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا کہ جسطرح تو نے اپنے تمام سلسلون کے شجرے نظم و نثر کر کے بکوشش تمام چھپوائے ہیں ان حالات کو بھی تو ہی جمع کر اور خوشی بھی یہ ہے کہ تو ہی لکھے تو بہتر ہے تب تو میں خاموش ہو گیا اور بمقتضائے المامور معذور حالات جمع کرنا شروع کئے اور حتی الوسع اختصار و اعتبار پر نظر رکھی تاکہ موجودہ زمانہ کے مختصر پسند نکتہ چین طبیعتون کو ناگوار نہ ہو اب بفضلہ تعالیٰ تمام حالات و دیگر حالات اور مضامین جو وقتاً فوقتاً احباب سے فرمایش ہوتے رہے پورے ہو گئے ہیں اور چونکہ اس تمام مجموعہ کی ترتیب اور اشاعت کا اہتمام پیر و مرشد مظہر انوار آلہی مورد تجلیات نامتناہی حضرت مولانا حاجی محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عہد فیض مہد میں ہوا تھا اس لئے اس مجموعہ کا نام تذکرۃ العابدین امداد العارفین رکھا گیا یہ کتاب مشتمل بر حالات و کرامات بزرگان سلسلہ وار چشتیہ صابریہ و نظامیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و قادریہ و مدار یہ مشتمل بر ذکر تیرہ سو اٹھارہ اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے۔
اس کتاب کو چہار جلد پر منقسم کیا ہے۔ جلد اول میں حالات سلسلہ وار خاندان چشتیہ صابریہ و نظامیہ اور انکے خلفائے کی مختصر کیفیت و سنہ وفات و پیدایش و جائے مزار بزرگان بتایا ہے جلد دویم مین حالات نقشبندیہ سلسلہ وار لکھے ہیں اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ خلیفہ اول کے وقت میں اتنے ملک اور خلیفہ دویم کے وقت میں یہ ملک اور خلیفہ سویم کے وقت اسقدر

ملک اور فلاں فلاں بادشاہ اسلام کے وقت میں یہ یہ ملک فتح ہوئے اور اب مسلمان کہاں کہاں آباد ہیں اور کس کس ذریعہ سے وہاں پر پہنچے تمام تواریخوں کا لب لباب پھر اسی جلد میں تمام کسب نقشبندیہ و تمام اصطلاحات بزرگان بیان کئے گئے اور وحدۃ الوجود و شہود کا بھی فرق بتایا ہے جلد سویم میں حالات سلسلہ وار سہروردیہ و کبرایہ کے بیان کئے گئے اور اشغال کسب طریقت کا بھی بیان ہے۔ جلد چہارم حالات سلسلہ وار قادریہ و مداریہ کے لکھے گئے اور جو کتب احقر کی نظر سے گذریں ان کے نام بھی درج کتاب ہیں اور پھر چہار پیر و چہاردہ خانوادہ کی اصلیت اور ان بزرگونکا زمانہ کہ کس کس سنہ تک تھے اور اب کس قدر گروہ ہیں اور کس کس بزرگان کے سلسلہ اور نام سے مشہور ہیں اور انکا زمانہ اور ہر ایک گروہ کا جدا جدا بیان کیا گیا ہے اور اسکے بعد اولیاء اللہ کے مراتب کہ کیا کیا اور کتنے کتنے مراتب ہوتے ہیں اور کیا کیا کام انکی سپرد ہوتا ہے اور ان مراتب اور درجوں کو کیونکر پہنچتے ہیں سلوک کا پورا طریق لکھا گیا ہے۔ اور مختصر کیفیت دیگر بزرگان کی بھی درج کی ہے جو اکثر صاحب سلسلوں کو تاریخ وصال بزرگان کی تلاش ہوا کرتی ہے۔ اور وہ بھی سلسلہ وار ہے اب یہ التماس ہے کہ جو صاحب بوقت معائنہ کچھ سہو یا غلطی ملاحظہ فرماویں تو الانسان مرکب من الخطاء والنسیان پر توجہ فرماکر اعتراض سے معاف اور اصلاح سے ممنون اور دعا سے یاد فرماویں فقط۔

جلد اوّل

دربیانِ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ و صابریہ قدوسیہ عابدیہ

آمدم بر سر مطلب

اے کارساز قبلۂ حاجات کبریا   آغاز کردہ ام تو رساں تا بانتہا

بخاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حضور علیہ السلام

toobaafoundation.com

کے حالات اور معاملات کو اس رسالہ میں لکھنا ایسا ہے جیسے دریا کو کوزہ میں بند کرنا بجز اسکے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور کیا عرض کیا جائے۔ نسب حضرت سید عالم و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے اور اسم شریف والدہ ماجدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بقول معتبر بعد صبح صادق پیشتر طلوع آفتاب روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سال فیل میں ہوئی اور ابتدائے نزول وحی اکثر محدثین کے قول سے روز دوشنبہ ۸ ماہ ربیع الاول ولادت سے ۴۱ سال بعد ہوئی معراج آنحضرت کو شب ۲۷ ماہ رجب شب اور نبوت سے بارہویں سال ہوئی ہجرت آنحضرت کی ۵۳ سال گذرنے کے بعد ۲۷ ماہ صفر روز دوشنبہ کو ہوئی مدت اقامت مدینہ منورہ دس سال وفات شریف آنحضرت کی روز دوشنبہ بارہویں ربیع الاول وقت چاشت ہجرت سے گیارہویں سال میں ہوئی اور بعض اقوال میں دوم ماہ مذکور میں ہوئی۔ دوشنبہ کے روز کو بہت فضیلت ہے کہ اسی دن آپ پیدا ہوئے اور اسی دن وحی اتری اسی دن مکہ سے ہجرت کی اسی روز مدینہ میں داخل ہوئے اسی روز وفات پائی عمر شریف ۶۳ سال اور بموجب بعض قول ۶۵ سال یا ساٹھ ہے یا سٹھ یا ساٹھ سال تھی مگر قول اول صحیح ہے وقت دفن آنحضرت شب چہارشنبہ یا اسکی فجر روز سہ شنبہ تھا مرقد منورہ مدینہ طیبہ حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔ سلسلے علم باطن و فقہا صحابی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

قطعہ

ذات رسول پاک کا کیا وصف ہو سکے — تھے آپ عین مظہر اوصاف ذات ہو
حال حیات میں بھی ہے محو ذات حق — بعد از وفات بھی ہوا سال وفات ہو

ذکر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کنیت آپکی ابوالحسن اور خطاب

toobaafoundation.com

ابوتراب اور لقب مرتضےٰ اور نام مبارک علی بن ابی طالب بن عبد المطلب اور نام والدہ ماجدہ
فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے ولادت آپ کی خانہ کعبہ کے درمیان روز جمعہ ۱۳ رجب واقعہ
فیل سے تیس برس بعد ہوئی لڑکوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے سال ۳۵ ویا ۳۰ ہجری
میں خلافت پر جلوس فرمایا پانچ برس تین ماہ اور بعض کے نزدیک چار برس ۹ ماہ ارکان شریعت
محکم کرکے دوشنبہ کی رات تاریخ ۲۱ ماہ رمضان المبارک سنہ ۴۰ ہجری اور بعض کے نزدیک
۱۷ ماہ مذکور کو وفات ہوئی عمر شریف ۶۳ ویا ۶۵ برس کی تھی اور نقش نگین آپکا الملک للہ اور
قبر شریف نجف اشرف میں ہے اور زاہد پاک تاریخ وفات ہے۔ آپکے چہار سلسلے باطنی
مشہور ہیں حضرت حسن بصری بن ابوالحسن و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و حضرت کمیل
ابن زیاد وفات سنہ ۸۵ ہجری اور بعض خواجہ اویس قرنی اور قاضی ابو المقدام شریح بن ہانی بن
زید الحارثی کو بھی کہتے ہیں وفات سنہ ۸۷ ہجری رضی اللہ عنہم۔

ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اسم شریف آپکا حسن اور کنیت ابوسعید ابو محمد آپکے
والد ماجد کا نام ابوالحسن تھا اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تھا آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ کو
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے انہوں نے فرمایا اس کا نام
حسن رکھو کیونکہ خوب رو ہے آپکی والدہ شریفہ قرابت قریبہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ حرم محترم رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتی ہیں ایک روز آپکی والدہ کسی کام میں مصروف تھیں آپنے
دودھ نہیں پیا تھا اسلئے روتے تھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا پستان مبارک
آپکے منہ میں دیا چند قطرے دودھ کے نکلے چندیں ہزار برکات و کرامات خدا تعالیٰ نے
اس دودھ کی برکت سے آپکو عطا فرمائیں اور آپنے ایکسو تیس صحابہ کرام کو دیکھا علوم ظاہری و باطنی میں
کوئی آپکا نظیر نہ تھا یہ اکثر سلوک کی کتابوں میں مذکور ہے کہ آپنے خلافت کا خرقہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک سے پہنا اہل حق کے نزدیک یہی صحیح ہے اور حضرت
امام حسن اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحبت تھی جب آپکی وفات ہوئی آواز

toobaafoundation.com

غیب سے آئی ان اللہ اصطفٰے آدم و نوحاً و آل ابراہیم و آل حسن حضرت کے پانچ خلیفہ اکمل و افضل تھے۔ اوّل شیخ عبدالواحد بن زید رضہ دابن زرینؓ و شیخ حبیب عجمی رضہ و شیخ عتبہ ابن العلام رضہ وفات ۱۲۷ھ ہجری و محمد واسع رضہ وفات ۱۲۷ھ اور علاوہ انکے اور بھی سے تھے مثل رابع بصری وغیرہ رضی اللہ عنہم آپکی وفات شریف غرہ ماہ رجب میں اور بعض کے نزدیک ۴ ماہ محرم ۱۱۱ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی نواسی برس کی ہوئی قبر شریف حضور پر نور کی بصرہ میں ہے قطب ۱۱۱ھ آپکی تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ آپنے خرقہ خلافت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے پہنا اور آپ خلیفہ اعظم ہیں ارادت سے پہلے چالیس برس مجاہدہ کیا اور ہمیشہ صائم رہتے تھے اور تین لقمے سے زیادہ نہ کھاتے تھے آپ ریاضت میں بے نظیر وقت تھے آپنے خواجہ کمیل بن زیاد کے ہاتھ سے بھی خرقہ خلافت پہنا کہتے ہیں کہ کسب دانش حضرت امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نقل ہے کہ جب آپکی رحلت کا وقت قریب پہونچا تو وہ وقت نماز کا تھا آپ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اٹھ سکتے اور کوئی خادم بھی اس وقت موجود نہ تھا آپنے دعا کی اٹھ کھڑے ہوئے وضو کیا نماز پڑھی پھر انتقال فرمایا۔ وفات آپکی ۲۷ ماہ صفر ۱۷۷ھ میں اور ایک روایت میں ۱۷۶ھ میں مزار شریف آپکا بصرہ میں ہے۔ تاریخ وفات امام عبدالواحد ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں خواجہ فضیل بن عیاض و خواجہ ابوالفضل بن زرین وفات ۱۸۰ھ ہجری و خواجہ یعقوب سوسی وفات ۱۹۲ھ رضی اللہ عنہم۔

ذکر حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہم بعضے آپکو ابو علی فضیل اور بعضے ابوالفیض فضیل کہتے ہیں آپ سمرقند میں پیدا ہوئے اور خراسان میں نشو و نما پایا آپنے خرقہ خلافت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے ہاتھ سے پہنا علم تفسیر و حدیث میں بے عدیل تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ کامل نہیں ہوتا ایمان بندہ کا یہاں تک کہ ادا کرے اس چیز کو کہ فرض کی اللہ تعالیٰ نے اس بندہ پر اور پرہیز کرے اس چیز سے کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے اس بندہ پر اور راضی ہو

toobaafoundation.com

اُس چیز سے کہ قسمت کی ہے حق تعالیٰ نے واسطے اوسکے پس اُس سے ڈرے باوجود
ادائے فرائض اور اجتناب نواہی اور راضی ہوئے قضا پر اور ڈرے اِس سے کہ کامل نہ کرے
ایمان کو اور قبول نہ کرے خدا تعالیٰ ان تمام عملوں کو اور فرمایا کرتے کہ توکل یہ ہے کہ بغیر اللہ جل شانہ
کے کسی سے اُمید نہ رکھتے ظاہر و باطن میں اور فقیر اور خدا دوست وہ ہے کہ خاموش رہے
چاہے اُسکو دوست حق کہیں یا کافر۔ آپکے پانچ خلیفہ تھے حضرت سلطان ابراہیم ادہم و شیخ
محمد بن یزید الشیرازی وفات ۲۶۲ھ ہجری و خواجہ بشر حافی وفات ۲۲۶ھ ہجری و حضرت شیخ ابی
رجاء العطاردی وفات ۲۲۴ھ ہجری و خواجہ عبداللہ سیاری وفات ۲۱۹ھ ہجری قدس اللہ سرہٗ اسرارہم
وفات شریف آپکی ۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مرقد منور آپکا مکہ معظمہ قریب روضہ
مقدسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے۔

ذکر حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابو اسحٰق اور نسب آپکا
ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بلخی فاروقی آپ ابنائے ملوک بلخ سے ہیں حوالی
تولہ سے ایک روز شکار کے لئے باہر تشریف لے گئے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم
تجھکو اس کام کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے یہ سُنکر آگاہ ہوئے آخر کار سلطنت چھوڑ طریقت
میں قدم رکھا مکہ شریف چلے گئے وہاں سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
صحبت تھی اور آپنے خرقہ خلافت حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے پایا بعد کو امام باقر رضی اللہ عنہ
کی خلافت سے مشرف ہوئے آپکے دو خلیفہ تھے حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی و خواجہ شقیق بلخی وفات
۱۸۴ھ ہجری قدس اللہ اسرارہما وفات میں اور قبر میں آپکی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وفات
آپکی شام میں ۲۸۰ھ یا ۲۸۱ھ ہجری غرہ ماہ شوال ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۶ رجمادی اوّل ۲۶۵ھ
یا ۲۶۶ھ ہجری و یا ۲۶۱ھ ہجری ہے ایسے ہی قبر میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں بغداد امام احمد حنبل
رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں اور بعض شام میں قریب قبر حضرت لوط علیہ السلام کے اور بعض مدینہ منورہ
میں اور بعض جنت المعلیٰ المتصل روضہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہے اور یہ اختلاف

toobaafoundation.com

اسوجہ سے ہوا کہ آپ آخیر میں نظر سے غائب ہو گئے تھے احقر کو یہ معلوم ہوا ہے کہ قبر شریف آپکی شام میں قریب قبر حضرت لوط علیہ السلام کے ہے اور مکہ معظمہ میں جو مشہور ہے وہ آپکے مرشد کا مزار ہے اور مدینہ منورہ میں جو مشہور ہے وہ دوسرے ابراہیم ہیں کہ آپکا اور اُنکا قریب زمانہ تھا اور بغداد میں جو مشہور ہے وہ مزار حضرت ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ کا مزار ہے چونکہ آپکا آخیر اور حضرت ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ کا آخیر ایک سا گذرا ہے اسواسطے لوگ غلطی سے کہتے ہیں کہ آپکی کرامتیں بہت مشہور ہیں تاریخ وفات آپکی زاہد امام اصفیا ہے۔

ذکر حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی[1] رضی اللہ عنہ آپ صاحب تصانیف ہیں علم سلوک میں آپ صاحب پرہیزوزہد میں بے نظیر تھے۔ آپکا قول تھا کہ درویش کی غذا ذکر لا الہ الا اللہ ہے آپ ہمیشہ گریہ کرتے رہتے تھے آپسے دریافت کیا کہ آپ کیوں اتنا گریہ کرتے ہیں فرمایا میں نہیں جانتا کونسے فرقہ میں ہوں وفات آپکی ۱۴۔ شوال ۲۵۲ھ ہجری میں ہوئی قطب الزماں بود تاریخ ہے مزار شریف آپکا بصرہ میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ بصری خلیفہ اعظم حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ آپ مقتدائے علمائے اور اولیاء سے تھے۔ آپ وجہ حلال سے قوت حاصل کرتے اور فتوح اہل دول قبول نہ کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ درویش کو درم و دینار سے کیا نسبت فقر و فاقہ و شکستگی حال حال چاہیئے اگر یہ نہ ہو تو وہ لایق درویشی نہیں۔ وفات آپکی ۷۔ یا ۹ شوال ۲۸۷ھ کو ہوئی عمر شریف آپکی ایکسو بیس سال اور ایک روایت میں ایکسو تیس کی ہوئی۔ مزار شریف بصرہ میں ہے۔ زاہد کریم تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری[2] خلیفہ حضرت امین الدین ابی ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ آپ ریاضات اور مکاشفات میں ایک شان عظیم رکھتے تھے اور اپنی زندگی میں کبھی دن کو نہ کھایا اور نہ پیا جبتک جیئے ہمیشہ رات کو دودھ پیتے دن کو نہ پیتے آپکی اصل دینور ہے بغداد میں نشو و نما پاکر خرقہ خلافت پہنا آپکے تین خلیفہ تھے۔ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی و شیخ ابو عامر وفات ۲۹۹ھ ہجری و شیخ احمد اسود دینوری

۱ مرعش نواح دمشق میں ایک گاؤں کا نام ہے ۱۲۔ ۲ دینور ایک شہر ہے درمیان ہمدان اور بغداد کے۔

toobaafoundation.com

قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۱۴ محرم ۲۹۹ھ ہجری کو ہوئی قدوۃ اولیا حق بود تاریخ وفات ہے مزار شریف کا کچھ پتہ کسی نے نہیں لکھا نقل ہے کہ آپ نظر سے غائب ہو گئے تھے۔

ذکر حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی[۱] رضی اللہ عنہٗ آپ کشف و کرامات میں ایک شان بلند رکھتے تھے جب خواجہ ممشاد علو دینوری کی خدمت میں پہونچے حضرت خواجہ نے اسم مبارک آپکا پوچھا عرض کیا ابو اسحاق شامی ہے فرمایا آج سے تجکو ابو اسحاق چشتی کہیں گے تعلیم کے بعد خرقہ خلافت پہنایا اور چشت کو روانہ کیا اُسی روز سے خواجگان چشت مشہور ہوئے اگر آپ سفر کرتے تو طرفۃ العین میں پہونچ جاتے اور اگر صورت کسی دنیادار کی دیکھتے تو فرماتے کہ گناہ ہوا وفات آپکی ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ ہجری کو ہوئی اور مرقد منورہ آپ کا عکہ بلاد شام میں ہے۔ قطب الواصلین تاریخ وفات ہے

ذکر حضرت خواجہ ابی احمد فرشافہ چشتی خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی رضی اللہ عنہٗ والد ماجد آپکے سلطان فرسنافہ شہزادے چشت امیران ولایت سے تھے تیس برس آپنے خواب نہیں کیا اور بیس برس سوائے ضرورت کے وضو نہیں ٹوٹا کبھی سیر ہو کر کھایا نہ پیا جب تین چار فاقے ہو جاتے شکرانہ ادا کرتے کسی پر اظہار نہ کرتے اور سات روز بعد افطار کرتے بعد نماز تہجد کے یہ دعا کرتے کہ الٰہی عاصیان اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشد ے آواز آتی اے احمد دعا تیری ہمنے قبول کی۔ اور ہزار گنہگار امت کے بخشے اُن کو تیری برابر جنت میں لاوینگا آپکی عمر شریف ۹۵ برس کی تھی وفات آپکی غرہ یا ۴ ماہ جمادی الثانی ۳۵۵ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف چشت میں ہے تاریخ قطب العابدین ہے

ذکر حضرت خواجہ ابی محمد بن ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہٗ آپنے خرقہ خلافت کا اپنے باپ خواجہ ابی احمد چشتی کے ہاتھ سے پہنا اور غزوہ سومنات میں آپ سلطان محمود سبکتگین کے ساتھ تھے آپ کے قدموں کی برکت سے فتح ہوئی آپ ایک روز دجلہ پر بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ سی رہے تھے کہ خلیفہ کا بیٹا آپہونچا گھوڑے سے اتر تعظیم بجالا کر ادب سے بیٹھ گیا آپنے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اگر ایک بوڑھی عورت کسی بادشاہ کے ملک میں فاقہ سے سوئے تو روز قیامت اُس بادشاہ کی دامنگیر ہوگی جب خداوند تعالےٰ نے تمکو ملک اور بادشاہت عطا کی اور فقیر اور محتاج

[۱] شہر چشت خراسان میں ہے ۱۲

toobaafoundation.com

اُس میں رہتے ہیں ایسا نہو کہ غفلت کے ساتھ کام کرے اور کل کو شرمندہ ہو جب آپ نے نصیحت تمام کی خلیفہ کے بیٹے نے کچھ نقد و جنس منگایا اور حضور میں پیش کیا آپ نے تبسم کر کے فرمایا کہ اے شہزادہ ہمارے خواجگان میں سے کسی نے قبول نہیں کیا میں بھی قبول نہیں کرتا ہمکو فقر کی دولت ملک سلیمان سے بہتر ہے خلیفہ کے بیٹے نے کمال درجہ کی التجا کی آپ نے فرمایا خداوند کریم نے غیب کے خزانے اپنے بندوں پر کھول رکھے ہیں کسی کے مال کی حاجت نہیں رکھتے اُسیوقت دیکھا تو دجلہ کی مچھلیوں کے منہ میں دینار و زر تھا اور سب نے سر باہر نکال رکھا تھا خلیفہ کا بیٹا حیران ہو گیا اور آپکے قدموں پر گر پڑا تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہو کر چلا گیا آپ نے اُسکے مال سے کچھ نہ لیا عمر آپکی ستر برس کی ہوئی آپکے تین خلیفہ تھے حضرت ناصر الدین خواجہ ابی یوسف و محمد کاکو وفات سنہ ۴۲۹ھ ہجری و حضرت ادستا و مردان وفات سنہ ۴۴۷ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی ۴۔ ربیع الثانی سنہ ۴۰۹ھ ویا سنہ ۴۱۱ھ ہجری دیا سنہ ۴۲۱ھ ہجری میں ہوئی تاریخ امام برحق بود ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ آپ سید صحیح النسب حسینی چشتی ہیں خرقہ خلافت آپنے اپنے ماموں خواجہ ابی محمد چشتی سے پہنا آپ ریاضت و مجاہدہ میں بے نظیر تھے بعد وفات خواجہ آپ مسند ارشاد پر زینت بخش ہوئے ایک روز آپنے خیال کیا کہ آج شب کو دو رکعت میں قرآن ختم کرونگا۔ اُس روز آپ سو گئے اور وجہ کاہلی کی یہ معلوم ہوئی کہ پانی سیر ہو کر پیا تھا پھر آپنے بیس سال پانی نہ پیا جب وفات آپکی قریب پہونچی تو بڑے بیٹے مودود چشتی کو تحصیل علم کی وصیت فرما کر قایم مقام اپنا بنایا۔ ۳۔ رجب سنہ ۴۵۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی قبر شریف آپکی چشت میں ہے عمر آپکی ۴۸ برس کی ہوئی سالار کابل بودہ تاریخ وفات ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود بن ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ آپنے سات برس کی عمر میں تمام قرآن قرائت کے ساتھ حفظ کیا پھر تحصیل علم میں مشغول ہوئے تو جب آپ ۲۶ برس اور ایک قول سے ۲۴ برس کے ہوئے تو آپکے والد بزرگوار نے وفات پائی بموجب وصیت والد بزرگوار کے اُنکے قایم مقام ہوئے علم ظاہری و باطنی میں بے نظیر وقت تھے تمام مشائخ اُس زمانہ کے آپکے حلقہ بگوش تھے خلق اور تواضع آپکی مشہور ہے سلام

toobaafoundation.com

میں مسبقت کرتے تھے تعظیم کیواسطے کھڑے ہو جاتے تھے اپنے غلام اور کنیزک سے بھی اِسی طرح تواضع سے پیش آتے حاجت مند کی حاجت پوری کرتے آپکے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں حضرت شیخ ابی احمد فرزند آن حضرت وفات سنہ ۵۷۷ھ مزار چشت میں اور حضرت حاجی شریف زندنی[1] و شاہ سبحان وفات سنہ ۵۹۷ھ و شیخ ابو النصیر شکیبان وفات سنہ ۵۸۲ھ و شیخ حسین وفات سنہ ۵۶۱ھ و خواجہ سبزپوش وفات سنہ ۵۶۴ھ و شیخ عثمان رومی وفات سنہ ۵۵۸ھ و شیخ احمد مدرون وفات سنہ ۵۵۶ھ و خواجہ محمد محمود و ہشام وفات سنہ ۶۱۰ھ و خواجہ ابوالحسن مالی وفات سنہ ۶۰۸ھ قدس اللہ اسرارہم. وفات آپکی غرہ ماہ رجب سنہ ۵۲۲ھ یا سنہ ۵۵۳ھ میں ہوئی مزار شریف چشت میں ہے عمر شریف ۹۷ برس آن حجت الاولیا الود آپ کی تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ آپنے چالیس برس لوگوں سے کنارہ کیا اور جنگل میں رہنا اختیار کیا اکثر اوقات درختوں کے پتے کھاتے تھے خلقت کی صحبت سے متنفر رہتے جب فاقہ ہوتا سو رکعت شکرانہ ادا کرتے ایک شخص نے سلطان سنجر کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا اُس نے جواب دیا کہ پہلے تو عذاب کا حکم ہوا پھر حکم ہوا کہ اس نے ایک روز تھوڑی دیر جامع مسجد دمشق میں حاجی شریف زندنی کی سعادت ملازمت حاصل کی ہے اُس کی برکت سے ہمنے اسکو بخشا. ایک روز کسی شخص نے آپکے سامنے کچھ نقد پیش کیا فرمایا کیا تجکو درویشوں سے عداوت ہے کہ تو دشمن خدا کو لایا آپنے ۲۰ رجب سنہ ۶۱۲ ہجری اور ایک روایت سے ۱۰ رجب کو رحلت فرمائی عمر آپکی ایک سو بیس برس کی ہوئی مزار شریف زندنہ میں ہے حاجی شریف تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ عثمان ہارونی خلیفہ حضرت حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ آپ علوم ظاہری و باطنی در ریاضات و مجاہدات میں بے نظیر وقت تھے اور شرف صحبت مودود چشتی سے بھی مشرف تھے حضرت خواجہ معین الحق والدین آپکے خلیفہ ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ مسکن آپکا قصبہ ہارون میں تھا آپ کا یہ قول تھا کہ جو کوئی تین خصلت رکھتا ہو تحقیق جانو کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے۔

[1] زندنہ ایک شہر ہے قریب بخارا کے

toobaafoundation.com

سخاوت مانند سخاوت دریا کے شفقت مانند آفتاب کے تواضع مانند زمین کے آپ آخر عمر میں معتکف مکہ معظمہ ہوئے آپکے چار خلیفہ تھے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری و شیخ نجم الدین صغری وفات سنہ ۶۲۲ھ و شیخ سعدی لنکوجی وفات سنہ ۶۳۳ھ و شیخ محمد ترک وفات سنہ ۶۳۵ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی ۶ شوال اور ایک روایت ہے ۵ شوال سنہ ۶۰۳ھ ہجری میں ہوئی بعض کہتے ہیں سنہ ۶۱۷ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف مکہ معظمہ میں ہے "تاج الاصفیا" تاریخ وفات ہے

ذکر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ آپ کمالات و مجاہدات میں بے بدیل وقت تھے آپکے قدوم کی برکت سے ہندوستان نور اسلام سے منور ہوا اور کفر و شرک دور ہوا آپ کو سلطان ہند کہتے ہیں آپنے بعد وفات خواجہ سید غیاث الدین پدر بزرگوار اپنے کے تمام اسباب والد کا درویشوں کو تقسیم کیا اور بخارا او سمرقند میں حفظ قرآن اور تحصیل علم ظاہری کر کے قصبہ ہرون میں خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں جا کر مرید ہوئے اور خلافت کا خرقہ پہنکر بموجب ارشاد مرشد ہندوستان تشریف لائے جو کچھ آپسے کرامتیں ہوئیں وہ مشہور اور ہر تذکرہ صوفیہ میں موجود ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجائش ہے اصل میں آپ سادات سجستان سے ہیں مولد شریف اصفہان اور نشو و نما خراسان میں پایا اور نسب قرابت میں حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ماموں ہیں آپکے چلہ کا حجرہ جیلان میں ابتک موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے آپ صحیح النسب سادات حسینی سے ہیں جب آپنے پیر روشن ضمیر سے نعمت حاصل کر کے مسافرت اختیار کی باون برس کی عمر تھی جس شہر و دیار میں ٹھہرتے اکثر قبرستان میں رہتے جہاں شہرت ہو جاتی وہاں سے بے خبر کوچ فرماتے چنانچہ خانہ کعبہ و مدینہ منورہ چند مدت اقامت اختیار کر کے پھر موافق اشارہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہندوستان تشریف لائے اور چالیس برس اجمیر شریف میں سکونت فرمائی ۶ ماہ رجب سنہ ۶۳۳ھ میں وفات پائی اور یہ بھی روایت ہے کہ بعد متاہل ہونے کے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ سترہ سال زندہ رہے عمر شریف ۹۷ سال کی تھی مزار شریف آپکا اجمیر میں ہے "آفتاب ملک ہند" تاریخ وفات ہے اور آپکے یہ خلیفہ ہیں خواجہ قطب الدین بختیار

toobaafoundation.com

اوشی و خواجہ فخر الدین ابن خواجہ معین الدین وفات سنہ ۶۹۲ھ و قاضی شیخ حمید الدین ناگوری و
شاہ عبد اللہ کرمانی و پیر کریم سیابی و شیخ وجیہ الدین وفات سنہ ۶۹۱ھ سلطان التارکین و شیخ
حمید الدین صوفی وفات سنہ ۶۷۳ھ ناگور و شیخ برہان الدین عرف بدو وفات سنہ ۶۷۰ھ ہجری
و شیخ احمد وفات سنہ ۶۷۰ھ ہجری و شیخ محسن وفات سنہ ۶۶۲ھ و شیخ سلمان غازی وفات سنہ ۶۶۸ھ
و شیخ شمس الدین وفات سنہ ۶۵۸ھ و خواجہ حسن خیاط وفات سنہ ۶۸۲ھ و جیپال جوگی المعروف عبد اللہ وفات سنہ ۶۹۷ھ
و بی بی حافظہ جمال قدس اسرارہم **ذکر** حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ آپ سادات
حسینی سے ہیں قصبہ اوش[1] میں تولد ہوئے بعد حصول علم اخلاق ظاہری و باطنی کے بغداد میں
امام اللیث کی مسجد شریف میں بیعت حضرت معین الدین سے مشرف ہوئے بعدہٗ دہلی تشریف
لائے خواجہ بزرگ از راہ شفقت آپکو بختیار فرماتے تھے۔

حضرت سلطان المشائخ سے منقول ہے کہ ایک روز آپ نے حوض شمسی میں سے گرم کاک
یاروں کے لئے نکالے اوسروز سے کاکی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آسمان سے اُترے تھے
وفات آپکی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۳ھ ہجری میں ہوئی قبر شریف آپکی دہلی میں قریب حوض
شمسی کے عمر شریف آپکی ۵۲ برس کی اور ایک قول سے تیس کو بھی نہ پہونچی تھی اور سنہ میں
بھی اختلاف ہے سنہ وفات او خواجہ بود و اور نور علی نور بود ہے (۶۳۴ و ۶۳۵)۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں شیخ فرید الدین
شکر گنج و شیخ بدر الدین غزنوی وفات سنہ ۶۵۷ھ مزار دہلی و شیخ برہان الدین بلخی وفات سنہ ۶۶۰ھ
و شیخ ضیاء رومی وفات سنہ ۶۴۱ھ و سلطان شمس الدین اولیا وفات ۲۰ شعبان سنہ ۶۳۴ھ مزار دہلی
و بابا بحری بحر دریا وفات سنہ ۶۵۰ھ و مولانا فخر الدین حلوائی وفات سنہ ۶۵۳ھ مزار قصبہ سرور و شیخ
سعد الدین خلیفہ وفات سنہ ۶۸۰ھ و شیخ محمود بہاری وفات سنہ ۶۵۵ھ ہجری مزار دہلی و مولانا محمد حاجی
وفات سنہ ۶۹۳ھ و سلطان ناصر الدین غازی وفات سنہ ۶۶۲ھ ہجری و قاضی حمید الدین ناگوری و
شیخ محمد وفات سنہ ۶۶۲ھ مزار ناڈول و مولانا برہان الدین حلوانی وفات سنہ ۶۵۲ھ و شیخ محمد سماجی وفات سنہ ۶۹۸ھ و شیخ احمد یمنی
وفات سنہ ۶۵۲ھ مزار قریب مالاگڈھ ضلع بلند شہر و شیخ حسین وفات سنہ ۶۹۹ھ و شیخ فیروز وفات سنہ ۶۶۷ھ و شیخ بدر الدین موئے تاب

[1] اوش ایک قصبہ ہے ماوراء النہر سے۔

toobaafoundation.com

وفات ۶۶۵ھ و شیخ نظام الدین ابوالموید وفات ۶۶۷ھ مزار کویل و شاہ خضر قلندر وفات ۶۵۸ھ
و شیخ نجم الدین قلندر وفات ۶۰۶ھ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم مگر اہل سیر کو بعض میں کلام ہے -

ذکر حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر اجودہنی رضی اللہ عنہ آپ کمالات ظاہری و باطنی میں بے نظیر وقت تھے نسب شریف آپکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے والد ماجد آپکے قاضی جمال الدین سلیمان فرخ بادشاہ کابل کی اولاد سے تھے بعد تباہی سلطنت کے آپکے جد بزرگوار قاضی شعیب نامی نے معہ تین فرزندوں اور بھائی کے صوبہ لاہور قصبہ کھتوال میں کہ علاقہ ملتان ہے سکونت اختیار کی آپکے دو بھائی اور تھے شیخ اعزالدین محمود و شیخ نجیب الدین متوکل آپکی والدہ ماجدہ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں بچپن میں آپکو نماز کے واسطے تاکید فرماتیں مصلے کے نیچے کسی قدر شکر رکھدیتیں آپ نماز سے فراغت پاکر اسکو تناول فرماتے ایک روز شکر نہ رکھی آپنے بعد نماز تلاش فرمائی غیب سے بہت سی شکر مصلے کے نیچے پیدا ہوگئی۔ اُسی روز سے آپکو گنج شکر کہتے ہیں خلافت کا خرقہ آپنے حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ سے پہنا آپ ہمیشہ روزہ رکھتے علم ظاہری و باطنی میں آپکو کمال تھا تھوڑی مدت میں اکثر علوم دینی تحصیل کئے بعض علوم نادر کی تحصیل کے واسطے ملتان کی طرف گئے اور مدرسہ میں کتاب نافع نام پڑھتے تھے جب قطب صاحب ولایت سے ہندوستان آتے ہوئے ملتان میں شہر کے نزدیک ٹھہرے نظر فیض اثر آپ پر پڑی دریافت کیا کہ اے لڑکے یہ کونسی کتاب ہے عرض کی یہ کتاب نافع ہے علم فقہ میں حضرت نے فرمایا کہ تجکو نافع سے نفع ہوگا اس بات سے آپکو ربودگی حاصل ہوئی اور حضرت کی خدمت اختیار کی جب حضرت دہلی کی طرف چلے آپ بھی چند منزل رکاب میں چلے حضرت نے فرمایا بابا فرید جا اور کچھ مدت ملتان میں تحصیل علم کر پھر دہلی میرے پاس آنا آپ فرمان بجا لائے اور پانچ برس میں علم کامل حاصل کرکے دہلی پہونچے اور قدمبوسی حضرت سے مشرف ہوئے اور ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول ہوئے حضرت کے بعد حضور پرنور میں آتے چند سال کے بعد طالب ارشاد کے واسطے خروج کیا

فرمایا طی کا روزہ رکھ آپنے طی کا روزہ رکھا افطار کے وقت ایک شخص چند نان لایا اُن سے
روزہ افطار کیا اُسیوقت دیکھا کہ ایک کوا مُردار کی آنت مُنہ میں لیئے بیٹھا ہے اُسپر نظر پڑتے
ہی دل بُرا ہوکر قے ہوگئی یہ واقعہ آپنے پیر کی خدمت میں عرض کیا فرمایا کہ تونے تین روزے
پیچھے طعام خماری سے روزہ افطار کیا تجھپر حق سبحانہٗ کی عنایت تھی کہ مکروہ کھانا معدہ میں نہ رہا آ
تین دن اور طی کر اور جو کچھ غیب سے پہونچے اُس سے افطار کر آپ حکم بجا لائے اور متواتر طے کیا ضعف
نے نہایت غلبہ کیا کچھ رات گئی تھی کہ کثرت سے خشکی سے بیتاب ہوکر زمین سے چند سنگریزے لیکر
مُنہ میں ڈالے وہ سنگریزے شکر ہوگئے پھر آدھی رات بعد مُنہ میں ڈالے وہ بھی شکر ہوگئے اسیطرح
تین مرتبہ کیا یقین ہوا کہ یہ اللہ جل شانہٗ کی عنایت ہے جب دن ہوا یہ حال مُرشد کی خدمت میں
عرض کیا فرمایا تونے خوب کیا وہ شکر عالم غیب سے آئی تھی جا مانند شکر کے تو ہو جائیگا۔ اُسی روز سے
بعض کے نزدیک آپ شکر گنج مشہور ہوئے اور سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ جب آپنے پیر سے
رُخصت چاہی حضور نے چشم پُرآب ہوکر فرمایا کہ اے فرید الدین میں جانتا ہوں کہ میرے آخر
وقت میں تو نہ ہوگا دو تین روز کے بعد پہونچے گا پس فاتحہ پڑہی اور رخصت کیا فرمایا کہ تیری
امانت قاضی حمید الدین کے حوالہ کیجائے گی اُن سے لے لینا پھر آپ شہر ہانسی میں آئے
اور کچھ مدت رہے آپکے پیر نے رحلت کی اُسی رات دیکھا کہ حضرت پیر بُلاتے ہیں جلد ہانسی
سے روانہ ہوئے تیسرے روز دہلی پہونچے آپنے پیر کے روضہ کی جاکر زیارت کی اور مصلےٰ
اور خرقہ وغیرہ جو قاضی صاحب کے پاس بطور امانت تھا پایا تین روز دہلی رہے چوتھے روز بعد نماز
فجر ہانسی کیطرف متوجہ ہوئے ہر چند لوگوں نے واسطے رہنے کے عاجزی سے عرض کیا فرمایا
جو کچھ عنایت خواجہ کی ہے جہاں رہونگا ساتھ ہے پھر آپ ہانسی آئے جب وہاں شہرت زیادہ
ہوئی وہاں سے نقل فرماکر موضع اجودہن ویرانہ میں تشریف لائے کہ دلجمعی سے یہاں پر عبادت
کرسکونگا وہاں پر بھی بڑے بڑے امیر آپکے مطیع و معتقد و مرید ہوگئے ہجوم خلق سے تنگ آکر
پھر آپنے کسی اور جگہہ جانا چاہا غیب سے آواز آئی کہ اے شیخ تنگ نہ ہوجانے خلق پر تحمل کر اور سرور

سے آپنے کسی کو زیارت سے منع نہ کیا ایک روز آپکی خدمت میں زکوٰۃ کا ذکر چلا آپنے فرمایا کہ زکوٰۃ تین وجہ پر ہے زکوٰۃ شریعت زکوٰۃ طریقت زکوٰۃ حقیقت زکوٰۃ شریعت کے دو سو روپیہ پر پانچ روپیہ ہیں جو مستحقوں کو دیوے زکوٰۃ طریقت وہ ہے کہ دو سو روپیہ میں پانچ روپیہ رکھے باقی سب خدا کی راہ میں لُٹے ڈالے اور زکوٰۃ حقیقت وہ ہے کہ دو سو روپیہ کے دو سو روپے خدا کی راہ میں نثار کرے سوائے خدا اور رسول کے کچھ اوسکے پاس نہ رہے کیونکہ درویشی خود فروشی و بیخویشی ہے ایک روز درویشی کا ذکر آپکی مجلس میں آیا فرمایا درویشی پردہ پوشی ہے درویش کو چار چیز چاہئیں اوّل چشم کو کور کرے تا لوگوں کا عیب نہ دیکھے دوسرے کانوں کو بہرا کر لیوے تاکہ ممنوعات نہ سنے تیسرے زبان کو گنگ کر لیوے کہ ناگفتنی بات نہ کہے چوتھے پانوں کو لنگڑا کرے تا خواہش نفس سے خراب راہ پر نہ جاوے جس میں یہ چار خصلتیں ہوں وہ درویش ہے خواہ اہل دنیا کے لباس میں ہو ورنہ نعوذ باللہ جھوٹا مدعی و راہزن و خود پرست ہے ہرگز اُس میں درویشی نہیں پھر فرمایا کہ اس راہ میں دل کی حضوری اور حضور دل اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور دنیا سے اجتناب رکھے اور اہل دنیا کے ساتھ صحبت نہ کرے آپکے خلیفہ بہت ہیں جنکے نام نامی ملفوظات میں درج ہیں یہاں بنظر اختصار قلم انداز کئے گئے مگر افضل ترین اور مشہور ترین چار خلیفہ ہیں حضرت تاج الاولیا شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری و سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی و قطب العالم شیخ جمال ہانسوی وفاتہ ۶۵۹ سنہ ہجری مزار ہانسی و شیخ بدر الدین اسحاق وفات سنہ ۶۹۰ھ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ان چاروں کے حق میں باباصاحب نے یہ فرمایا ہے نظام جان ماست و صابر صبر ماست و جمال جمال ماست و بدر دست ماست ۔ آخر عمر میں آپکو استغراق زیادہ ہوا ۔ یہانتک کہ وقت نماز مکرر پوچھتے کہ آیا نماز ادا کی ہے یا نہیں اگرچہ نماز ادا کی ہوتی تھی اور خادم بھی عرض کرتے کہ نماز آپنے ادا کر لی ہے مگر نماز میں پھر مشغول ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا جانے پھر نماز ادا کرنے پر میں قادر ہوں یا نہ ہوں اور یہ بھی فرماتے کہ جس نے خلاف شریعت کیا وہ درویش نہیں چنانچہ آپنے نماز عشا

toobaafoundation.com

چند مرتبہ اداکی اس جگہ احقر لکھتا ہے کہ جو درویش یہ کہتے ہیں کہ جب فقیر کامل و مکمل ہوچکا پھر اسپر نماز فرض نہیں خدا جانے وہ کس کتاب اور کس ذریعہ سے یہ لکھکر بری ہو جاتے ہیں یا ترک کردیتے ہیں ہاں البتہ ایک بزرگ کا قول یاد آیا کہ انھوں نے مجھسے فرمایا کہ آج کل تصوف کا حال لکھنا اچھا نہیں مخلوق گمراہ ہو جاتی ہے کسب اور مجاہدہ تو رہا نہیں فقط تصوف کی کتابیں دیکھ دیکھ پیر بن جاتے ہیں اور جو چاہے زبان سے نکال دیتے ہیں اگر اُن سے کوئی ذکر شغل دریافت کرے تو بالکل کورے ہیں یہ علم سینہ در سینہ چلا آیا ہے اُن کو خبر اسکی کیا کہ کسطرح شیخ مجاہدہ لیتے ہیں اور کراتے ہیں اور اگر کسی نے ذکر و شغل کی ترکیب لکھدی ہے تو وہ ایسی خراب ہوتی ہیں کہ اُسکو دیکھ کر کرتے ہیں اور تمام عمر خراب رہتے ہیں کچھ نہیں ہوتا بے شیخ اور بے مجاہدہ کبھی کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا شیخ کچھ مجاہدہ نہیں لیتا ہے ویسے ہی حاصل ہو جاتا ہے وہ جھوٹا ہے کبھی کسی کو بلا مجاہدہ حاصل نہیں ہوا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک دیکھ لو کہ کسی کو بلا مجاہدہ حاصل ہوا ہے ہاں یہ بات ضرور ہوئی ہے بعض مشائخ نے بعض مرید کو ابتداد میں بیعت کرنے کی اجازت دیدی ہے کہ اُنکو معلوم ہو گیا کہ یہ صاحب فیض ہوگا مگر کسب اور مجاہدہ اُنھوں نے بھی پورا کیا ہے اور جو صاحب کسی بزرگ کی ایک نظر کیمیا اثر سے اولیا ہو گئے ہیں وہ نظری ہوتے ہیں صاحب ارشاد نہیں ہوتے اور ارشاد تین طرح کا ہوتا ہے اوّل اعلے مرتبہ وہی ہے کہ کسب و مجاہدات و مقامات پورے ہو کر کامل و مکمل ہو چکا ہے اور پھر شیخ سے اجازت دی دویم وہ ہے کہ شیخ نے بموجب حکم اوپر کے درمیان میں اجازت دیدی ہے سویم وہ ہے کہ شیخ نے لایق دیکھکر اجازت دیدی ہے اگرچہ روحانیت پیران عظام اُسیوقت سے اُسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور بزمرہ صاحب ارشاد داخل ہو جاتے ہیں مگر کامل مکمل نہیں کہلاتے اُسوقت تک کہ کسب پورا نہ کرے چنانچہ وہ بھی کسب پورا کرتے ہیں اور پہلے بزرگوں نے جو مجاہدات کئے ہیں اب کیا کوئی کریگا بطور تمثیل چند نام اسی سلسلہ کے لیتا ہوں حضرت شیخ عبدالحق ردولی رحمۃ اللہ علیہ قبر کھودکر چھ ماہ قبر میں تنہا رہے اور حضرت

toobaafoundation.com

شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ دہلی کی گھر میں تنہا رہے اور حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے تیس برس مجاہدات کیے اور آخر میں چلہ نشار کیا جب حال جمع ہوا اور اسی طرح سے حضرت نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کا حال ہے اب جو چاہیں سو کہدیں تصوف کی کتابیں: اسکے منتہی کے ہیں کہ انکو کچھ شبہ ہو تو دیکھیں آدم برس مطلب وفات شریف آپ کی روز شنبہ ۵ محرم ۶۹۰ھ میں ہوئی عمر شریف آپکی ۹۵ برس کی تھی مزار شریف پاک پٹن میں ہے مخدوم آپکی تاریخ وفات ہے مگر صاحب سیر الاولیا لکھتا ہے کہ تولد آپکا ۵۶۹ھ ہجری میں اور ۵۸۴ھ ہجری میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے بعد ارادت و بیعت ۱۰۰ برس زندہ رہے وفات آپکی ۶۶۴ھ ہجری میں ہوئی آن خواجہ تاریخ ہے۔ اور خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ نجیب الدین متوکل وفات ۶۶۱ھ و محمد صابر وفات ۶۸۹ھ و شیخ داؤد چالیہ وفات ۶۸۰ھ و شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی وفات ۶۸۶ھ مزار سیالکوٹ و شیخ منتخب الدین وفات ۶ ربیع الاول ۶۹۵ھ مزار دیوگیر و سید محمد بن سید محمود کرمانی وفات شب جمعہ ۷۱۱ھ مزار دہلی و شیخ ضیاء الدین بخشی وفات ۶۵۵ھ وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت خواجہ علاؤ الحق والدین علی احمد صابر چشتی المعروف بمخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ابن شاہ عبد الرحیم عبد السلام ابن حضرت سیف الدین عبد الوہاب ابن حضرت غوث الثقلین قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز آپکی شان عظیم اور رتبہ بلند کی نسبت کیا لکھا جاسکتا ہے خیال راجہ بیان آپ قطب الکاملین حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج قدس سرہ کے خواہرزادہ ہیں اور بعض داماد بھی کہتے ہیں آپنے خرقہ خلافت بھی باباصاحب سے حاصل کیا اور باباصاحب نے آپکی نسبت یہ بھی فرمایا کہ میرے دل کا علم علی احمد صابر میں ہے آپکا لقب علاؤ الدین اور خطاب مخدوم از جانب الٰہی عطا ہوا اور صابر خود باباصاحب نے عطا فرمایا کیونکہ نقل ہے کہ باباصاحب نے خدمت انجام لنگرخانہ آپ کے سپرد کی آپ نے بہت کوشش سے تمام خدمت کو انجام کیا دیا اور کبھی ایک دانہ تک بھی نہ کھایا۔ ایک روز حسب اتفاق باباصاحب نے دریافت

کہ علاؤالدین تم یہ صرف تقسیم ہی کرتے ہو یا کھاتے بھی ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ کھلاتا ہوں۔ حضور کا ارشاد یہہ ہی تھا میرے کھانے کی نسبت کچھ نہ تھا بابا صاحب یہ سنکر متعجب ہوئے اور فرمایا کہ علاؤالدین علی احمد صابر ہے آپ کا تقوے اور صاحب عزلت و تجرید ہونا مشہور ہے اور کتب ہائے سیر میں موجود ہے کہ آپ پر وحدانیت اس درجہ غالب تھی کہ آپ نے اسی جوش میں یہ شعر کہا ہے۔ از سر الاقطاب۔

شعر

ڈوب اس طرح اس میں ملے صابر — کہ جنہ ہو کے غیر ہو نہ رہے

آپ ہمیشہ صایم رہتے تھے اور صرف گولریاں پکا کر بے نمک نوش فرماتے تھے اور چونکہ آپ کو استغراق تھا نماز کے واسطے حضرت شمس الدین کو یہ حکم تھا کہ جب نماز کا وقت آوے اذان کہو کہ ہوش آوے اور نماز پڑھوں چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ جسوقت اذان سنی فوراً وضو کے واسطے پانی طلب کیا اور نماز پڑھی آپ نے کسی کو بیعت نہیں کیا۔ سوائے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی کے اور انکو ہی خلیفہ کیا اور جبسے آپ نے بابا صاحب سے ولایت کلیر کی پائی تھی ہمیشہ کلیر ہی میں رہے۔ ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا مزار شریف کلیر میں ہے

قطعہ

علاؤالدین علی جان شکر گنج	کہ شد در ذات مطلق محو و معدوم
زہیں بودست مخدوم خلایق	لشد سال وفاتش نیز مخدوم ۶۹۰

ذکر حضرت قطب ابدال شیخ شمس الدین ابن سید احمد بزرگ ابن سید عبدالمجید قدس الله سرہ آپ ریاضات و مجاہدات میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے آپ نے خرقہ خلافت حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ سے پہنا اور آپ اولاد حضرت خواجہ احمد یسوی قدس سرہ سے ہیں مسکن آپکا ویار ترکستان میں ہے جب تحصیل علوم عقلی و نقلی سے فراغت پائی اس وقت آپ کو علم باطنی کا شوق پیدا ہوا اکثر بزرگوں کی خدمت میں گئے مگر مطلب حاصل نہ ہوا آخیر

toobaafoundation.com

میں حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ کی خدمت میں کلیر شریف حاضر ہوئے اور چند مدت حضور مخدوم صاحب کی خدمت میں رہے پھر مخدوم صاحب نے پانی پت کی ولایت آپ کو عطا فرمائی آپ پانی پت تشریف لے گئے وہاں جاکر آپ سے خوارق عادات وکرامات بہت ظاہر ہوئے جو کتب ہائے سیر میں موجود ہیں آپ کو آخیر میں استغراق ہوگیا تھا مگر اذان سنتے ہی نماز کے واسطے ہوش آجاتا تھا آپ نے خلیفہ حضرت جلال الدین کبیر الاولیا کو کیا۔ ۹ رشعبان ۷۱۶ھ ہجری میں اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ مرقد مطہر آپ کا پانی پت میں ہے

قطعہ

	حسرتا آں خواجہ شمس الدین ترک سال وصلش از سر جوش الم		از کمال خاکسارے شد بخاک ہاتف گفتہ بہن مخدوم پاک	

۷۱۶ھ

ذکر حضرت قطب اقالیم حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز آپ اولاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہیں آپ کی ولادت پانی پت میں ہوئی اور خورد سالی میں آپ نہایت حسین تھے اور منظور نظر حضرت شرف مشرف بو علی قلندر قدس سرہ تھے۔ آپ کے والد ماجد بہت بڑے دولت مند تھے آپ کو سیر و شکار کا بہت شوق تھا چنانچہ ایک روز آپ لباس فاخرہ پہن گھوڑے پر سوار ہوکر خانقاہ حضرت شیخ شمس الدین کے سامنے سے نکلے کہ حضرت شیخ کی نظر کیمیا اثر آپ پر پڑی آپ فوراً گھوڑے سے اوتر کر حضرت شیخ کی خدمت میں گئے اور بیعت کی اور متوجہ الی اللہ ہوگئے اور وہ ریاضت ومجاہدہ کیا کہ اپنا نظیر دنیا میں نہ چھوڑا اور مرتبہ تکمیل وارشاد کو پہنچے آخیر میں آپ کو استغراق ہوگیا تھا مگر نماز کا یہ اہتمام تھا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو میرے مونڈھے پکڑ کر ہلا دو کہ نماز ادا کروں چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا آپ سے کرامات وخوارق عادات بہت ظہور میں آئے جنسے تمام تذکرہ بھرے ہوئے ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجائش ہے آپ کی نظر کیمیا اثر سے بہت اولیا ہوئے بعض نظری وبعض صاحب کسب ومجاہدات اور یہ اشارہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کا کہ شمس راجلال کافیست آپ ہی کی نسبت تھا اور اولیا

اکابر میں سے چند نام صاحب سیر الاقطاب نے لکھے ہیں۔ خواجہ عبدالقادر وفات سنہ ۸۵۰ ہجری۔ وخواجہ ابراہیم وفات سنہ ۸۵۲ ہجری وخواجہ شبلی وفات سنہ ۸۵۳ ہجری مزار پانی پت وخواجہ کریم الدین وفات سنہ ۸۶۹ وخواجہ عبدالواحد وفات سنہ ۸۷۰ ہجری ومخدوم شیخ زینا وفات سنہ ۸۶۶ ہجری وحضرت شیخ احمد قلندر وفات سنہ ۸۷۸ ہجری وحضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی و شیخ بہرام وفات سنہ ۸۹۴ ہجری مزار بڈولی وشیخ شہاب الدین وفات سنہ ۸۹۲ ہجری مزار کیرانہ وسید موسے بہاری وفات سنہ ۸۷۵ ہجری وقاضی محمد اولیا سیلان پوری وفات سنہ ۸۸۰ ہجری وشیخ شعیب وفات سنہ ۹۰۰ ہجری مزار سونی پت وشیخ حسن وفات سنہ ۸۴۳ ہجری مزار موضع بنہرہ وشیخ نظام سنامی وفات سنہ ۸۱۸ ہجری وشیخ برہنپوری وفات سنہ ۸۴۳ ہجری وسید محمود وفات سنہ ۸۵۱ ہجری وشیخ سراج الدین وفات سنہ ۸۸۱ وپیر کہنیا وفات سنہ ۸۲۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ ہجری میں ہوئی تاریخ وصال شاہ ولایت بود۔ مزار شریف آپ کا پانی پت میں ہے۔ قطعہ

نقل کرد ز جہان بے بنیاد — آن شہ مقبلان جلال الدین
سال وصلش اگر ز من پرسی — بود شاہ ولایت است سنین۔ ۷۶۵

ذکر حضرت قطب ابدال مخدوم شیخ احمد عبدالحق توشہ ردولوی فاروقی قدس اللہ سرہ آپ بچپن سے ہی نیک بخت تھے سات برس کی عمر میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ نے کہا کہ بچہ تم پر تو نماز فرض ہی نہیں تم یہ نماز کیوں پڑھتے ہو آپ نے خفا ہو کر کہا کہ آپ پڑھتی ہیں اور دوسروں کو منع کرتی ہو۔ پھر آپ اپنے بھائی شیخ تقی الدین کے پاس دہلی چلے گئے۔ اُنہوں نے آپ کو علم عربی شروع کرایا مگر چونکہ آپ کو دوسری تلاش تھی اکثر فقرا دہلی کی خدمت میں پھرتے رہتے تھے۔ جب آپ کا مطلب حقیقی پورا نہ ہوا پانی پت حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا کی خدمت میں حاضر ہوئے شیخ صاحب موصوف نے کمال عنایت فرمائی اور بیعت کیا بیعت ہوتے ہی وہ ریاضت و مجاہدات کیے کہ اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ چند عرصہ کے بعد حضرت شیخ نے آپکو خرقہ خلافت پہنایا اور پانی پت سے چلکر کچھ زمانہ تک شہر اودھ میں

toobaafoundation.com

رہے۔ وہاں سے اپنے مکان پر ردولی ضلع بارہ بنکی تشریف لے گئے آپ سے خوارق وعادات وکرامتیں بہت ہوئی ہیں آپ کو استغراق رہتا تھا اگر نماز کیواسطے خادموں کو حکم تھا کہ نماز کیوقت تین مرتبہ حق حق حق کہو کہ نماز پڑھوں۔ آپ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ ۱۵۔ جمادی الثانی ۸۳۷ سنہ ہجری میں انتقال فرمایا۔

قطعہ

حضرت مخدوم قطب ابدال حق		چوں حجاب ہستی خود کردہ شق	
بہر تاریخش ندا آمد زغیب		عارف حق احمد عبدالحق بحق ۸۳۷	

مرقد پاک آپ کا قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں حضرت شیخ عارف و شیخ بختیار وفات سنہ ۹۱ ہجری یکصد سال قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت مخدوم شیخ احمد عارف قدس اللہ سرہ آپ مادرزاد ولی تھے۔ ریاضت ومجاہدات وعجز وانکساری وخلق محمدی وکشف وکرامات واسرار حقائق میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد حضرت مخدوم احمد عبدالحق سے پہنا اور پنجاہ سال کی عمر میں انتقال فرمایا وفات آپ کی ۱۷۔ صفر سنہ ۸۸۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا ردولی میں ہے قطعہ

آن اسمے احمد عالی صفات		حضرت مخدوم عارف باکمال	
وقت نقلش ہاتفی غیبی بمن		گفت آن مخدوم عالم گشت سال ۸۸۲	

ذکر حضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ وجانشین اپنے والد بزرگوار شیخ احمد عارف کے ہیں آپ قدم بقدم اپنے والد بزرگوار کے تھے آپ کے کمالات بہت ہیں آپ سے نفع مخلوق خدا کو بہت ہوا چنانچہ مثال اوس کی یہ ہے کہ قطب العالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ آپ کے ہی خلیفہ ہیں۔ ۲۱۔ شعبان سنہ ۸۹۸ ہجری میں انتقال فرمایا مزار شریف ردولی میں ہے۔ قطعہ

کرد تنہا سوے عقبے آں شیخ	آن محمد عارف حق صاحب کمال		ہاتف غیب از غم بے انتہا		ہائے آن مخدوم عالم گفت سال ۸۹۸

toobaafoundation.com

ذکر قطب العالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی بن شیخ محمد اسمٰعیل حنفی قدس اللہ سرہٗ آپ بہت بڑے عارف وکامل وبے نظیر کیمیا اثر مشہور ومعروف ہیں آپ کے حالات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں ۔ مگر مختصر حال آپ کا یہ ہے کہ قدیم مسکن آپ کا ردولی تھا اور آپ حضرت شیخ احمد عارف قدس سرہ کے داماد ہیں اور حضرت شیخ محمد قدس سرہ کے خلیفہ ہیں آپ کو فیض روحانی حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ سے ہوا اور دیگر مشائخ کبار سے بھی نفع ہوا اور خلافتیں عطا ہوئیں جیسے حضرت شیخ محمد درویش بن محمد قاسم اودہی یا میان شیخ بن حکیم اودہی پھر آپ ردولی سے شاہ آباد تشریف لائے اور ۵۲ سال وہاں رہے اوس کے بعد گنگوہ تشریف لائے آپ سے خوارق عادات وکرامتیں بہت ظاہر ہوئیں آپ ہمیشہ صایم رہتے تھے آخیر میں آپکو استغراق ہوگیا تھا مگر نماز کے واسطے یہ حکم تھا کہ نماز کے وقت تین مرتبہ حق حق حق کہو کہ نماز پڑھوں ۔ آپ کے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور یہ خلیفہ ہیں شیخ جلال الدین تھانیسری و شیخ عبدالغفور اعظم پوری وفات سنہ ۹۵۱ ہجری و شیخ نعمان جونپوری وفات سنہ ۹۶۲ ہجری و شیخ عبدالعزیز کیرانوی وفات سنہ ۹۸۰ ہجری و شیخ عبدالستار سہارنپوری وفات سنہ ۹۸۲ و شیخ عبدالاحد پدر شیخ احمد سرہندی و میر سید رفیع الدین اکبرآبادی وفات سنہ ۹۶۵ ہجری ۔ و شیخ عبدالرحمن وفات سنہ ۹۸۳ ہجری و شیخ عبدالکبیر بالا پیر بن شیخ عبدالقدوس گنگوہی وفات سنہ ۹۹۴ و شیخ بہور وفات سنہ ۹۸۲ ہجری و شیخ رکن الدین وفات ۴ شوال سنہ ۹۸۳ ہجری مزار گنگوہ قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۴ ہجری میں ہوئی مزار شریف آپ کا گنگوہ میں ہے ۔ سال وفات شیخ اجل ہے **قطعہ**

چون ز دنیا بسوئے عقبیٰ رفت	عبدقدوس گنج علم وعمل
پے تعظیم او سروش بہن	سال وصلش بگفت شیخ اجل ۹۴۴

ذکر حضرت شیخ جلال الملۃ والدین ابن شیخ محمود فاروقی قدس اللہ سرہٗ ۔ آپ کے خوارق عادات وکشف وکرامات اس قدر کتابوں میں تحریر ہیں کہ جو اس مختصر تحریر میں سما نہیں سکتے

toobaafoundation.com

آپ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہٗ سے پہنا مسکن آپ کا تھانیسر میں ہے آپ سات برس کی عمر میں قرآن حافظ ہوئے اور سترہ برس کی عمر میں علوم دینی و دنیاوی سے فراغت پاکر صاحب فتوٰے ہوئے جب حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہ شاہ آباد رونق افروز ہوئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ جلال الدین تھانیسری کو بیعت کرو اسوقت حضرت تھانیسر گئے اور جاکر دیکھا کہ آپ مدرسہ میں طالبعلموں کو پڑھا رہے ہیں اور صدہا طالب علم آپ کے پاس بیٹھے ہیں اور آپ نہایت متبع سنت ہیں۔ حضرت یہ حال دیکھکر ایک گوشہ مدرسہ میں بیٹھ گئے اور نظر کیمیا اثر آپ پر ڈالی آپ فوراً حضرت کے قریب آئے اور دریافت کیا جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت ہیں تعظیم بجالائے اور کچھ گفتگو مسایل میں ہوئی بعد گفتگو بیعت کی اور وہ ریاضت و مجاہدہ کیا کہ آج تک آپ کی تمثیل دیتے ہیں خلیفہ آپ کے بہت ہیں۔ مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ حضرت نظام الدین بلخی و شیخ عبدالشکور وفات سنہ ۹۶۲ ہجری و قاضی سالم کیرانوی وفات سنہ ۱۰۱۴ ہجری و شیخ موسیٰ وفات سنہ ۹۹۸ھ و عیسےٰ وفات سنہ ۱۰۰۵ھ و سعید فاضل تھانہ وفات سنہ ۱۰۱۴ ہجری قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم وفات آپ کی ۲۵ یا ۱۴۔ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ھ میں ہوئی **قطعہ**

سر دفتر اولیاء کامل	آن شیخ جلال الدین با جلال
رفت از سر جان چوں بہر جانان	سر دفتر اولیاء بہ حال

۹۸۹

ذکر حضرت نظام الدین بلخی قطب الاقطاب فاروقی قدس اللہ سرہ آپ تاجی اولیا اقطاب کو حجت قاطع و برہان ساطع ہیں اور ریاضات و مجاہدات و کشف و کرامات میں اعجوبہ روزگار تھے اور تکمیل و ارشاد میں یگانہ زمانہ تھے کہ ایک نظر میں طالب صادق کا کام پورا ہوتا تھا۔ اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ آپ کا اصل وطن تھانیسر تھا آپ مکہ معظمہ گئے اور بلخ میں اکر سکونت اختیار کرلی آپ بہت بڑے صاحب تصانیف ہیں بلکہ ثانی ابن عربی تھے۔ آپ کے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی و شیخ حسین لاہوری

وفات سنہ ۱۰۳۰ ہجری وشیخ پایندہ بنوری وفات سنہ ۱۰۴۰ ہجری وشیخ الہ بخش لاہوری وفات سنہ ۱۰۶۳ ہجری وشیخ عبد الکریم لاہوری وفات ۲۷ رجب سنہ ۱۰۵۵ ہجری وشیخ عبد الرحمن کشمیری وفات سنہ ۱۰۵۰ ہجری وسید قاسم برہان پوری وفات سنہ ۱۰۳۴ ہجری وشیخ اللہ داد لاہوری وفات ۔۔ ہجری وشیخ دوست محمد صوفی لاہوری وفات سنہ ۱۰۵۲ ہجری وشیخ مصطفٰے وفات سنہ ۱۰۶۰ ہجری ۔ وشیخ عبد الفتاح ساکن اندری وفات سنہ ۱۰۶۳ ہجری وقاضی عبد الحی کیرانوی وفات سنہ ۱۰۲۹ ہجری وشیخ محمد صادق برہان پوری وفات سنہ ۱۰۳۳ ہجری وشیخ فیلچی اکبرآبادی وفات سنہ ۱۰۴۵ ہجری وشیخ جان اللہ لاہوری وفات ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۹ ہجری مزار لاہور وسید علی غواص ۔ وفات سنہ ۱۰۴۰ ہجری مزار ملک یوسف زیان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم وفات آپ کی ۸ ۔ رجب ۔ سنہ ۱۰۳۵ ہجری میں ہوئی مزار شریف بلخ میں ہے ۔ تاریخ وفات شاہ باز طریقت قطعہ

	رفتہ چوں زین جہان پر ملال		شاہ فقر و فنا نظام الدین	
	شاہ باز طریقت آمد سال ۱۰۳۵		بہر نقل از ورای پردۂ غیب	

ذکر حضرت شیخ المشائخ والاولیاء شیخ بندگی ابوسعید نبیرہ شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ آپ بہت بڑے صاحب مجاہدات و ریاضات شاہ باز بلند پرواز تھے آپ نے خرقہ خلافت حضرت نظام الدین بلخی سے پہنا اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ جب حضرت نظام الدین تھانیسر میں تھے آپ اسوقت بیعت ہوئے تھے مگر تکمیل پوری نہ ہوئی تھی کہ حضرت نظام الدین نے سکونت بلخ کی اختیار کر لی بعد تشریف لیجانے حضرت کے آپ کو بہت پریشانی ہوئی آپ بہت جگہ درویشوں میں پھرے مگر کسی جگہ مطلب حاصل نہوا اسی پریشانی میں رہتے تھے کہ حضرت شیخ عبد القدوس قدس اللہ سرہ سے بشارت ہوئی کہ نظام الدین کے پاس بلخ جاؤ ۔ آپ بلخ گئے اور بہت مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے ۔ اور وہاں سے خلافت لیکر واپس گنگوہ تشریف لائے ۔ اسیواسطے آپ کو ذرگئے بہوڑا بھی کہتے ہیں ۔ گنگوہ آکر آپ مسند ارشاد پر بیٹھے اور آپ سے بہت کرامتیں اور

toobaafoundation.com

فیض ہوا آپ کے تین خلیفہ ہیں شیخ محمد صادق گنگوہی و شیخ ابراہیم رامپوری وفات ۱۰۷۶ھ سنہ فی
و شیخ محب اللہ صدیقی صدرپوری کہ جنکا مزار شہر الہ آباد میں ہے۔ وفات آپ کی یکم یا ۲ ربیع الثانی
سنہ ۱۰۴۰ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار شریف گنگوہ میں ہے تاریخ وفات شاہ باز بہشت بودہ ہی

قطعہ

	رخت چون بست ازین شیخ سرگرد		حضرت بوسعید پاک نفس
	سال تودیع آن مسافر قدس		شاہ باز بہشت بودہ و بس ۱۰۴۰

ذکر خاص فضایل اختصاص حضرت شیخ محمد صادق صاحب محب واثق خالق مطلق محبوب
الٰہی مجمع فضایل نامتناہی گنگوہی بن شیخ فتح اللہ بن شیخ عبد الصمد بن شیخ عبد الحمید بن شیخ
عبد القدوس قطب العالم گنگوہی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما و نور اللہ مرقدہما خلیفہ حضرت
ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی کہ آپ کی ولادت ۱۷ تاریخ شہر ربیع الثانی سنہ ۹۸۹ ہجری نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم میں بمقام گنگوہ باشوکت و شکوہ ہوئی بطور ایجاز و اختصار مشتے نمونہ خروارے
لکہا جاتا ہے کہ حضرت کو ذوق سماع اور درد عشق میں ید طولیٰ حاصل تھا وحید عصر یکتائی زمانہ
علم فضل سے سینہ عشق گنجینہ معمور نور علی نور ذکر الٰہی میں کمال درجہ انہماک و استغراق تہا
کتاب اقتباس الانوار میں سبب مرید ہونے شیخ محمد صادق صاحب کا حضرت شیخ ابو سعید
رحمۃ اللہ علیہ سے یہ لکہا ہے کہ جب حضرت ابو سعید خدمت حضرت نظام الدین سے رخصت
ہوکر قصبہ گنگوہ رونق افروز ہوئے اور مسند ارشاد و فیض بنیاد پر متمکن ہوئے اگرچہ طریقہ
اسوقت گمنامی کا رکہتے تہے ان دنوں میں حضرت شیخ محمد صادق نوجوان بنئے اتفاقاً لباس
فاخرہ سے ملبوس ہوکر بروز عید برائے سلام حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے آئے حضرت
نے دیکہتے ہی یاران طریقت سے فرمایا کہ میری ولایت کا نور محمد صادق کی پیشانی سے چمکتا
ہے اور ستارہ فیض کا اوسکی جبین انور سے تابان ہے اسیوقت حضرت نے ایک نظر میں
دل فیض منزل حضرت محمد صادق کو اپنی محبت میں کہینچا اور بے شائبہ تردید حضرت

toobaafoundation.com

محمد صادق نے بیعت حضرت ابو سعید کی اختیار کی حضرت نے ان کو شغل نفی اثبات و اسم
ذات تعلیم فرمایا۔ شیخ محمد صادق شب و روز اشغال میں مشغول رہتے تھے جب آپ کے
والدین کو خبر ہوئی تو کہنے لگے کہ ابو سعید نے ہمارے فرزند ارجمند کو کار و بار دنیاوی سے
بیکار کر دیا جب حضرت ابو سعید نے اونکے والدین کا یہ مقولہ سُنا تو محمد صادق صاحب
سے فرمایا کہ تمہارے والدین ایسا ایسا کہتے ہیں تمہارا کیا ارادہ ہے۔ شیخ محمد
صادق نے یہ سنکر دست بستہ التماس کیا کہ غلام کا وہی ارادہ ہے جو حضرت پیر دستگیر کا
غلام بجز ذات جناب کے کوئی چیز دنیا و دین کی نہیں چاہتا ہے الغرض جب شیخ ابو سعید
نے شیخ محمد صادق کو اعتقاد اور محبت اور طلب مولے میں نہایت مضبوط و محکم دیکھا تو
فرمایا کہ بیٹا شیخ محمد صادق اپنے والدین سے آزادی طلب کرو کہ تمہیں اپنا حق بخش دین
اور راہ خدا میں آزاد کر دیں آپ نے بموجب ارشاد حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر خدمت
والدین میں جا کر آزادی طلب کی انھوں نے حسب منشا آزاد کیا پھر تو شیخ محمد صادق بالکل
رات دن ذکر و شغل و یاد خدا میں مصروف رہتے تھے جب انکشاف ملکوت اور انوار کا
ہوا اور روز بروز شوق بڑھا اور حلاوت حاصل ہوئی پھر تو حضرت نے انکو شغل ہنگم یعنی شغل
محمدیہ و سہ پایہ تلقین فرمایا شیخ محمد صادق رات دن کچھ عرصہ تک دونوں شغلوں میں بجد و جہد
مشغول رہے اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ ان دونوں ہی شغلوں میں سلطان الاذکار جاری
ہو گیا یعنی تمام بدن کے بال مثل زبان کے ذکر کرنے لگے۔ اور نسبت محبوبی حاصل ہوئی تب
حضرت شیخ ابو سعید نے فرمایا کہ طے کا روزہ رکھو اور درود شریف اور کلمہ تہلیل اور استغفار
ہر روز بلاناغہ ہزار مرتبہ پڑھو اور باقی اوقات شغل سہ پایہ اور مراقبہ میں گذارو اور بعد تین روز
کے براہ محبت ارشاد فرمایا کہ نصف شب کے بعد غسل کر کے میرے پاس آؤ بموجب ارشاد
کے شیخ محمد صادق بعد نصف شب کے غسل کر کے حاضر ہوئے تب حضرت نے نسبت
صوری و معنوی منتقل فرمائی اور بعدہٗ زبان معجز بیان سے فرمایا کہ جو کچھ مجھکو پیران عظام و مشائخ

toobaafoundation.com

کرام سے عطا ہوا ہے وہ میں نے تمکو بخوشی دل و برغبت تمام بخشا بعد ازاں مسند نشین کیا۔ جب شہرت آپ کی ارشاد کی تمام عالم میں مشتہر ہوئی اور بعض پیر بہائیوں نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور مشرف بیعت سے ہوئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا تب آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھکو جناب رسالتمآب نے چادر نور کی اوڑہائی اور فرمایا کہ یہ چادر محبوبیت اور لوازم نبوت کی ہے حق اسکا نگاہ رکھیو اور جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجکو تیغ نور کی بخشی اور فرمایا کہ یہ تیغ نصرت ولایت مطلقہ کی ہے۔ ہم نے تجھکو دی علاوہ اسکے روح حضرت شیخ ابوسعید نے ایک آئینہ سرخ و سفید نہایت چمکتا ہوا مجھکو دیا فرمایا کہ یہ آئینہ صورت عالم کلی کا ہے تجھکو بخشا اور واقعات کیفیات اور واردات مکاشفات حضرت محمد صادق کے مفصل اقتباس الانوار میں لکھے ہیں عمر شریف حضرت کی اکتہر برس کی ہوئی اور وفات بندگی حضرت شیخ محمد صادق سترہوین محرم سنہ ۶۰ ہجری میں ہوئی۔ رباعی۔

	شیخ ہادی محمد صادق سال وصلش زبان ہاتف غیب		یافت از ماسوا چو آزادی گفت شیخ مکمل ہادی ۱۰۴۰

مزار مقدس قصبہ گنگوہ میں ہے حضرت کے آٹھ خلیفہ ہیں اول شیخ محمد خلف الصدق شیخ محمد صادق دوم شیخ داود خلف کبیر وفات سنہ ۹۹۵ ہجری سوم شیخ ابراہیم مراد آبادی وفات سنہ ۹۷ ہجری چہارم شیخ عبد السبحان سہارنپوری وفات سنہ ۱۰۲۳ھ پنجم شیخ عبد الجلیل الہ آبادی وفات سنہ ۱۱ ہجری ششم شیخ محمد جمال ساکن کاچہوہ وفات سنہ ۱۱۵ ہجری ہفتم شیخ مبارک مرید شیخ ابوسعید وفات سنہ ۶۲ ہجری ہشتم شیخ یوسف مرید بندگی حضرت ابوسعید وفات سنہ ۸۲ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ محمد گنگوہی بن حضرت شیخ محمد صادق محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ سنہ ۲۲ ہجری میں پیدا ہوئے جب عمر آپ کی چار برس کی ہوئی واسطے تحصیل علم

toobaafoundation.com

ظاہری کے شیخ سالار رام پوری انصاری کے سپرد ہوئے سات برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کیا اور فارسی شروع کی کچھ فارسی پڑھکر علم عربی شروع کیا جب آپ نے کافیہ تک پڑھ لیا تو شوق شکار کا ہوا اوستاد سے کہا کہ مجکو ایک باز لے دو۔ اوستاد نے کہا کہ تمہارے والد کے پاس شہباز ہے بے تکلف اسکو لے لو اور یہ حرکات تمہارے فعل کے خلاف ہیں ان کو ترک کر دینا چاہیئے۔ آپ بعد نماز عشا اپنے والد ماجد کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ وہ جو آپ کے پاس ششہ باز ہے مجکو دیدیجئے۔ فرمایا کہ تمکو کس نے بتلایا ہے عرض کیا کہ جناب میرے اوستاد نے اسوقت مصلحتا فرمایا کہ اب جاو پھر آنا اسی طرح کئی روز ٹالتے رہے جسقدر ٹالتے تھے اسی قدر آپ کو شوق زیادہ بڑھتا جاتا تھا۔ بموجب مثل ہندی ہون ہار بہروے کے چکنے چکنے پات۔ آخر الامر ایک روز حجرے میں جا کر بکمال محبت و پیار گلے سے لپٹ گئے اور عرض کیا کہ آج تو دے ہی دیجئے۔ بغیر لئے ہرگز نہ جاؤنگا فرمایا کہ حجرے میں بیٹھ جاؤ بعد تین روز کے وہ شہباز تمکو دونگا۔ آپ فوراً بیٹھ گئے حضرت نے آپ کو شغل سہ پایہ تعلیم فرمایا اور تاکیداً فرمایا کہ کلمہ تہلیل اور استغفار اور درود شریف ہزار ہزار مرتبہ ہر روز بلاناغہ پڑھا کرو چوتھی شب میں غسل کرا کے تعلیم اسم حق برحق فرمائی چندروز بعد تلقین کے شغل سہ پایہ میں مشغول رکھا اور پھر نسبت صوری و معنوی منتقل کی اور متوجہ الی اللہ اور خدا رسیدہ کر دیا اور بتاکید یہ فرمایا کہ اس راز نہفتہ کو کسی اور پیر بھائی سے ذکر نہ کرنا پھر بعد ایک عرصہ کے خرقہ خلافت کا پہنایا اور اسم اعظم تلقین فرمایا اور خدمت سجادہ نشینی پیران کلیر شریف کی جو آپ کے یہاں آبائی واجدائی چلی آتی تھی وہ بھی عطا فرمائی چنانچہ سجادہ نشینی اب تک آپ کی ہی اولاد میں چلی آتی ہے وفات شریف آپ کی بائیسویں ربیع الاول سنہ ۹۹۹ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ستر برس کی ہوئی۔ رباعی

درگنگوہ بنا مذ بنہان ہر شندکامل پیر پیرے
کز فیض دم قدمش گنجیدہ نہ کس در خود علم و عمل

toobaafoundation.com

چوں تمام ازکمل بود وقت خویش از فیض تمام شیخ تمام — مہدی شیخ مکمل شد در یا کہ خدائے عز و جل

ذکر حضرت شیخ غریب اللہ شاہ غریب نواز خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد گنگوہی قدس اللہ سرہ

العزیز پیدایش آپ کی موضع اختیار میں سنہ ہجری میں ہوئی جب عمر شریف آپ کی سترہ برس کی ہوئی جذبہ محبت الٰہی نے کشش کی تو آپ تلاش پیر و مرشد میں نکلے پیران کلیر شریف کے عرس میں حاضر ہوئے وہاں پر مجمع کثیر اہل اللہ کا دیکھا۔ جیسے اوصاف پیر و مرشد کے تلاش تھے ویسا ہی شیخ محمد جی کو پایا ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے بعد ایک سال کے شیخ محمد جی نے آپکو بیعت کیا اور چند اشغال آپ کو تعلیم فرمائے آپ ایک مدت تک رات دن اشغال و اذکار میں مشغول رہے اور واقعات اور مکاشفات اور واردات بے تعداد آپ پر گذرے مگر اظہار اپنے حال کا کسی پر نہ کیا یہانتک کہ پیر و مرشد سے بھی بیان نہ کیا اس خیال سے کہ پیر و مرشد کی بدولت تو یہ سب کچھ نصیب ہوا ہی ہے ظاہر کرنا ترک ادب ہے ایک مرتبہ شیخ محمد جی صاحب پیران کلیر شریف کے عرس کو آئے بہت درویش اور مریدان ہمراہ تھے منجملہ انکے آپ بھی تھے آپ نہایت مسکین اور غریب تھے راستہ میں سب نے اپنے اپنے کپڑے آپ کی کمر پر لاد دیئے آپ نے کسیکو انکار نہ کیا۔ حالانکہ آپکو از حد تکلیف ہوئی جب موضع رامپور میں قریب اُڑکی کے گئے تکیہ میں ٹھیرے سب درویشان عالیمقام صوفیا کرام نے سوالاکھی ہیں دفعہ کیا اور ارادہ کیا کہ ذکر کرتے ہوئے پیران کلیر شریف پہونچیں تو اسوقت شیخ محمد جی مراقبہ میں تھے کیا دیکھتے ہیں کہ مخدوم صاحب روضہ شریف کے گنبد پر تشریف فرما ہیں اور جگہ درویشان عظام کو رو مال سے اشارہ فرماتے ہیں کہ چلے آؤ اور شیخ محمد جی سے فرماتے ہیں کہ تم میرے ہاں مت آیو جب تک کہ میرے غریب کا حق ادا نہ کرو۔ عرض کیا کہ آپ کا غریب کونسا ہے ارشاد فرمایا کہ غریب اوسکا نام ہے اور غریب اسکی عادت ہے اور غریب اوس کی قوم غریب اوسکی صورت ہے

toobaafoundation.com

اختیار پور کا رہنے والا ہے شیخ محمد جی سے التماس کیا کہ میں آپ کے دربار میں حاضر ہوکر اوسکا حق ادا کرونگا فرمایا اوسی جگہ یعنی رام پور کے تکیہ میں ادا کر گے آئیو اسوقت آپ نے مراقبہ سے سر مبارک اٹھا کر غریب کہکر پکارا اور فرمایا کہ وہ غریب جو اختیار پور کا رہنے والا ہے میرے پاس لاؤ مریدوں نے فوراً آپکو پیش کیا دیکھکر پھر آپ کو فرمایا کہ تو غسل کر آپ نے سولانی ندی میں غسل کیا اور حاضر خدمت ہوئے تب شیخ محمد جی نے اپنے روبرو بٹھلایا اور اسرار حق تلقین فرمائے اور اسم اعظم سکھلایا اور نسبت صوری و معنوی منتقل کی اور فرمایا کہ اسکو خلافت جناب مخدوم صاحب نے عطا فرمائی ۔ جو شخص کہ خوشنودی مخدوم صاحب کی چاہتا ہو تو ان کو پالکی میں بٹھلا کر اپنا کندھا لگاوے یہ سنتے ہی سب پیر بھائیوں نے آپ کو پالکی میں سوار کرایا اور کسی نے کندھا اور کسی نے ہاتھ لگایا اور سولانی کے پار اتارا جب اس عزت کے ساتھ پیران کلیر شریف پہونچے اور عرس کر کے واپس آئے اور یہ مقبولیت آپ کی شیخ محمد جی کی بیوی صاحبہ نے سنی تو آپ کو دروازہ پر بلا کر خادمہ یعنی لونڈی سے کہدیا کہ تم اپنے مرشد کا چراغ جلتا چاہتی ہو یا نہیں جواب دیا کہ ایسا کون کمبخت ہے جو اپنے پیر کا چراغ جلتا نہ چاہتا ہو پھر بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ اولاد تو اون کی ہے نہیں چراغ کون جلا دیگا۔ آپ نے خادمہ سے کہا کہ مائی صاحبہ سے دریافت کرو کہ کچھ اولاد کی خواہش ہے معلوم ہوا کہ ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تو غریب اولاد ہی لیکر حاضر ہوگا۔ آپ اوسیوقت صدر پور کی جھیل میں ناف تک پانی میں گر کر دعا کرنے لگے ۔ اگرچہ بہت شدت موسم سرما پانی میں بہت تکلیف ہوئی مگر آپ نے یہ عرض کیا کہ میں اسی جگہ ہلاک ہو جاؤنگا لیکن نامراد نہ جاؤنگا اور یہ مناجات جناب باری تعالے میں کرنے لگے کہ جسکا مضمون احقر نے نظم میں کردیا اور یہی الفاظ رکھے ہیں جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے تھے ۔

مناجات

اے میرے اللہ علام الغیوب — اے میرے اللہ ستار العیوب
اے میرے اللہ تو ہی ہے رحیم — اے میرے اللہ تو ہی ہے کریم
اے میرے اللہ ہے تو ہی غفور — اے میرے اللہ تو ہی ہے شکور
التجا یہ لے کے آیا ہے غریب — دے پسر مرشد کو جلدی اے مجیب
نامرادی سے نہ پھر کر جاؤنگا — اس جگہ رو رو کے میں مر جاؤنگا
گرچہ میں اس عرض کے قابل نہیں — ہے مگر تو رحمت للعالمین
کافروں کی بھی تو سنتا ہے قدیر — سگ تیرے در کا ہے یہ عاصی فقیر
تیرے فضل و رحم سے کیا ہے بعید — دے خوشی مجھ کو تو مثل روز عید
کر تو عاصی کی دعا جلدی قبول — صدقہ احمد کا پئے آل بتول

چنانچہ پچھلی شب میں آپکو الہام ہوا کہ تیرے پیر کے ایک اولاد ہوگی۔ آپ نے عرض کیا کہ تو وہاب ہے اور زیادہ دے حکم ہوا کہ دو بیٹے ہونگے پھر عرض کیا کہ اور زیادہ دے حکم ہوا کہ تین ہونگے پھر عرض کیا کہ اور زیادہ دے حکم ہوا کہ چار ہونگے پھر عرض کیا کہ چاروں حافظ عالم و صوفی ہوں پیر کو عالم مکاشفہ میں معلوم ہوا کہ غریب اللہ شاہ کچھ خدا سے ضد کر رہا ہے اوسیوقت بصورت روحانی پیر وہاں پہونچے اور کہا اس ضد سے باز آؤ جو کچھ ملا اوس پر شکر خداوندی ادا کرو چلے آؤ اوسیوقت آپ شکر خداوندی ادا کر کے چلے آئے بعد نماز اشراق دروازہ پر جا کر بیوی صاحبہ کو خوشخبری سنائی وہاں سے واپس آکر پیر و مرشد کے سلام کو حاضر ہوئے پیر و مرشد آپ سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آپ مجھکو پیرزادیاں بار بار تنگ کرینگی تم اختیارپور کو چلے جاؤ آپ فوراً اختیارپور چلے گئے اور مسند ارشاد پر بیٹھے اور لنگر مساکین و محتاج کو جاری کیا اور بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور تین خلیفہ کئے ایک سید شاہ

علی شاہ وفات ۱۳۲۵ھ ہجری دوسرے شیخ محمد اعظم شاہ۔ تیسرے فرزند کبیر قدس اللہ اسرارہم مشہور ہے کہ جب اختیار پور میں شاہ غریب اللہ غریب نواز مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور شہرت عام ہوئی تو ایک مرتبہ آپ نے باشندگان اختیار پور سے فرمایا کہ شب کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ یہاں کو دریا جاری ہوگا تم یہاں سے اٹھ جاؤ اور جو جگہ پسند کرو وہاں آباد ہو جاؤ۔ اکثر لوگوں نے بباعث جہالت آپ کے فرمانے کا یقین نکیا مگر آپ اگلے روز مقام اندری گوڑہ کو تشریف لے گئے۔ اختیار پور میں بعد تین روز کے اس قدر پانی برسا کہ شاہ نہر کی طغیانی سے تمام اختیار پور بہہ گیا اور بہت کچھ بستیاں بہہ گئیں جو کچھ آدمی ڈوبتے تیرتے باقی رہے وہ خدمت بابرکت میں مقام گوڑہ میں حاضر ہوئے آپ نے دو موضع آباد کئے چنانچہ وہ آج تک آباد ہیں اور اختیار پور ویران ہے۔

اور آپ تاحین حیات گوڑہ میں رہے اور وہیں وفات پائی مگر آپ کے صاحبزادوں نے اختیار پور کے باغ میں دفن کیا۔ وہیں آپ کا روضہ شریف ہے۔ دوسری نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ مریدوں میں تشریف لے گئے بعد کھانا کھانے کے ایک مرید دودھ بھینس کا لایا آپ نے نوش فرمایا باقیماندہ اپنے چھوٹے بیٹے کو عطا فرمایا۔ صاحبزادہ نے کہا کہ اسکا دودھ بہت خوش ذائقہ ہے۔ اس بھینس کا گوشت ہی بہت عمدہ ہوگا۔ وہ مرید بااعتقاد اگلے روز ہی بھینس ذبح کرکے اور کئی طرح کا گوشت یعنی کباب و کوفتہ و سادہ پکا کر آپ کے دسترخوان پر لایا آپ نے بعد کھانا کھانے کے پوچھا کہ آج دودھ نہیں آیا مرید نے دست بستہ عرض کیا کہ وہ بھینس ذبح ہوگئی یہ گوشت اسی بھینس کا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بھینس کیوں ذبح کردی مرید نے عرض کیا کہ صاحبزادہ نے گوشت پسند کیا تھا اس واسطے میں نے اوس کو ذبح کرکے گوشت پکوایا۔ صاحبزادہ پر بھینس تو کیا جان مال بھی نثار ہے آپ بطریق غصہ بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کل کو کسی کی بہو بیٹی پسند کریگا اور کہے گا کہ میرے ساتھ نکاح کردو۔ ایسا بے صبر ہمارے گھر میں نہونا چاہئے

toobaafoundation.com

یہاں سے دور ہو قابل ہمارے ساتھ کے نہیں۔ آپ کا یہہ فرمانا تھا کہ فوراً صاحبزادہ کو جنون ہوا اور وہاں سے نکل گیا اور لاہور میں جاکر مر گیا۔ علاوہ ازیں آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں کہ اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں ورنہ دفتر عظیم ہو جاتے گا۔ وفات آپ کی ۱۴۔ رمضان شریف ۱۱۴۳ ہجری میں ہوئی۔ **قطعہ**

آن غریب اللہ شاہ بندہ نواز	گشت از وہ اختیارپور ممتاز
بود شاہے بکسوت درویش	شیخ اکبر وحید دورہ خویش
زیں جہاں چوں بآسمان برشد	سال تاریخ شیخ اکبر شد ۱۱۴۳

ذکر حضرت۔ شیخ محمد اعظم شاہ صاحب رنبوئی قدس اللہ سرہ العزیز ولادت آپکی ۱۰۸۵ ہجری مقام موضع رنبہ میں ہوئی۔ جبکہ عمر آپ کی پندرہ برس کی ہوئی تو اندر رفت آپ کی شاہ غریب اللہ غریب نواز کی خدمت بابرکت موضع اختیارپور میں شروع ہوئی جب حضرت کی برکات بہت سی دیکھیں تو سترہ برس کی عمر میں بیعت کی اور تعلیم طریقہ پیران چشت حاصل کیا۔ تھوڑی مدت کے بعد یہہ عادت اختیار کی کہ دن کو کھیت کا کام کرتے تھے اور شب کو پیر مرشد کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ جب تکمیل تعلیم ہو چکی تو پیر و مرشد نے خرقہ خلافت پہنایا اور رنبہ کو رخصت کیا آپ نے طریقہ گمنامی کا اختیار کیا یہانتک کہ شاہ غریب اللہ بھی انتقال فرما گئے اور آپ نے جب تک کوئی مرید نہ کیا اور ایک روز آپ کے بڑے پیر بھائی سید شاہ علی صاحب فرمانے لگے کہ بھائی اسی گمنامی کے ساتھ قبر میں جاؤ گے یا کسی کو تعلیم بھی کرو گے آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں بہت نادر و کمیاب طالبان خدا ہیں کیونکر دفتر ارشاد پھیلاؤں۔ ایک جوان جو حضرت پیر و مرشد کا بھیجا ہوا ہے اوسیکو تعلیم کرونگا باقی خیریت ہے اونہوں نے فرمایا کہ جو لوگ آپ سے عقیدت مند ہیں۔ وہ فیض سے محروم رہجاوینگے اور ایسا نہو نا چاہیئے اوسوقت کہنے سے چند آدمی آپ سے مرید ہو گئے اور خلیفہ شاہ [illegible] محبوب آلہی کو کیا۔ نقل ہے کہ رنبہ والے

راجپوت جوکہ اب تک شیر خانی مشہور ہیں ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا کہ ہمکو قرضداروں کا قرضہ بہت دینا ہے اور پیداوار کم ہے۔ کس طرح
قرضداروں سے سبکدوش ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو غلہ پیدا ہوا ہے وہ
کہاں ہے اور وہ کسقدر ہے راجپوت غلہ پر لے گئے آپ نے غلہ پر اپنی چادر
ڈھانپ دی اور فرمایا کہ جن لوگوں کو دینا ہے وزن کرکر انکو دیتے جاؤ چنانچہ سب
قرضداروں کو دیدیا قریب آٹھ سو من کے صرف ہوا مگر پھر بھی بہت کچھ بچ رہا۔ اسیوقت
ارشاد فرمایا کہ فقیر اور مساکین کو تقسیم کرو۔ اب تک یہ بات مشہور ہے۔ نقل ہے کہ
گنگوہ شریف میں ایک مرتبہ عرس تھا بہت کچھ صوفیا کرام جمع تھے۔ حضرت سید بھیک شاہ
صاحب نے فرمایا کہ شاہ محمد اعظم نہیں آئے۔ اور یہ آپ نے قریب مغرب کے کہا تھا۔
کہ کسی صوفی نے کہا کہ وہ ڈنگھر فقیر ہے اون کی فقیری ایسی ہے کہ کی تو کی اور چھوڑ دی
تو چھوڑ دی۔ شاہ محمد اعظم قریب موضع ربنہ کے جاتے تھے آپ نے ہمراہیوں سے فرمایا
کہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں اب میں گنگوہ کو جاتا ہوں تم میں سے کوئی میرے ساتھ
چلتا ہے اون میں سے دو آدمی ساتھ ہو لئے۔ اور آپ دو منٹ میں دریاء جمن
پر پہونچے اوس وقت دریاء جمن نہایت طغیانی پر تھا آپ نے جمنا پر اپنی چادر مبارک
بچھادی اور اوس پر مع ہمراہیان بیٹھ کر پار ہو گئے اور طرفۃ العین میں گنگوہ پہونچے کہ
اوسوقت سید شاہ بھیک صاحب نماز مغرب پڑھ چکے تھے مسجد کے اندر بآواز بلند
پکارا کہ کون ہے تو اون کے چچا پیر شاہ سوندھا جی نے فرمایا کہ وہی ڈنگھر فقیر ہے کہ جسکو
تم کہتے تھے ڈنگھر کی فقیری ہے۔ کی تو کی چھوڑ دی تو چھوڑ دی۔ اس کرامت کو دیکھکر جملہ
صوفیائے کرام متعجب ہوئے اور دلمیں شوکت و عظمت آپ کی سما گئی مگر تھوڑی مدت
کے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔

نقل ہے کہ جب آپ کا مزار شریف پختہ بنایا تو شب کو ہیبت کردور جا پڑا پھر تھوڑے

toobaafoundation.com

عرصہ کے بعد حافظ فرید بخش خلیفہ مولانا سید غلام علی شاہ صاحب نے تیار کیا پھر پھٹ گیا اُسوقت حافظ جی نے مزار کے قریب مودب کھڑے ہو کر عرض کیا کہ آپ نے تو گمنامی پسند کی ہے آپ کو روضہ و قبر کی کچھ حاجت نہیں مگر ہم روسیاہوں کو کیوں ثواب سے محروم رکھتے ہو۔ کوئی آپ کے سلسلہ کا قبر پر آکر فاتحہ تو پڑھ لیا کریگا۔ قبر کے بنجانے سے آپ کا کچھ حرج نہیں اور ہم لوگوں کو ثواب دارین ملیگا۔ پھر اجازت دی اور کہا کھلی قبر رکھنا گنبد نہ بنانا۔ چنانچہ پھر بنایا گیا تو شق نہ ہوا اور آجتک موجود ہے۔ علاوہ اس کے اور بہت کچھ ایسی کرامتیں آپ کی ظہور میں آئیں جو اس مختصر تحریر میں گنجائش نہیں وفات آپ کی ۴۔ رجب المرجب ۱۱۴۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف موضع رنبہ ضلع انبالہ میں ہے۔

قطعہ

آن محمد اعظم شیخ الزمان — شد مشرف رنبہ از وے بیگمان
بود نعم العبد چون آن مرد دین — مقتدائے خلق با صدق و یقین
سال نقلش از پے وصف مزید — گشت نعم العبد فی خلق مجید ۱۱۴۴

ذکر حضرت شاہ محمد جمال صاحب رنبوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ ۱۰۰۱ھ ہجری مقام سل بہائی میں تولد ہوئے ایک روز حضرت سید شاہ بھیک تھانیسری دایرہ شریف کو جاتے تھے۔ سل بہائی میں نماز کا وقت ہو گیا۔ شاہ صاحب نماز کے واسطے ٹھیرے آپ دو لوٹے پانی کے وضو کے واسطے لائے اور عرض کیا کہ آپ کو میں وضو کراؤنگا۔ شاہ صاحب وضو کرتے جاتے تھے اور آپ کو بار بار دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ جوان کی صورت پر محبوبیت برستی ہے شاہ صاحب نماز پڑھکر دائرہ شریف تشریف لے گئے اور آپ اُسیوقت تلاش مرشد میں نکلے اور موضع اختیار پور میں شاہ غریب اللہ غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ رنبہ میں پاس شیخ محمد اعظم کے جاؤ۔ آپ وہاں سے چلے جب رنبہ کی حد میں پہونچے شیخ محمد اعظم کا پتہ

toobaafoundation.com

پوچھا ایک چرواہے نے بتلایا کہ وہ ہل جوت رہے ہیں آپ اپنے دل میں رنجیدہ ہوئے کہ یہ ہل کا جوتنے والا مجھکو کیا خدا رسیدہ کریگا اس خیال کے آتے ہی آپ راستہ بھول گئے اور پیچھے کو لوٹے حیران تھے کہ میری نظر سے شیخ محمد اعظم صاحب کہاں غائب ہو گئے چلتے چلتے اختیار پور پہونچے شاہ غریب اللہ جی نے فرمایا کیوں لوٹ آیا آپ نے عرض کیا کہ میں شیخ محمد اعظم صاحب کے کھیت سے راستہ بھول آیا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ تیرے دل میں کچھ خیال فاسد آیا ہوگا آپ نے اپنے خیالات عرض کئے شاہ غریب اللہ جی نے فرمایا کہ ان خیالات سے توبہ کرکے دل کو پاک کرکے پھر وہیں جاؤ۔ دوبارہ پھر حاضر ہوئے تو آپ کو پہلی جگہ پر دیکھا۔ شیخ محمد اعظم نے جنگل میں آپ کو ٹھیرالیا اور طے کے روزہ کا حکم فرمایا اور بموجب طریقہ پیران چشت کے چوتھی شب میں غسل کراکر اپنے سامنے بٹھلایا اور نسبت صابری منتقل فرمائی آپ عرض کرنے لگے کہ میں مرجاؤنگا۔ میرا پیٹ پھٹا جاتا ہے۔ میں اس اسرار کا متحمل نہو نگا فرمایا کہ تو تو پہلے ہی مراجاتا تھا کہ میرا اطمینان کیا کریگے۔ اچھا چند روز با ترکیب تعلیمی مجاہدہ کرو کہ تم میں اور طلب پیدا ہو اور پھر آپ کو ذکر چہار دو ذکر آرہ تعلیم فرمایا اور چند ہی روز کے بعد ذکر حدادیہ وجار وب وچوضربی بتائی کہ اس میں آپکا حال دیگر گوں ہوگیا اور زیادہ طلب پیدا ہوئی اور سوقت حضرت نے شغل اسم ذات ونفی اثبات بتایا مگر پھر بھی آپ کی طلب پوری نہ ہوئی۔ حضرت نے انکا حال دوسرا دیکھا تو فوراً شغل محمدیہ وسہ پایہ وسلطاناً نصیراً وسلطاناً محمود اور مراقبہ اول تعلیم فرمایا چند ہی روز مشغول رہنے ہیں آپ کا یہ حال ہوا کہ بجائے شغل محمدیہ وسہ پایہ کے مقام سلطان الاذکار وسرمدی ولبساط حاصل ہوا کہ جس کی نسبت کسی کا یہ قول ہے۔ چوں جرس ہا نگ می آید۔ آواز حق گویا ید۔ اور ایسا ہی حافظ صاحب فرماتے ہیں۔۔ شعر

کس ندانست کہ منزل گہہ یار کجا ست ـــــ این قدر ہست کہ بانگ جرس می آید۔

toobaafoundation.com

بعض کے نزدیک یہی مقصود ہے مگر نہیں آگے بھی ہے اور شغل سلطاناً نصیراً و محموداً میں یہ حال ہوا کہ شغل شمسی و قمری کی ضرورت نہ رہی کہ ہفت آسمان و زمین و عرش کرسی کی سیر و انکشاف ہونے لگا۔ اور مراقبہ اول میں نوبت بقا کو پہنچی۔ جب حضرت نے یہ حالت آپکی دیکھی فرمایا کہ تمکو ضرورت نہیں کہ برائے تعلیم دوسروں کے کسب پورا ہونا بہتر ہے اور پھر حضرت نے شغل سلطان الاذکار و سرمدی انبساط و شمسی و قمری و مراقبہ ہائے تلقین کیے اور خرقہ خلافت کا پہناکر مسند ارشاد پر بٹھلایا جب آپکے ارشاد کا شہرہ دور تک ہوا تو بہت سے طالبان خدا خدا رسیدہ ہوئے منجملہ اون کے شاہ محمد جمال صاحب و خلیفہ نور محمد صاحب و میران مظفر صاحب و جان محمد صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم ہیں نقل ہے کہ حضرت شاہ محمد جمال صاحب ایک روز مقام کرنال قلندر صاحب کے عرس میں شریک ہوئے اور راگ سننے لگے آپ کو اسقدر وجد ہوا کہ آپ نے تمام کپڑے قوالوں کو دیدیے تو اسوقت غلاف روضہ قلندر صاحب کا از خود آپکے اوپر آپہونچا آپ نے اسوقت قوالی موقوف کی اور فرمایا کہ اب مجھکو کفن ملگیا اگلا عرس مجھکو نصیب نہ ہوگا۔ اگلے روز وہاں سے رہنے کو آئے تو شاہ چاند صاحب ایک اولیاء العصر سہروردی مبارک بادی کو آئے اور فرمایا کہ کل تمکو چادر محبوبیت کی ملی ہے اور تم محبوب ہوئے تمہارا بہت بڑا روضہ بنیگا اور قیامت تک تمہارا فیض جاری رہیگا۔

نقل ہے کہ ایک حکیم کرنال میں آپ کی ملاقات کو آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے نفس کو بہت موٹا کر رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ جب کتا مرجاتا ہے تو پھول جاتا ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ مرے ہوئے میں خون نہیں ہوتا ہے پانی ہو جاتا ہے آپ کے بدن میں نشتر لگاکر دیکھوں کہ خون ہے کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ دیکھ لو حکیم صاحب نے نشتر جو لگایا تو آپ کے بدن سے پانی نکلا اسوقت حکیم صاحب متعجب ہو کر

toobaafoundation.com

معتقد ہوئے عرض کیا کہ مجھے مرید کرلو آپ نے فرمایا کہ معجزہ دکھلانا کام پیغمبروں کا ہے اور طلب کرنا کام کافروں کا ہے اب تو مرتد طریقت ہوگیا لایق مرید کرنے کے نہیں۔ اللہ اکبر کیا با کرامت اولیاء اللہ ہیں

نقل ہے کہ بعد وفات آپ کے جب خان محمد خاں نے آپ کا روضہ مبارک بنوایا اور نواب صاحب کنج پورہ کے خزانہ سے روپیہ اس خیال سے لیا کہ میں اپنی تنخواہ سے ادا کردونگا۔ مخبروں نے نواب صاحب کو خبر دی کہ خان محمد خاں نے ہزار روپیہ آپ کا اپنے پیر کے روضہ پر لگایا ہے نواب صاحب نے اونکو کنجپورہ طلب کرکے قلعہ میں تہ خانہ کے اندر بند کرا دیا اور کہا کہ تا زندگی تجھکو نہ چھوڑونگا اگر تیرے پیر میں کچھہ کرامت ہے تو اسی تہ خانہ سے تجھکو نکال لے جاوینگے چنانچہ اسی روز رات کو بارہ بجے آپ تشریف لائے اور خان محمد خاں سے کہا کہ چل۔ خان محمد خاں مذکور نے عرض کیا کہ میں تہ خانہ میں بند ہوں کسی طرح نکل نہیں سکتا آپ نے فرمایا کہ تو باہر ہے ہاتھہ پکڑ کر باہر نکال لیا۔ خان مذکور نے پھر عرض کیا کہ سپاہی پہرہ والے موقوف ہو جاوینگے اور نواب اُن کو الزام لگاویگا کہ سازش سے نکالدیا فرمایا کہ نواب کو اطلاع کردو۔ چوری سے ہرگز نہ چلو۔ خان محمد خاں قریب مکان نواب صاحب کے گئے اور بآواز بلند کہا کہ نواب صاحب مجکو میرے پیر و مرشد شاہ محمد جمال لئے جاتے ہیں اگر آپ سے روکا جاوے تو روک لیجیے اتنا کہہ کر اپنے پیر کے ساتھہ چلے آئے اور طرفۃ العین میں رہتہ پہونچے۔ نواب صاحب نے یہ آواز سنکر حکم دیا کہ قفل جلینجانہ اور تہ خانہ کے دیکھو بلکہ نواب خود آئے اور مشعلیں روشن کرا کر سب قفل دیکھے۔ مکان سب مقفل بدستور پائے قفل کھولکر دیکھا تو خان محمد تہ خانہ میں نہ تھے اوسی وقت منشی بہشتی کو بلوا کر فرمان معافی بنام خان محمد لکھوایا کہ سب مال تمکو معاف کیا اور تنخواہ تمہاری پانسو روپے تھے آج کی تاریخ سے ہزار روپیہ ماہوار مقرر کئے اور سواری رتھہ خاص بھیجا اور سپاہی اردلی روانہ کئے

toobaafoundation.com

اور نہایت تعظیم و تکریم سے بلایا اور تمام خزانے جھیندون وکنجپورہ وانددی کے سپرد کئے
چنانچہ روضہ خان محمد خان کا جھیندون میں موجود ہے بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں
آئیں اور آپ سے دو خلیفہ کئے ایک تو خلیفہ نور محمد صاحب وفات ۱۱۹۲ھ دوسرے
شاہ محمد حیات صاحب قدس اللہ اسرار ہما اور شاہ غلام علی صاحب کو سپرد شاہ محمد حیات
صاحب کیا عمر آپ کی پچھتر برس کی ہوئی وفات آپ کی ۲۹ شعبان ۱۱۷۵ھ ہجری میں ہوئی
روضہ مبارک آپ کا موضع رتہ میں ہے۔ قطعہ

پیشوائے رہنمائی شاہ محمد با جمال بود نعم العبد چوں در خلق آن مرد سعید	کرد زیں دار فنا چوں سوئے عقبیٰ ارتحال سال وصل گشت نعم العبد فی خلق المجید ۱۱۷۵

ذکر حضرت شاہ محمد حیات صاحب قدس اللہ سرہ العزیز آپ موضع مل پہالی میں سنہ ۱۱۲۱ ہجری
میں پیدا ہوئے وجہ درویشی آپ کے بزرگوں سے یوں مشہور ہے کہ موضع باری میں بھگانہ کو ایک
روز کسی برات میں آپ تشریف لے گئے تو جنگل میں جو براتیوں نے گھوڑے دوڑائے
تو آپ کی تلوار نکل پڑی آپ نے گھوڑے کو لوٹا کر تلوار اٹھائی اور پھر سوار ہو کر گھوڑے
دوڑائے تو ہاتف غیب سے ایک آواز سنی کہ بہت گھوڑے دوڑائے اب باز رہو۔
آپ نے گھوڑے کو ٹھیرایا اور دیکھا کہ یہ کس کی آواز ہے کوئی نظر نہ پڑا اور متعجب ہو کر
ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ پھر وہی آواز سنی اس وقت سمجھے کہ یہ آواز ہاتف غیب کی ہے۔
تب کہا کہ میں اور کیا کروں جواب آیا کہ اللہ کا محبوب شاہ محمد جمال رتہ میں موجود ہے
اوس سے طریقہ راہ خدا کا حاصل کر آپ گھوڑے سے اتر کے ہتیار اور جامہ گھوڑے
پر رکھدیا اور گھوڑے کو راستہ میں چھوڑ کر رتہ کو روانہ ہوئے وہاں پہونچکر شاہ محمد جمال سے
بیعت کی اور طریقہ پیران چشت حاصل کیا آپ رات دن شغل پاس انفاس رکھتے تھے۔
جب آپ کو کثرت مجاہدہ سے ضعف زیادہ ہو گیا تو ڈولی میں چلتے تھے اور پانچ کوس ایک
سانس لیتے تھے۔

toobaafoundation.com

نقل ہے کہ ایک روز آپ باغ میں تھے اور آپ کے اوپر حالت شوق غالب تھی ایک درخت شہتوت کی ڈالی پکڑ کر ذکر کرنے لگے اوس وقت آپ کی یہ حالت تھی کہ کبھی آپ پچاس گز اوپر کو اور کبھی آپ پچاس گز نیچے کو آتے تھے اور درخت شہتوت بھی آپ کے ہمراہ چلتا تھا۔ بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور خلافت تین پیر بھائیوں کو دی اول مولانا غلام علیشاہ صاحب۔ دوم میران مظفر صاحب۔ سوم خان محمد خان صاحب قدس اللہ سرہما وفات آپ کی ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۲ ہجری کو ہوئی۔ مزار شریف موضع سل پہائی میں ہے۔ قطعہ

آن پیر باصفاے محمد حیات شاہ	ورسل پہائی ہبد مر فیض عظیم بود
شیخ کریم بود چو ذات مبارکش	سال وفات ہم شدہ شیخ کریم بود ۱۱۹۲

ذکر حضرت سید غلام علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز۔ پیدایش آپ کی بمقام مرشد آباد سنہ ۱۱۴۱ ہجری میں ہوئی والد ماجد آپ کے بہت بڑے رئیس تھے آپکو سب طرح کا علم پڑہایا اور عالم کیا جب آپ نے تمام علوم سے فراغت پائی تو شوق کیمیا و عملیات کا ہوا ہر قسم کی مخلوق سے ملے اور عملیات اور دست غیب وغیرہ حاصل کیے پھر آپ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے بعد ازان زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔ وہان پر شوق ولی کامل کے ملنے کا ہوا تلاش ولی میں بہت سے پھرے۔ پھر کسی شخص نے کہا کہ آفتاب کے روبرو چراغ روشن نہیں رہتا مکہ مدینہ میں کوئی ولی کامل نہ ملیگا۔ جو ولی یہاں آتے ہیں اپنی کرامت ظاہر نہیں کرتے مثل عام لوگوں کے رہتے ہیں تب آپ ہندوستان کو واپس آئے اور اجمیر شریف پہونچے وہانپر بھی جیسے اوصاف کا ولی آپ تلاش کرتے تھے نہ ملا۔ پھر آپ دہلی و پانی پت آئے کسی شخص نے کہا کہ قلندر صاحب نے کوئی ہاتھ پکڑ کر مرید نہیں کیا مگر آپ کی قبر سے سینکڑوں ولی ہوتے ہیں پوچھا کونسی قبر سے کہا کرنال کی قبر سے آپ کرنال آئے اور قبر کے پاس جاکر مودب بیٹھے قلندر صاحب

نے ارشاد فرمایا کہ تو شہر میں چلا جا میں تیرے پیر کو بتادونگا آپ اُٹھکر قصابوں کے محلہ میں چلے آئے۔ شب کو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گھوڑے پر قلندر صاحب سوار ہیں اور دوسرے گھوڑے پر شاہ محمد جمال صاحب فرمایا کہ تیرا پیر یہ ہے رہتک میں اسکا مکان ہے شاہ محمد جمال اس کا نام ہے آپ فجر کو اُٹھے اور رہتک کو روانہ ہوئے جو خواب میں شکل دیکھی تھی وہ ظاہر میں نہ پائی اور گفتگو بھی دیہاتی دیکھی کسی شخص سے دریافت کیا کہ شاہ صاحب کی قوم کیا ہے کہا کہ راجپوت پھر پوچھا کہ کچھ پڑھے بھی ہیں کہا کہ کچھ نہیں اسوقت آپ کو یہ خیال ہوا کہ نہ تو یہ قوم کے سید اور نہ کچھ پڑھے لکھے ہیں بلکہ بدن کے موٹے ہیں میرا خواب غلط تھا واپس آئے آپ اوسی حالت تفکر میں روتے روتے اور یہ مناجات کرتے ہوئے تھوڑی دیر کو جنگل میں سو گئے۔

مناجات

اے شہنشاہ زمین و آسمان
اے کریم اے کارساز بیکساں

میں ترے تنہا ہوں بس کوئی نہیں
جز ترے فریادرس کوئی نہیں

تو ہے رحمن ذات ہے تیری رحیم
تیرے صدقے اے میرے رب کریم

تیری رحمت سے مجھے امید ہے
تیرا عاشق زندہ جاوید ہے

میں ہوں عاصی اور تو آمرزگار
بخشدے میرے گناہ پروردگار

میرے دل سے حب دنیا دور کر
نفس کو میرے سدا مجبور کر

اے خدا بہر جناب مصطفےٰ
اے خدا بہر علی مرتضےٰ

راز دل بے شبہ ہے تجھ پر عیاں
سر وحدت ہے مگر مجھ پر نہاں

کر میری امداد اے رب جلیل
بہر آدم بہر موسےٰ و خلیل

دشت میں توحید کے ہوں میں رواں
گلشن دل میں رہوں میں گل نشاں

مثل قمری دم ترا بھرتا رہوں
دم ترا بھرتا رہوں جھجار ہوں

فقیر کی کملی عطا کر اے خدا ۔۔۔ دونوں عالم میں بھلا ہوتا میرا
خاندان چشت میں ہو خاتمہ ۔۔۔ مرتے دم ہو حب آل فاطمہ
ہند میں سلطان جو ہیں غریب نواز ۔۔۔ رات دن اون سے رہیں راز و نیاز
یا الٰہی بہر ختم المرسلین ۔۔۔ مومنوں کو کر عطا خلد برین

پھر دوسری شب میں قلندر صاحب نے فرمایا ربنہ کو شاہ محمدؒ جمال کے پاس جا وہ ہی ہے شاہ محمدؒ جمال جو تو نے دیکھا ہے آپ پہر صبح کو گئے اور دیکھہ کر لوٹ آئے اور جنگل میں یہ ارادہ کرکے بیٹھے کہ تمام عمر یاد خدا میں اپنی جگہ رہونگا اور کسی کو پیر نہ کرونگا رات کو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بہت بڑا اژدہا ہے اور اوس نے جھکو پیر پکڑ کر کھانا شروع کیا آپ اپنے عملیات پڑھتے تھے کچھہ اثر نہ ہوتا تہا جب ناف تک بدن آپ کا اوس کے منہ میں پہونچا اوسوقت کہا کہ یا محمدؒ جمال اسوقت میری دستگیری کرو اوسیوقت کیا دیکھتے ہیں کہ گھوڑے پر سوار ہیں اور نزدیک آپہونچے اور اژدھے کے برچھا مارا اوس نے اگلنا شروع کیا یہانتک کہ تمام بدن اوگلدیا اور وہ صورت وہاں سے غایب ہوگئی جب آپ کو حضرت شاہ محمدؒ جمال کی ولایت کا یقین ہوا صبحکو ربنہ پہونچے اور شاہ صاحب کی خدمت میں پہونچ کر اپنے سیر و سفر کی باتیں کرتے رہے جب ظہر کا وقت ہوا شاہ محمدؒ جمال نے اذان پڑہی اور سنتیں پڑھکر تکبیر پڑہی اور فرمایا مولوی صاحب نماز پڑھاؤ مولوی صاحب نے دل میں خیال کیا کہ عالم کی نماز اُمی کے پیچھے نہیں ہوتی اس خیال کے آتے ہی علم آپ کا سلب ہوگیا۔ مولوی صاحب محض اُمی کہڑے رہگئے پھر مولویصاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ ہی نماز پڑھا دیں میرا علم بالکل سلب ہوگیا ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ تو نے صفاتیوں سے نسبت حاصل ہے اور فقیروں کے ساتھ نہیں رہا ذات کا خاصہ ہے کہ صفاتیوں پر غالب رہتی ہے۔ تب آپ اپنے علم کے خیال سے خالی ہوئے اور آپ نے اپنا خواب بیان کیا فرمایا تم نے

toobaafoundation.com

جو کچھ خواب دیکھے تھے وہ تو سچے تھے۔ مگر وہ شخص جسکو تم نے دیکھا وہ میرا جسم عنصری جو تمکو نظر آرہا ہے خاک کا بنایا ہوا ہے رات کو یہاں پڑا تھا اور ان واقعات کی جو تم بیان کرتے ہو مجکو خبر تک نہیں کہ میں ناقص الحال پابند خور و نوش ہوں پیٹھ پیچھے کا علم نہیں عالم الغیب ذات باری ہی ہے اور ایک وقت میں میرا جسم عنصری دس جگہ ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مگر ہاں اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک عالم بنایا ہے جسکو مثال کہتے ہیں وہ عالم ارواح سے نیچی اور عالم اجسام سے اوپر ہے اوس میں ہر شخص کے روحی ہزارہا صورتیں ہیں اون صور تونکو اللہ تعالے نے یہ قوت بخشی ہے کہ وہ آن واحد میں سو جگہ یا ہزار جگہ ایک ہی صورت سے ظاہر ہو سکتی ہیں جس پر اللہ تعالے اپنی رحمت کرتا ہے اوس پر اوس کے مرشد کی صورت مثالی روحی کو ظاہر فرماتا ہے اور باطن میں اوسکی رحمت کاملہ اوسکی دستگیری کرتی ہے حالانکہ مرشد کو خبر بھی نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو عالم ارواح میں ہوتی ہے عالم اجسام میں نہیں یہ سب اوسکی قدرت کے کھیل ہیں جو باطن میں ہو رہے ہیں مرشد کا خواب میں دیکھنا یا تو اپنی ارواح کا دیکھنا ہے کہ جو مرشد کے شکل میں تماشہ کرتی ہے یا صورت مثالی جو اوس کے قبضہ قدرت وارادت میں ہے کبھی خیال نہ کرنا کہ میرا جسم عنصری۔ کہیں آتا جاتا ہے ہاں کاملین ایسے ہی ہیں جو اپنے جسم عنصری کو آناً فاناً ہیں بہت دور لے جاتے ہیں یعنی اپنی جگہ سے دوسری جگہ مگر جسم عنصری اوس حالت میں بھی ایک ہی جگہ ہوگا دوسری جگہ نہ ہوگا اور اگر دوسری جگہ دیکھی تو صورت مثالی اوس کی ہوگی نہ عنصری اور ایسی کاملین بھی ہیں کہ اپنی صورت مثالی سے جہاں چاہیں اور جتنی جگہ چاہیں ارادتاً ظاہر ہوں۔ اور سب کے ایک شکل آن واحد میں ہو مگر اون سب میں بھی جسم عنصری ایک ہی جگہ ہوگا۔ جیسے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک روز تیرہ جگہ دعوت ہوئی آپ آن واحد میں سب جگہ موجود تھے ایک جگہ آپ کا جسم عنصری تھا

toobaafoundation.com

باقی جگہ صورت مثالی روحی تھی تربیت مریدان ہیں مرشدوں کی روحونکا مختلف حال ہو کسیکو تو اپنی روح کی باطنی قوت کی کہ وہ کیا کر رہی ہے خبر ہوجاتی ہے اور کسیکو نہین ہوتی ہے کوئی ارادتاً اپنی قوت روحانی سے تربیت اور دستگیری طالبوں کی کرتا ہے اور کسی کی روح بلا ارادہ اوس کے منجانب اللہ کسی مرید اوسکی کے باطن میں مربی ہوجاتی ہے اور اوس کی تربیت و دستگیری کرتی رہتی ہے اور جس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اوس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی خواب میں دیکھا کہ شیطان یا نفس کی یہ مجال نہیں جو اوس نور پاک کی شکل بن سکیں یا اُن جناب کی جھوٹی شکل دیکھا سکیں اور یہ خواب سچا رویائے صالحہ سے ہوگا۔ مگر وہ صورت مقدس جو دیکھی وہ صورت مثالی روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی نہ صورت عنصری۔ اور ایسا ہی امام محمد غزالی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے اور یہ دو حالت میں بات ہوتی ہے یا تو رحمت الٰہی و دستگیری کرے یا مرید ہستی حقیقی حق سبحانہ میں اوس قاعدے سے جو مرشد بتا دے کہ پہلے فنافی الافعال ہو اور پھر فنافی الصفات پھر فنافی الذات جب ذات میں پہونچگیا اللہ تعالے اوسکا ہوگیا اللہ کی بصارت سے وہ دیکھتا ہے اوس کی سماعت سے وہ سنتا ہے اوس کی طاقت و قدرت سے وہ سب کام کرتا ہے۔ اور اللہ تعالی کی صفات کا وہ مظہر کامل ہوجاتا ہے اور رویائے صالحہ میں نیک بندوں اور اولیاؤں اور انبیاؤن کی ارواحیں نظر آنے لگتی ہیں اور ان کی قدمبوسی حاصل ہوتی ہے یہ سنکر بیعت ہوگئے اور طریقہ پیران چشت کا حاصل کیا اور کمال کو پہونچے اور شاہ محمد حیات صاحب کے سپرد کئے اور وہاں سے خلافت عطا ہوئی معمول آپ کا یہ تھا کہ ایک بجے رات کے اوٹھتے اور دو بجے تک نماز تہجد سے فارغ ہوکر ذکر اذکار میں مشغول رہتے۔ اور بعد نماز فجر اشراق تک مراقبہ میں رہتے اور بعد اشراق کے کچھ دیر تک دنیا داروں کا کام کرتے پھر کھانا کھا کر دوپہر کو لیٹ جاتے بعد نماز ظہر وعظ و نصیحت کی تعلیم کرتے بعد نماز عصر ذکر اذکار میں بر لاتے

toobaafoundation.com

تعلیم یاروں کے مشغول رہتے اور بعد نماز مغرب وظیفہ وظایف وختم خواجگان وغیرہ پڑھتے تھے اور بعد کھانا کھانے کے نماز عشا پڑھتے تھے اور پہر در ود شریف پڑھتے رہتے اسی طریق سے بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا خصوصًا اُن میں بارہ خلیفہ کیے۔ اول شاہ امیر الدین شاہ آبادی دوم غلام احمد گنگوہی وفات سنہ ۱۲۲۵ ہجری مزار موضع سلیپری سرساوہ سے تین کوس جانب شمال و میان رحمتہ اللہ شاہ گنگوہی۔ و حافظ فرید بخش رینوئی و حافظ خیراتی صاحب وفات سنہ ۱۲۳۲ ہجری و امام بخش سل پہانوی و شاہ عبد الحی وفات سنہ ۱۲۳۵ ہجری مزار اندری کھجوری میں بند چاہ کے قریب و شیخ دوندی صاحب رامپوری وفات سنہ ۱۲۳۸ ہجری و میان رحمت اللہ شاہ رینوئی و مولوی مظہر علی صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔ دو صاحب کا پتہ مجکو نہیں معلوم ہوا۔ وفات آپ کی ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں ہوئی مزار شریف سل پہانی میں ہے

قطعہ

سید و مولوی پیر ہُدیٰ ۔۔۔ آن غلام علی شاہ زمان

سل پہانی کز و شدہ در ہند ۔۔۔ کہ احتیاج انس و جان

بد حج شیخ مکرم آن حضرت ۔۔۔ گشت تاریخ وصلتش ہم آن

۱۲۴۰

ذکر حضرت سید امیر الدین شاہ آبادی قدس سرہ العزیز

جد اعلےٰ آپ کے سید خراسانی اولاد حضرت امام جعفر صادق سید حسینی ہیں سنہ تولد آپ کا سنہ ۱۱۴۲ ہجری ۱۴ جمادی الاول روز جمعہ ہوا آٹھ برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کرکے فارسی پڑھی۔ سترہ برس کی عمر میں شوق پڑھنے کا ترک کردیا اس بات کا والدین کو بہت رنج تہا اور خیال ہوا کہ آپکو دنیا کے کاروبار پر لگا دیا جائے اور شادی کردی جائے چنانچہ بیس برس کی عمر میں آپ کی شادی کردی بعد شادی کے بھی حال آپکا بدستور رہا۔ اتفاق سے مولانا غلام علی شاہ صاحب وہاں تشریف لے گئے آپ کے والد ماجد نے مولانا صاحب سے عرض کیا

toobaafoundation.com

کہ ہمارا لڑکا بہت نالایق ہے نہ دین کے کام کا نہ دنیا کے آپ نے فرمایا کہ دین کے کام کا تو ہو جاویگا۔ اگر تم اوس کو آزاد کردو۔ والدین نے عرض کیا کہ ہم اس میں بہت خوش ہیں آپ نے فرمایا کہ کہان ہے تمہارا لڑکا۔ آپ کے والد ساتھ ہو لئے اور جہان آپ بیٹھے تھے بتایا شاہ صاحب نے توجہ کی فوراً الطبیعت شاہ امیر الدین کی متوجہ الی اللہ ہوگئی۔ اگلے روز مولانا صاحب سل پہانی تشریف لے گئے اور شاہ امیر الدین تمام دن بیقرار رہے اور ہر شخص سے دریافت کرتے تھے کہ مولانا صاحب کہاں تشریف لے گئے جسوقت آپ کو پتہ ملا کہ سل پہانی کو تشریف لیگئے ہیں تو زود ہا کو چلے گئے اور سل پہانی پہونچے تین روز مولانا صاحب کے پاس رہے چوتھے روز مولانا صاحب دائرہ شریف کو جانے لگے یہ ہمراہ ہوئے جب قریب دریاے مارکنڈہ پہونچے مولانا صاحب نے فرمایا کہ تمہیں ٹھہرو۔ شاہ امیر الدین صاحب راستہ میں بیٹھ گئے جب مولانا صاحب دائرہ شریف پہونچ گئے تو شاہ امیر الدین صاحب کے دل میں یہ خیال آیا کہ آدمی مجھکو دریافت کرینگے کہ تو یہاں کیوں بیٹھا ہے۔ اسواسطے چاہ خام میں جو راستہ میں تہا اوس میں بیٹھ گئے اور پر اوس کے کانٹوں کی چھانپ ڈال لی اور الصمد الصمد کرنے لگے اسی طرح تین روز گذر گئے جب پھر مولانا صاحب واپس آئے تو آواز الصمد الصمد کرنے کی سنی فرمایا ورد نشینوں کو دیکھو کون ہے کانٹے اوٹھا کر دیکھا تو شاہ امیر الدین تھے آدمیوں نے عرض کیا کہ حضرت امیر الدین ہے فرمایا کہ اوس کو بلالو وہ آدمی آپ کو حضرت کی خدمت میں اوٹھا کر لائے شاہ صاحب نے دیکھکر فرمایا کہ امیر الدین ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سل پہانی رہو تم یہاں پر ہی بیٹھ رہے آپ نے عرض کیا کہ حضرت میں یہ سمجھا کہ حضور نے یہی حکم فرمایا ہے کہ تو یہاں پر رہ۔ مولانا صاحب اپنے ہمراہ لیکر سل پہانی کو گئے سل پہانی جاکر آپ کو کھیت کی چڑیاں اوڑانے پر متعین کیا آپ نے تھوڑی دیر یہ کام کیا تھا کہ آپ کو بخار آگیا مولانا صاحب نے آپ کو شاہ آباد بھیجدیا جب آپ کو کچھ آرام ہوا پھر حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو نے

toobaafoundation.com

اوسی شب حضرت مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ میری اولاد کی حق تلفی مت کر مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھکر پھر حکم دوبارہ دیا کہ تم شاہ آباد جاؤ آپ پھر بموجب حکم کے گئے مولانا صاحب نے یہ تعبیر سمجھی کہ شاید امیر الدین اپنی زوجہ سے کچھہ تعلق نہیں رکھتا اس واسطے یہ خواب مجکو معلوم ہوا مگر آپ کو کب قرار تھا تین چار روز کے بعد پھر حاضر ہوئے۔ اوسی شب مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امیر الدین کو تعلیم کر و جا بجا مت پھراؤ۔ یہ خواب دیکھکر مولانا صاحب نے جلسہ درویشان میں فرمایا کہ مجکو بڑا تعجب ہو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میری اولاد کی حق تلفی مت کر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امیر الدین کو تعلیم کر۔ کس کے حکم کی تعمیل کروں اس وقت ایک درویش نے عرض کی کہ حضرت باپ بیٹی کا معاملہ ہے وہ آپس میں سمجھہ لین گے۔ آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکے بموجب کیجیے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالے ایسا ہی کیا جاوے گا۔ پھر تو مولانا صاحب نے بہت اچھی طرح تعلیم و تلقین فرمایا اور آپ نے بھی اپنے آپ کو ایسے مجاہدہ میں ڈالا کہ سوائے ذکر و شغل کے اور کوئی کام نہ تھا ضعف کا یہہ حال ہو گیا کہ چلنا پھرنا دشوار تھا بعد کچھہ عرصہ کے مولانا صاحب نے آپ کو خرقہ معنوی پہنایا اور مسند خلافت پر بٹھایا اور اپنا جانشین قرار دیا۔ بعد چند روز کے مولانا صاحب نے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی اور آپ کی سجادہ نشینی قرار پائی پھر تو آپ کا کچھہ اور ہی حال ہو گیا جو کچھہ زبان سے نکلا فوڑا ہوا جس طرف کو ذرا تیز نظر سے دیکھا جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ اوس وقت آپ نے اپنے منہ پر نقاب ڈال لیا کہ میری نظر کسیطرف نہ پڑے۔ چنانچہ آپ کے چہرہ پر تمام عمر نقاب ہی پڑا رہا اور بہت مخلوق خدا کو آپ سے فیض ہوا اور آپ جب کبھی کسی جلسہ یا عرس میں تشریف لے جاتے تمام فقرا باوب بیٹھ جاتے تھے اور کوئی شخص بلا کیفیت اُف

toobaafoundation.com

نہیں کرسکتا تھا اور اگر کسی نے اُف کیا تو فوراً کان پکڑوا کر اوٹھوا دیتے تھے اور چہرہ پہ سے نقاب اوٹھا کر دیکھتے تھے۔ فوراً اوس شخص کا منہ سیاہ ہو جاتا تھا اور جسکو کیفیت ہوتی تھی اوس کی نسبت مرحبا فرماتے تھے آپ کے اوپر کشف و الہام کا بہت زور تھا۔ اور اللہ جل شانہ نے جانوروں کی زبان سمجھنے کا بھی علم عطا فرمایا تھا۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ تشریف لئے جاتے تھے ایک بھینس آپ کے پاس آواز کرتی ہوئی دوڑتی ہوئی آئی آپ نے فرمایا کہ اس کے مالک کو بلاؤ۔ جب وہ شخص آیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چھ بچے شیر خوار کٹوا دیئے ہیں یہ فریاد کرتی ہے آیندہ سے پھر مت کٹوانا ورنہ یہ زندہ نہیں رہے گی۔ اس کے کلیجہ میں چھ زخم ہو گئے ہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت یہ ہمیشہ کٹوا دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ویئے دو۔ اوس نے آپ کے فرمانے پر کچھ خیال نہیں کیا اور ایک سال بعد پھر اوس کے بچے کو کٹوا دیا چنانچہ وہ بھینس فوراً مر گئی اوسکو چیر واکر دیکھا تو سات زخم اوس کے کلیجہ میں تھے اسی طرح کی حکایتیں بہت ہیں کہ آپ سے جانور کہہ دیتے تھے اور آپ جو فرما دیتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا اور آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں۔ آپ کی عمر ۶۹ سال کی ہوئی۔ وفات آپ کی ۱۲ جمادی الاول ۱۲۷۴ھ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپ کا سل پہانی میں ہے۔

قطعہ

رہنمائے طالبان سید امیر الدین شاہ	آنکہ گوش و ہر کامل ہچو او کمتر شنید
بادل شاد از جہان چون کردہ عزم انتقال	شال نقلش مظہر نور الٰہی شد پدید

۱۲۷۴

ذکر حضرت شیخ امام علی صاحب رامپوری انصاری خلیفہ اعظم شاہ امیر الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز پیدایش آپ کی ۱۲۰۳ھ ہجری میں ہوئی۔ بیس برس تک آپ نے علم تحصیل کیا بعد میں شوق آپ کو اللہ اللہ کرنے کا ہوا چونکہ آپ نے وونڈی شاہ صاحب کو شاہ امیر الدین کے پاس آتے جاتے دیکھا تھا تو آپ بھی شاہ امیر الدین صاحب کی

toobaafoundation.com

خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی چند مدت تک شاہ صاحب موصوف کی خدمت
میں رہے۔ شوق وذوق آپ کا بہت بڑھا ہوا تھا۔ سنا ہے کہ جب آپ نفی اثبات
کی تسبیح کرتے تھے تو آپ کبھی جوش میں آکر باہر نکل آتے اور درخت کو پکڑ کر ذکر کرنے
لگتے جب نفی کرتے درخت اوپر کو چڑھ جاتا اور جب اثبات کی ضرب لگاتے تو درخت
مانند سجدہ کے زمین سے لگ جاتا مدت تک ایسے ہی ذوق وشوق سے بڑے
بڑے مجاہدے کئے۔ حضرت شاہ امیر الدین صاحب نے آپکو مسند خلافت پر
بٹھلایا اور خلعت معنوی پہنایا اور رامپور کو روانہ کیا اوسوقت آپ نے اپنے آپ کو
بلباس سپاہیانہ گم کیا تاکہ کسی کو حال معلوم نہو۔ یہانتک کہ سپاہیوں میں نوکری کرلی اور
صاحب کلکٹر کی اردلی میں رہنے لگے ایک روز آپ کوٹھی میں کسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے
کہ صاحب کلکٹر سہارنپور اوسی جگہ آگیا جب آپ سجدہ میں گئے تو اس نے آپ کے
ٹھوکر ماری اور کچھ کہتا ہوا چلا آپ نے سلام پھیر کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا اور دوسری
دفعہ ہاتھ اٹھایا تھا کہ وہ بھاگ کر کمرہ میں گھس گیا دیگر اشخاص نے سمجھا کر تلوار میان میں
کرادی پولس نے فوراً گرفتار کرلیا اور بہت بڑا مقدمہ دائر عدالت ہوا۔ اوسوقت
مولوی محمد حسن صاحب آپ کے خلیفہ بہت رنجیدہ ہوئے اور پریشان اور بیقرار
ہو کر حضرت مخدوم صاحب میں جاکر قصہ مذکورہ بالا کی فریاد کی فرمایا کہ اے محمد حسن ہمارے
سپاہی کو کوئی نہیں ستا سکتا مولوی صاحب با اطمینان واپس تشریف لائے اور اوس
حاکم مجوزہ نے چھہ ماہ کی قید کردی اوسوقت مولوی صاحب موصوف کو کمال رنج
وملال ہوا۔ اور پھر مخدوم صاحب میں گئے اور اپنی حالت تباہی کا حال عرض کیا۔ فرمایا
کہ اے محمد حسن ہمارا سپاہی کام کے واسطے جیلخانہ گیا ہے نہ کہ قید کے واسطے۔ تو
دیکھ لیگا کہ وہ کیا کام کرکے آتا ہے۔ ایک درویش نسبت شیطاریہ جیلخانہ میں ہے
اوس کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اوسوقت مولوی صاحب کی کچھ تشفی ہوئی۔ چنانچہ

toobaafoundation.com

بعد چھہ ماہ کے مولوی صاحب موصوف شاہ صاحب کو جب لینے کے واسطے گئے اور شاہ صاحب جب جیلخانہ سے باہر آئے تو ایک تو دہ نور معلوم ہوتا تھا۔ اس خوشی میں سب کلفت بھول گئے اور بیساختہ عرض کیا کہ حضرت کیا حال ہے فرمایا کہ ایک بزرگ نسبت شطاریہ میں اون کے پاس گیا تھا اور یہ نسبت وہاں سے حاصل ہوئی اور پھر شاہ صاحب کو رتھ میں سوار کرایا اور رتھبان نے رتھ کو چلایا۔ اور بیل کے ایک لکڑی ماری تو شاہ صاحب رتھ سے کود پڑے اور کہا کہ مار ڈالا اس پہ سب مرید حیران تھے کہ یہ کیا قصہ ہے اور آپ نے کمر کو پکڑ لیا دیکھا تو تمام لکڑی کا نشان آپ کی کمر پر موجود تہا پہر مولوی صاحب نے رتھبان سے کہا کہ لکڑی مت مار غرض سب طرح سے آپ نے اپنے آپ کو پوشیدہ کیا مگر آفتاب پوشیدہ کرنے سے کب پوشیدہ ہوتا ہے۔ آخر الامر مخلوق خدا آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ آپ نے اپنے آپ کو جہاں تک ہوسکا بچایا جب لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا اسوقت بیعت کرنا شروع کیا اور ایک مخلوق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی۔ آپ سے بہت کچھہ کرامتیں ظہور میں آئیں۔ عمر آپ کی ۵۴ سال کی ہوئی۔ وفات آپ کی یکم جمادی الاول سنہ ۱۲۴۸ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپکا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے **قطعہ**

آن امام دین سمی بوتراب		دار دنیا را برغبت چون بہشت
سال رحلت یامن از روئے یقین		گفت ہاتف پیشوائے راہ چشت ۱۲۴۸ھ

ذکر حضرت مولوی محمد حسن صاحب رامپوری انصاری خلیفہ اعظم حضرت شاہ امام علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز زمانہ تولد آپ کا سنہ ۱۲۲۹ھ ہے۔ سترہ برس کی عمر تک آپ نے قرآن شریف و فارسی پڑہی بعد میں پڑھنا ترک کردیا اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت حاصل کی بعد بیعت کے شیخ کے ساتھ وہ محبت ہوگئی کہ کسی وقت شیخ صاحب کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا اور مجاہدہ کرنا شروع

toobaafoundation.com

کیا کہ جوش سر سے یک لخت کرنا غیر ممکن ہو جب شیخ صاحب تہجد کی نماز کے واسطے مسجد
کو جاتے تو مولوی محمد حسن صاحب کو دروازہ کے باہر کھڑا ہوا پاتے تھے ایک روز
شیخ صاحب نے فرمایا کہ محمد حسن میرے اللہ نے مجھکو معلوم کرادیا ہے کہ جو کچھ میرے
پاس ہے وہ تیرا ہے اب تو دہلی کو جا اور علم عربی تحصیل کر آپ یہ سنتے ہی حکم بجا لائے
اور دہلی روانہ ہوئے مولوی مملوک علی صاحب نانا توی سے عربی پڑھنا شروع کیا
اور ایک عرصہ تک دہلی میں پڑھتے رہے مگر پڑھنے میں بھی یہ کیفیت رہی کہ جب کبھی
دل میں جوش آجاتا تو کتاب کسی طاق میں ڈالکر جنگل کو چلے جاتے اور کئی کئی روز تک
جنگل میں رہتے جب کچھ ہوش آتا تو پھر آکر پڑھتے یہہ حالت دیکھکر مولانا مملوک علی صاحب
بکمال معتقد مولوی محمد حسن کے ہو گئے اور بہت ادب کرنے لگے اور آپ کے رہنے
کے لئے ایک مکان اپنے مکان سے علیحدہ آپ کو دیدیا اور سب آدمیوں کو یہ فرمایا
کہ کوئی وقت بے وقت بلکہ بلا اجازت آپ کے پاس نہ جاوے چنانچہ مولوی صاحب
اوس مکان میں پردہ ڈالے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے اکثر درویش دہلی کے آپکے
پاس آیا جایا کرتے اور دہلی میں جو واقعہ ہونے والا ہوتا اوسکو ایک روز پہلے مولوی
مملوک علی صاحب سے فرمادیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ دہلی کالج میں ڈائرکٹر سررشتہ
تعلیم اور چند یورپین افسر یہ لئے امتحان آئے ریاضی وغیرہ کا امتحان لیا پھر عربی کے
طلبہ بھی بلوائے گئے سب طالب علم حاضر ہو گئے۔ مگر حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب
اپنے حجرے میں ہی بیٹھے رہے مولانا مملوک علیصاحب آپ کے اوستاد نے آپکے
پاس آدمی بھیجا کہ اون کو بھی بلا لاؤ۔ وہ طالب علم آپ کے پاس گئے اور کہا کہ چلئے۔
امتحان دینے کے لئے بلایا ہے خیر آپ اون کے ساتھ آئے انگریز نے اول ان
سے یہی دریافت کیا کہ تم نے کون کون کتابیں پڑھی ہیں آپ نے فرمایا کہ فلاں فلاں
کتابیں میں نے پڑھی ہیں انگریز نے کہا کہ اچھا فلاں کتاب پڑھو آپ نے فرمایا کہ وہ تو

toobaafoundation.com

ہیں پڑھ چکا اب کیا پھر اسے ہی پڑھکر سناؤں انگریز نے کہا کہ ہم تمہارا امتحان لیتے ہیں پڑھو آپ نے فرمایا کہ پڑھی ہوئی کتاب کا کیا امتحان بغیر پڑھی کا لو تو مضایقہ نہیں ۔ انگریز حیران ہوکر آپ کی طرف دیکھنے لگا اور آپ کا امتحان لینے کو مقامات حریری منگوائی اور کہا اچھا مولانا آپ اسکو پڑھیں اور آخر میں سے ایک مشکل مقام کھولکر آگے رکھدیا حالانکہ مولانا صاحب نے اس کتاب کی کبھی صورت تک بھی نہ دیکھی تھی مگر فرفر پڑھ کر سنادی اور مطالب و معانی اس طرح بالتشریح بیان کیے کہ تمام استاد اور انگریز حیران رہ گئے اس پر انگریز نے کہا کہ ہم تم کو اس کالج میں مدرسی کی اسامی دیتے ہیں اور آیندہ ہم تمکو بہت جلد ترقی دینگے ۔ آپ نے فرمایا کہ صاحب مجھ سے طالب علمی تو ہوئی نہیں مدرسی کیونکر کرونگا ۔ انگریز نے اکر کہا مگر جب مولانا مملوک علی صاحب نے انگریز سے آپ کا کل حال بیان کیا کہ یہ ہرگز قبول نہ کرے گا تب انگریز خاموش ہوا ۔ سنا ہے کہ ایک درویش بلباس ہنود دہلی میں پھرا کرتے تھے اور بناز مولوی محمد حسن صاحب کے پاس آکر پڑھا کرتے تھے اور جسوقت وہ درویش آپ کے پاس آتے تو مولوی صاحب کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے تھے جسوقت وہ چلے جاتے تو آپ مولوی مملوک علی صاحب سے کہتے کہ یہ شخص قطب ہے اپنے آپ کو پوشیدہ کر رکھا ہے ۔ نقل ہے کہ ایک لڑکا دہلی میں آپ سے پڑھا کرتا تھا آپ کو اوس سے محبت بھی زیادہ ہوگئی تھی پھر وہ کچھ صحبت ناقص میں مبتلا ہوگیا آپ کے پاس آنا جانا ترک کردیا آپ نے اوسکو بلایا تو وہ نہ آیا پھر آپ خود مکان پر گئے تو بھی اوس نے آپ کی نہ سنی آپ نے فرمایا کہ ہم اور طرح سے بھی بلا سکتے ہیں اور یہہ کہکر مکان پر تشریف لائے اوس لڑکے کا یہ حال ہوا کہ مثل مجنونوں کے گھر سے نکل بھاگتا تھا کہ مولوی صاحب کے پاس جاؤں اور پھر راستہ میں کہتا تھا کہ انکار کرچکا ہوں کیونکر جاؤں گھر واپس ہوجاتا اسی طرح کئی مرتبہ کیا پھر دم نکل گیا ۔ اے اللہ تو پناہ دے ایسی ضد سے جب مولوی صاحب کو اوسکے انتقال کی خبر ہوئی بہت رنج ہوا

toobaafoundation.com

اور اوس کی قبر پر گئے اور بہت دیر تک روتے رہے اور جناب باری میں عرض کیا کہ
خداوندا جب تک مجکو یہ معلوم نہ ہوجاویگا کہ اسکی نجات ہوگئی قبر پر سے نہ اوٹھونگا جب
یہ معلوم ہوگیا کہ محمد حسن ہم نے اس کی نجات کی اوسوقت قبر پر سے اوٹھے اسی طرح سے
آپ محمد جان کو فرمایا کرتے تھے ۔ کہ اپنی حالت کو درست کر ورنہ تو دنیا کا رہیگا نہ دین کا
تو آگے ہوگا اور لڑکے تیرے پیچھے ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
نقل ہے کہ ایک روز مولانا مملوک علی صاحب سے کہا کہ شاہ غریب اللہ صاحب نے اپنے
پیرو مرشد کے واسطے اولاد اور لڑکا مانگا خداوند تعالے نے اونکی دعا قبول کی میں نے بھی
اپنے اوستاد کے واسطے دعا کی کہ خداوندا میرے اوستاد کے اب کی مرتبہ لڑکا دے ۔
کہ جو حافظ قرآن و عالم اور ولی ہو سو قبول ہوگئی مولانا مملوک علی صاحب یہ سنکر ہنس پڑے
اور یہ مولوی محمد حسن نے اس واسطے دعا کی تھی کہ اون کے اوستاد کے لڑکیاں تھیں ۔
چنانچہ اسی مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب پیدا ہوئے اور الم نشرح ہے کہ وہ ان جملہ
صفات کے ساتھ موصوف بھی تھے اور اسیوجہ سے مولوی محمد یعقوب صاحب کبھی
کبھی جوش میں آکر فرماہی دیا کرتے تھے کہ میں ازلی ولی ہوں ۔ بعد تحصیل عربی علم مولوی
محمد حسن صاحب رامپور تشریف لائے اور شیخ صاحب کی خدمت میں رہنے لگے کچھ تھوڑے
عرصہ کے بعد شیخ صاحب نے مولوی محمد حسن صاحب کو اپنا خلیفہ کیا اور آپ انتقال
فرما گئے اوسوقت مولوی صاحب نے اتباع سنت کیا اور اتباع اور اتقاء پر کمر ہمت
باندھی اور فرمایا کرتے تھے کہ پہلے اولیاء نے جو ملامتیہ طریق اختیار کیا یا کوئی کام خلاف
شرع کر بیٹھتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی مخلوق پابند شرع کو بہت مانتے تھے اور
ان کی اوقات میں فرق ڈالتے تھے اور اب اوس کے بالکل برعکس ہوگیا اب اگر فقیر
کو پینا ہے تو پابندی شرع میں ہے ۔ سنا ہے کہ جب ایک سال شیخ صاحب کے
انتقال کو ہوگیا تو اور مریدوں نے شیخ صاحب کا عرس کیا اور مولانا صاحب کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت آپ ہی تشریف لے چلیں مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں اودھر مریدوں نے اس بات پر جھگڑا کیا کہ حضرت آپ خلیفہ ہوکر ایسا فرماتے ہیں اگر آپ لایق نہ تھے تو شیخ صاحب نے آپکو کیوں خلیفہ کیا اوسوقت مولانا صاحب نے غصہ ہوکر فرمایا کہ میں تو لایق ہوں مگر تم لوگ تو لایق نہیں کہ جو میرے ساتھ جاؤ آؤ گے۔ ایک جان کے واسطے صدہا آدمیوں کو گنہگار کرولے اور سب کا عذاب اپنی گردن پر لوں پھر سب خاموش ہو رہے تھوڑے ہی عرصہ تک آپ سے لوگ فیضیاب ہوئے کیونکہ عمر آپ کی بہت کم ہوئی آپ نے اپنا خلیفہ میاں جی کریم بخش صاحب کو کیا اور چالیس برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ۱۷۔ ذیقعدہ ...۱۲۶۹ھ آپ کی وفات ہوئی روضہ مبارک آپ کا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے **قطعہ**

شیخ مولانا محمد بخش زین دار رفتا — چون دُر انفاس قدسیہ منظم اصل صفت
ہاتف غیبی ہر از فکر سال رحلتش — بود علامہ فقیہ و زاہد با فیض گفت
۱۲۶۹

ذکر حضرت میاں جی کریم بخش صاحب رامپوری انصاری قدس اللہ سرہ العزیز آپ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے بیس برس کی عمر تک آپ نے تحصیل علم کیا اور بعدہ اوس کے مولوی محمد حسن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ہوئے اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے یہانتک محنت کی کہ بسبب کثرت کرنے ذکر و اذکار کے آپ کی آواز میں گھنگھناہٹ ہوگئی بعد میں مولوی محمد حسن صاحب نے آپکو اپنا خلیفہ کیا اور اس جہان فانی سے رحلت فرمائی میاں جی صاحب نے بھی بموجب مولانا صاحب اتباع سنت کیا اور صحبت علما پسند کی اور راہ راست مخلوق خدا کو بتایا اور بہت سے آدمی آپ سے بیعت ہوئے اور بہت آدمیوں کو نام خدا بتایا اور خدا رسیدہ کیا مکشف والہام کا آپ پر بہت زور تھا زبان آپ کی سیف تھی جو کچھ کہا فوراً ہوگیا کرامتیں آپ سے بہت ظہور میں آئیں۔ مگر عمر آپ کی بہت کم ہوئی آپ نے اپنا خلیفہ جناب حاجی

toobaafoundation.com

حافظ سید محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو کیا۔ نقل ہے کہ کسی شخص نے آپ
لڑکے کے کچھہ مارا اور وہ روتا ہوا گھر میں آیا اوسوقت آپکو کچھہ جوش آیا آپ نے آسمان کی
طرف دیکھکر فرمایا کہ خداوندا کیا ہمارے لڑکے مار کھانے کے ہی واسطے ہوئے ہیں۔
یہ فرماہی رہے تھے کہ مارنے والا شخص اپنے کوٹھے پر چڑھتا تھا فوراً گر کر مر گیا۔ نقل ہے
کہ آپ کہیں جارہے تھے راستہ میں بارش ہونے لگی قریب ایک موضع تھا آپ اوس
میں چلے گئے اس موضع میں ایک چوپال تھی۔ آپ وہاں ٹھیر گئے۔ موضع والوں نے
وہاں ٹھیرنے کو منع کیا آپ نے ہرچند سمجھایا مگر اونہوں نے نہ مانا منع کرنے سے پہلے آپ
نے ایک کھونٹی پر تلوار رکھدی تھی اور آپ ایک طرف کھڑے ہوگئے تھے کہ تھوڑی دیر بعد
تلوار خودبخود ہلنا شروع ہوئی موضع والون نے متعجب ہوکر دیکھا تب آپ نے فرمایا
کہ کیون نکلی پڑتی ہے میں نے تو ابھی تک حکم کیا ہی نہیں موضع والوں نے جو یہ حال دیکھا
تو سب چوپال چھوڑکر بھاگ گئے اور پھر ہر طرف سے دودھ مٹھائی آنا شروع ہوا اور
تمام شب موضع والوں نے آپ کی خدمت کی اور وہی راوی بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ
میانجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے چھتہ کی مسجد میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ جو حقہ پیتے ہیں
اونکو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوتی آپ خاموش سنتے
رہے پھر ایک شخص نے کہا کیوں حضرت یہ بات صحیح ہے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو ہمیشہ
حقہ پیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہفت آسمان و ہفت زمین کی
سیر بھی کی جو کہتے ہیں اون پر گذرا ہوگا۔ نقل ہے کہ ایک کوڑا نامی حجام دیوبند میں حضرت
میانجی صاحب کا خط بنایا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کئی جمعرات خط بنانے نہیں آیا آپ نے
اوسکو دریافت کیا کسی نے کہا کہ وہ ایک لڑکے پر عاشق ہوگیا ہے بازار میں کھڑا رہتا
رہتا ہے۔ فرمایا اوس کو میرے پاس لاؤ جب وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ
اوں بھائی ہمارا خط بنانے کیوں نہیں آتا اوس نے کہا کہ میں عرض کرتا ہوا شرماتا ہوں

toobaafoundation.com

آپ نے فرمایا کہو حکیم سے کوئی نہیں شرماتا۔ اوس نے اپنا قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو اوس سے کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا فقط یہ کہ وہ مجھ سے باتیں کرلے فرمایا کہ جا ایک آوے پر سے ٹھیکرا اوٹھا لاوہ فوراً جاکر لایا آپ نے اوس پر ایک نقش لکہا اور سمجھایا کہ نقش درمیان پنڈلی وراں رکھکر کنوئیں پر بیٹھ جا وہ آویگا اوس سے بات کرلینا جب بات کرے اس نقش کو کنوئیں میں ڈالدینا وہ جاکر بیٹھا ہی تھا کہ وہ لڑکا فوراً آیا۔ اور باتیں کرنے لگا پھر اوس نے حسب الارشاد وہ نقش کوئیں میں ڈالدیا وہ لڑکا پشت دیکر اوسی وقت چلا گیا۔ اوسنے ہر چند پھر اوسکو آواز دی وہ نہ بولا پھر اوس نے اگر میاں جی صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تیری خواہش پوری ہوگئی۔ نقل ہے کہ میاںجی صاحب ایک روز اپنے باغ میں تشریف لے گئے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد عمر صاحب ہمراہ تھے آموں کی فصل تھی وہاں جاکر آم کھائے اور کچھ ساتھ لیکر واپس آنے کا ارادہ کیا تھا کہ میاںجی صاحب کے بہنوئی صاحب وہانپر پہونچ گئے انہوں نے کہا کہ آج تو جامنے کھانے کو دل چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میرے باغ میں جامنیں تو نہیں ہیں البتہ آم موجود ہیں یہہ کھالو اونہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو جامنے ہی کہاوینگے اور اشارہ کیا کہ یہ قریب ہی موجود ہیں ان سے کہدیجے تو کہالوں آپنے فرمایا کہ میاںجی میرا جی تو ان سے کہنے کو نہیں چاہتا تم ہی دریافت کرلو۔

دراصل جنکا یہ باغ تہا وہ جامنیں بھی فروخت کردیا کرتے تھے اس لئے میاںجی صاحب نے اون سے کہنے میں تامل کیا۔ اونہوں نے پھر تقاضا کیا کہ نہیں آپ ضرور کہدیجئے میاں جی صاحب نے مجبوراً مالک سے کہا کہ ان لڑکوں کا جی جامنے کہانیکو چاہتا ہے اگر تم اجازت دو تو کھالیں وہ ایک ہی بخیل تہا کہا اچھا جو ٹوٹی نیچے پڑی ہو تو کہالیں اوسپر آپ نے کہا کہ نیچے تو نہیں پڑی اگر تم کہو تو ایک لکڑی ماردیں ان کے کہانے بھر کو نیچے گرپڑینگی۔ مالک نے کہا کہ لکڑی مارنے کی اجازت نہیں۔ صرف نیچے پڑی ہوئی

toobaafoundation.com

کی اجازت ہے یہ سن کر آپ نے درخت جامن کی طرف اوپر کو نگاہ اٹھا کر دیکھا فوراً ایک
موٹی سی شاخ ٹوٹ کر نیچے گر پڑی آپ نے کسی قدر مسکرا کر کہا کہ لو بھائی کھاؤ اب پڑے ہوئے
کی اجازت تو ہے۔ انہوں نے خوب کھائیں اور مالک باغ دیکھتا رہ گیا نقل ہے کہ ایک
مرتبہ حضرت میاںجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنا بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے کہ ان کے قدیمی
دوست مولوی عبدالحق صاحب انبہٹوی آئے چونکہ ان دونوں صاحبوں میں لڑکپن سے دوستی
واتحاد تھا اس لئے بے تکلفی بڑھی ہوئی تھی حسب عادت قدیم مولانا نے حضرت میاںجی
صاحب کو کہا کہ یار کیا بیٹھا گنے کھا رہا ہے مخلوق تباہ ہو گئی دعا کر کہ بارش ہو۔ اور تیری
پیری کس دن کام آوے گی امساک باران سے مخلوق پریشان ہے آپ نے فرمایا کہ
اچھا بارش ہو جاوے گی تو میرے چوسے ہوئے گنوں کے چھلکے کھا اور پھر دوبارہ بھی مسکرا
کر یہی فرمایا کہ یہ کھالے بارش ہو جاوے گی مولانا نے کہا کہ میں یہ بھی کھالوں گا مگر بارش کے لئے
دعا کر اتفاقاً اسوقت میاںجی صاحب کے ہاتھ سے ایک گنڈیری نکل پڑی آپ نے فرمایا
کہ لے اسکو تو کھالے مولانا نے کہا کہ یہ خاک آلود ہو گئی ہے پانی ہو تو دھولوں آپ نے یہ
سنکر گنا وغیرہ سب چھوڑ دیا اور سجدے میں گر کر دعا مانگنی شروع کی تھوڑے دیر گذری تھی
کہ بارش ہونی شروع ہو گئی اور خوب بارش ہوئی تب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا۔
نقل ہے کہ جب حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب کا وقت آخیر ہوا اور کسی کو زیست کی
امید نہ رہی مریدوں نے عرض کیا کہ آپ کے جنازہ کی نماز کون پڑھاوے فرمایا کہ کریم بخش
سب سنکر متعجب ہوئے کہ وہ جے پور ملازم ہیں اور حضرت ایسا فرماتے ہیں۔ چنانچہ
اگلے روز آپ تشریف لائے اور جنازہ کی نماز آپ نے ہی پڑھائی باقی اور میاں جی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کرامتیں و کشف مشہور ہیں چنانچہ جب سید حاجی محمد عابد
صاحب سلمہ اللہ تعالی اول مرتبہ حج بیت اللہ شریف سے واپس آئے تو بمبئی سے چلکر
مقام مناسک ایک مجذوب سے کچھ اندرونی تکرار ہو گئی اوس میں مجذوب نے تمام قافلہ میں

toobaafoundation.com

ایسی نسبت ڈالی کہ سب بیہوش ہوگئے اور حاجی صاحب موصوف پر بھی کیفیت جذب طاری ہوگئی آپ اس حالت جذب میں اُس مجذوب سے لڑنے لگے میاں جی صاحب کو کشف سے معلوم ہوا اور آپ نے پریشان ہوکر ٹہلنا شروع کیا اور کبھی یہ بھی زبان پر آجاتا تھا کہ میرا بچہ انشاء اللہ بامداد پیران عظام بھاگ دبگا جاوے تو کتنا ہی سخت نسبت والا ہو یہ حالت دیکھکر حافظ لطافت علی صاحب جو آپ کے مریدان میں سے تھے آدمیوں سے کہا کہ آج کوئی معاملہ حاجی محمد عابد صاحب پر گذرا ہے کہ میاں جی صاحب ایسے پریشان ہیں حافظ صاحب نے پھر میاں جی صاحب سے عرض کیا کہ آپ شاہ ولایت صاحب میں تشریف لے چلیں میاں جی صاحب معہ چند مریدوں کے شاہ ولایت میں گئے تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر اوٹھے اور باہر آکر خون کی قے کی اور پھر وضو کر کے شاہ ولایت صاحب کی قبر کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور بہت دیر بیٹھے رہے پھر اُوٹھکر فرمایا کہ چلو مسجد کو اوسوقت حافظ صاحب نے وہ دن و تاریخ و مہینہ لکھ لیا جب قافلہ دیوبند واپس آیا اُس روز کا حال دریافت کیا۔ قافلہ والوں نے کہا کہ واقع میں اوس روز ہمپر سخت صدمہ ہوا تمام قافلہ بیہوش ہوگیا تھا اور حاجی صاحب پر جذب طاری ہوگیا تھا مگر پھر وہ مجذوب بھاگ گیا اور تمام قافلہ کو ہوش آگیا اور حالات جو مشتمل حضرت حاجی محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالی سے تھے وہ اس مجموعہ میں نہیں لکھے گئے عمر آپ کی ۵۹ برس کی ہوئی وفات آپ کی ۱۷۔شوال سنہ ۱۲۷۹ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپ کا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے ؞

قطعہ

شاہبازے لامکان نور خدا	شہ کریم بخش کان اسم عظیم
چون زدنیا سوئے فردوس برین	زینت رحلت بست آن شاہ فخیم
از سر حاجت بگفت ہاتف سنش	بو و ہادئے جہان شیخ کریم ۱۲۷۹

ذکر خاص فضائل اختصاص قطب العالم حضرت حاجی سید عابد حسین صاحب محبوب از
خالق مطلق محبوب الٰہی مجمع فضائل نامتناہی بانی مدرسہ عربی وجامع مسجد دیوبندی قدس
تعالی اسرارہما و نور اللہ مرقدہما خلیفہ حضرت میاں جی کریم بخش صاحب رامپوری رحمتہ اللہ
علیہ کے ہیں۔ جد اعلے آپ کے شاہ بندگی محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں مزار متبرک
آپ کا دیوبند محلہ سرائے پیرزادگان میں ہے بڑے اولیائے کبار سے گذرے ہیں کرامتیں
اون کی دیوبند میں مشہور ومعروف ہیں آپ کا سلسلہ قادریہ تہا سنہ ۱۲۵۰ھ میں حاجی محمد عابد
حسین صاحب پیدا ہوئے سات برس کی عمر میں قرآن شریف پڑھا اور پہر فارسی پڑہنی شروع کی
بارہ برس کی عمر تھی کہ اس عرصہ میں مولوی ولایت علیصاحب دیوبند آگئے حاجی صاحب نے
اون سے بیعت کی نماز پنجگانہ اور تہجد کا اسی روز سے شوق ہوا کہ کبھی قضا نہ ہونے پائی۔
جب مولوی ولایت علی صاحب سہارنپور کو گئے آپ بھی اون کے ہمراہ گئے مگر بڑے
بھائی آپکے اگلے روز جاکر اور مولویصاحب سے کہکر لوٹا لائے حاجی صاحب کو از حد رنج ہوا
چند روز بعد دہلی پڑہنے چلے گئے وہاں مسجد میں رہنے لگے اور پڑہنا شروع کیا اس مسجد میں
ایک بزرگ کا مزار تھا حاجی صاحب کو اونسے بہت کچھ فائدہ ہوا چونکہ آپ کے والد ماجد
بیمار ہوگئے آپ اونکی خبر علالت سنکر دیوبند واپس آئے بہت دنوں اُنکے علاج معالجہ میں
رہے جب اُنکا انتقال ہوگیا آپ نے عطاریکی دوکان کرلی اس حالت میں بھی آپ اکثر
اپنا وقت تلاوت قرآن شریف میں صرف کرتے تھے اور جو کوئی مجذوب یا بزرگ ملتا تو
کہتا کہ تو قدم بقدم اپنے دادی کے ہوگا۔ پہر تہوڑے عرصہ کے بعد آپکو شوق بیعت ہونے کا
ہوا ان دنوں میں حضرت میاںجی کریم بخش صاحب رامپور سے دیوبند آئے ہوئے تھے
حاجی صاحب اونکی خدمت میں گئے۔ ادہر میاںجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو یہ خواب معلوم
ہوا کہ آسمان پر ایک بہت بڑا ستارہ ہے اور اس کے گرد بہت سے ستارہ ہیں اور بڑا ستارہ
انکا گود میں آگیا حضرت میاںجی صاحب نے صبح کو فرمایا کہ مجھسے کوئی سید بیعت ہوگا

toobaafoundation.com

اور لوگوں کو اس سے بہت فیض ہو گا اور متبع سنت ہو گا اور دین کے کام اس سے بہت ہونگے و دنیوی جھگڑوں سے بچیگا خاندان کا روشن کرنے والا ہو گا حاجی صاحب کئی روز تک سوچتے رہے اور کئی روز تک خیال کرتے رہے کہ کس سے بیعت ہوں آخر الامر میاں جی صاحب کی طرف اپنے دلکو خوب پختہ کر کے خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھکو بیعت کر لیجئے میاں جی صاحب نے فرمایا کہ تم استخارہ کر لو اور جو کچھ اس میں معلوم ہو مجھسے کہو۔ اسوقت بیعت کرونگا حاجی صاحب نے بموجب فرمانے کے شبکو استخارہ کیا اور حاجی صاحب کو یہ خواب معلوم ہوا کہ میاں جی صاحب کے پہلے مرید روٹی لیے ہوئے ہیں اور مثل چڑیا کے چن چن کہاتے ہیں حاجی صاحب نے خواب میں اون سے کہا کہ میاں یہ کیا کھانا ہے اور ساری روٹی لیکر حاجی صاحب نے دو لقمہ کر لیے اور کہا یوں کہایا کرتے ہیں یہ خواب صبحکو میاں جی صاحب سے بیان کیا انہوں نے یہ خواب سنکر بیعت کیا اور فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ تمہاری ہی قسمت کا ہے پہر حاجی صاحب میاں جی صاحب کی خدمت میں رہنے لگے اور ذکر اشغال کرنے شروع کئے اور میاں جی صاحب نے بھی آپ کے اوپر خاص محنت و توجہ کرنی شروع کی اسی عرصہ میں حاجی صاحب کی شادی ہو گئی آپ نے اپنے گھر میں سے بھی میاں جی صاحب سے بیعت کرا دیا اُن کا تھوڑے ہی روز کے عرصہ میں یہ حال ہو گیا کہ جب درود شریف پڑھتے فوراً رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوتی اور حالت ان کی عجیب و غریب ہو گئی یہانتک کہ بعض مرتبہ میاں جی صاحب خود انکے پاس جایا کرتے اور فرمایا کرتے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کر دینا۔ یہ رابعہ عصر مخدومہ محترمہ بھی سید شاہ بندگی محمد ابراہیم کے سلسلہ متبرکہ آل سے ہیں اور اسی طرح سے ایک درویش سلسلہ سدا سُہاگ کے۔ عمر رسیدہ نگینہ کے رہنے والے میرے روبرو چھتہ کی مسجد میں تشریف لائے اور مابین عصر و ظہر حضرت حاجی محمد عابد حسین صاحب سے کہنے لگے کہ میں اذان پڑھ دوں حاجی صاحب نے

toobaafoundation.com

فرمایا کہ ابتو کوئی وقت آذان کا نہیں ظہر کی نماز ابھی پڑھی ہے جب وقت ہوگا پڑھنا درویش صاحب نے کہا کہ میں پھر یہاں کب آؤنگا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا پڑھ دو چنانچہ درویش صاحب نے بے وقت آذان پڑھی اور حاجی صاحب کے حجرہ میں جاکر خوب لوٹ لگائی اس لئے کہ یہاں کی خاک بھی خالی از برکات وحسنات سے نہیں لہذا جو کچھ ملجائے وہ غنیمت ہے شاید اس کے باعث میری نجات ہوجاوے پھر حاجی صاحب کو ہمراہ لیکر مکان پر گئے اور انہیں بزرگ مخدومہ مقبول درگاہ خداوندی مذکورہ بالا سے اپنے واسطے دعا کرائی چنانچہ حاجی صاحب کا دو مرتبہ حج کو جانا انہیں بزرگ مخدومہ کی دعا سے ہوا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ ہماری ہاں آؤ آپ نے حاجی صاحب سے کہکر ارادہ حج کا کیا مگر حج دویم میں ان بزرگ مخدومہ کا انتقال ہوگیا غرض حاجی صاحب نے بھی بعد شادی کے دکان عطاری کی چھوڑ دی اور مصروف مجاہدہ ہوئے اور پانی فی سبیل اللہ پلانا شروع کیا اور تمام دن پلاتے ہوئے پھرتے اور رات کو شب بیداری کرتے اسپر حاجی صاحب کے تمام عزیز واقارب میں بہت شور مچا کہ حاجی صاحب ہماری بدنامی کرتے ہیں سب نے سمجھایا کہ یہ کام مت کرو مگر کسیکو کچھ جواب نہ دیا چنانچہ حاجی صاحب کے خالو نے غصہ ہوکر کہا کہ کب تک کہنے لگو گے کہ مرجاوری چڑیون اور اڑجاؤ ری چڑیون آپ خاموش بیٹھے رہے آپ کی خالہ صاحبہ نے مجھسے کہا کہ اس قصہ کے اندر میں بھی موجود تھی جب حاجی صاحب خاموش ہوگئے تو ہم نے کہا کہ ہم جاتے ہیں حاجی صاحب نے فرمایا کہ بیٹھی رہو بارش ہونے لگی ہے ہم سب نے تعجب کیا کہ ابھی تو ستارہ نکل رہے تھے بارش کیسی ہونے لگی باہر نکل کر جو دیکھا تو بارش ہورہی ہے ہم سب گھبرایان کہ اپنے اپنے گھر کیسے جاوینگے حاجی صاحب نے فرمایا کہ گھبراؤ مت بارش بند ہوجاوے گی یہ کہنا تھا کہ فوراً بارش بند ہوگئی جب ہمنے یہ کرامت دیکھی پھر ہمنے کبھی نہیں کہا بعد عرصہ دراز کے حسب الحکم میاں جی صاحب آپ نے یہہ کام چھوڑ دیا اور دیگر مجاہدے کرنے شروع کئے اُسی زمانہ میں

toobaafoundation.com

آپ نے اپنا یہہ معمول کرلیا کہ ہر جمعرات کو بعد نماز صبح وظیفہ دعائے سیفی و دلائل الخیرات پڑھتے ہوئے پیران کلیر شریف جانا اور عشا کی نماز دیوبند میں آکر پڑھنا کئی برس تک آپ کا یہی ورد رہا پہر حضرت میانجی صاحب نے آپ کو اپنا خلیفہ کیا اور لوگونکو اپنے روبرو بیعت کرایا جب اول ایک شخص کے بیعت کرانیکے واسطے حاجی صاحب کو بلایا تو حاجی صاحب چھپ گئے جب پہر میانجی صاحب نے فرمایا کہ ڈہونڈھکر لاؤ مریدون نے ڈھونڈنا شروع کیا تو مسجد کی صف میں دبکے ہوئے پائے مرید میانجی صاحب کی خدمت میں روتے ہوؤن کو پکڑکر لائے جب میان جی صاحب کی خدمت میں پہونچے آپ بہت روئے اور عرض کیا کہ میں اس قابل نہیں یہ بار بہت بڑا ہے اسکے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں میان جی صاحب نے بہت سمجھاکر فرمایا کہ بیعت کرو خداوندتعالے تمہارا مددگار ہے میں کچھہ اپنی طرف سے ہی نہیں کہتا ہوں بلکہ مجھکو ایسا ہی حکم ہوا ہے اُسوقت آپ نے بموجب حکم روتے ہوئے بیعت کیا میان جی صاحب کا یہ حال ہوگیا کہ جو کوئی آپ سے بیعت کا خواہاں ہوتا تو فرماتے کہ محمد عابد سے بیعت کرو اور آپ سے ہی بیعت کراتے اور تعویذات بھی آپ سے ہی لکھواتے حاجی صاحب اگر بسبب ادب کچھہ بھی تساہل کرتے تو فرماتے کہ عزیز گھبراتے ہو جب گیا کروگے کہ ایک زمانہ میں مخلوق خدا تمہاری طرف متوجہ ہوگی اور تمکو فرصت بھی نہ لینے دیگی اکثر یہہ بھی فرمایا کرتے کہ درویشی جدا ہے اور عمل کرنا جدا ہے بے عمل درویش ایسا ہے جیسا سپاہی بے ہتیار درویش کو اس میں پناہ یہی ہے کہ اپنے کو پوشیدہ کرکے عامل ظاہر کرے اسی طرح آپ نے رامپور لیجاکر بہی وہاں کے لوگونکو حاجی صاحب سے ہی بیعت کرایا چنانچہ آپ کے صاحبزادہ میاں علی حسن صاحب اور آپ کے پیر کے بیٹے میاں محمد صدیق صاحب حاجی صاحب سے بیعت ہوئے اگر کوئی ذکر اذکار بھی دریافت کرتا تو فرما دیتے کہ محمد عابد سے دریافت کرو چنانچہ جب حافظ لطافت علی صاحب نے رامپور جاکر

toobaafoundation.com

میاں جی صاحب سے بیعت کی اور بعد بیعت کے خواستگار ذکراذکار کے ہوئے تو میانجی صاحب نے حاجی صاحب کو خط لکھدیا کہ حافظ صاحب نے رامپور آکر بیعت کی ان کو نفی و اثبات کی تسبیح بتادو۔ حاجی صاحب نے خط دیکھکر فوراً تعمیل حکم کی غرض جملہ امور اپنی اپنی زندگی میں حاجی صاحب کے متعلق کردئے بعد خلیفہ ہونیکے حاجی صاحب مع متعلقین ہمراہ مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی مظفر حسین صاحب و مولوی نور الحسن صاحب مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے جب بمبئی پہونچے تو شاہ محمد امام صاحب قادری مدراسی آپ کو ملے جو بہت بڑے اولیاء اللہ تھے حاجی صاحب کو اُن سے بہت کچھ ملا اور فائدہ ہوا اور حاجی صاحب کو انہوں نے بہت متوجہ ہوکر دیا اور اپنا خلیفہ کیا بمبئی سے حاجی صاحب جہاز میں سوار ہوکر مکہ معظمہ گئے اور حج بیت اللہ کیا بعدہ مدینہ منورہ گئے اور وہاں سے فارغ ہوکر ہندوستان واپس آئے جب دیوبند رونق افروز ہوئے تو جملہ ساکنان دیوبند خصوصاً میاں جی صاحب کو ازحد خوشی ہوئی کیونکہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد عابد کب آوینگے مری زندگی میں آجادیں تو اچھا ہے اُن کی دیر لگین تو میری عمر بڑہ گئی حاجی صاحب نے بعد حصول دیدار فرحت آثار و شرف قدمبوسی میانجی صاحب سے تمام قصہ سید محمد صاحب امام قادری کا ذکر کیا اور جو کچھ انہوں نے دیا تھا پیش کیا میاں جی صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میری محنت وصول ہوگئی اس ابدال اللہ نے بھی میری خلافت دینے پر صاد کردیا یہ بھی فرمایا کہ بھائی اگر کوئی کچھ دے ضرور اسے لے لو اور اپنے لنگر کو روز بروز۔ ولی دہ جو کوئی دیتا ہے یا امانت رکھتا ہے سو وہ لایق ہی کے پاس رکھتا ہے نالایق کے پاس کوئی نہیں رکھتا کیسی اولاد ایسی لایق ہو کہ اپنا گھر لاکر بھرے میں بہت ہی خوش ہوا پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد میاں جی صاحب سخت بیمار ہو گئے تو حاجی صاحب دیوبند سے رامپور تشریف لے گئے وہاں جاکر میانجی صاحب کا انتقال ہوگیا حاجی صاحب کو ازحد رنج ہوا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حاجی صاحب نے

toobaafoundation.com

سب سے ملنا جلنا ترک کر دیا تمام گھر کا سامان کپڑے وغیرہ فقرا کو تقسیم کر دیے آپ نے ایک کمبل اوڑھ لیا اور تہ بند باندھ لیا چنانچہ آخیر عمر تک وہی آپ کا لباس رہا سوائے مسجد چھتہ کے اور کہیں نہیں جاتے تھے آپ پر ابتدائی زمانہ میں سختیاں بھی بہت سی گذری ہیں مگر آپ ہمیشہ شکر خداوندی ادا کرتے رہے اور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا اور وہ ثابت قدم رہے کہ دوسرے کا آج حوصلہ نہیں ہو سکتا آپ نے اپنے آپکو ایسا متبع سنت کیا تھا کہ ذرا ذرا سی بات پر خیال رہتا تھا جب پیر جی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر مقام نور آیا تو انہوں نے کھانا اور پینا ترک کر دیا بقول مولانا روم علیہ الرحمۃ ؎ اے برادر گر خوری نان ہنوز ؛ خاک داری بر سر نان تنور ۔ جسوقت حضرت حاجی صاحب کو معلوم ہوا تو آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ بشریت کے خلاف مت کرو خدا کا معاملہ بشر کے ساتھ جب ہی تلک رہتا ہے کہ جب تک بشریت ہے ورنہ ملائکہ عبادت کے لیے بہت ہیں پیچھے وہ بھی بطریق مسنون کھا لیا کرتے پھر اسی زمانہ انتقال میاں جی صاحب رحمۃ اللہ میں آپ کرنال و پانی پت و دہلی گئے اور وہاں سے حضرت راج خاں صاحب کی خدمت میں گئے حضرت راج خان صاحب سے بھی آپ کو بہت فائدہ ہوا انہوں نے بھی اپنے یہاں کی خلافت عطا فرمائی پھر واپس دیوبند آئے اور چلہ نشار کیا پھر تو آپ کی یہ کیفیت ہوئی کہ تمام مخلوق خدا آپ کی طرف متوجہ ہوئی اور آپ سے کرامتیں پے در پے ظہور میں آنے لگیں جس کی نسبت جو کچھ کہا جو گیا سنا ہے کہ ایک درویش بعد نماز عشا حاجی صاحب کے پاس آئے بعد سلام علیک کے کہا کہ ہم مرغ پلاؤ کھائیں گے آپ نے فرمایا کہ اسوقت مرغ پلاؤ کہاں کہاں نہیں فقیر تو یہی کھاویگا آپ ہنسکر خاموش ہو گئے اور باتیں کرنے لگے ایک عورت آئی اور کہا کہ حاجی جی یہ پلاؤ لیلو آج بیوی جی نے مرغ پلاؤ پکوایا تھا آپ کے واسطے بھیجا ہے حاجی صاحب نے مسجد کے خادم سے کہا کہ یہ پلاؤ لے لو اور میاں صاحب کو دیدو پھر آپ مکان تشریف لے گئے بعد ایک سال کے آپ نے پھر چلہ نشار کیا چونکہ اس مرتبہ چلہ

toobaafoundation.com

آپ نے چودھری صابر بخش کی مسجد میں کیا تہا جس روز آپ چلہ سے برآمد ہوئے تمام ساکنان شہر آپ کے استقبال اور لینے کو گئے چونکہ آپ بہت کمزور ہو گئے تھے لہذا آپکو ڈولی میں ایسکر آئے پہر جو کچھ کیفیت آپ کی ہوئی وہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے بعدہ حاجی صاحب نے چھتہ کی مسجد میں ایک توجہ خانہ بنوایا اور اس میں حلقہ کرنا شروع کیا اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا اسی زمانہ میں میرے والد مرحوم ایک مقدمہ متعلق فوجداری میں مبتلا ہو گئے تھے اون کے ہمراہ چند اور آدمی مثل تہانہ دار وغیرہ کے ماخوذ تھے اور کسیکو بھی بابت اسکے رہائی نہ رہی تھی کسی کا قول تہا کہ دس دس برس کو قید میں جا دینگے اور کسیکو چودہ برس کا گمان تھا کیونکہ حاکم بالاخود مدعی اور دشمن ہو گیا تھا والد مرحوم دیوبند آئے اور تمام قصہ حاجی صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی کچھ نہیں ہوگا جو کچھ تم کہو گے وہی وہ بھی کہنے لگیگا اور ایک ایک تعویذ سبکو مرحمت فرمایا کہ اسکو باندہ لیں اور فرمایا کہ جب مظفر نگر جاؤ تو لکڑ شاہ کے پاس ضرور جانا اور میرا سلام کہنا اگلے روز والد مرحوم مظفر نگر روانہ ہوئے راستہ میں ایک درویش ملا وہ روٹی کہا رہا تھا کہا بابا آؤ روٹی کہاؤ والد صاحب نے کہا کہ میاں صاحب اب تو وہ ہمسے روٹی لیتا ہے درویش صاحب نے فرمایا کہ میاں تمکو اب بھی گہبراہٹ ہے شیر کا پنجہ تیرے سر پر ہے جو کچھ اسنے کہا ہے وہی ہوگا اسوقت اون کو تسکین ہوئی اور مظفر نگر پہونچکر لکڑ شاہ صاحب کے پاس گئے انہوں نے بھی دیکہکر اور سلام لیکر کہا کہ جو کچھ حاجی باوا نے کہا ہے وہی ہوگا اسی روز مقدمہ کی تاریخ تھی جب عدالت میں گئے حاکم نے واسطے اظہارات کے طلب کیا۔ اور اظہار لکہوانے شروع کئے جو کچھ والد صاحب کہتے اوسکو قبول کرتا تہا بعد تحریر اظہار سب کو یک قلم رہا کر دیا جب حضرت حاجی صاحب نے دوبارہ چلہ کر لیا تو ایک روز آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکہا مجھکو مولوی فضل الرحمن صاحب وغیرہ کو بلایا اور فرمایا کہ علم دین اٹھا جاتا ہے کوئی تدبیر کرو کہ علم دین قائم رہے۔

toobaafoundation.com

جب پرانے عالم نہ رہین گے توکوئی مسئلہ بتانے والا بھی نہ رہیگا جب سے دہلی کا مدرسہ گم ہوا ہے کوئی علم دین نہیں پڑہتا اُسوقت سب صاحبون نے عرض کیا کہ جو آپ تدبیر فرمائیں وہ ہم کو منظور ہے آپ نے فرمایا کہ چندہ کر کے مدرسہ قایم کروا ور کاغذ لیکر اپنا چندہ لکھدیا اور روپے بھی آگے دہر دیئے اور فرمایا کہ انشاء اللہ ہر سال یہ چندہ دیتا رہونگا چنانچہ اسی وقت سب صاحبان موجودہ نے بھی چندہ لکھہ دیا پھر حاجی صاحب مسجد سے باہر کو نکلے چونکہ حاجی صاحب کبھی کہیں نہیں جاتے تھے جسکے گھر پر گئے اوسی نے اپنا فخر سمجھا اور چندہ لکھدیا اسیطرح شام تک قریب چار سو روپیہ کے چندہ ہوگیا اگلے روز حاجی صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب کو میرٹھ خط لکھا کہ آپ پڑہانے کے واسطے دیوبند آئیے فقیر نے یہہ صورت اختیار کی ہے مولوی محمد قاسم صاحب نے جواب لکھا کہ میں بہت خوش ہوا خدا بہتر کرے مولوی ملا محمود صاحب کو پندرہ روپے ماہوار تنخواہ مقرر کر کے بھیجتا ہوں وہ پڑہاوینگے اور میں مدرسہ مذکور میں ساعی رہونگا۔ چنانچہ ملا محمود صاحب دیوبند آگئے اور مسجد چھتہ میں عربی پڑہانا شروع کیا۔ جب یہہ خبر عام ہوئی کہ علم عربی پڑہانیکو مدرسہ قایم ہوگیا ہے اور تعلیم شروع ہوگئی تو طالب علم جوق جوق آنے لگے یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بباعث کثرت طلبا مسجد میں گنجایش نہ رہی تب ایک مکان کرایہ پر لیا گیا مگر اسقدر کثرت طلبا ہوئی کہ تنہا ملا محمود صاحب تعلیم نہ دے سکے چنانچہ اس عرصہ میں چندہ بھی زیادہ آنے لگا اُسوقت حاجی صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی فضل الرحمن صاحب و مولوی ذوالفقار علی صاحب و مولوی مہتاب علی صاحب و منشی فضل حق صاحب وغیرہکو اہل شوری قرار دیا کہ کاروبار مدرسہ حسب رائے اہل شوری ہوا کرے اور خود بھی اہل شوری و سرپرست و مہتمم مدرسہ بلا تنخواہ رہے جب چندہ کی زیادہ آمد ہونے لگی اہل شوری سے مشورہ کیا گیا کہ دو مدرس چھوٹی کتابیں پڑھانیوالے اور

toobaafoundation.com

مقرر کئے جاویں اور مولوی محمد یعقوب صاحب کو بریلی سے بلاکر مدرس اول کیا جائے اور ایک مدرس فارسی اور ایک قرآن شریف کا مقرر کیا چونکہ یہ کام متعلق دین محمدی کے تھا اس لئے یہ سب مدرس اہل تقویٰ رکھے گئے تاکہ کاروبار مدرسہ ہذا میں یہ لوگ دل سے توجہ کریں چنانچہ مولوی ذوالفقار علی صاحب سابق ممبر و امین مدرسہ عربیہ دیوبند نے اپنے رسالہ اَلْهَدِيَّةُ السَّنِيَّةُ فِي ذِكْرِ الْمَدْرَسَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ الدِّيُوبَنْدِيَّةِ میں لکھا ہے جو ہمارے پاس مطبوعہ ۱۳۰۰ھ مطبع مجتبائی دہلی موجود ہے وَهُوَ هٰذَا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے جبکہ ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا کہ اللہ برتر ہے شان اسکی اور غالب ہے سلطنت اسی کی اس ملک کے بہتری اور بندوں کی رہنمائی کا علوم دینیہ اور فنون یقینیہ کے زندہ کرنے سے ازروئے اعتقاد و تصدیق و یقین کے ازروئے ثابت ہونیکے الہام کیا اللہ تعالیٰ نے سید کو ایسا سید کہ نسب والا ہے بزرگ ہے اور شریف ہے اور حسب والا ہے برگزیدہ ہے صاحب قدرت قدوسیہ اور صاحب بزرگی الوہیت کا ایسا سید کہ پسندیدہ تدبیر مہربانی کرنے والا بچوں پر اور تعظیم و توقیر کرنے والا بڑوں کا و سامت جمال فخامت جلالمیں بے نظیر صورت و سیرت و سریرت میں بے عدیل کثیر الحیا ذکی الطبع و فور التقویٰ جو ان صفات پر ایمان نہیں لایا امتحان اسکو سچا کر دکھائیگا۔ وہ فخر امثال اماجد سید محمد عابد علی ہیں خدائے تعالیٰ اُن کو سحاب کے برسنے اور کتاب کے پڑھے جانے تک باقی رکھے اور امیدوں کی غایات بلندی پر ترقی دے اس مدرسہ مقدسہ کی بنیاد قائم کرنے کا الہام کیا واہ کیا مدرسہ ہے جسکی بنیاد طریقہ مستقیم پر رکھی گئی گو یہ چھوٹا شہر اور زمانہ اسکا مددگار نہ تھا مگر خداوند جلیل عزیز حلیم حکیم علیم کی قدرت ہے کہ جب وہ کسی شئے کا ارادہ کرتا ہے اسکے اسباب آسان ہوجاتے ہیں اُسکا حکم جب ہوتا ہے فوراً وہ چیز موجود ہوجاتی ہے پس کیا ہی بلند ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہی سب کا ٹھکانا ہے

toobaafoundation.com

پس حضرت ممدوح نے اس کار ثواب اور تائید راے صواب کے لیے سنہ ۱۲۸۲ھ میں پکارا
خلقت نے اُسے نہایت غور سے سنا اور قبول کیا اور جناب والا کی التماس کا اتباع کیا
پس یہ مدرسہ آنجناب کی سعی مشکور سے علم اور علما کا ٹھکانا اور مرجع فضل و فضلا و پناہ
دین و دینداران بن گیا اور کیا عجب ہے کہ بیٹا باپ کا نمونہ ہوتا ہے یہہ خدا کا فضل ہے ۔
جسے چاہے عنایت کرے اُسی زمانہ میں یہ مشورہ قرار پایا کہ دیوبند میں جامع مسجد نہیں
ہے جامع مسجد بنائی جاوے چنانچہ آپ نے متفق الراے ہو کر بازار کے نزدیک ایک
اونچی جگہ پسند کی اور اُسجگہ کہڑے ہو کر دعا بہی مانگی کہ خداوند یہاں جامع مسجد بنجاوے
مگر اس جگہ لوگوں کے مکان تھے ہر چند تدبیرین کین کہ یہ جگہ ملجاوے مگر کوئی تدبیر پیش
نہ آئی کیونکہ جب اون مکان والون سے کہتے تھے کہ یہہ جگہ دیدو تو وہ یہہ کہتے کہ
اپنے مکان ہمکو دیدو اور یہہ جگہ لے لو یہہ سنکر خاموش ہو جاتے تھے آخر الامر ایک روز
حاجی صاحب نے بہی اُن سے کہا انہون نے وہی جواب دیا اسوقت حاجی صاحب
نے فرمایا کہ ہمنے اپنا مکان اور نشست گاہ تمکو دیا تم جگہ مسجد کو دیدو انہون نے فوراً
دیدی حاجی صاحب نے اپنا مکان دیکر بیٹہک انکو دیکر ارادہ حج بیت اللہ شریف سنہ ۱۲۸۴ھ
کیا اور جو کچہہ جائداد جدی تہی اُسکو عزیزوں قریبوں میں تقسیم کردی اور مولوی رفیع الدین
صاحبکو مہتمم مدرسہ مقرر کر دیا اور آپ براے حج بیت اللہ روانہ ہوئے اسوقت
شہر والون کو اس قدر رنج تہا کہ تحریر نہیں ہو سکتا شہر کے آدمی بہت دور دور تک ہمراہ
رکاب گئے اور بعض کئی کئی منزل تک گئے اس مرتبہ آپ کا ایسا چلنا ہوا کہ وقت روانگی
سے پہلے کسی کو خبر بہی نہ ہوئی جب آپ دیوبند سے چلے تو آپ کے پاس کچہہ نہ تہا
فقط توکل علی اللہ روانہ ہوے اور کئی آدمی آپ کے ہمراہ گئے تہے مگر خدا نے وہ سفر
اس طرح پورا کیا کہ کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان سے آتا ہے سبحان اللہ رفتہ رفتہ آپ
مکہ معظمہ پہونچے اور حج کیا بعدہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں قریب ایک

toobaafoundation.com

سال کے رہے ایک روز آپ کو خواب میں بشارت ہوئی کہ حاجی امداد اللہ صاحب سے سلسلہ ملاؤ اور ہندوستان جاؤ جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے راستہ میں آپ کی اہلیہ شریفہ کا انتقال ہوگیا ان کو وہیں دفن کرکے مکہ معظمہ پہونچے حاجی امداد اللہ صاحب سے ملے اور اُن سے استفادہ اُٹھایا چند روز مکہ شریف میں رہے حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی اپنے یہاں کی خلافت عطا فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا ہندوستان کو جانا مناسب ہے کیونکہ تم سے وہاں کے لوگونکو بہت نفع ہوگا۔

ہندوستان خالی مت کرو اور جامع مسجد بھی بغیر مدد تمہاری نہیں بن سکتی اور یہ بھی فرمادیا کہ شادی ضرور کرلینا چنانچہ حاجی صاحب بموجب ارشاد ہندوستان واپس آئے جب ساکنان دیوبند کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ حاجی صاحب بمبئی تک آگئے تو دیوبند کے لوگ بہت خوش ہوئے کوئی بمبئی اور کوئی الہ آباد اور کوئی دہلی براے استقبال گیا اور جس روز دیوبند آنے کی خبر ملی تو اُس روز تمام دیوبند اسٹیشن پر چلا گیا اور جسوقت ریل سے اترے اُسوقت کی کیفیت قابل دید تھی جب ریل کے انگریز نے بہت بڑا ہجوم دیکھا تو خود حاجی صاحب کے ہمراہ آیا اور باہر تک پہنچا گیا پھر کئی روز تک باہر کے آدمیوں کی آمد رفت رہی جب آپ کو فرصت ہوئی تو آپنے مدرسہ کی کیفیت دیکھی اور پڑتال کی تو روپیہ کم پایا فرمایا کہ روپیہ جمع کرو ورنہ اچھا نہ ہوگا اس پر بعض صاحبوں کو ملال بھی ہوا پھر جامع مسجد کی کیفیت دیکھی اور حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسوقت تک کوئی آمدنی مسجد کے نام کی نہیں اور نہ وہ جگہ ہی پورے طور سے صاف ہوئی ہے کچھ روز تو آپ کسی مصلحت سے خاموش رہے مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد پھر دو حکم حاجی امداد اللہ صاحب کے بجا لائے یعنی شادی بھی کرلی اور بنیاد مسجد بھی کہدوانی شروع کردی چونکہ اُسوقت روپیہ نہیں تھا تو اکثر بڑے بڑے ہوشیار کہنے لگے کہ حاجی صاحب گڈھے کہدوا کر

toobaafoundation.com

ڈلوا دینگے۔ مگر بمدد خداوند کریم چند روز میں وہ بنیادین بھی بھر گئیں اُسوقت سب کو خیال
ہوا کہ جامع مسجد بن جاویگی مولوی عبدالخالق صاحب نے بھی حاجی صاحب سے کہا
کہ اگر میرا کچھہ مقرر کردو تو میں مسجد ہذا کا ساعی ہون اور باہر جا کر چندہ جمع کرون حاجی صاحب
نے کچھہ مقرر کردیا چنانچہ مولوی صاحب باہر گئے اور کئی سال تک مسجد کی تعمیر ان کی سعی
سے جاری رہی اور مسجد تیار ہوگئی جواب بفضلہ ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کی تعمیر ہوگی بعض کام
مسجد کے جواب تک باقی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت بنائے جانے مسجد کے
یہ بات قرار پائی تھی کہ مسجد کی سہ دریوں میں مدرسہ رہیگا علیحدہ نہیں بنوایا جاوے گا
مگر کئی سال کے بعد اہل شوریٰ کا یہہ مشورہ ہوا کہ مدرسہ علیحدہ بنوایا جاوے اُسوقت
حاجی صاحب نے کہا کہ تم نے مسجد کا کام کیون بڑہوا دیا مسجد میں سہ دریوں کی کچھہ
ضرورت نہیں تھی اسوقت اہل شوریٰ نے یہ سمجھا کہ حاجی صاحب کو رنج ہوا سب خاموش
ہو رہے اور مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد سے آکر بہت کچھہ
عذر کیا کہ مجھکو معلوم نہیں تہا کہ اہل شوریٰ نے آپ سے پہلے ذکر نہیں کیا اور خفیہ طور
سے مشورہ کیا ہے میں معافی چاہتا ہون پہر کسی نے کچھہ ذکر نہ کیا ایک روز حضرت حاجی
صاحب کو خود خیال آیا اور اہل شوریٰ سے کہا کہ مدرسہ علیحدہ بنانا چاہئے اور مدرسہ کے
واسطے جگہ خریدنی چاہئے اہل شوریٰ نے کہا کہ اگر آپ کی رائے ہے تو بہت بہتر ہے
مگر آپ ہی جگہ تجویز کرکے خرید فرمایئے چند روز کے بعد حاجی صاحب نے جگہ تجویز کرکے
خریدی کہ جسکا بیعنامہ بھی حاجی صاحب کے نام ہے مولوی رفیع الدین صاحبکو جو کہ مہتمم مدرسہ
تھے اہتمام تعمیر سپرد کیا جو کہ بفضلہ آج ایک لاکھہ روپیہ کی تعمیر کا مدرسہ تیار ہے اور
دُور دُور ممالک میں جسکا نام آج روشن ہے پہر ایک عرصہ کے چند صاحبان نے یہ
مشورہ کیا کہ دیوبند میں ایک تجارت کی کوٹھی کی جاوے۔ حاجی صاحب نے اس مشورہ
سے اور شریک ہونے سے قطعی انکار کردیا جس سے بعض لوگون کو بہت رنج ہوا اور

toobaafoundation.com

اور ہمیشہ حاجی صاحب کو کوٹھی کا مخالف تصور کرتے تھے بالاخر اسکا نتیجہ خراب ہوا کہ وہ کوٹھی بہت نقصان کی وجہ سے ٹوٹ گئی اور اسکی وجہ سے مدرسہ کو بھی بدنامی ہوئی تھی اور چندہ مدرسہ میں بھی فرق آگیا تھا بایں وجہ مولوی رفیع الدین صاحب ہجرت کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگئے تھے آپ نے وہاں جاکر انتقال فرمایا حالانکہ مدرسہ سے کوٹھی کو کچھ تعلق نہ تھا آخر الامر اہل شوری نے حاجی صاحب کو اہتمام مدرسہ ہذا کا سپرد کیا اور اس مضمون کا اشتہار دیا جسکو ہم بجنسہ یہی یہاں نقل کرنا مناسب جانکر کاربند ہوتے ہیں۔ وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات و منزل البرکات و نصلی و نسلم علی سید الکائنات علیہ و علی آلہ و اصحابہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات۔

اما بعد گزارش یہ ہے کہ جناب مولوی رفیع الدین صاحب مہتمم مدرسہ عربی اسلامی دیوبند بعزم حج راہی مکہ معظمہ زاداللہ شرفاً و تعظیماً ہوگئے ہیں چونکہ اہتمام مدرسہ کا ایک کار عظیم الشان ہے اور بسبب انتظام ایک مجمع کثیر کے مختلف جزئیات پر مشتمل ہے مثل انتظام اسباق و نگرانی ترقی خواندگی و خبرگیری خوراک و پوشاک طلبہ مسافر و درستی حساب آمد و صرف مدرسہ وغیرہ امور متعلقہ چندہ و طلبہ و مدرسین جنکی تفصیل متعذر ہے لہذا جملہ خیرخواہان مدرسہ کو بسبب روانگی مولوی صاحب موصوف نہایت تشویش پیش آئی ناچار بجز اس تجویز کے کوئی چارہ بن نہ پڑا کہ مجتمع ہوکر بخدمت بابرکت حضرت سید محمد عابد صاحب دام برکاتہم بانی و مجوز اول مدرسہ ہذا و حامی و سرپرست و سر آمد ارباب مشورہ ہیں اور اول ایک عرصہ دراز تک مہتمم مدرسہ رہے ہیں اور جب جناب موصوف الصدر حج کو تشریف لے گئے تھے اسوقت مولوی رفیع الدین صاحب یہاں تھے انکے کار اہتمام منسوب ہوئے تھے اور تمام زمانہ اہتمام میں مولوی صاحب جملہ امور مثل جانچ پڑتال حساب

toobaafoundation.com

وکتاب ماہواری مدرسہ بلکہ کارہائے روزمرہ حسب ہدایت و مشورہ و شرکت جناب
حاجی صاحب انجام دیتے تھے الغرض ابتدائے اجرائے مدرسہ سے اسوقت تک
جسقدر امور مدرسہ سے واقفیت حضرت جناب حاجی صاحب کو ہے اسقدر اور
کسیکو نہیں یہانتک کہ مولوی صاحب کو بھی نہ تھی۔ حاضر ہوکر ملتجی ہوئے کہ جناب والا
پھر اس کام کو انجام دیں کیونکہ یہ مدرسہ تو آپ ہی کا ہے ہم سب لئے باجود ایں ہمہ اور درست
بحمد اللہ کہ سید صاحب ممدوح نے بنظر حمایت دین متین وخوشنودی رب العالمین
وخرسندی روح پرفتوح حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ اجمعین۔
اس عرض کو قبول فرمایا جزاہ اللہ تعالے خیر الجزاء شکر مساعیہ لہذا بخدمت جملہ ارباب
چندہ و اہل ہمت جو باعطائے زر ذخیرہ مدرسہ کی اعانت فرماتے ہیں نیز ان بزرگوں کی
جناب میں جو مدرسہ سے مراسلت فرماویں عرض ہے کہ آیندہ جملہ مکاتبت بنام
نامی حضرت سید صاحب موصوف فرماتے رہیں اور دوسرا امر واجب العرض یہ ہے
کہ بملاحظہ رجسٹر چندہ واضح ہوا کہ بہت سے ارباب چندہ کی طرف بقایا سال گذشتہ وسنین
ماضیہ برابر چلی آتی ہے لہذا ان کی خدمت عالیات میں گذارش ہے کہ بنظر تائید دین متین
وبقا و ترقی مدرسہ براہ کرم جلد بقایا ادا فرماویں تاکہ انتظام مدرسہ میں خلل نہ پڑے
کیونکہ اس کارخانہ خیر کا مدار صرف اعانت و امداد اہل خیر پر ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
المرقوم ۲۲ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ مطبوعہ مجتبائی دہلی۔

العبد مشتاق احمد دیوبندی	العبد محمد ضیاء الدین رامپوری	العبد رشید احمد گنگوہی
العبد محمد فضل حق دیوبندی	العبد محمد فضل الرحمن دیوبندی	العبد ذوالفقار علی دیوبندی

بعد اشتہار ہذا کے حضرت حاجی صاحب اہتمام مدرسہ مذکور کا کرتے رہے مگر تھوڑی ہی
مدت اسکے بعد باہم ایسے تصادم و جھگڑے پیش آئے کہ آپ نے مدرسہ کے اہتمام سے

toobaafoundation.com

استعفا دیدیا اور خود پیران کلیر شریف بحضور مخدوم صاحب چلے گئے مگر اہل شوری نے
آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور پہونچے اور عرض کیا کہ آپ اہتمام جسکو چاہیں سپرد کر دین مگر مدرسہ
کے سرپرست رہیں اُسوقت آپ نے بمشورہ اہل شوری منشی فضل حق صاحب کو کہ
جو مرید خاص مولوی محمد قاسم صاحب اور رفیق خاص اہل شوری تھے مہتمم کیا اور خود بھی
اہل شوری میں برائے مزید احتیاط شامل رہے بعد چند روز کے آپ نے حج بیت اللہ
کا ارادہ کیا اور ماہ رجب میں بہت بڑے قافلہ کے ساتھ معہ صاحبزادگان و پیرجی محمد انور
صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے احقر کو چھتہ کی مسجد میں رہنے کا حکم دیا آپ کے
تشریف لیجانے کے بعد مسلمانان دیوبند جامع مسجد میں جمع ہوئے کہ حاجی صاحب حج
کو تشریف لے گئے کچھ جامع مسجد کا انتظام کیا جاوے چنانچہ متفق الرائے یہ بات
قرار پائی کہ چند شوری کئے جاوین اور منشی فضل حق صاحب مہتمم کئے جاوین تا آنے
حضرت حاجی صاحب جب وہ آجاوین جیسا مناسب سمجھیں کرین چنانچہ اسی مضمون
کی ایک تحریر لکھی گئی اور سب مسلمانون کے اس پر دستخط ہوئے بعد چند روز کے پھر
مدرسہ میں جھگڑا ہوا اور وہ فساد حاجی صاحب کے تشریف لانے تک رفع نہوا آخر
کار آپ قطعی مدرسہ کے کاروبار سے علیحدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اب للہیت نہ رہی۔
بلکہ نفسانیت آگئی فقیر کو ان باتوں سے کیا غرض گو حضرت حاجی صاحب کو مدرسہ و مسجد کا
کاروبار رہا مگر اوقات کے ہمیشہ اس طرح پابند رہے کہ ایک بجے شب کے اٹھنا اور
ورد معمول میں مشغول رہنا اور پھر مکان سے آکر اول وقت صبح کی نماز جماعت سے
پڑھکر حجرے میں آٹھ بجے تک رہنا بعدہ باہر آکر مخلوق خدا کو فیض پہنچانا اس میں جو کوئی
خواستگار بیعت کا ہوا بیعت کیا تعویذ کے خواہاں کو تعویذ دیا اور ذکر اشغال دریافت
کرنے والے کو ذکر اشغال بتائے اس وقت میں آپ کے پاس مدام مجمع کثیر رہتا تھا۔
ہر واسطے والے کا اُسی وقت میں کام کر کے فارغ ہو جاتے تھے اگر کسی کا زیادہ کام ہوا

toobaafoundation.com

تو فرمادیا کہ ٹھہرو چنانچہ آپ کے ہاں مہمان داری کی بہت کثرت رہتی تھی اور ہر مہمان کی تواضع
طرح خاطر تواضع ہوتی تھی آپ کا فقط توکل پر گذر تھا اسی طرح آپ کو ساٹھ برس چھتہ کی مسجد
میں بیٹھے ہوئے ہو گئے کبھی نماز آپ کی قضا نہیں ہوئی بلکہ سوائے چھتہ کی مسجد کے
اور کہیں نہیں ادا کرتے تھے سوائے بیماری کے جیسے اب کئی سال سے بیمار تھے جو
وقت جس کام کا آپ نے مقرر کیا تھا وہ کام اسی وقت پر ہوتا تھا پیشتر جو وقت اہتمام
مدرسہ و جامع مسجد کا تھا اوسی وقت پر کرتے تھے بعد نماز ظہر باب فیض وا ہوتا تھا اور ہر
اوسکے واسطے اپنے اپنے مطالب و مقاصد میں کامیاب ہوتے تھے بعد نماز مغرب
نوافل و ختم خواجگان وغیرہ سے فراغ حاصل کر کے جو کوئی مرید یا مہمان ہو اوس سے باتیں
کرتے تھے سابق میں تو آپ ہمیشہ جمعرات و پیر کو حلقہ کرتے تھے مگر اب بوجہ ضعف
کے نہیں ہوتا تھا اور کچھ یہ بھی سبب ہو گیا تھا کہ پیر جی محمد انور صاحب آپ کے بڑے خلیفہ
پیر و جمعرات کو حلقہ کرتے تھے لوگ وہاں جمع ہوتے تھے۔ عشا سے پہلے کچھ کھانا کھاتے
تھے اور بعد نماز عشا مکان کو تشریف لے جاتے تھے اور جو مستورات آپکے مکان پر جمع
ہوتی تھیں اونکا کام کرتے تھے اور قریب گیارہ بجے کے سوتے تھے اور اگر کوئی آسیب
زدہ آگیا تو قریب بارہ بجے کے سوتے تھے پیشتر ایسے عمل قبل عشا کرتے تھے چونکہ ایک
مرتبہ آپ ایک جن سے کچھ گفتگو کرنے لگے نماز عشا میں کچھ دیر ہوئی جماعت کے واسطے
آدمی منتظر رہے اوسی روز سے اپنے عمل بعد عشا کرتے تھے حضرت حاجی صاحب کو
اپنے اوقات کی بہت پابندی تھی چنانچہ ہر جمعہ کے روز بعد مغرب مولود شریف ہوتا تھا اوس
میں بہت زر کثیر خرچ کرتے تھے اور تا زیست ہمیشہ کراتے رہے ایسے ہی ہر رمضان
شریف میں آپ کا عام لنگر خانہ ہوتا تھا کہ جسمیں دو سو آدمیوں کے قریب کھانا کھایا کرتے تھے
یا ہر تاریخ وصال بزرگان پر نیاز ہوتی تھی اور سبکو کھانا کھلایا جاتا تھا یا ہر سال پیران کلیر شریف
جانا معہ مریدین کے آٹھ نو دس روز ٹھہرنا اور لنگر خانہ جاری کرنا کچھ ایسا ہوتا تھا

toobaafoundation.com

ہو جاتا تھا اور ایسا تصرف ہوتا تھا بلا عرس ہر طرف سے مخلوق آکر جمع ہو جاتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ مجھکو آپ کے تشریف لیجانے کی خبر نہوئی شب کو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ معہ پیرجی محمد انور صاحب کے حضرت مخدوم صاحب کے مزار پر کھڑے ہیں اور مخدوم صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اور ایک چشمہ وہاں پر بہ رہا ہے میں نے وہاں پر وضو کیا اور پانی پیا پھر حضرت حاجی صاحب کے قریب جاکر کھڑا ہوگیا حضرت حاجی صاحب کو مخدوم صاحب نے ایک پگڑی دی اور میری طرف کو اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ پگڑی اس کے سر پہ باندھ دو۔ حضرت نے میرے سر پر باندھ دی اور ایک قلم جو حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ میں پہلے سے تھا وہ مجھکو دیا میں یہ دیکھکر بیتاب ہوا اور چھناری سے پیران کلیر شریف کو روانہ ہوا اوسی روز پیران کلیر شریف میں منشی محمد شفیع نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت مخدوم صاحب کے حوض میں پانی کے اوپر ایک ہاتھ کا پنجہ نکلا ہوا ہے بہت آدمی اسکو دیکھ رہے ہیں اور جو اس کے قریب جاتا ہے وہ پنجہ دور ہوتا ہے نذیر احمد جو اُس کے قریب گیا تو وہ پنجہ اُس کے سر پر رکھا گیا یہ خواب اگلے روز انہوں نے حضرت حاجی صاحب سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ اب وہ آیا چاہتا ہے چنانچہ میں تھوڑی دیر میں پہونچگیا آپنے ہنسکر محمد شفیع سے فرمایا کہ آگیا ایسے قصے آپکے کشف و تصرف کے بہت ہیں کہ جو لکھے جاویں تو ایک دفتر ہو اور یہ کتاب نہایت اختصار کے ساتھ لکھی گئی ہے اور جب آپ اجمیر شریف تشریف لیگئے ہیں غلام بھی خدمت میں تھا اور وہ زمانہ عرس کا تھا ہزار ہا آدمی درویش و دنیا دار جمع تھے جو وقت آپ کے پہونچنے کی خبر ہوئی کہ حاجی صاحب آئے ہیں تو جوق جوق کرکے مخلوق خدا سر رستے میں آگئی اور بہت آدمیوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارے مکان پر تشریف لے چلیں آپنے سب سے انکار کردیا کہ فقیر سرائے ہی میں رہیگا اور جب آپ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر گئے ہیں عجب کیفیت تھی ہر ذرہ خوش آپ سے ملتا تھا اور مجاور سب سلام کرتے تھے اور سر پر ہاتھ رکھوا لیتے تھے

toobaafoundation.com

اور مزار کے اندر جانے میں اور آپ کے مراقب ہونے پر جو لطف و فیض تھا اس کو
نہ زبان بیان کر سکتی ہے نہ قلم لکھ سکتا ہے وہاں سے جو آپ اٹھے تو صوفی جان
صاحب اپنے حجرہ میں لے گئے حضرت حاجی صاحب جا کر بیٹھے ہی تھے کہ گدڑی
شاہ آگئے صوفی جان نے انکو حضرت حاجی صاحب سے ملایا اور بیان کیا کہ آپ کا
نام گدڑی شاہ ہے آپ زائد پچاس سال سے یہاں پہاڑ پر رہتے ہیں اور آپ کی عمر
سو سال سے زائد ہے اور ملک سندھ کے رہنے والے ہیں اور آپ سالک مجذوب
ہیں تھوڑی دیر میں حضرت حاجی صاحب کو ایک جذبی کیفیت پیدا ہوئی اور آپ
سندھی زبان میں شاہ صاحب سے گفتگو کرنے لگے حالانکہ آپ سندھی زبان بالکل
نہیں جانتے تھے مگر یہ جو مشہور ہے کہ اولیاء اللہ سب زبان جانتے ہیں وہ قصہ تھا
اسوقت کے بھی کیفیت عجیب و غریب تھی آخیر میں شاہ صاحب نے صوفی جان کی
طرف مخاطب ہو کر کہا کہ چالیس سال کے بعد میں نے اس شیر کو دیکھا ہے اور جب تک
حضرت اجمیر شریف رہے گدڑی شاہ ملتے رہے اور ہر بار ملنے میں دوسری طرح کی
عجیب کیفیت پیدا ہوتی تھی جو دیکھتے سے تعلق رکھتی تھی اجمیر شریف میں ہی حکیم محمد حسن
و مولوی امیر الدین صاحب نواب جونہ گڈھ حضرت حاجی صاحب کی خدمتمیں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب آپ کی
تشریف لانے جونہ گڈھ کے متمنی ہیں حضور وہاں تشریف لے چلیں آپنے انکار کر دیا مگر بہت عرض معروض پر آپ نے
فرمایا کہ اسطرح چلتا ہوں کہ جہاں میری طبیعت چاہے وہاں ٹھیروں اور جب چاہوں چلا آؤں اور تعظیم و تکریم کچھ نہ ہو
ہر دو صاحب نے وعدہ کیا اور نواب صاحب کو تار دیدیا کہ اس وعدہ پر آنا چاہتے
ہیں چنانچہ نواب رسول بخش صاحب نے بھی جواب تار میں وعدہ کیا اسوقت آپ
جونہ گڈھ تشریف لے گئے اور ایک مسجد میں جا کر ٹھہر گئے جب نواب صاحب کو خبر
ہوئی انہوں نے عرض کر کے بھیجا کہ آپ کے واسطے ایک ایسا مکان تجویز پہلے سے
کر دیا ہے کہ جسمیں سب طرح کا آرام ہے اور سامنے اسکے مسجد بھی ہے آپنے فرمایا

toobaafoundation.com

کہ فقیر تو مسجد ہی میں ٹھہرا کرتا ہے تاجب سب نے عرض کیا تو آپ مکان میں چلے گئے
نواب صاحب ملنے کے واسطے آئے علاوہ اور عرض معروض کے یہ بھی کہا کہ تین سو
روپیہ روز خدمت عالی میں بھیجا کرونگا حضور فقرا کو تقسیم کر دیا کریں آپ نے فرمایا
کہ اس کی کیا ضرورت ہے نواب صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس میں میری نامی
ہے کہ نواب کا پیر آیا اور کچھ تقسیم نہ کیا چنانچہ وہ تین سو روپیہ یومیہ بھیجتے تھے اور فقرا کو
تقسیم کر دیئے جاتے تھے اور ہر وقت ایک ہجوم بہت بڑا آدمیوں کا رہتا تھا اور
نواب صاحب ہمیشہ سلام کے واسطے حاضر ہوتے تھے بعد آٹھ روز کے آپنے فرمایا
کہ فقیر اب جاوے گا نواب صاحب نے قریب بیس ہزار روپیہ کے سامان پیش کرنے
کے واسطے کیا حضرت حاجی صاحب کو یہ بات معلوم ہوگئی آپ نے مولوی امیرالدین
سے فرمایا کہ فقیر اس واسطے نہیں آیا تھا تم صاحبان کی خوشی کرو ہی ایسا ہرگز نہ کیا جاوے
انہوں نے جا کر نواب صاحب سے کہا نواب صاحب خاموش ہوگئے کیونکہ بذریعہ
تار نواب صاحب پہلے وعدہ کر چکے تھے آٹھویں روز آپ دیوبند کی طرف روانہ ہوئے
نواب صاحب نے مولوی امیرالدین کو آپ کے ہمراہ کیا کہ دیوبند پہونچا آویں اور
قصہ آسیب زدہ کا اس طرح ہوا تھا کہ ایک رسالدار مع اپنی اہلیہ کے خدمت میں حاضر ہوا
عرض کی کہ میری زوجہ بارہ برس سے بیمار ہے صدہا طرح کے علاج کئے مگر کوئی فائدہ
نہ ہوا کوئی آسیب بتاتا ہے اور کوئی کچھ بیماری بارہ برس سے صورت حمل بھی اس طرح
سے نمایاں ہے کہ گویا چار ماہ کی امید ہے دائی بھی کہتی ہے کہ ضرور حمل ہے آپ اس کا
علاج کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو انشاء اللہ شب کو بعد مغرب اس کا بندوبست
کیا جاوے گا بعد مغرب آپ نے ایک نقش حاضر ہونے جنات کا روشن کیا اور اس
عورت کے روبرو رکھوا دیا نقش کا روشن کرنا تھا کہ آندھی اس زور سے آئی کہ سب
گھبرا گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان گر جائیں گے اور چھپر ٹوٹے جاتے ہیں مگر نقش روشن

رہا تھوڑی دیر بعد اس عورت نے ایک بہت بڑے قہر آمیز آواز سے کہا کہ مجھکو کیوں طلب کیا ہے کیا تم مجھکو نہیں جانتے کہ میں جنوں کا امیر ہوں اور میرے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے میں ابھی جو چاہوں کر ڈالوں حاجی صاحب نے بہ متانت فرمایا کہ یہ سب درست ہے آپ کو اس واسطے بلایا ہے کہ آپ اس عورت کو کیوں ستاتے ہیں جو کچھ اس سے قصور ہوا ہو معاف کر دو۔ جواب دیا کہ ہرگز نہیں آپ انصاف نہیں کرتے کہ اس عورت نے میرے اوپر کسقدر ظلم کیا ہے کہ میرے بارہ برس کے لڑکے کو اس نے مار ڈالا ہے حاجی صاحب نے فرمایا کیوں کر۔

کہا کہ میرا لڑکا اکثر بلی کی صورت میں سیر کرتا ہوا پھرا کرتا تھا ایک روز اسکے گھر چلا گیا اس کا طوطا اوسکو دیکھکر بھڑکا اس عورت نے اوسکو مار ڈالا۔ اوس روز سے مجھکو اسپر غصہ ہے۔ مگر مسلمان جان کر زیادہ تکلیف نہیں دی حاجی صاحب نے کہا کہ آپ اسکا قصور معاف کر دیں کہا ہرگز نہیں اور پھر غصہ ہو کر کہا کہ حاجی صاحب آپ مجھکو زحمت نہ دیجئے میں جماعت سے محروم رہجاؤنگا۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ میں بھی نماز کو جاؤنگا۔

آپ مسلمان ہیں اور یہ بھی مسلمان ہے آپ اس کا قصور معاف ہی کر دیں۔ بشر سے غلطی بھی ہو جاتی ہے کہا اچھا آپ کے فرمانے سے معاف کیا نقش گل کر دیا اور آپ نماز کو چلے گئے بعد نماز یہ قصہ اس عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا واقعی یہی بات ہے۔ علی الصباح وہ عورت تندرست ہو کر اپنے مکان پر واپس گئی اور بعد چھ ماہ کے اسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ شیرینی لے کر دیوبند آئی۔ اور حاجی صاحب سے ہر دو مرد و زن بیعت ہوئے ایسے قصے بہت سے ہیں۔ علاوہ درویشی کے اعمال کے اندر بھی کمال درجہ کی واقفیت تھی جو اعمال عابدیہ وارادالعابدین سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

toobaafoundation.com

ایک مرتبہ میاں رحمت اللہ شاہ صاحب دیوبند آئے اور پٹھان پورہ کی مسجد میں ٹھہر گئے دو مرتبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ کر چلے گئے کئی روز تک ایسا ہی ہوا ایک روز حضرت نے فرمایا کہ یہاں کیسے آنا ہوا عرض کیا کہ مجھکو کچھ علیحدہ عرض کرنا ہے۔ فرمایا کہ حجرے میں آجاؤ انہوں نے حجرے میں آکر اپنی تمام سرگذشت سنائی کہ میں بہاولپور کے قریب کا رہنے والا ہوں اور آزاد ہوں اور حاجی گلزار صاحب سے مرید ہوں مدت تک اُن کی خدمت میں رہا اور اللہ اللہ کرتا رہا اور اکثر چلے بھی کرائے مگر مجھے کوئی نفع نہ ہوا اب کئی سال ہوئے کہ حاجی صاحب کا انتقال ہوگیا جب سے میں مارا مارا پھرتا ہوں کوئی جگہ اور کوئی درویش نہیں چھوڑا جہاں میں نہ گیا مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی اب مجکو خواب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکی بشارت ہوئی ہے اس واسطے حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو تمہاری نسبت مجکو بھی اشارہ ہوا ہے چنانچہ وہ قریب چھ ماہ کے پٹھان پورہ کی مسجد میں رہے اور کامیاب ہوکر اور خلافت نامہ لکھواکر جس پر پیرجی محمد انور صاحب خلیفہ اول کے بھی دستخط اور مہر ہوئی اور ملک بہاولپور کو چلے گئے۔

ایک مرتبہ داروغہ نورالدین پر خون کا مقدمہ قایم ہوگیا انہوں نے تھانہ دیوبند میں ایک آدمی کو کسی معاملہ میں مارا وہ مر گیا داروغہ صاحب پر مقدمہ قایم ہوگیا بہت تدبیرات کی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی اخیر کو حضرت حاجی صاحب کے قدموں پر آپڑے اور بہت روئے آپ نے فرمایا کہ کچھ نہیں ہوگا۔ جاؤ چنانچہ وہ سہارنپور گئے جاتے ہی مقدمہ خارج ہوگیا۔ بلکہ ترقی ہوگئی ہے

اور مثل اسی مقدمہ کے مقدمہ رئیس منصورپور کا تھا کہ جس میں سکندر شاہ مجذوب مظفرنگر رئیس منصورپور کا دشمن تھا اور کسی شخص کو بھی رئیس مذکور کے بچنے کی امید نہیں تھی حضرت حاجی صاحب کی دعا سے اُن پر فضل ہوا۔ ایسے ہی محمد نعیم خانصاحب رئیس کلاسپور

toobaafoundation.com

کا مقدمہ کہ باہم بھائی بھائیو نمیں تکرار ہو کر عدالت [illegible] نوبت پہونچی اور قریب تھا کہ صاحب
بہت پریشان ہو کر حضرت کے قدموں پر آپڑے آپ نے فرمایا گھبراؤ مت انشاء اللہ
ہر جگہ سے تمکو کامیابی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد مقدمہ ختم ہونے کے صاحب نے کچھ [illegible]
آپ کو دینا چاہا آپ نے فرمایا کہ فقیر نے اپنی ہی حاجت کو [illegible] ایسا ہی قصہ
رئیس فرخ نگر کے مقدمہ کا ہوا اور یہ تو قصہ ہے [illegible] کنور محمد عبد العلیم
صاحب رئیس چھتاری سے جب انگریز صاحب [illegible] ناراض ہوگئے [illegible]
مذکور کو بگاڑ دیا بلکہ دشمن کر دیا کنور صاحب نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا تسلی رکھو چنانچہ ویسا ہی ہوا
اور جب حضرت حاجی صاحب مقام نذری سے واپس ہوئے تو بخواہش کنور صاحب
چھتاری تشریف لائے اور دو روز چھتاری قیام کیا اسوقت کنور صاحب نے ایک
سینی میں روپیہ اور دوسری سینی میں کچھ کپڑا اور جوڑے رکھکر پیش کئے آپ نے فرمایا
فقیر اسواسطے نہیں آیا تمہاری خواہش کے موافق آگیا ہے اگر فقیر اس طرح [illegible] لیتا تو
بہت کچھ جمع کر لیتا ہاں مسجد چھتہ میں جو مسجد ہے ایک [illegible] تو لے لیتا ہوں
چنانچہ سب سامان واپس کر دیا غرض ایسے قصے بہت ہیں جو بسبب طول [illegible]
نہیں لکھے بلکہ ان میں ہی اختصار کیا گیا اور آپ کی دعا سے اولاد کا ہونا [illegible]
روزگار کا ملنا اس کی کوئی انتہا نہیں ہی آپ کے پاس بکثرت مہمان باہر کے آتے تھے
آپ بہت خلق سے پیش آتے تھے [illegible]
پچاس تعویز لیکر بھی یہ کہتے رہتے کہ حضرت فلانا [illegible] رہگیا مگر آپ کبھی غصہ
نہ ہوتے بلکہ ہمنے اس وقت میں دیکھا ہے کہ بعض حضرات نے آپ کو ضعیفی کے وقت
طرح طرح کی تکلیفیں پہونچائیں اور دل پہونچائی [illegible] سے سچی بات
کہنے سے نیک کام کرنے سے مقبول۔

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔
مگر آپ نے ان کے واسطے ہی کبھی زبان نہیں ہلائی بلکہ آپ اکثر یہ فرماتے کہ جو شخص کو صبح سے شام تک بُرا کہتا ہے میں اوسکو رات کو معاف کر دیتا ہوں اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ فقیر وہ ہے جو بُرا کہنے والے کو بھی بُرا نہ کہے اور کوئی بدنی یا قلبی یا عملی تکلیف نہ پہونچائے اوس کی رضا پر راضی رہے البتہ اُسوقت آپ کو بہت غصہ ہوتا تھا جب آپ سے کوئی کہدیتا تھا کہ فلاں نے جائز کو ناجائز اور حرام کو حلال اور حق کو ناحق کیا ہے اُسوقت تو جو سامنے آجاتا تھا بگڑ جاتے تھے مگر پھر کچھ دیر بعد غصہ رفع ہوجاتا تھا آپ کی مرتبہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں جو آپ ساتویں حج کو گئے تھے منشی علی احمد بھی آپ کے ہمراہ تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم جب حج کر چکے تو ہم کو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب مدینہ منورہ کچھ دیر سے جاوینگے تو ہم چند اشخاص کا یہ خیال ہوا کہ کہاری بیبو کو جو قافلہ جاتا ہے اسمیں ہم بھی چلیں اور پختہ ارادہ کر لیا ہم سب حضرت کی خدمت میں اجازت کے واسطے گئے حضرت نے ارادہ مذکورہ بالا سنکر سرنگوں کیا اور کچھ دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ تمہارا جانا مناسب نہیں بلکہ جو رفیق تمہارا اس قافلہ میں جانے کا ارادہ کرے اسکو بھی روک دو یہ سنکر ہم سب نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا کہ کوئی مصلحت ہے پھر کئی روز کے بعد حضرت صاحب معہ قافلہ کے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے میری طبیعت راستہ میں خراب ہوگئی اور پیچش وخون آنے لگا رابق میں پہونچکر حضرت نے مچھلی پکوائی۔
جب کھانا آیا فرمایا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ میری طبیعت اچھی نہیں فرمایا کھاؤ انشاء اللہ نفع ہوگا۔ چنانچہ میں نے کھایا اور میری سب تکلیف رفع ہوگئی اور اسی روز یہ بھی فرمایا کہ جس قافلہ میں تم جاتے تھے وہ رَو میں بہ گیا یہ سنکر خاموش ہوگیا دوسرے روز راستہ میں مدینہ منورہ کے واپس شدہ قافلہ سے معلوم ہوا کہ وہ قافلہ

toobaafoundation.com

کہاری ہمبو میں بوجہ رُو آنے کے غرق ہوگیا۔

ایک دفعہ محمد قاسم صاحب کمشنر بندوبست گوالیار پر مقدمہ قایم ہوگیا اور ایک لاکھ پچھتر ہزار رو پیہ ان کی طرف نکالا گیا۔ اسوقت انہوں نے حضرت حاجی صاحب کو اپنی پریشانی کا حال لکھا آپ نے تحریر فرمایا کہ گھبراؤ مت فقیر دعا کر رہا ہے انشاء اللہ بہتر ہوگا اور انہیں دنوں مولوی معین الدین صاحب برادر کلاں کمشنر صاحب واسطے دعا کرانے کے اجمیر شریف گئے تھے وہاں جاکر جو بزرگون کی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ ایک بزرگ تارہ گڈھ میں ہیں اور بہت بڑے بزرگ ہیں مگر پانچ روپیہ پہلے لے لیتے ہیں جب بات کرتے ہیں۔ اور کام ہوجاتا ہے وہ فوراً دس روپیہ لیکر ان کے پاس پہونچے اور دس روپے ان کے سامنے رکھدیئے اور اپنا مطلب ظاہر کیا بزرگ صاحب نے سنکر جواب دیا کہ کل جواب دیا جاویگا آج تم ٹھہرو اور دو تعویذ دیئے کہ ایک تم اپنے بازو پر باندھ لو اور ایک اپنے بھائی کے یہ جواب سنکر شہر کو چلے آئے اور آتے ہی ایک تعویذ بذریعہ خط اپنے بھائی کے پاس روانہ کردیا اور دوسرا تعویذ اپنے واسطے طاق میں رکھدیا کہ صبح کو سلواکر باندھ لونگا اگلے روز صبح کو جو دیکھا تو تعویذ طاق میں نہ ملا ہرچند تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ لگا کہتے تھے کہ مجکو بہت افسوس ہوا پھر میں اُن کی خدمت میں گیا انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ تم بڑے بے ادب ہو خدا کے کلام کو گوبر پر رکھدیا دیکھو تمہارا تعویذ اوس درخت میں ٹنگ رہا ہے لہذا میں نے اوٹھکر تعویذ کھول لیا اور پھر اپنے جواب کے واسطے عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ تم گھبراو مت تمہارے بھائی کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا تمہارے بھائی کی امداد پر حاجی محمد عابد حسین صاحب ہیں اور ان کی وجہ سے حضرت مخدوم صاحب معہ پیران چشت وہاں موجود ہیں بلکہ خواجہ صاحب بھی۔

اسوقت مجھکو حضرت حاجی صاحب کی حقیقت معلوم ہوئی ورنہ میں معمولی بات

toobaafoundation.com

جاتا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمد قاسم صاحب کمشنر بری ہو گئے اور کوئی انکا کچھ نہ کر سکا۔

ایک مرتبہ ایک تھانہ دار صاحب حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں بحصول زیارت حاضر ہوئے آپ نے انکی طرف کچھ توجہ نہ کی وہ بہت دیر بیٹھے رہے جب آپ اٹھنے لگے تھانہ دار مذکور نے عرض کیا کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہے۔ فرمایا کہو انہوں نے کہا کہ میں ایک مقدمہ میں مبتلا ہو گیا تھا. خداوند تعالے نے مجھکو اس سے بری کردیا مگر اُس میں جو میرے اوپر حال گذرا ہے اسکو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے ایک نوکر اپنی گھوڑے چھ پیسہ روز کا گھانس کھودنے پر رکھ لیا تھا اور شرط اُس نے یہ کی تھی کہ شام کے وقت روزانہ پیسہ لے لیا کرونگا اور وہ تا مقدمہ میرے پاس رہا مقدمہ کے دوران میں اوس نے ایک روز شام کے وقت مجھ سے پیسے مانگے اسوقت میرے پاس نہیں تھے میں نے کہا کہ کل لے لینا اوس نے کہا کہ ابھی دیدیجئے اس پر مجھکو بہت غصہ آیا فوراً ایک شخص سے قرض لیکر اسکو پیسہ دیدیئے اور وہ پیسہ لے کر چلدیا اُسوقت مجھکو یہ خیال ہوا کہ شاید اس کی کسی عورت سے ملاقات ہے جو یہ روزانہ پیسہ لیکر جاتا ہے اسکو اُسی جگہ پکڑ کر ٹھوکنا چاہئے۔ میں تھوڑے ہی فاصلہ سے اسکے پیچھے ہو لیا وہ آبادی سے باہر چلا میں بھی اوسکے پیچھے چلا پھر ایک میدان آگیا اور وہ ملازم میری نظروں سے غایب ہو گیا۔ میں ایک درخت کے قریب چھپ کر کے کھڑا ہو گیا اور دیکھا کہ اس میدان کو چند آدمی صاف کر رہے ہیں جب وہ صاف کر چکے تو سقے نے آکر چھڑکاؤ کیا۔ پھر اور آدمیوں نے آکر فرش بچھایا جب فرش ہو گیا تو اسوقت ہر طرف سے سواریاں آنی شروع ہوئیں بڑی بڑی شان و شوکت کی۔ پھر سب سواریوں سے اتر کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اوسی میں وہ نوکر بھی لباس عمدہ پہنے ہوئے بیٹھا ہوا دیکھا۔ پھر حاکم کے سامنے مقدمات پیش ہوئے۔ اول مثل میری پیش ہوئی۔ اوسپر یہ حکم ہوا کہ چودہ برس کی قید کیا جائے یہ سُنکر وہ نوکر اٹھا اور ہاتھ جوڑ

toobaafoundation.com

کر عرض کیا کہ یہ اول ہی قصور ہے معاف کیا جاوے اس بات کو سنکر حاکم نے معاف کر دیا پھر اور مقدمات پیش ہوئے کسی پر کچھ حکم ہوا کسی پر کچھ۔ اخیر میں مثل مدرسہ عربی کی پیش ہوئی۔ اوسپر یہ حکم ہوا کہ حاجی محمد عابد کے سپرد کی جائے اور آپ کو وہ مثل فوراً دیدی گئی اور محفل برخاست ہوگئی پھر اسی طرح سے اپنی اپنی سواری میں سوار ہوکر چلے گئے اور میں بھی وہاں سے واپس آکر سرائے میں آگیا صبح کو وہ نوکر اپنے وقت مقررہ پر آیا میں نے اوس سے کہا کہ آج گھانس کو مت جانا آج مقدمہ پیش ہوگا۔ گھوڑی کو کھینچکر میرے ساتھ چلنا اس نے گھوڑیکو کھینچکر کہا کہ سوار ہولویں نے کہا تم سوار ہولو میں پیدل چلونگا اوس نے کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا میں خاموش ہوگیا۔ اور ہم دونوں کچہری تک پیدل گئے۔ اور راستہ میں اون سے کہا کہ تم پیشی مقدمہ کے وقت میرے سامنے رہنا اوس نے کہا بہت اچھا جاتے ہی مقدمہ پیش ہوگیا۔ حاکم نے مثل دیکھکر دو برس قید تجویز کی فوراً میرا وکیل اوٹھکر گفتگو کرنے لگا کہ یہ پہلا قصور ہے قابل معافی ہے۔ تھوڑی دیر حاکم نے خاموشی کی پھر مجکو بری کر دیا جب یہ بات ہولی تو مجھکو نوکر کی قدر ہوئی میں نے سرائے میں جاکر اس قصہ کو ملازم سے دریافت کیا اور اپنی چشم دید سب بیان کیا۔ اوس نوکر نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ تم پر یہ بات کھل گئی۔ خیر یہ مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ یہ کہکر باہر چلا گیا پھر نہیں آیا بہت تلاش کیا مگر اب تک اون کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اوسی روز سے میں آپ کی زیارت کا مشتاق تھا حاجی صاحب نے سنکر جواب دیا کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے اور نہ میں ایسی بات سناکرتا ہوں جو تمہارا مطلب ہو وہ کہو یہ کہکر فوراً مکان میں چلے گئے۔ میاں محمد ہاشم ومیاں سید حسن جو اس حال کو سن رہے تھے جب حضرت مکان میں چلے گئے پھر تھانہ دار صاحب سے دریافت کیا پہلے تو انہوں نے انکار کیا پھر بمشکل تمام حال بیان کیا اوسوقت ہر دو کو خیال ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے بمصلحت پوشیدگی ہوا ہے۔

toobaafoundation.com

ڈاکٹر عظیم الدین بیان کرتے ہیں ۱۳۱۱ ہجری میں جب حضرت حاجی صاحب معہ
پیرجی انور صاحب حج کو گئے تھے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا بعد حج کے جب ہم مدینہ
منورہ پہونچے تو میں زیارتیں کرتا ہوا بہت دور جنگل میں چلا گیا وہاں ایک بزرگ کو
چھپر میں پڑا ہوا دیکھا میں ان کے قریب گیا۔ دیکھا تو وہ بیمار تھے ان سے چلا پھرا
نہیں جاتا تھا۔ میں سلام کر کے تھوڑی دیر ان کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ اور اپنے
واسطے دعا کو کہا۔ اونہوں نے فوراً یہ جواب دیا کہ تم ایسے قافلہ میں ہو جسمیں دو شخص
ہیں حاجی محمد عابد و پیرجی محمد انور۔ اونسے کیوں نہیں دعا کراتے اور اعتقاد رکھتے۔
میں خاموش ہو گیا۔ اوس روز سے مجھکو حضرت حاجی صاحب کی قدر و منزلت معلوم ہوئی
پھر جب دعا کے واسطے عرض کیا گیا کامیاب ہوا۔ آپ کے وصال سے پہلے
میاں جی کریم بخش نے یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ ایک فرشتہ ایک سبز چادر ریشمین کو جو
نہایت خوبصورت ہے پکڑے ہوئے اوڑتا ہوا آسمان سے میرے قریب آیا میں
نے اوس سے کہا کہ یہ کس کی چادر ہے اوس نے کہا کہ یہہ حاجی محمد عابد صاحب کی
ہے یہہ کہکر فوراً چلا گیا میں نے چاہا کہ اس سے دریافت کروں مگر وہ میری نظر سے
غائب ہو گیا۔ اور جس روز وصال ہوا اوس روز ایک بخاری طالب علم نے جو نہایت
نیک تھا یہ خواب دیکھا کہ ایک آسمان پر سے نقرئی گھوڑا بہت خوبصورت اوترا
اور دو فرشتے بھی اوسکے ہمراہ تھے میں نے اوس گھوڑے نقرئی پر سوار ہونا چاہا مگر ان
فرشتوں نے مجھے منع کر دیا۔ اور کہا کہ یہ ایک بہت بڑے شیخ کی سواری کے لئے
ہے اور چلدیا بعد تھوڑی دیر کے دیکھتا ہوں کہ اوسی نقرئی گھوڑے پر ایک بزرگ بہت خوب
نیک سیرت سوار ہیں میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہا مگر ان فرشتوں نے مجھے
ہٹا دیا اور کہا کہ تم مصافحہ کے قابل نہیں اور فوراً چلدیئے میں اوس کے پیچھے بہت
دوڑا مگر وہ ایسا تیز رفتار تھا کہ مجھسے نہ پکڑا گیا اور پھر آسمان کی طرف کو چلا گیا۔ جب میں

toobaafoundation.com

آنکھ کھلی تو میں نے یہ تعبیر لی کہ کسی بہت بڑے بزرگ کا انتقال ہوگا اور مجھکو اُنکے جنازہ کی نماز نہیں ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسوقت جنازہ کی نماز کے واسطے کھڑے ہوئے ہیں تو میں بہت بھاگا مگر مجکو جنازہ کی نماز نہ ملی۔

حضرت حاجی صاحب کو ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو بخار ہوا اور کچھہ سینہ میں درد ہوا اور غفلت زیادہ ہوئی مگر یہہ سبکو معمولی سی بات معلوم ہوتی تہی۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تہا۔ اور نماز کے وقت ہوش ہوتا تھا چنانچہ اب کی مرتبہ بہی یہ ہی خیال تہا مگر جمعرات کے روز ۲۷ ذالحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو زیادہ طبیعت خراب ہوئی اور قریب ساڑہے چار بجنے کے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بجا ہے۔ عرض کیا گیا کہ چار بج چکے ہیں آپنے عصر کی نماز کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھے فوراً وصال ہوگیا۔ جمعہ کے روز ۲۸ ذوالحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو گیارہ بجے کے بعد قریب مزار شاہ رشید احمد صاحب دفن ہوئے۔

آپ کے ان چار خلفا کا آپ کے سامنے وصال ہوگیا۔ پیرجی محمد انور صاحب و ہدایت شاہ صاحب۔ و نعیم شاہ صاحب و رحمت اللہ شاہ صاحب۔ پیرجی محمد انور صاحب رہتوی۔ جنکا وصال ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۴ ہجری کو بمقام دیوبند ہوا ان کے خلیفہ مولوی امانت علی صاحب نکودر ضلع جالندہر میں موجود ہیں۔

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ وفات دوست جناب حاجی محمد عابد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سبحہ و فہر

تصنیف مولوی احمد حسن صاحب دیوبندی

گذشت از دار فانی کاملے سیدے	کہ دیدار حق بود دیدار او	بگفتند پیش حاجی محمد عابد حسین
نہاد از اندر گنبد ہمی شد سوئے او	بدہ اول عشر یوم الخمیس	کہ عابد بدرگاہ حق کرد ناز

toobaafoundation.com

ہم آن بست و ہفتم ز ذی الحجہ بود / شدہ دفن در شاہ شیدائے ہو
بوصل خدا گشت بشاش رو / دریغا چنین چشمہ فیض رفت
باو بیہ قبل از نماز جمعہ / کہ مقطوع از خلق شد فیض او

بگش احمد آہ از رحلتش   لَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا بگو

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خانصاحب غریب سہارنپوری

بحر ہستی کی بھری ہے کیا تیرے سر میں ہوا / ہے حباب آسا ترا اے بیخبر نقش حیات
آٹھ آٹھ آنسو رولائیگا شکر خندہ تجھے / ایکدن چکھنا ہے غافل تلخئ زہر ممات
جب مزا ہے بیٹھے بیٹھے بار لائے نخل عمر / خشک لب کیوں ہیں میان چشمہ آب حیات
کر نظارہ حادثوں کا چشم عبرت کھولکر / جا رہے ہیں وہ کہ تھی فخر زمانہ جنکی ذات
سوتے سے ایکدم اٹھائے فیض کے دریا سے گم / ہو گئے دنیا سے حضرت عابد عالی صفات
خلد میں ہو عابد والا گہر کا گھر غریب / یہ دعا وہ ہے کہ ہے جس سے عیان سال وفات

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خانصاحب غریب سہارنپوری

ہست این رسم کہن در روزگار / چون اجل آید ہمے گوید کہ خیز
روز آن داری کہ بر شیرے زنی / با قضا کے میتوان کردن ستیز
چون عروس مرگ مے خواہی شدن / رو بدست آور ہمہ ساز جہیز
خون چہ میریزی بمرگ دیگران / بر مآل خویشتن خون مے بریز
گر خصالت چون محمد عابد است / کن برون از سر خیال رستخیز
زانکہ رضوان گفت بر مرگش غریب / عابد آمد در بہشت عطر بیز

۱۳۳۱ ھ ۱۳۳

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خانصاحب غریب سہارنپوری

حاجی عابد کہ دیوبند میں تھا — بیک رو نیک خجستہ صفات
محو رہتا تھا زاہدوں کی طرح — ذکر و شغل و نماز میں دن رات
تھی زمانے کی خوبیاں اس میں — ذات عالی تھی مجمع الحسنات
تھا فرشتہ بشکل انسانی — جیسے ظلمات میں ہے آب حیات
اس لئے اے غریب غور سے دیکھ — افضل الفاضلین ہی سال وفات
١٣١٩ھ

قطعہ تاریخ تصنیف حکیم سید مولوی محمد ممتاز علی صاحب ممتاز مرادآبادی

محب خدا حاجی عابد حسین — کہ بودند شیخ زمان و زمین
سروش از وصالش بہ ممتاز گفت — مدار المہام بہشت بریں ہ/
١٣٣١ھ

تمام شد

toobaafoundation.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ دیگر

چشتیہ صابریہ جو حضرت شاہ محب اللہ صاحب الہ آبادی سے جاری ہے

ذکر حضرت - شیخ محب اللہ صاحب الہ آبادی صدیقی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت ابو سعید گنگوہی کے تھے۔

صاحب اقتباس الانوار و صاحب مصنف حدایقہ داودی نے وجہ درویشی آپکی اس طرح لکھی ہے کہ آپ کو وحدت الوجود کے مسایل میں بہت تحقیق تھی۔ آپ بہت علماؤں و درویشوں کی خدمت میں گئے اور مسایل وحدت الوجود میں گفتگو کی مگر کچھ تشفی نہ ہوئی۔ پھر آپ نے سنا کہ شیخ ابو سعید گنگوہ میں ایک بزرگ ہیں۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وحدت الوجود کا مسئلہ پیش کیا۔ شیخ نے فرمایا کہ بھائی تم مولوی ہو بادی النظر میں میرے سمجھانے سے تمہاری تشفی نہ ہوگی۔ اگر تمہیں یہ مسئلہ تحقیق کرنا ہے تو تم کچھ روز مسجد کے حجرہ میں دل یکسو کر کے بیٹھ جاؤ۔ تم پر یہ مسئلہ خود کھل جائے گا۔ آپ نے یہ منظور کیا اور علیحدہ حجرہ میں بیٹھ گئے اور بعد چند روز کے آپ انا انا کہنے لگے اور مسئلہ وحدت الوجود کا آپ کے اوپر کھل گیا۔ اسوقت آپ شیخ سے بیعت ہوئے اور شیخ کی خدمت میں رہنے لگے اور حالت آپ کی بہت جلدی ترقی کر گئی۔ یہانتک کہ شیخ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ جب شیخ نے خلافت عطا فرمائی تو آپ نے متعجب ہو کر کہا

toobaafoundation.com

کہ مجکو خلافت کیسی ہیں نے کیا کسب کیا ہے اور جو ہیں نے بزرگوں سے سنا ہے یا کتابوں ہیں دیکھا ہے وہ بات میرے اندر کوئی نہیں پائی جاتی۔ شیخ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت آج شب کو میرے پاس آکر بیٹھو سب بات پیدا ہو جاوے گی آپ خاموش ہو گئے۔ اور شب کو شیخ کی خدمت میں تنہا حاضر ہوئے۔ برکت صحبت شیخ سے رازہائے بستہ کا انکشاف ہو گیا یعنی تمام مقامات کھل گئے بعد چند روز کے شیخ نے آپ کو صدر پور وطن جانے کی اجازت دیدی آپ وہاں گئے اور کچھ عرصہ تک ٹھہرے پھر آپ رودلی تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس ہو کر آپ نے الہ آباد کی سکونت اختیار کی ابتدا میں آپ کے اوپر بہت تنگی گذری اور پھر بہت بڑا قبول عظیم پایا۔ اور اس زمانہ میں بہت بڑے اکابر وقت و بزرگ و باخدا بیمثل تصور کئے جاتے تھے کہ آپ کی توجہ بیماروں پر بغایت موثر تھی۔ اور علوم ظاہری میں علمائے وقت سے سبقت لے گئے تھے۔ چنانچہ تصنیفات آپ کی بہت ہیں جیسے کتاب شرح فصوص وغیرہ وفات آپکی بروز پنجشنبہ۔ ۹۔ رجب ۱۰۵۹ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار الہ آباد میں ہے۔

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر سید شاہ محمدی خلیفہ شاہ محب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ مولد قصبہ امروہہ مرقد اکبر آباد وفات ۱۲۔ رجب	۱۱۰۷ ہجری
ذکر سید شاہ محمد حامد مکی خلیفہ شاہ محمدی قدس اللہ سرہ۔ مولد مکہ معظمہ مرقد امروہہ۔ وفات ۱۱ رجب	۱۱۴۰ ہجری
ذکر سید۔ شاہ عضد الدین بن شیخ حامد برادر زادہ حضرت شاہ محمدی قدس اللہ سرہ مولد و مرقد قصبہ امروہہ وفات ۲۷۔ رجب	۱۱۷۲ ہجری
ذکر سید۔ عبد الہادی یا بقولے صدیقی خلیفہ شاہ عضد الدین قدس اللہ سرہ مولد و مرقد قصبہ امروہہ۔ وفات روز جمعہ ۴۔ رمضان۔	۱۱۹۹ ہجری
ذکر سید عبد الباری نبیرہ حضرت عبد الہادی قدس اللہ سرہ۔ مولد و مرقد	

toobaafoundation.com

ذکر حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولائتی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت سید عبدالباری امروہی کے ہیں آپ کا حال بزرگوں سے ایسا سنا گیا ہی کہ آپ ولایت کے رہنے والے سید فاطمی تھے اور ابتدا میں آپ سید رحم علی صاحب قادری سے بیعت تھے کہ جسکا نسب طریقت یہ ہے کہ شاہ عبدالرحیم مرید سید رحم علی کے وہ مرید سید عبدالرزاق کے وہ مرید سید عبدالحی کے وہ مرید سید محمد غوث کے وہ مرید سید ابو محمد کے وہ مرید سید شاہ محمد کے وہ مرید قمیص الاعظم کے وہ مرید سید الیاس کے وہ مرید سید عبدالحق کے وہ مرید سید مولانا مغربی کے وہ مرید سید احمد قدسی کے وہ مرید سید عبدالقادر کے وہ مرید سید عبدالوہاب کے وہ مرید سید موسی کے وہ مرید سید یحیی زاہد کے وہ مرید سید زین الدین کے وہ مرید سید عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے۔ آپ سیر ہندوستان کی کرتے ہوئے پھرتے تھے کہ سیر کرتے کرتے امروہہ جانکلے اور بخدمت سید عبدالباری حاضر ہوئے۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ سید عبدالباری کے چہرہ پر ایک حلقہ زرد رنگ کا نمودار ہوا اور تمام چہرہ پر پھیل گیا۔ یہ دیکھکر آپ کو کیفیت ہنسی کی طاری ہوئی۔ اور بہت دیر تک آپ پر رہی پھر آپ سید صاحب موصوف سے بیعت ہوئے اور کچھ عرصہ تک خدمت میں رہکر بعد حصول خلافت آپ سہارنپور آکر مقیم ہوئے آپ کی صحبت بابرکت سے مخلوق کو فیض تھا۔ اتفاقا اوسی عرصہ میں شاہ سید احمد صاحب مجاہد سکھوں پر جہاد کرنے کی غرض سے سہارنپور تشریف لائے آپ بھی بہمراہی سید صاحب جہاد کے واسطے گئے۔ ۲۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری میں بمقام پنجتار آپ شہید ہوئے۔

ذکر حضرت میاںجی شاہ نور محمد جھنجھانوی علوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولائتی کے تھے آپ بہت بڑے شیخ زمان صاحب

toobaafoundation.com

طریقت وصاحب فیض ہوئے ہیں آپ رہنے والے جھنجانہ کے تھے. مگر آپ معلم گیری بمقام لوہاری جو قریب تھانہ بھون کے ہے کیا کرتے تھے اور اکثر اسی جگہ رہتے تھے آپ سے بہت مخلوق خدا کو فیض ہوا اور بہت کچھ کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں. آخیر وقت میں آپ بیمار ہو کر لوہاری سے جھنجانہ چلے گئے تھے وہاں جاکر ۲. شوال ۱۲۵۹ھ ہجریہیں وفات پائی - مزار پر انوار جھنجانہ میں ہے - آپ کے خلیفہ یہ ہیں. حافظ ضامن صاحب شہید. وحضرت حاجی امداد اللہ صاحب. ومولوی شیخ محمد صاحب قدس اللہ اسرارہم -

ذکر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر فی سبیل اللہ فاروقی تھانوی مکی قدس اللہ سرہ العزیز آپ بہت بڑے شیخ المشائخ امام الطریقت کاشف الحقیقت قطب الزمان محبوب خلائق شہرہ آفاق عالم میں ہوئے ہیں اور بہت مخلوق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی اور بڑے بڑے مشائخ نے آپ سے استفادہ کیا اور تمام روے زمین پر آپکا فیض پہونچا. کوئی ملک ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ جہاں آپ کا خلیفہ نہو اور کوئی بشر ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ جو آپ کے حالات سے واقف نہو آپ عجیب منبع الفیوض وبرکات تھے. میں نے خود مکہ معظمہ میں دیکھا کہ علاوہ صلحاے ہند کے ہمیشہ آپکے گرد شام ومصر وروم ودیگر ممالک کے برگزیدہ علما ومشائخ جمع رہتے تھے آپ اصل رہنے والے تھانہ بھون کے تھے. بعد غدر آپ مکہ معظمہ کو ہجرت کر گئے اور اسی جگہ بروز چہار شنبہ ۱۲. جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ ہجری میں وفات پائی. مزار پر انوار جنت المعلےٰ میں ہے. قریب مزار مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب جنہوں نے ۱۳۰۸ھ ہجریہیں وفات پائی ہے. خلفائے آپ کے بہت ہیں مگر مشہور خلیفہ آپکے مولوی رشید احمد گنگوہی سلمہٗ وحاجی محمد عابد صاحب دیوبندی سلمہٗ ومولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ومولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحکیم ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں

toobaafoundation.com

مفصل حالات آپکے شمایل امدادیہ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔

ذکر سلسلہ نظامیہ

ذکر حضرت شیخ نظام الدین سلطان الاولیا بدایونی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلفاے نامدار و محرمان اسرار و محبان باوقار شیخ فرید الملت والدین گنج شکر اجودہنی کے ہیں آپ کا نام نامی محمد ابن احمد بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشائخ اور نظام اولیا۔ آپ محبوبان و مقربان درگاہ الہی سے ہیں دیار ہندوستان آپکے آثار برکات انوار سے مملو و مشحون ہے آپ بدایون میں تولد ہوئے جب آپ پانچ برس کے ہوئے آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی زلیخا نے آپ کی پرورش و تربیت میں بہت جانفشانی کی۔ آپنے دہلی میں علوم حدیث و تفسیر و صرف و نحو و منطق و معانی و ادب تحصیل کیا اور پھر اجودہن تشریف لے گئے۔ اور بشرف صحبت شیخ نجیب الدین متوکل بدست شیخ فرید الدین حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوئے اور مجاہدہ و ریاضت میں پڑے اور چھہ پارہ قرآن مجید کے حضرت گنج شکر قدس اللہ سرہ سے تجوید سیکھی اور چھہ باب عوارف کی بھی سند حاصل کی پوچھا کہ کیا حکم ہے تعلیم کو ترک کروں اور نوافل میں مشغول ہوں فرمایا ہم کسی کو تعلیم سے منع نہیں کرتے ہیں وہ بھی کسیقدر کرو یہانتک کہ کون غالب آتا ہے درویش کو قدرے علم چاہیے۔ بعد اس کے آپ نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی میں بموضع غیاث پور کہ اب خانقاہ اسی جگہ ہے ساکن ہوئے ابتدا میں آپ پر بہت تنگی ہوئی اور پھر قبول عظیم پایا۔ اور ابواب فتوح آپ پر مفتوح ہوئے کہ جسپر سلاطین زمانہ حسد کرتے تھے اور نقصان اوٹھاتے تھے آپ تنہا شب کو حجرہ میں رہتے تھے اور دروازہ بند فرمالیتے تھے ساری رات راز و نیاز میں رہتے تھے جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے

toobaafoundation.com

جمال باکمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہیں اور از بس بیداری شب سے آپ کی مبارک آنکھیں سرخ رہتی تھیں۔ چنانچہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے وصف میں یہ شعر کہا ہے **شعر**

تو شبینہ مے نمائی بہ بر کہ بودی امشب ۔ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار داد ۔

نکتہ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بیاہے تھے اور میں آنکھ لگے ہوں۔

اس جگہ تبرکاً بعض ملفوظات آپکے لکھے جاتے ہیں۔

فرمایا بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ ولایت ایمانی اور عرفانی کو زوال جائز ہے۔ ولایت احسانی کو زوال نہیں۔

فرمایا عشق اولیاء کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے۔

فرمایا کہ مجھکو واقعہ میں ایک کتاب دی اوس میں لکھا ہوا تھا کہ جبتک تجھ سے ہو سکے دل کو راحت پہونچا اسلئے کہ دل مومن کا ربوبیت کا محل ہے

فرمایا کہ بازار قیامت میں کسی سامان کو ایسا رواج نہ ہوگا جیسا کہ دریافت دلوں کا ہوگا

فرمایا کہ قفل سعادت کی بہت کنجیاں ہیں سب کنجیوں کے ساتھ تمسک کرنا چاہیے۔ اگر ایک سے نہ کھلے شاید دوسری سے کھلجائے

فرمایا کہ جس وقت خواجہ نے مجکو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے علم دیا عقل دی عشق دیا جسمیں یہ تین صفتیں ہوں وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب نبتا ہے۔

فرمایا شیخ احمد بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ اُمی تھے تمام مسائل شرعیہ کی تحقیق میں رہتے تھے جب انہوں نے دنیا سے رحلت کی تو ایک رات میں نے انکو خواب میں دیکھا وہ اسی طرح پر مشغول ہیں یعنی حسب عادت مجھسے مسائل احکام شرعیہ پوچھتے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حالت

toobaafoundation.com

حیات میں کام آتا ہے کیا تم مرے نہیں ہو. کہا. تو اولیاء خدا کو مردہ کہنا ہے۔ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مولانا احمد رحمتہ اللہ علیہ حافظ مرد خدا اور دانشمند تھے ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تھا کہ حدود قصبہ سرسے میں میری ملاقات ان سے ہوئی. کہا کہ جسوقت تم روضہ متبرکہ شیخ پر پہونچو تو میرا سلام پہونچانا۔ اور کہنا کہ میں دنیا نہیں طلب کرتا ہوں اس کے طالب تو بہت ہیں اور عقبیٰ بھی یہی حکم رکھتی ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔

حکایت۔ کسی متعلم نے اور ونکی ہڈیوں کے ساتھ تھوڑی سی مٹی راہ سے اٹھا کر ایک کاغذ میں لپیٹ لی جسوقت آپ کی خدمت شریف میں ہر ایک آدمی نے اپنا اپنا ہدیہ پیش کیا متعلم نے بھی اس کاغذ کی پوڑیا کو سربستہ رکھدیا خادم نے حسب معمول بعد پیشکش اون ہدایا کا اٹھانا شروع کیا۔ جب نوبت اس کاغذ کی پوڑیہ کی آئی فرمایا کہ اسکو اسجگہ رہنے دے یہ سرمہ شریف خاص ہماری آنکھ کے واسطے ہے وہ متعلم تائب ہوا۔ آخر وقت میں کہ جب آپ اس عالم سے رحلت فرماتے تھے پوچھتے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور میں نے نماز پڑھ لی یا نہیں۔ حاضرین عرض کرتے کہ آپنے نماز پڑھ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑھ لیں۔ آپ ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے۔ وفات آپ کی بروز چہارشنبہ ۱۶۔ ربیع الاخر سنہ ۷۲۵ھ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی اکیانوے یا چورانوے برس کی ہوئی. مزار پر انوار آپ کا دہلی کہنہ میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ نظام الدین شیرازی وفات سنہ ۷۱۸ھ ہجری مزار دہلی و قاضی محی الدین کاشانی وفات سنہ ۷۱۹ھ مزار دہلی۔ و خواجہ علاؤالدین بن شیخ بدرالدین سلیمان وفات سنہ ۷۲۰ھ ہجری مزار اجودہن۔ و خواجہ شمس الدین خواہرزادہ امیر خسرو شاعر وفات سنہ ۷۲۲ھ ہجری و خواجہ امیر خسرو بن امیر سیف الدین تولد بمقام مومن آباد عرف پٹیالہ وفات بروز چہارشنبہ ۱۶۔ شوال سنہ ۷۲۵ھ ہجری مزار دہلی۔ و مولانا مؤید الدین وفات سنہ ۷۲۶ھ ہجری۔ و شیخ وجیہ الدین یوسف وفات سنہ ۷۲۹ھ ہجری مزار چندیری و خواجہ محمد امام بن بدرالدین اسحاق وفات سنہ ۷۳۱ھ ہجری و شیخ حسام الدین ملتانی وفات سنہ ۷۳۵ھ ہجری

toobaafoundation.com

مزار شہر پٹن گجرات و خواجہ فخر الدین زرادی وفات سنہ ۷۲۶ھ ہجری و حسن علائی سنجری وفات سنہ ۷۳۶ھ
مزار دیوگیر۔ و مولانا ضیاء الدین برنی وفات سنہ ۷۵۸ھ ہجری مزار دہلی بعض کہتے ہیں برن یعنے بلندشہر
و شیخ برہان الدین غریب وفات سنہ ۷۴۱ھ ہجری مزار دیوگیر۔ و شیخ حسام الدین سوختہ نبیرہ خواجہ
معین الدین وفات سنہ ۷۴۱ھ ہجری مزار سانبر و شیخ عزیز الدین صوفی وفات سنہ ۷۴۱ھ ہجری۔ و شیخ
شمس الدین یحییٰ وفات سنہ ۷۴۷ھ ہجری و مولانا فخر الدین رازی وفات سنہ ۷۴۸ھ ہجری۔ و شیخ اخی
سراج الدین بدایونی وفات سنہ ۷۵۸ھ ہجری مزار ملک بنگالہ۔ و شیخ قطب الدین منور وفات سنہ ۷۶۰ھ
و شیخ علاؤ الدین نیلی وفات سنہ ۷۶۳ھ ہجری و شیخ حمید قلندر وفات سنہ ۷۶۷ھ ہجری و سید مبارک
کرمانی وفات سنہ ۷۱۱ھ ہجری قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم۔

ذکر حضرت سید شیخ نصیر الدین محمود اودہی چراغ دہلوی بن سید عبد اللطیف یزدی بن سید یحییٰ قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا نام و کام دونوں محمود ہیں آپ خلیفہ ہیں حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ کے کہ اون کے صاحب سر و وارث احوال بغایت اتباع شیخ کا رکھتے تھے اور آپ صاحب اسرار و زبدۃ الابرار و عابد عظیم و زاہد کریم تھے اور طریقہ آپ کا فقر و فاقہ و صبر و رضا و تسلیم تھا۔ بعد انتقال حضرت سلطان المشائخ ولایت دہلی کی آپ کو ملی آپ نہایت متبع سنت تھے جس مجلس میں کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تھے آپ اس سے اٹھ جاتے تھے ایک مرتبہ دوستوں نے بیٹھنے کی تکلیف دی فرمایا کہ خلاف سنت ہے انہوں نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پھر گئے۔

فرمایا حجت نہیں ہوتی ہے دلیل کتاب و سنت سے چاہیے لوگوں نے یہ بات شیخ کی خدمت میں پہونچائی۔

فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو وہ کہتا ہے۔ سیر الاولیا میں لکہا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کی مجلس میں مزامیر نہ تھے اور تصفیق نکرتے تھے یعنی ہاتھ پر ہاتھ نہیں مارتے تھے۔ بلکہ یاروں کو اس سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ خوب نہیں کرتے ہیں اور آپ فرماتے ہیں

toobaafoundation.com

کہ عمر ایمان کا کھانا چاہئے۔ درپے کرامت کے نہ ہونا چاہیئے یہ بھی حضرت چراغ فرماتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ خلق بدون مشاہدہ کیونکر جیتی ہے۔ خیر المجالس میں لکھا ہے کہ ایک عزیز نے آپ سے پوچھا وہ حال کہ درویشوں کو ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیوں کر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحبت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے۔ ایک تو جوارح یعنی اعضا سے اور وہ معلوم ہے اور دوسرا عمل دل کا ہے اوسکو مراقبہ کہتے ہیں۔ وَالْمُرَاقَبَةُ اِنَّ تَلَازُمُ قَلْبَكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَاظِرٌ اِلَيْكَ یعنی تو اپنے دل میں اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالےٰ تیری طرف دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر درویش رات کو بہو کا سوجائے اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور باطن کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ کرے اور فرمایا کہ نظر دل پر رکھے اور دل کو طرف حق کی متوجہ شمار کرے اور ساتھ اس کے مشغول کرے اور غیر حق کو دل سے نفی کر کے بیٹھنا چاہیے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ طقدر مطلوب کو نہیں جانتے ہیں اس لئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے" فرمایا قبول اعمال کا جذبہ پر موقوف ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہیں جب تک جذبہ نہیں آتا ہے قبول نہیں ہے جسوقت جذبہ اوس کے حال کا نامزد ہوگا تو جو عمل وہ کریگا قبول ہوگا اور اُس جذبہ کا وقت معین نہیں ہے لیکن جذبہ کے مراتب ہیں۔ جذبہ عوام کا توفیق پاتا ہے اعمال میں جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے ساتھ انقطاع کے اوسکے ماسوا آپ ملک اودھ میں پیدا ہوئے اور نو سالہ تھے کہ آپ کے والد ماجد نے انتقال کیا آپ کی والدہ نہایت نیک و رابعہ عصر تھیں آپ کی تربیت و تعلیم علوم میں بہت کوشش کی اول آپ کو بخدمت مولانا عبد الکریم شیروانی کے سپرد کیا اور بعد رحلت ان کے بخدمت مولانا افتخار الدین گیلانی کے سپرد کیا وہاں آپ نے علوم ظاہری سے فراغ حاصل کیا مگر حالت تعلیم میں ہی آپ کا یہ حال تہا کہ آثار ترک و تجرید و محاسن اخلاص و مجاہدہ نفس رکھتے تھے کہ نماز باجماعت ادا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ آخر چالیس برس کی عمر میں آپ دہلی

toobaafoundation.com

تشریف لائے اور بخدمت حضرت سلطان المشائخ کے بیعت سے مشرف ہوئے۔
اور ایک مدت تک خدمت میں حاضر رہے اور مجاہدہ کرتے رہے بعد ازاں خرقۂ خلافت
کا حضرت نظام اولیاء کے ہاتھ سے پہنا اور بخطاب محمود گنج و بہ لقب چراغ دہلی مشہور ہوئے
وفات آپ کی بہ شب جمعہ ۱۸ ماہ رمضان یا ۱۶ - سنہ ۷۵۷ ہجری یا سنہ ۷۵۲ میں ہوئی مزار آپ کا
دہلی میں ہے اور خلیفہ آپ کے یہ ہیں میر سید محمد گیسو دراز و میر سید محمد بن جعفر المکی الحسنی
وفات سنہ ۸۹۱ ہجری و ملک زادہ احمد وفات سنہ ۷۴۷ ہجری و مولانا معین الدین عمرانی وفات سنہ ۷۶۱ھ
و میر سید علاء الدین برادر زادہ مخدوم جہاں گشت و شیخ یوسف تحفۃ الصالح وفات سنہ ۷۴۷ ہجری
و محمد وجیہہ ادیب و سید علاء الدین کنتوری و قاضی محمد شادی فاضل وفات سنہ ۸۰۱ ہجری و شیخ سلیمان
رودنی و شیخ محمد متوکل کنتوری وفات سنہ ۷۷۶ ہجری و شیخ دانیال وفات سنہ ۷۷۰ ہجری و شیخ قوام الدین
وفات سنہ ۸۴۰ ہجری مزار لکھنو و قاضی عبد المقتدر وفات ۲۸ محرم سنہ ۷۹۰ ہجری مزار دہلی و مولانا
خواجگی وفات سنہ ۸۱۹ ہجری مزار کالپی و مولانا احمد تھانیسری وفات سنہ ۸۲۰ ہجری مزار کالپی۔
و شیخ کمال الدین خواہر زادہ آنجناب وفات سنہ ۷۵۶ ہجری مزار دہلی و شیخ صدر الدین حکیم و شیخ
سعید الدین گیسو دراز وغیرہ وفات سنہ ۸۰۶ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ صدر الدین طبیب دہلوی قدس اللہ سرہٗ آپ خلیفہ حضرت شیخ
نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و منظور نظر حضرت سلطان المشائخ کے ہیں آپ کے والد حضرت
سلطان المشائخ کے مرید تھے اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر کچھ اولاد نہیں تھی۔ حضرت
محبوب الٰہی سے عرض کیا۔ آپ نے ان کی پشت سے اپنی پشت ملائی اور فرزند ہونے کی
خوش خبری دی چنانچہ اوسی شب آپ کی والدہ پیر سالہ کو حمل رہا اور بعد نو ماہ کے آپ پیدا ہوئے
آپ کے والد خدمت میں شیخ کے لیکر حاضر ہوئے۔ شیخ نے گود میں لیا اور اپنے ہاتھ سے خرقہ
پہنایا اور پھر حضرت نصیر الدین کو دیا اور تاکیداً فرمایا کہ تربیت ظاہری و باطنی اس لڑکے
میں حتی الامکان اپنے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیو چنانچہ آپ نے سایۂ عاطفت شیخ نصیر الدین

toobaafoundation.com

میں پرورش پائی اور کاملین وقت ہوئے آپ کی تصانیف حقایق و معارف میں بہت ہیں
نقل ہے کہ ایک مرتبہ جنات میں کوئی بیمار ہوا جنات آپکو علاج کے واسطے لے گئے۔
جب اوسکو آرام ہو گیا آپ کو خط لکھکر دیا کہ فلان رنگ کا کتا فلان کوچہ شہر میں پھرتا ہے
اوسکو دکھا دینا اور رخصت کیا آپ نے دیکھا ہی کیا کتا دیکھ کر آپ کو ایک زمین پہ لے گیا
اور اس زمین کو کھودا اس میں خزانہ بے شمار نکلا آپ اسکو لے آئے اور راہ خدا میں صرف
کر دیا۔ وفات آپ کی ۵۹۸ھ ہجری میں مزار آپ کا قلعہ علائی بیرون شہر دہلی۔

ذکر حضرت شیخ فتح اللہ اودھی قدس سرہٗ - آپ خلفائے مستقیم و یاران حمیم
و محبان قدیم شیخ صدر الدین طبیب دہلوی کے ہیں آپ بہت بڑے عالم دہلی کے تھے
اور جامع مسجد دہلی میں وعظ و پند کیا کرتے تھے جب جذبۂ حقیقی نے آپ کو کھینچا تو آپ
شیخ صدر الدین حکیم سے مرید ہوئے اور ریاضت و مجاہدات کرنے شروع کئے۔ لیکن
باوجود ریاضت شاقہ اور فقر و فاقہ کے فتوح کار نہوئے اور پیر روشن ضمیر سے اس امر
کی شکایت کی۔ فرمایا ترک تدریس کر اور جو کتاب تیرے پاس ہیں انکو باہر لا چنانچہ ایسا ہی
کیا مگر چند کتابیں اپنے پاس رکھ لیں پھر بھی مقصود حاصل نہ ہوا۔ آخر بقیہ کو بھی آپ نے
برلب دریا لیجا کر دھو ڈالا اور روتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ماسوائے اوس کے
کچھ باقی نہ رہے۔ فوراً مقصود کو پہونچے اور کاملین وقت ہوئے اور ہزارہا طالبان حق کو
خدا رسیدہ کیا۔ چنانچہ شیخ قاسم دہلوی و شیخ علائے تاج جونپوری وفات ۸۱۱ھ ہجری۔ و شاہ
عاشقان موسی و حاجی چراغ ہند ظفرآبادی و شیخ جمال گوجر و شیخ مظفر بلخی وغیرہ آپکے
خلیفہ ہیں وفات آپ کی ۸۱۱ھ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا بدایون میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ سعد اللہ قدس اللہ سرہٗ - آپ خلیفہ حضرت شیخ فتح اللہ اودھی
کے ہیں آپ بہت بڑے مشائخ طریقت تھے مگر حال اپنا ہمیشہ پوشیدہ رکھا کسی پہ
یہ اظہار نہ ہوا کہ آپ کا کیا حال اور طریق ہے وفات آپ کی ۱۷۔ ذیقعدہ ۸۵۰ھ ہجری میں

toobaafoundation.com

ہوئی اور مزار اودھ میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودھی قدس اللہ سرہ آپ خلیفہ حضرت سعد اللہ اودھی کے اور پیر حضرت عبد القدوس گنگوہی کے ہیں آپ بہت بڑے عالم بعلوم ظاہری و باطنی و مقبول و عاشق خدا تھے آپنے اپنی تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں صرف کی اور جابجا مشایخ کی خدمت میں گئے اور کئی طریق سے سلسلہ طریقت حاصل کیا۔ اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا۔ وفات آپ کی ۱۴ صفر ۹۰۹ ہجری میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے۔

سلسلہ دیگر نظامیہ

ذکر حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہان گشت قدس اللہ سرہ آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آدیگا آپ اس سلسلہ میں خلیفہ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ہیں

ذکر حضرت شیخ قاضی سید عبد الملک بعرف سید اجمل بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز آپ منبع حاجات مصدر برکات و زہرہ عارفان و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت و شاہ بدیع الدین مدار کے ہیں آپ نہایت صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے آپ نے کئی سلسلوں سے خلافت پائی۔ اور ہمیشہ اسی تلاش میں رہتے رہے جہاں کسی بزرگ صاحب سلسلہ کا حال سنا فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر اخیر میں آپ ساکن بہرائچ ہوئے اور قبول عظیم پایا کہ تمام مخلوق غریب و امیر و بادشاہ آپ کے حلقہ بگوش و مطیع تھے۔ وفات آپ کی ۲۵ رمضان ۷۶۲ ہجری میں ہوئی مزار بہرائچ میں ہے۔

ذکر حضرت سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت سید اجمل بہرائچی و پیر حضرت شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودھی کے ہیں آپ واقف رموز صوری و معنوی باوصاف جذب و استغراق و شوق و ذوق کے موصوف تھے اور آپ قطب الوقت سمجھے جاتے تھے۔ وفات آپ کی ۰۰ شوال ۸۰۰ ہجری میں ہوئی مزار بہرائچ میں ہے۔

toobaafoundation.com

سلسلہ تیسرا نظامیہ

ذکر حضرت امیر سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی چشتی دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ عظمائے اولیائے حق میں و کبرائے مشائخ متقدمین و خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے ہیں آپ ایک رفیع و مراتب منیع و کلام عالی رکھتے تھے۔ آپ درمیان مشائخ چشت اہل بہشت کے مشربی تھے اور آپ اسرار حقیقت و طریقت و معرفت میں مخصوص تھے آپ اوائل حال میں سکونت دہلی رکھتے تھے بعد انتقال پیر روشن ضمیر کے آپ ملک دکن تشریف لے گئے اور وہاں کے تمام آدمی مطیع و منقاد ہوئے اور آپ نے قبول عظیم پایا اور ہزاروں آدمی خدا رسیدہ ہوئے اور ہزاروں سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اسیواسطے آپ غریب نواز سید محمد گیسو دراز مشہور ہوئے ولادت آپکی ۷۲۱ھ ہجری میں ہوئی اور وفات آپکی ۸۲۵ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی ایک سو پانچ برس کی ہوئی۔ مزار آپ کا ملک دکن شہر گلبرگہ میں ہے آپکے مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ میر سید ید اللہ نبیرہ آنحضرت وفات ۸۴۹ھ ہجری و شیخ علاء الدین قریشی وفات ۸۵۳ھ ہجری و شیخ ابو الفتح علائی قریشی کالپوی وفات ۸۶۳ھ ہجری مزار کالپی و شیخ حمزہ و سید صدر الدین قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت سید صدر الدین اودہی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ میر سید محمد گیسو دراز کے ہیں آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ و جذبہ عشق و محبت میں پیراستہ و زہد و تقوی میں معروف تھے آپ سے کشف و کرامتیں بہت ظہور میں آئیں اور مخلوق خدا کو بہت فیض ہوا۔ وفات آپ کی ۱۵۔ ربیع الاول ۸۶۰ھ میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے

ذکر حضرت شیخ میان بن حکیم اودہی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت سید صدر الدین اودہی کے اور پیر حضرت درویش محمد بن محمد قاسم اودہی و شیخ عبد القدوس گنگوہی کے ہیں آپ قطب الاقطاب و مظہر خوارق و کرامات تھے آپ سے بہت بڑا فیض ہوا اور تمام مخلوق آپکے مطیع و منقاد تھی اور عمر شریف آپکی ڈیڑھ سو سال کی ہوئی۔ وفات آپکی ۱۶ جمادی الآخر ۹۴۹ھ و یا ۹۵۰ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے ۞

toobaafoundation.com

جلد دوم

دربیان حالات سلسلہ نقشبندیہ عابدیہ

ذکر حضرت غواص بحر تجرید گوہر صدف تفرید شیخ الاسلام خلیفہ پیرانام قاتل الکفرۃ والزندیق الامام علی التحقیق المسمے بالعتیق امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ

آپ کی کرامات ومعاملات آیات ودلائل سے بے حد ظاہر ہیں اور مشائخ طریقت آپ کو ارباب مشاہدہ اول جانتے ہیں۔ آپ مردون میں سب سے پہلے ایمان لائے اور کفار قریش سے طرح طرح کی تکلیفیں اوٹھائیں اور غار ثور اور ہجرت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ خلیفہ ہوئے اُسوقت آپ سے زیادہ کوئی مقدم صحابیوں میں نہ تھا۔ اور آپ نے بہت کار نمایاں کیے اور دین اسلام کی جڑ کو ایسا استحکام دیا کہ جسکے سبب سے آج دین اسلام تمام دنیا میں نمایان ہے اور تمام اصحاب اور خلفا نے آپ کی پیروی کر کے تمام دنیا میں اسلام پھیلا دیا۔

آپ بروز پنجشنبہ ۱۵۔۱۰ ربیع الاول بعد دو سال چہار ماہ واقعہ فیل سے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور کچھ کم دو برس آپ خلافت پر جلوس فرمارہے۔ شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف آپ کی تریسٹھ برس کی ہوئی۔ مدفن آپ کا مدینہ منورہ میں ہے

toobaafoundation.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تمام ملک عرب فتح ہو چکا تھا آپ کے وقت۔ بصرہ سواد الوارہ انبارہ عین التمر ودومۃ الجندل

خلیفہ دوم کے وقت میں دمشق طبریہ بعلبک ملک روم مرج الروم حمص حمی شیراز قنسرین حلب اجنادین بیت المقدس مداین بابل ساباط حلوان موصل مصر

خلیفہ سوم کے وقت میں اذربائجان آرمینیا بلاد روم شہر کارزوم قلعہ بحیرہ طرابلس افریقیہ جزیرہ سایبرس جرنہ قبرس جزیرہ رودس قلعہ اصطخر اورجور طبرستان جرجان نیشاپور بلخ۔

خلیفہ سویم کے وقت میں یہ حد ملک کی ہو گئی تھی۔ جنوب میں یمن تک مغرب میں ساحل افریقہ تک شمال میں قریب قسطنطیہ تک مشرق میں سرحد ہندوستان تک۔ ولید بن عبد الملک کے وقت میں ترکستان اندلس اسپین۔ اس ملک میں اب مسلمان نہیں بلکہ ہیں غریب مزدوری پیشہ ہیں۔ ماوراءالنہر سے فرغانہ تک کابل سے ملتان تک ہندوستان میں سندھ تک۔ اور علاءالدین خلجی کے وقت میں تمام ہندوستان فتح ہوا اور چین کہ جس میں اب سات کروڑ مسلمان ہیں یا مجمع الجزائر سجاوہ وغیرہ بذریعہ تجارت و وعظ مسلمان ہوئے

ہارون رشید کے وقت میں چودہ قلعہ روم کے فتح ہوئے۔ سلجوقیوں کے وقت میں تمام داغستان بلکہ سرحد اندور روس تک اور مغلوں کے وقت میں نصف سلطنت روس تک اور سلطنت ترکی میں یورپ سرحد فرانس واشٹریا تک اور پھر دوبارہ جنرل عقبہ نے بعد اموی خلفائے دمشق یہ ملک فتح کئے۔ مقناسہ۔ سجل ماسی۔ طہارت۔ طلمسان۔ فیفسان۔ ٹیونس۔ ٹرپولی۔ الجیریہ۔ قیروان۔ مراکو۔ صحرائے اعظم تک۔ لیسیا سوڈان۔ دریا غزالی تک۔ مگر اب جو تمام افریقہ میں مسلمان پھیل گئے ہیں وہ وعظ نصیحت

toobaafoundation.com

سے جیسے انگلستان وامریکہ میں ؛

ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ۔ کنیت آپ کی ابوعبد اللہ ہے اور آپ اصحاب کبار حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں وطن آپ کا اصفہان ہے عمر آپ کی طویل ہوئی پہلے آپ مذہب مجوسی رکھتے تھے۔ پھر آپ نے مذہب موسوی اختیار کرلیا۔ پھر اس دین سے بیزار ہوئے اور دین نصارا اختیار کرلیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ اسلام لائے اور احباب واصحاب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ممتاز ہوئے اور آپ آخیر وقت میں مداین کے حاکم تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ میں ۱۰ رجب ۔ ستئہ ہجری میں آپ نے مداین میں وفات پائی۔ عمر شریف آپ کی بعض قول سے ایکہزار اور بعض سے پانسو سال اور بعض سے تین سو پچاس اور بعض سے دو سو پچاس سال کی ہوئی۔

ذکر حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ بہت بڑے کبار تابعین واعاظم فقہا ئے مدینہ منورہ کے تھے۔ اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے تربیت پائی تھی۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ امام قاسم میں آپ سے کوئی زیادہ افضل علم وعمل وفضل وفقہ وحدیث وتفسیر وعلوم طریقت وحقیقت میں نہیں تھا۔ وفات آپ کی ۲۴ جمادی الاول سنہ ویا سنہ یا سنہ یا سنہ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی ستر برس کی ہوئی۔ مزار آپ کا مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے درمیان میں ہے۔

ذکر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ کو طریقت دو طرح پر حاصل ہوئی۔ ایک سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جد آبائی چلا آتا تھا اور دوسرا سلسلہ حضرت امام قاسم بن محمد بن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوا۔ آپ کا ذکر سلسلہ

toobaafoundation.com

قادریہ میں آوے گا۔

ذکر حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ لقب آپکا سلطان العارفین

نام آپ کا طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان ہے۔ آپ بڑے اولیا کبرا وخلیفہ اعظم حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے تھے۔ آپ کو فیض روحی ہوا اسواسطے آپکو اویسی کہتے ہیں۔ آپ کے جد دین آتش پرستی سے مشرف باسلام ہوئے تھے اور آپ بسطام کے ہیں آپ کی نسبت حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید ہمارے میں ایسا ہے جیسے جبرئیل فرشتوں میں۔ اور آپ مادر زاد ولی تھے اور آپ نے تیس برس مجاہدہ کیا۔ اور ملک شام میں گشت کرتے رہے۔ اور ایکسو سولہ پیر روشنضمیر کی خدمت کی۔ اور کامل ترین اولیاء اللہ ہوئے اور آپ پھر بسطام تشریف لائے اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا ایک بار آپ نے حالت مستی میں یہہ کلمہ فرمایا سبحانی اعظم شانی۔ جب آپ کو ہوش آیا تو مریدوں نے یہ کلمہ عرض کیا فرمایا کہ اگر اب کی مرتبہ میری زبان سے یہ کلمہ سنو تو مجھکو قتل کیجیو اور ایک ایک چھری سب مریدوں کو عطا کری اور ایک روز پھر حالت جوش میں آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا مریدوں نے حسب ارشاد چھریاں مارنی شروع کیں مگر کسی کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ جب وہ حالت جاتی رہی تو پھر مریدوں نے یہہ سب قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بایزید اب ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے اور اسوقت بایزید تھا۔ ولادت آپ کی ۱۳۶ھ سنہ ہجری میں ہوئی اور وفات آپ کی روز جمعہ ۱۵۔ شعبان سنہ ۲۶۱ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایک سو نیس سال کی ہوئی۔ مزار شریف آپ کا بسطام میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ مسعود خرقہ شکر یار و شیخ ابراہیم خرقہ خشت بار و شیخ محمد خرقہ ہزار میخی۔ و شاہ احمد خرقہ زندصوف و شیخ عبداللہ واستانی اور بعض شاہ بدیع الدین مدار کو بھی کہتے ہیں۔ قدس اللہ اسرارہم۔

toobaafoundation.com

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ نام آپکا علی ابن جعفر ہے اور رہنے والے آپ خرقان کے ہیں آپ غوث وقطب زمانہ تھے اور آپ کو فیض روحانی بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا آپ نے ابتدائی حال میں بارہ برس تک نماز تہجد کی خانقاہ بایزید بسطامی میں پڑھی بعد نماز ہمیشہ قریب مزار حضرت بایزید بسطامی کے جاتے اور فاتحہ پڑھتے اور کہتے کہ بار خدایا جو خلعت تو نے بایزید بسطامی کو عطا کیا ہے وہ مجھکو بھی عطا کر اور خرقان کو واپس آتے۔ اور مزار کو کبھی پشت نہ کرتے اور نماز فجر باوضوئی عشائے خرقان میں پڑھتے بعد بارہ برس کے تربت حضرت بایزید سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن ایک جگہ بیٹھ اور خلق خدا کی رہنمائی کر آپ نے یہ سنکر جواب دیا کہ میں اُمی ہوں نہ قران جانتا ہوں نہ اور کوئی علم رکھتا ہوں۔ پھر آواز آئی کہ اے ابوالحسن تو جو کچھ خدا سے چاہے گا وہ پاویگا۔ اور سورہ فاتحہ شروع کر آپ نے سورہ فاتحہ شروع کی اور خرقان کو چلے اور چلتے ہی چلتے خرقان تک تمام قران مجید پورا کر دیا اور تمام علوم ظاہری و باطنی آپ پر کھل گئے ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید نے کوہ لنبان روم پر واسطے زیارت قطب کے جانے کی اجازت چاہی آپنے اجازت دیدی اور وہ براہ مشقت تمام وہاں پر پہونچا اور اس جگہ ایک جماعت کو رو بقبلہ بیٹھا ہوا دیکھا۔ کہ ایک جنازہ آگے اُن کے رکھا ہوا ہے اِس مرید نے اُس جماعت سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے ہو۔ کہا انتظار آنے قطب عالم کا ہے کہ اس جگہ پانچوں وقت کی نماز آکر ادا کرتے ہیں اور امام ہوتے ہیں مرید یہ سنکر خوش ہوا۔ بعد ایک ساعت کے تمام جماعت اٹھی کہ قطب عالم آگئے۔ مرید نے جو دیکھا تو شیخ ابوالحسن تھے غایت رعب و دہشت سے بیہوش ہو گیا جب اس کو ہوش آیا تو دیکھا کہ وہ لوگ مردہ کو دفن کر چکے ہیں اور شیخ چلا گیا مرید نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص تھے۔ کہا کہ یہ شیخ ابوالحسن خرقانی قطب عالم تھے اب کہیں

toobaafoundation.com

وقت عصر آوینگے۔ اسوقت مرید نہایت شرمندہ ہوا کہ میں ناحق سفر دور دراز کا کیا۔ جب وقت نماز کا آیا شیخ آئے اور نماز جماعت سے ادا کی بعد سلام کے مرید نے دامن شیخ کا پکڑا اور بہت کچھ عذر اپنی کم فہمی کا کیا۔ اور قصور معاف کرایا اور عرض کیا کہ مجھکو خرقان حضور لے چلیں۔ فرمایا کہ بشرطیکہ کسی سے اس حال کا ذکر نہ کرے مرید نے قبول کیا اور پیچھے شیخ کے چلا تھوڑی دیر کے بعد خرقان میں پہونچ گئے وفات آپ کی روز شنبہ ۱۰ محرم دیا ۱۵ رمضان ۴۲۵ھ ویا ۱۹ ۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار خرقان میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ بوعلی فارمدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا نام فضل بن محمد ہے اور فارمد ایک قریہ ہے مضافات طوس میں جہاں آپ سکونت رکھتے تھے اور آپ بہت بڑے مشایخ خراسان سے گذرے ہیں۔ اور آپ شاگرد امام قیشری کے تھے طریقت آپ کو دو طرح سے حاصل ہوئی ایک اپنے والد بزرگوار حضرت ابوالقاسم گورگانی سے اور دوم ابوالحسن خرقانی قدس اللہ اسرارہم سے۔ آپ فرماتے کہ میں ابتدائی جوانی میں نیشاپور تحصیل علم میں مشغول تھا کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر اُس جگہ تشریف لائے اور میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا اور میں ان کا جمال دیکھکر عاشق ہوگیا اور محبت اس طائفہ کی میرے دل میں اثر کر گئی۔ اور ایک روز بخانہ شیخ ابوسعید گیا اور پوشیدہ بیٹھ گیا کہ شیخ مجھکو نہ دیکھے۔ شیخ اپنے وجد میں خوشحال اور مشغول تھے۔ جب فارغ ہوئے تو مجھکو آواز دی میں نہ بولا پھر مکرر سہ کرر آواز دی اسوقت میں خدمت میں گیا۔ شیخ نے آستین دبتر یہ مجھکو دی اسیوقت قلب میرے سے روشنی ظاہر ہوئی۔ اور روز بروز بڑھتی رہی اور یہ حال میں نے حضرت ابوالقاسم قیشری سے کہا۔ انہوں نے مجھکو مبارکباد دی بعد ازاں تین سال اور تحصیل علم میں مشغول رہا ایک روز دوات میں جو قلم ڈالا تو سفید ہی آئی یہی حال میں نے اپنے استاد سے کہا آپ نے فرمایا کہ قلم دوات وغیرہ کو ترک کر۔ اور دیگر کام میں مشغول ہو چنانچہ ایک مدت تک مجاہدات ابوالقاسم قیشری کے پاس بیٹھکر کئے اور اسکے

کار میں کشایش پائی بعد ازاں باجازت استاد بخدمت حضرت ابوالقاسم گرگانی کے گیا اور فیض یاب ہوا چونکہ خواہش دلی روز بروز ترقی پر تھی پھر بخدمت حضرت ابوالحسن خرقانی کے گیا۔ اور فیض یاب ہوا وفات آپ کی ۴۔ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ ہجری میں ہوئی۔ مدفن آپ کا شہر طوس میں ہے جسکو اب مشہد کہتے ہیں ولادت آپ کی سنہ ۴۳۴ ہجری میں ہوئی ہے ❊

ذکر حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ آپ رہنے والے ہمدان کے ہیں اور آپ نسبت ارادت حضرت شیخ بوعلی فارمدی سے رکھتے ہیں اور آپ نے ابواسحاق شیرازی و شیخ عبداللہ جوینی و شیخ احسن سمتہانی سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی مجلس میں حاضر ہوکر مستفید و مستفیض ہوئے۔ علاوہ ان کے آپ نے اور بہت اولیاء اللہ سے بھی استفادہ کیا آپ بہت بڑے عالم تھے آپ نے اصفہان و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا کی سیر کی اور ایک مدت تک مرو میں سکونت رکھی اور پھر ہرات پہونچے اور ہر جگہ مخلوق خدا کو فیضیاب کیا۔ اور ہرات سے پھر مرو کو واپس جاتے تھے کہ راستہ میں انتقال ہوگیا وفات آپ کی ۲۷۔ رجب سنہ ۵۳۱ھ ویا سنہ ۵۳۵ھ ویا سنہ ۵۳۶ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مرو میں ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۴۴۰ ہجری میں ہوئی۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں خواجہ حسن انداقی وفات ۲۶ رمضان سنہ ۵۵۲ھ ہجری۔ مزار بخارا۔ و شیخ عبداللہ برقی وفات سنہ ۵۵۵ھ ہجری مزار بخارا و خواجہ احمد یسوی وفات سنہ ۵۶۲ھ ہجری مزار قصبہ یسی قدس اللہ اسرارہم ❊

ذکر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ یوسف ہمدانی و سردفتر حلقہ خواجگان نقشبندیہ کے ہیں۔ مولد آپ کا شہر غجدوان بفاصلہ ۶ فرسنگ بخارا کے ہے اور آپ کے والد بزرگوار کا نام خواجہ عبدالجمیل ہے اور آپ اولاد حضرت مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے ہیں ذکر خفی آپ نے

toobaafoundation.com

ہی شروع ہوا ہے آپ نے اپنے بڑے بیٹے کو یہہ وصیت نامہ لکھد یا تہا کہ اے فرزند تمکو
وصیت کرتا ہوں کہ بعلم وادب وتقوی۔ اتباع سنت وجماعت کے رہیو۔ اور نماز ساتہہ جماعت
کے گذاریو اور تعلیم فقہ وحدیث وتفسیر کی رکہیو۔ اور صوفیان جاہل سے پرہیز کیجیو اور مشہور
احوال اپنا اور امام وموذن وحاکم وقاضی شہر نہ ہوجیو۔ اور قبالہ پہ نام اپنا نہ لکھیو اور ملوک سے
صحبت نہ رکھیو۔ اور خانقاہ بنا نہ کیجیو اور آپ کو شیخ نہ کہلائیو۔ اور سماع بہت نہ سنیو۔ اور
سماع سے انکار بھی نہ کیجیو۔ کم بولنا اور کم کہانا اور کم سونا اور عام خلق مردوں اور عورتوں سے
صحبت نہ رکھیو۔ اور طلب دنیا میں مصروف نہ ہوجیو اور بہت رونا اور کم ہنسنا اور خندہ قہقہہ
سے بالکل بچنا۔ اور مخلوق خدا کو کمتر نہ جاننا اور آپ کو بہتر نہ سمجھنا۔ اور جہانتک ہوسکے خدمت
خلق میں سعی کرنا کہ جان مال سے بھی دریغ نہ کرنا اور مشایخ کو جان سے عزیز رکھنا اور انکے
افعال سے انکار نہ کرنا۔ اور دل کو مدام اندوہگین وبدن لاغر وچشم گریان وعمل خالص ودعا
بتضرع وجامہ کہنہ ورفیق درویش وما یہ عبادت وخانہ مسجد وقلب ذاکر وزبان شاکر ومونس
ذکر ویار فکر رکہنا اور راہ پہ طریق خواجگان کے قایم رہیو۔ کہ ہوش دردم۔ ونظر بر قدم۔ وسفر
در وطن۔ وخلوت در انجمن۔ ویاد کرد وگار پہ نگاہ رکہیو۔ خاطر وخلق با خلق ووقوف زمانی۔
ووقوف عددی ووقوف قلبی۔ عبارت اسی سے ہے۔ وفات آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول
۵۷۵ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا غجدوان میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ
اولیاء کبیر۔ وفات ۶۲۷ہجری مزار بخارا وخواجہ احمد صدیق وفات ۶۵۷ہجری مزار قصبہ مغان
قریب بخارا۔ وخواجہ سلیمان کرمینی وفات ۶۵۹ہجری مزار قصبہ کرمین قدس اللہ اسرارہم۔
واضح ہو کہ جو اوپر کلمات بیان کیئے گئے ہیں اس کو کلمات مصطلحہ کہتے ہیں ہوش دردم
مراد اس سے یہ ہے کہ طالب آگاہ ہو اور مطلع رہے اوپر نفس اپنے کے کہ بیدار ہے
یا غافل۔ یاد حق سبحانہ سے از دخول تا خروج سالک مبتدی کے واسطے مفید ہے اور
متوسط کو چاہیئے کہ ہر وقت متوجہ اپنے نفس کی جانب رہے یہی معنی وقوف زمانی کے

کے ہیں کہ جسکو محاسبہ بھی کہتے ہیں۔ نظر بر قدم۔ مراد اس سے یہ ہے کہ سالک کو لازم ہے
کہ راہ چلتے میں نظر اپنی قدم سے تجاوز نہ کرے بجانب راست و چپ نہ دیکھے کہ فساد
عظیم و مانع حصول مقصود ہے۔ سفر در وطن انتقال کرنا سالک کا صفات بشریہ سے
جانب صفات ملکیہ کے کہ محبت غیر حق سبحانہ : ہے خلوت در انجمن اس سے مراد یہ
کہ قلب سالک ہمیشہ مشغول بحق سبحانہ رہے۔ جمیع اوقات میں یعنی خلق میں ہے بظاہر
اور دور ہے خلق سے بحسب باطن اور بعض نے اس کے آگے یاد کرد بازگشت
نگاہداشت یادداشت کہا ہے مراد یاد کرد سے ذکر لسانی و قلبی ہے دور کرنا غفلت
کو ساتھ ذکر حق تعالےٰ کے بازگشت اسکو کہتے ہیں کہ بعد چند بار ذکر کرنے کے جناب
الٰہی میں بکمال تضرع دعا کرے کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری اور ترک کیا دنیا و آخرت
کو واسطے تیری محبت کے معرفت و نعمت تمام اپنی مجھکو عطا و عنایت کر وصول تمام اپنی ذات
میں عنایت فرما نگہداشت سے مراد دفع کرنا خطرات کا قلب سے یادداشت یعنی
توجہ ہونا ساتھ حق تعالیٰ کے ہر دم و ہر خیال بذوق و شوق مگر یہ مقام بدون فنا تمام
و بقاء کامل کے حاصل نہیں ہوتا۔ وقوف عددی یعنی نفس کو گنتی نفی اثبات میں بعدد طاق
پر چھوڑ دے۔ وقوف قلبی مراد یہ ہے کہ طالب کی توجہ جانب دل کے ہو یعنی ہر وقت
و ہر حال میں ذکر میں [illegible] جذبہ - سیر
سلوک۔ سیر و طیر۔ تلوین و تمکین۔ سیر مستدیر و مستطیل۔ سیر قدمی و نظری۔ معیت
و اقربیت۔ عینیت و اتحاد۔ شہود و رؤیت۔ لطائف عشرہ و ہیئت وحدانی۔ کمالات
اثنیت و انبیاء۔ ظلال و مقتضیات و آثار۔ صفات ثمانیہ۔ صفات ثبوتیہ و سلبیہ۔ ولایت
و نبوت۔ حقائق انبیاء و الٰہیہ۔ حضور و شہود۔ جذبات و واردات۔ سکینہ و جمعیت
قوت قلبی و دوامی و ذہانی۔ پاس انفاس۔ وجود عدم۔ فنا و بقا۔ عروج و نزول۔
یافت و نایافت تجلیات۔ حقائق و معارف۔ صباحت و ملاحت۔ تجلی و برقی و دائمی۔

toobaafoundation.com

حسن وصورت - تجلی نوری وصوری - ایمان حقیقی - نسبت احسان - دائرہ امکان
عالم مثال - تجرد امثال - مراقبہ - مشاہدہ - مکاشفات - الہام - القاے رحمانی وملکی
خواطر[1] شیطانی وحدیث نفسانی - محاضرہ - مجاہدہ - حال ومقام - ذوق شوق - کشف
وکرامات - نسبت مرادی ومریدی - فتوح - غیب وشہادت - صلاح قلب
اطمینان نفس - اعتبارات - مبادی تعینات - لاتعین - اصل - ظل - عکوس - ولایت
عامہ وخاصہ - ولایت صغری وکبری وعلیا - ولایت ایمانی وعرفانی واحسانی - عالم امر -
عالم خلق - محکم ومتشابہ - رموز مقطعات - کفر طریقت - اسلام حقیقی - حجب ظلمانی ونورانی
اسم ذات نفی اثبات - عرض وطول نسبت - دوام آگاہی - ملک - وملکوت - اجسام
وارواح - پرداخت نسبت - کسب وہب - محبت ذاتی وصفاتی -
شریعت طریقت حقیقت معرفت - تجلی واشتہا - بطون وظہور - سلطان الاذکار -
سیر مرادی - ریاضت وعبادت - نسبت ادراکی - کشفی وجبلی - وصول الی اللہ ابسیت
ضمنیت - فاتحہ مشائخ - علم لدنی - سیر الی اللہ وفی اللہ ومن اللہ باللہ - انتفاے انا -
نفی خواطر - جمع وفرق - جمع الجمع - غیبت واستغراق وبیخودی - اضمحلال واستہلاک - یک
رنگی - قرب نوافل وفرائض - وجود وشہود - قطبیت - غوثیت - فردیت - خلت -
محبوبیت صرفہ - محبت ومحبوبیت ممتزجہ - عاشقی ومعشوقی - ابن الوقت - ابوالوقت
ملامتیہ - آزاد ومست - قلندر - فقیر - سالک - مجذوب - شیخ - کشف وقائع - وجدان
وعیان - قرب امامت وخلافت - اجازت مقیدہ ومطلقہ شرح صدر - جہل ونکارت
فیض وبرکت - آزادگی ومشیخت - اولیاے عزلت وعشرت - ارادت حقیقی - طلب صادق
ذکر جنانی ولسانی - نسیان ماسوا - فطرت وخلقت - سماع اصالت وتبعیت نفس - ناطقہ
مشارب واقدام استعداد - فیض زمانی ومکانی - علم وحکمت - جمع وقبول ہمت -
تصرف - حلقہ توجہ - اوراد وظائف - ذکر فکر - کیف وبے کیف - حدوث وقدم کلام

[1] طرف معاصی وشہوات کے ہے طرف عزت دنیا کے ۔

toobaafoundation.com

درویت۔ تصفیہ۔ وتزکیہ وتخلیہ۔ جلوت وخلوت۔ فقر ودرویشی۔ رد بحق رد بخلق۔ رابطہ انوار اسرار۔ اشارات۔ حواس خمسہ۔ تقیہ۔ واطلاق۔ قبض وبسط۔ سیر آفاقی والنفسی کمالات رسالت واولوالعزمی محمدیت خالصہ۔ طفرہ۔ لمعان[1] وصفا۔ سوز وگداز۔ راز ونیاز عبودیت۔ عبدیت۔ الوہیت۔ تجلی افعال۔ آداب۔ تخلق باخلاق اللہ ذکا واشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سی اصطلاحات ہیں۔

ذکر حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری قدس اللہ سرہ العزیز آپ اعظم اولیائے کبری مشائخ سے ہیں اور آپ علم وحلم وزہد وتقوے وریاضت ومجاہدت ومتابعت سنت میں شان عالی رکھتے تھے اور آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے پہنا اور تاحیات خواجہ مذکور آپ خدمت میں حاضر رہے اور بعد وفات پیر روشن ضمیر کے سجادہ نشین ہوئے اور ہزارہا مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ وفات آپکی یکم شوال سنہ ۷۱۵ھ ویا سنہ ۷۱۵ھ ہجری میں ہوئی اور مزار آپ کا قصبہ ریوگری میں ہے۔ اٹھارہ کوس قریب بخارا کے ہے۔

ذکر حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس اللہ سرہ العزیز آپ اجمل اصحاب وافضل احباب وخلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری کے ہیں مولد آپ کا قصبہ انجیر ہے قریب بخارا کے تین کوس پر اور آپ قصبہ وابکنی میں سکونت رکھتے تھے اور آپ ہمیشہ گلکاری کر کے وجہ معاش کرتے تھے اور آپ زیادہ رغبت ذکر جہر سے رکھتے تھے ایک مرتبہ ملا حافظ الدین بخاری نے دریافت کیا کہ آپ کے یہاں ذکر خفی ہے اور آپ ذکر جہر سے رغبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تاکہ خفتگان بیدار وغافلان آگاہ ہوں اور توجہ بغیر حق کے پاک ہو۔ وفات آپ کی ۱۷۔ ربیع الاول سنہ ۷۱۷ ہجری ویا سنہ ۷۱۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا موضع فغنی میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ خواجہ میر سید مشہور بہ میر خورد وفات سنہ ۷۱۹ ہجری۔ مزار موضع ابکنی۔ وخواجہ عزیزان علی قدس اللہ تعالیٰ

[1] چمکنا روشنی کا۔

ذکر حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمود الخیر کے ہیں۔ حضرت خواجہ آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور خواجہ نے اپنے اخیر وقت میں آپ کو خلافت عطا کرکے اپنے تمام مریدین کو آپ کے حوالہ کر دیا تھا۔ آپ مرتبہ میں سب سے زیادہ بلند تھے ایک مرتبہ آپ کے ایک شخص مہمان آیا کہ اس روز آپکے ہاں ہر کچھ کھانے کے واسطے نہیں تھا۔ ایک غلام کہ جو آپکے مریدوں میں سے تھا۔ کھانا سر پر رکھ کر لایا شیخ بہت خوش ہوئے اور مہمان کو کھانا کھلایا اور غلام سے فرمایا کہ جو کچھ تیری مراد ہو بیان کر ان شاء اللہ وہ تجھکو حاصل ہوگی غلام نہایت زیرک تھا عرض کیا کہ یہ چاہتا ہوں کہ جیسے آپ ہیں ویسا میں بھی ہوجاؤں آپ نے فرمایا کہ یہ امر بہت دشوار ہے تجھ سے یہ بار نہیں اٹھایا جاویگا۔ غلام نے نیاز مندی سے عرض کیا کہ میری اور کوئی مراد نہیں ہے۔ آپ غلام کا ہاتھ پکڑ کر خلوتخانہ میں لے گئے اور متوجہ حال اسکے ہوئے بعد تھوڑی دیر کے شیخ اور غلام باہر آئے تو شیخ اور غلام میں کچھ فرق نہ تھا۔ ظاہر و باطن صورت و سیرت بعینہ مثل شیخ کے ہوگئی کہ شناخت کرنا مشکل تھا۔ بعد چالیس روز کے غلام نے انتقال کیا اور اسی طرح کی بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں آئیں کہ اس مختصر تحریر میں کیا گنجائش۔ وفات آپ کی روز دوشنبہ ۲۷ - رمضان المبارک سنہ ۷۲۱ھ ہجری میں ہوئی مزار شہر خوارزم میں ہے :

ذکر حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ نامدار حضرت خواجہ عزیزان علی کے ہیں آپ ایک مدت مدید تک اس پیر روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر رہے اور فائدہ عظیم حاصل کیا اور جب حضرت خواجہ مذکور باشارہ غیبی خوارزم تشریف لیگئے آپ بھی ہمراہ تھے اور آپ کا مولد و مسکن قریہ سماسی قریب بخارا کے ہے اور آپ نے خواجہ بہاء الدین نقشبند کو فرزندی میں لیا تھا اور فرمایا تھا کہ امام طریقت ہوگا۔ وفات آپکی ۱۰- جمادی الاخر سنہ ۷۵۵ھ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا سماس میں ہے۔

toobaafoundation.com

ذکر حضرت خواجہ میر سید کلال قدس اللہ سرہ المتعال آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد سماسی کے ہیں اور آپ علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت میں یگانہ زمان تھے۔ اور مولد آپ کا قریہ سوخار ہے اور آپ پیشہ کلالی کا کرتے تھے اور کشتی کا شوق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کشتی کر رہے تھے کہ اس طرف کو بابا سماسی کا گذر ہوا۔ اور آپ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں فرمایا کہ اس میں ایک مرد ہے کہ جس کی صحبت و برکت سے بہت نفع مخلوق خدا کو پہونچے گا۔ یہ کہکر خواجہ مذکور وہاں سے روانہ ہوئے اور کشش نظر کام کر گئی۔ خواجہ کلال خانقاہ بابا سماسی میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اور کمالات ظاہری و باطنی کو پہونچے اور ہزارہا مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ آپکے چارسو چودہ خلیفہ تھے۔ وفات آپ کی بروز پنجشنبہ ۸۔ جمادی الاول سنہ ۷۷۲ ہجری و یا ۱۵۔ جمادی الآخر سنہ ۷۷۲ ہجری میں ہوئی۔ نسب میں آپ سید حسینی تھے۔ مزار آپکا قصبہ سونار میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ یادگار کن مروئی وفات سنہ [illegible] ہجری۔ و خواجہ عارف دیگرانی وفات سنہ ۸۰۲ ہجری مزار دیگران و خواجہ شیخ محمد وفات سنہ ۸۰۵ ہجری۔ و مولانا بہاء الدین قشلاقی وفات سنہ ۸۰۱ ہجری و خواجہ میر حمزہ بن میر کلال وفات سنہ ۸۰۸ ہجری مزار قصبہ سونار و شیخ جمال الدین ہستانی وفات سنہ ۸۱۳ ہجری و خواجہ میر کلان وفات سنہ ۸۱۶ھ مزار قریہ واش قدس اللہ اسرارہم ؎

ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز آپ عظمائے اولیائے و کبرائے خلفائے میر سید کلال کے ہیں اور آپ امام طریقت و پیر حقیقت و مقتدائے شریعت و پیشوائے اہل سنت و جماعت کے تھے اور آپ کی کرامت و ولایت و خوارق زمانہ طفولیت سے ہی ظاہر ہوتے تھے۔ آپ کی والدہ فرماتی تہیں کہ جب آپ چہار سالہ تھے ایک بادہ گاو حاملہ تھی ایک روز آپ نے فرمایا کہ اس کا بچہ سفید پیشانی کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ کے تولد ہونے سے پہلے خواجہ بابا

toobaafoundation.com

سماسی نے اپنے اصحاب کو بشارت دی تھی کہ ایک شخص مقام قصر عارفان سے امام طریقت پیدا ہوگا۔ اور آپ تین روز کے تھے کہ خواجہ بابا سماسی نے فرزندی میں قبول کیا اور برائے تربیت ظاہری و باطنی میر سید کلال کے حوالہ کیا۔ اگرچہ بظاہر توسل سلسلہ میر سید کلال کا آپ رکھتے تھے مگر فیض روحانی اکثر مزارات سے ہوا۔ مثل خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور پیران صحبت آپ کی خواجہ قثم و خلیل اتا ترکی تھی اور وجہ تسمیہ و خطاب نقشبندیہ کا یہ ہے کہ آپ اور آپ کے والدین کمخواب بافی و نقش و نگار کیا کرتے تھے وفات آپکی ۳۔ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ ہجری میں ہوئی اور مدت العمر آپ کی ۷۳ سال کی ہوئی۔ مولد و مدفن آپ کا قصر عارفان میں ہے قریب بخارا کے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ علاؤالدین بخاری وفات سنہ ۸۰۲ھ ہجری و خواجہ میر عمر بن میر کلال وفات سنہ ۸۰۳ھ ہجری و خواجہ شاہ امیر ابن میر کلال وفات سنہ ۸۰۴ھ ہجری و میر برہان بن میر کلال وفات سنہ ۸۰۵ھ ہجری و خواجہ محمد پارسا وفات ۲۲۔ ذی الحجہ بروز چہارشنبہ سنہ ۸۲۲ھ ہجری مزار مدینہ منورہ و شیخ سیف الدین وفات سنہ ۸۲۹ھ ہجری مزار قصبہ ٹھٹیا۔ قریب تاشقند۔ و خواجہ علاؤالدین غجدوانی وفات سنہ ۸۵۲ھ ہجری و خواجہ مسافر وفات سنہ ۸۴۴ھ ہجری مزار خوارزم و مولانا محمد مغانذی وفات سنہ ۸۳۶ھ ہجری مزار قصبہ مغانذ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت خواجہ علاءالدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام نامی آپ کا محمد بن محمد البخاری ہے کہ اصل آپ بخارا کے تھے۔ آپ خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شاہ نقشبند کے ہیں اور سوائے خلافت کے آپ داماد بھی حضرت نقشبند کے ہیں اور ایام خوردی میں ہی آپ کی طبیعت فقیری کی طرف مائل تھی۔ جب آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تو آپ مال کی طرف بالکل مائل نہ ہوئے بلکہ علم ظاہری میں مشغول رہے۔ آپ کے لڑکپن میں ہی حضرت خواجہ نقشبند نے آپکی والدہ ماجدہ سے کہدیا تھا کہ جب علاءالدین بالغ ہو اطلاع کرنا جب وقت بلوغت کا پہونچا حضرت خواجہ مدرسہ میں تشریف لے گئے اور آپکو

اس حالت میں دیکھا کہ حجرہ میں ایک بوریا کہنہ بچھا ہوا ہے اسپر آپ بیٹھے ہوئے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور خشت پختہ بجائے تکیہ کے بالیں پر رکھا ہوا ہے آپ کی نظر جب حضرت خواجہ پر پڑی تعظیم کے واسطے اوٹھے اور اپنی جگہ خواجہ صاحب کو بٹھایا حضرت خواجہ نے آپسے فرمایا کہ میری ایک دختر ہے اگر تو قبول کرے تو تجھسے نکاح کر دوں آپ نے فرمایا کہ زہے سعادت این کمترین۔ لیکن اسباب دنیا کا میں نہیں رکھتا۔ کہ جسکو خرچ میں لاؤں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر میری دختر کے مقدر میں رزق مقرر ہے تو خزانہ غیب سے پہونچے گا۔ اس کا فکر مت کرو۔ اور پھر خواجہ علاؤالدین عطار سے نکاح کر دیا بعد نکاح کے آپ کسب طریقت میں مشغول ہوئے حضرت خواجہ نے بوجہ عونیت مولویت حکم دیا کہ بازار میں جا کر قوت حلال حاصل کیا کرو۔ آپ نے بہزار خوشدلی سے قبول فرمایا اور بار اپنے سر پر رکھا اور ایک مدت تک آپ بازار میں گشت کر کے سیب فروخت کرتے رہے اور بلند مرتبہ کو پہونچے اور خرقہ خلافت کا حاصل کیا بلکہ تمام طالبان راہ حق کو حضرت خواجہ آپ کے سپرد فرماتے تھے وفات آپ کی شب چہارشنبہ ۲۰ ماہ رجب سنہ ۸۰۲ ہجری میں ہوئی۔ مولد و مسکن و مدفن آپ کا موضع جغانیان میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں خواجہ سید شریف جرجانی وفات سنہ ۸۲۷ھ وخواجہ عبد الصمد آمامی وفات سنہ ۸۲۵ ہجری وخواجہ حسن عطار وفات سنہ ۸۲۶ ہجری مزار جغانیان و مولانا ابو سعید وفات سنہ ۸۲۸ ہجری وخواجہ حسام الدین پارسا بلخی وفات سنہ ۸۴۷ ہجری۔ و مولانا عمر بایزیدی وفات سنہ ۸۵۰ ہجری وخواجہ احمد مسکنہ وفات سنہ ۸۵۶ ہجری۔ وخواجہ سراج الدین پیرستنی وفات سنہ ۸۵۰ ہجری۔ وخواجہ نظام الدین خاموش وفات وقت ظہر روز چہارشنبہ جمادی الآخر سنہ ۸۶۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم ؁

ذکر حضرت خواجہ یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کبار اصحاب واجلۂ احباب حضرت خواجہ نقشبند وخلیفہ اعظم حضرت خواجہ علاؤالدین عطار کے ہیں۔ آپ عالم العلوم

ظاہری و باطنی وجامع بہ موز صوری ومعنوی تھے اور آپ رہنے والے موضع چرخی غزنی کے تھے۔ آپ ایک مدت تک تحصیل علوم کے واسطے ہرات ومصر وغیرہ میں رہے اور بعد فارغ ہونے علوم کے جذبۂ محبت الٰہی پیدا ہوا اور بخدمت حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہوئے اور بیعت کی حضرت خواجہ مذکور نے آپکو حضرت خواجہ عطار کے سپرد کیا اور آپ خواجہ عطار سے تربیت پاکر تکمیل کو پہونچے وفات آپ کی ۵۔صفر ۸۵۱ھ ہجری میں ہوئی اور مزار آپ کا قریہ ہلفتو میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ بن محمود بن شہاب الدین احرار نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی بغدادی سے ہیں ولایت شاش میں سکونت رکھتے تھے اور خلیفہ اعظم حضرت خواجہ یعقوب چرخی کے ہیں۔ اگرچہ نسبت طریقت آپ بہت بزرگان طریقت رکھتے تھے مگر نسبت طریقت وسلسلہ بیعت آپ کا حضرت خواجہ یعقوب چرخی سے درست ہے اور صاحب رشحات فرماتے ہیں کہ خواجہ احرار نے بعد تحصیل علوم ظاہری کے تاشکند وسمرقند وبخارا وغیرہ جابجا کی سیر کی اور بہت اولیا سے صحبت پائی جیسے کہ خلفائے والا و جاہت خواجہ بہاء الدین نقشبند وسید قاسم انوار ومولانا شرف الدین خاموش وخواجہ سراج الدین پیر مستی ومولانا حسام الدین ومولانا حمید شاشی وخواجہ علاء الدین غجدوانی وغیرہ بعد ازاں بخدمت حضرت خواجہ یعقوب چرخی حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچے آپکے کشف وکرامات وفیض رسانی مخلوق کی مشہور ہے وفات آپ کی بروز شنبہ ۲۹۔ربیع الاول ۸۹۵ھ ہجری میں ہوئی۔ اور مولد آپ کا قریہ باغستان ہے قریب تاشکند کے عمر آپ کی ۸۹ برس کی ہوئی مزار آپ کا سمرقند میں ہے آپ کے بہت خلیفہ ہیں۔ منجملہ ان کے خواجہ عبد الحق کہ جنسے فیض سید محمد اجمل بہرائچی کو ہوا ہے ومولانا محمد زاہد وخشی وخواجہ قاسم وفات بروز دوشنبہ ۲۰۔ذی الحجہ ۹۱۰ھ ہجری وخواجہ برہان الدین ختلانی وفات ۸۹۳ھ ہجری۔ مزار سمرقند ومولانا جعفر وفات ۸۹۳ھ ہجری وسید میر عبد الاول وخواجہ محمد یحیٰی شہادت

toobaafoundation.com

سنہ ۹۰۹ ہجری۔ ومولانا اسمٰعیل خیرکیتی وفات سنہ ۹۰۸ ہجری وخواجہ سید حسن وفات سنہ ۹۰۹ ہجری وخواجہ احمد وفات سنہ ۹۱۱ ہجری مزار تاشقند وخواجہ خواجگان وفات سنہ ۹۱۰ ہجری ومولانا محمد قاضی وفات سنہ ۹۱۲ ہجری ومولانا علی تاشقندی وفات سنہ ۹۲۳ ہجری وخواجہ نورالدین تاشقندی وفات سنہ ۹۱۷ ہجری وخواجہ ہند وترکستانی وفات سنہ ۹۳۰ ہجری ومولانا میر عبدالغفور مشہور مولانا زادہ ترازی وفات سنہ ۹۲۴ ہجری مزار دمشق ومولانا ناصرالدین اترازی وفات سنہ ۹۲۵ ہجری قدس اللہ سرہم

ذکر حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قدس اللہ سرہٗ آپ مشائخ کبرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ وعظمائے علمائے عہد خود وعالم بعلوم ظاہری وباطنی مقبولان وعاشقان حبابنا ز ومحرمان ہمراز وخلیفہ راستین حضرت خواجہ عبداللہ احرار کے ہیں آپ فقیر وتجرید وتفرید وورع وتقویٰ وزہد واتباع سنت میں مرتبہ عالی رکھتے تھے آپ نے چند سال پہلے بیعت ہونے سے اسقدر مجاہدہ کیا کہ مطلق شب کو نہ سوتے تھے اور جب کچھ حق زہد وریاضت کا ادا ہوا گیا آخر باشارہ غیبی بواسطے بیعت ہونے بخدمت حضرت عبیداللہ احرار روانہ ہوئے اور قریب پہونچے اسوقت خواجہ صاحب کو بھی بنور باطن اس امر کی آگاہی ہوئی اور شیخ خود گھوڑے پر سوار ہو کر استقبال کے واسطے گئے راستہ میں ملاقات ہوئی اور بغلگیر ہو کر ملے اور ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ گئے اور اسیوقت شیخ نے آپ کو بیعت کیا اور آنا فانا میں تکمیل کو پہونچایا اور خرقہ خلافت کا دیکر رخش کو واپس کیا وفات آپ کی غرہ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا وخش میں ہے

ذکر حضرت مولانا محمد درویش قدس اللہ سرہٗ آپ اصحاب نامدار خلف سے کہا رمولانا محمد زاہد کے ہیں آپ جامع علوم ظاہری وباطنی وواقف رموز صوری ومعنوی یادو صافت جذبہ واستغراق وشوق وذوق موصوف وسخا وعطا میں معروف تھے آپ پندرہ برس پہلے بیعت ہونے سے ریاضت ومجاہدہ کیا کرتے تھے اور بحالت تجرید وتفرید بےخور وخواب جنگل میں رہا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بحالت گرسنگی سخت ناچار ہوئے اور آسمان کی طرف کو دیکھا فوراً خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اگر صبر وقناعت مطلوب ہے تو

toobaafoundation.com

خدمت خواجہ محمد زاہد میں حاضر ہو کہ تجکو صبر و قناعت بتاوے آپ یہہ سنکر بخدمت خواجہ محمد زاہد حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچے اور بعد وفات پیر روشن ضمیر کے مسند ارشاد پر بیٹھے اور صد ہا آدمیون کو نام خدا بتایا وفات آپ کی ۲۹ محرم سنہ ۹۷۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپکا موضع اسفرار میں ہے۔

ذکر حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس اللہ سرہ آپ فرزند ارجمند و خلفائے خواجہ محمد درویش کے ہیں آپ نے تربیت ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی آپ بڑے ذاکر و شاغل و صاحب کشف و کرامات و شرم رو تھے کہ کبھی کسی کی طرف نظر اوٹھاکر نہیں دیکھتے تھے بلکہ اپنے آپ کو چشم خلق سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ ہر چہار سلسلہ میں کیا کیا فرق ہے۔ فرمایا کہ نقشبندیون کی نسبت صدیقی ہے کہ نسبت معیت اون میں روشن ہے اور قادریہ میں نسبت فاروقی ہے کہ جلال الٰہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور ہوتا ہے۔ اور سہروردیہ میں نسبت عثمانی ہے کہ عبادات و اوقات کی طرف بڑا خیال رہتا ہے اور چشتیہ میں نسبت علوی کا ظہور ہے اور وہ فیض عنیت کہ علی منی وانا منہ۔ وفات آپ کی ۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸ ہجری میں ہوئی مزار آپکا قصبہ امکنگ میں قریب سمرقند کے ہے۔

عمر شریف آپکی ۹۰ سال کی ہوئی

ذکر حضرت خواجہ محمد باقی نقشبندی دہلوی قدس اللہ سرہ، آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ و جذب و عشق و محبت میں پیراستہ زہد و تقوی میں معروف باوصاف کریمہ موصوف و مقتدائے زمانہ تھے آپ نسبت اویسی خواجہ بہاء الدین نقشبندی اور نسبت ظاہری خواجہ امکنگی سے رکھتے اور نیز فیض روحانی آپ کو خواجہ عبید اللہ احرار سے بھی ہوا آپ اوایل عمر میں برائے تحصیل علوم کابل سے سمرقند گئے اور بعد تحصیل علوم ظاہری کسب علوم باطنی خواجہ امکنگی سے حاصل کیا۔ اور صاحب تصانیف و توالیف ہوئے اور آپ بہت کم سوتے اور کم بولتے اور کم کھاتے تھے اور ہمیشہ بعد عشا تا نماز تہجد ختم قرآن کرتے اور بعد نماز تہجد تا فجر

۲۱ مرتبہ سورہ یسین پڑھتے تھے عمر شریف آپ کی چالیس سال کی ہوئی اور وفات آپ کی بروز
دوشنبہ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔ خلیفہ آپ کے
یہ ہیں۔ خواجہ بیرنگ وفات سنہ ۱۱۴۲ ہجری و خواجہ ملا حسین جناز کشمیری وفات سنہ ۱۱۵۰ ہجری مزار
کشمیر۔ و شیخ احمد قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ علمائے راسخین و غوث العالمین قطب الاقطاب عالیجناب مظہر خوارق و کرامت جامع
درجات ولایت دافع و بدع ضلالت عامل سنت و جماعت وارث کمالات نبویہ مزین اطوار
احمدیہ۔ عارج و معارج نقشبندیہ و مجددیہ کے امام ہیں آپ کی نسبت کئی سلسلے سے ہے۔
اول نسبت ارادت و خرقہ خلافت شیخ عبدالباقی دہلوی نقشبندی سے۔ دوم شاہ اسکندر کیتھلی
قادری سے۔ سوم مخدوم عبدالاحد چشتی۔ صابری و سہروردی سے حاصل ہوا۔ عبدالاحد
آپ کے والد بزرگوار ہیں۔ مگر تکمیل آپ کی سلسلہ نقشبندیہ بخدمت شیخ محمد باقی ہوئے اور مراتب
عالیات کو پہونچے۔ چنانچہ شیخ محمد باقی تمام اپنے مریدون کو بھی حوالہ آپکے واسطے توجہ و تکمیل
کے فرماتے تھے اور کبھی خود برائے استفادہ محفل توجہ میں تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ شیخ
احمد آفتاب ہیں دونوں عالم کا انوار فیض و فضل اوسکا منور ہے۔ آپ سے مخلوق خدا کو
بہت فیض ہوا اور کشف و کرامات و خوارق بہت ظہور میں آئے۔ اور شریعت کو بہت رونق ہوئی
اور شہود و وجود و مقامات میں آپ نے بہت گفتگو کی ہے کہ آپ کا مذہب شہودیا تھا اور اسی وجہ
کر آپ سے بہت مخالفت و دشمنی اس وقت کے علما سے رہی ہے اور ایسے ہی مخالفون نے
جہانگیر پادشاہ سے کہکر آپ کو قید کرا دیا تھا۔ مگر بعد دو سال کے آپ رہا ہو گئے۔ اور جہانگیر
نہایت شرمندہ ہوا اور ہمیشہ آپ کا معتقد رہا۔ وفات آپ کی بروز سہ شنبہ وقت صبح

ف۔ شہودیہ کہتے ہیں کہ واجب الوجود ایک ہے اور عالم پرتو اوسکا۔ اور وجودیہ کہتے ہیں کہ وجود ایک ہے
اور عالم عکس اوسکا ہے۔

toobaafoundation.com

بتاریخ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری بپا ہوئی۔ مزار آپ کا سرہند میں ہے مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ محمد طاہر لاہوری وفات سنہ ۱۰۴۰ ہجری بروز پنجشنبہ ۸ محرم مزار لاہور۔ وحاجی خضر روغانی وفات سنہ ۱۰۵۲ ہجری مزار قصبہ بہلولپور و خواجہ سید آدم بنوری و خواجہ سید معصوم ومیر نعمان وفات ۱۰ صفر سنہ ۱۰۵۸ ہجری وشیخ حمید ائمی وفات سنہ ۱۰۴۱ ہجری و شیخ احمد سعید۔ وفات ۲۷ جمادی الآخر سنہ ۱۰۷۲ ہجری مزار سرہند و مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وفات سنہ ۱۰۶۸ ہجری قدس اللہ اسرارہم ؎

ذکر حضرت خواجہ سید آدم بنوری حسینی قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم شیخ احمد مجدد سرہندی کے ہیں آپ نے ابتدا تعلیم طریقت حاجی خضر سے پائی اور بعد ازاں باجازت حاجی خضر بخدمت شیخ احمد حاضر ہوئے اور درجات عالی کو پہونچے۔ آپ محض امّی تھے ایک روز ہاتف غیبی سے ندا سنی کہ اے شیخ آدم قرآن کیوں نہیں پڑھتا عرض کیا الٰہی تو قادر ہے تعلیم فرما فوراً ایک ہاتھ نورانی ظاہر ہوا اور آپکے سینہ کے اوپر مس کیا۔ قرآن حفظ ہوگیا اور علوم ظاہری کی تعلیم بھی کی آپ باوجود اتباع سنت و دفع بدعت و بکمال استقامت شریعت وطریقت معروف وموصوف تھے کہ ہزاروں طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور آپ کی خانقاہ عالیجاہ میں ہزار سے زیادہ طلبا روزمرہ جمع رہتے تھے اور آپ کے لنگرخانہ سے ان کو دو وقت روٹی ملتی تھی وطن اصلی آپ کا قصبہ سودہ ہے مگر سکونت آپکی قصبہ بنور میں تھی آپ کے ایک سو خلیفہ اور ایک لاکھ مرید تھے کہ جس پر شاہجہان بادشاہ کو کچھ وہم آپ کی جانب سے ہوگیا تھا اسی زمانہ میں آپ نے سفر حج کیا اور مکہ معظمہ پہونچے اور بعد فراغت حج مدینہ منورہ گئے وہاں پہونچکر ۲۳ شوال سنہ ۱۰۵۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مزار آپکا جنت البقیع نزدیک روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ حامد لاہوری۔ وفات بروز پنجشنبہ ۲۴ جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۴ ہجری۔ و شیخ نور محمد پشاوری وفات سنہ ۱۰۷۳ ہجری۔ و شیخ ابوالفتح وفات سنہ ۱۰۵۶ ہجری۔ و شیخ محمد سلطانپوری وفات سنہ ۱۰۷۵ ہجری

toobaafoundation.com

وسید عبدالصمد و شیخ محمد اقبالی وفات سنہ ۱۰۸۰ ہجری و شیخ محمد شریف شاہ آبادی وفات سنہ ۱۰۸۲ و شیخ عبدالخالق حضوری وفات سنہ ۱۰۸۶ ہجری و شیخ سعدی بلخاری لاہوری وفات بروز چہار شنبہ ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۸ ہجری مزار لاہور قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت حافظ سید عبداللہ اکبر آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت آدم بنوری کے ہیں آپ اصل میں رہنے والے موضع کھیڑی قریب بارہ کے تھے۔ آپ کی صغیر سنی میں آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپکو اُسی وقت سے خدا طلبی پیدا ہوئی اور جابجا بزرگوں کی خدمت میں پہونچے اور نواحی پنجاب میں ایک بزرگ مسجد جنگل میں رہتے تھے حافظ قرآن و نہایت متوکل تھے اور کسی سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے آپ ان کی خدمت میں رہے یہانتک کہ حافظ قرآن ہو گئے اور بہ برکت صحبت ان بزرگ کے آداب تجرید و ترک دنیا و احتراز از وسوسہ نفس و شیطان مکمل گئے۔ بعدہ بخدمت شیخ ادریس قادری کے گئے اور بیعت کی اور ذکر و شغل و ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہو گئے۔ بعدہ بخدمت شیخ آدم بنوری آئے اور خرقہ خلافت کا پہنا اور تکمیل کو پہونچے وفات آپکی ۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۴ ہجری میں ہوئی اور عمر آپکی ۷۴ سال کی ہوئی۔ مزار آپکا اکبر آباد میں ہے۔

ذکر حضرت شاہ عبدالرحیم بن وجیہ الدین الشہید دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم شاہ سید عبداللہ اکبر آبادی کے ہیں۔ آپ عالم علوم ظاہری و باطنی و خلیق و خوش مزاج و خوش پوشاک و کمال دانشمند و فہیم تھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب انفاس العارفین میں آپ کے حالات تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کو مجلس صحبت میں حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سکھایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ کوئی بات مخالف جمہور کے عام مجلس میں ہرگز زبان پر مت لاؤ وہ بات نفس الامر میں صحیح کیوں نہ ہو کہ وہ اسپر انکار کرینگے اور صحبت منقص ہو جائیگی اگر تمکو کچھ کہنے کی حاجت ہو تو اُس کے واسطے ایک تمہید شائستہ

سلہ خزینۃ الاصفیا میں آپ کا نام علیم اللہ لکھا ہے۔

کر اور اس حاجت کی طلب میں تدریج کر۔ ایسا نہ چاہئے کہ بات کو پتھر کی طرح ڈالدے
مجلس عام میں ہرگز کسی پر رد صریح مت کر آدمی کا لباس وضع ایسا ہونا چاہئے کہ اس کی
صنعت وکمال پر مشعر ہو۔ مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہئے کہ دانشمندوں کا لباس
پہنے اور انہیں کے آئین کے ساتھ زندگانی کرے جب بات چیت سفر کے حال میں ہوتی
چوروں اچکوں سے بچاؤ کرنے میں غلو کرتے اور اس بات میں اپنی وقائع جو کہ سفر اکبر آباد
میں دیکھے تھے بیان فرماتے ایک دن آپ لباس فاخرہ رکھتے تھے صوفی نقشبند نے
اس باب میں بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال ورشال ہے کمند محبت الٰہی
ہے اسلئے کہ میری بے سعی ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار تیرے لباس کا اگرچہ
کرباس لگ ہی اژدہا ہے اسواسطے کہ تو نے اپنی سعی وارادے سے ہم پہونچایا ہے اور آپ امرا کے
گھر نہیں جاتے تھے۔ یہ دروازہ بلکل مسدود کیا تھا۔ اگر یہ گروہ ان کی زیارت کے واسطے آتا۔
تو بہت خلق سے پیش آتے آپ پیر فانی ہو گئے تھے مگر آپ کے ورد ومعمول با۔ نوافل تک میں
کبھی فرق نہ آیا حالانکہ آپ کی عمر شریف ۷۷ سال کی تھی کہ دو فتح چتوڑ،، کا قصہ اور عمارت جامع مسجد
شاہجہان آباد کی یاد رکھتے تھے وفات آپ کی روز چہارشنبہ ۱۲۔ صفر ۱۱۳۱ھ ہجری میں ہوئی۔
مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

ذکر حضرت۔ شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی قدس اللہ
سرہ العزیز۔ آپ علمائے عظام وفضلائے ذوالاکرام ہندوستان وخلیفہ اعظم اپنے والد شاہ
عبدالرحیم نقشبندی کے ہیں۔ آپ علم وفضل وورع وتقوی میں ایک شان بلند ومدارج ارجمند
رکھتے تھے۔ اور تمام عمر تدریس طلبائے وتصانیف میں مصروف رہے اور حقایق ودقایق سے
مخلوق کو آگاہ کیا۔ ولادت آپ کی روز چہارشنبہ ۴۔ شوال ۱۱۱۴ھ ہجری میں ہوئی۔ پانچ برس سال
پھر آپ کو مکتب میں بٹھایا۔ ساتویں سال قرآن ختم کر کے کتب فارسیہ ومختصرات عربی شروع
کر دی۔ اور پندرہویں سال علوم ظاہری سے فراغ حاصل کیا اور اسی درمیان میں شادی بھی ہوگئی

toobaafoundation.com

اور پھر اپنے والد ماجد سے بیعت کی ۔ اور اشغال صوفیہ خصوصًا نقشبندیہ میں مشغول ہوئے ۔ اور سترہویں سال آپکے والد ماجد بیعت و ارشاد کی اجازت دیکر انتقال فرما گئے ۔ اور تمام علوم مجددو نور غیبی حاصل ہوگئے اور بلند باتیں و نکات ہر فن کے دل میں گذرنے لگے بعد اسکے سنہ ۱۱۴۳ ہجری میں آپ مشرف حج ہوئے اور ایک سال مجاورت حرمین و روایات حدیث کے ساتھ ہنوطنان حرمین ابوطاہر مدنی وغیرہ کی ہم صحبت میں رہے اور خرقہ جامع شیخ ابوطاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقہ ہائے صوفیہ کا حاوی کہہ سکتے ہیں اور پھر سنہ ۱۱۴۵ ہجری میں وطن پہونچے اور اگر وہ کام کئے کہ اگر اُن کا وجود صدر اول و زمانہ ماضی میں ہوتا تو امام الاولیا و تاج المجتہدین میں شمار کئے جاتے وفات آپکی سنہ ۱۱۷۶ ہجری میں ہوئی ۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے ۔

ذکر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ

سرہ العزیز آپ امام المحدثین و مقتدائے مفسرین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے ۔ اور علم و حلم و زہد و ورع و تقوی و تدریس و تلقین میں رتبہ بلند و مقامی ارجمند رکھتے تھے ۔ اور آپ اپنے وقت میں مرجع علمائے و مشائخ تھے کہ تمام عمر تدریس و افتاء و فصل خصومات و وعظ و تربیت مریدین و تکمیل شاگردوں میں گذری اور خلق بے تعداد و بے شمار آپ کی شاگرد ہوئی ۔ اور دور و دراز اقالیم میں پہونچے اور علوم دینی اور پر خلق کے کھولا ۔ اس زمانہ اخیر میں ذات با برکات آپ کی کو خاتم العلما و خاتم الفضلا کہنا صحیح و بجا ہے اور عقاید آپکے علوم حدیث و تفسیر میں مثل عقائد متقدمین کے تھے ۔ چنانچہ تصنیفات آپ کی بہت ہیں اور ان سے بخوبی ظاہر اور آپ جاہ و عزت و احترام و تعظیم ظاہر کو ساتھہ کمالات باطن کے جمع رکھتے تھے اور علماے بلاد ہندوستان بلکہ بلاد دیگر سے کم کوئی ہوگا کہ اس نے نسبت تلمذ کے یا استفادہ کے اس خاندان کے ساتھہ درست نہ کی ہو ۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۱۵۹ ہجری میں ہوئی ۔ غلام حلیم آپ کا تاریخی نام ہے وفات آپ کی روز یکشنبہ ۷ ۔ شوال سنہ ۱۲۳۹ ہجری میں ہوئی ۔ عمر شریف آپ کی نوے سال کی ہوئی ۔ کمالات و کرامات آپکے کمالات عزیزی مولفہ مبارک علیخان صاحب میں درج ہیں ۔ مناسب حال اس جگہ کی

toobaafoundation.com

دو تین کرامتیں اس میں سے لکھتا ہوں۔

حکایت۔ ایک شخص دہلی میں دار و ہو کر لب دبائے چمن ٹھہیرے اور بولتے نہ تھے۔ حضرت مولانا صاحب تشریف لے گئے اس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس میں بہت محبت رکھتے تھے اور بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہو گیا اور قضا کی جب میں انکو دفن کرنے لگا۔ ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تھا وہ نکال کر قبر میں رکھ دیا اور وہیں بھول گیا۔ بعدہٗ جب سب آدمی اور میں چلا آیا تو مجھکو وہ کٹار یاد آیا۔ اور بڑا افسوس اسکا ہوا رات کے وقت جا کر میں نے قبر کھودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں۔ حیران ہوا وہاں ایک کھڑکی نظر آئی۔ اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے اور وہ دوست میرے وہاں بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ تم باغ کی سیر کرو۔ میں سیر کرنے لگا۔ پھر پھرون باغ بفاصلہ بعید دیکھا کہ بہت بڑے بڑے کڑھاؤ چڑے ہیں اور لوگوں کو ان میں پکڑ کر ڈالتے ہیں۔ ایک شخص نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اب تک اس کی انگلیوں کے نشان موجود ہیں اور کہا کہ تو نے مجھ سے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تھی اس کے پیسے مجھے دے میں نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں یہ کٹار پانسو روپیہ کا ہے یہہ تو لے لے اس نے جواب دیا کہ اسکو میں کیا کرونگا۔ غرضیکہ بہت بحث رہی اس عرصہ میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں آپہونچا۔ پیسہ طلب کرنے والے سے کہا کہ یہ مرے نہیں ہیں۔ زندہ ہیں میری ملاقات کو آگئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے چھڑایا۔ جب میں چار پیسے مانگتا ہوں اور وحشت مزاج میں آگئی ہے حضرت نے پانی دم کرکے ان کو پلایا وہ وحشت انکی دور ہو گئی۔ پھر ان کو اپنے ساتھ لے آئے وہ شخص تا رحلت عمر خدمت میں حاضر رہے۔

حکایت۔ ایک لونڈی حضرت کی حالت نزع میں آیت شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑھنے لگی۔ حاضرین کو تعجب ہوا۔ اور اس کنیز سے اس آیت کے پڑھنے کا باعث پوچھا اس نے ہاتھ اٹھا کر بتلایا کہ مجھکو یہ آدمی پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپ نے فرمایا

toobaafoundation.com

کہ اس کنیز سے کہو کہ پڑھانے والوں سے کہ جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث سے خداوند تعالے نے اسکو بہشت عطا فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا کہ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہو کر آیا تھا۔ تو نے اسکو آگ پر گرم کیا اُس میں سے ایک روپیہ برآمد ہوا اور وہ روپیہ تو نے مالک روغن زرد کو واپس کر دیا اور خود تصرف میں نہیں کیا بوجہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالی کو پسند آئی اس کے عیوض میں بہشت عطا فرمائی۔

لطیفہ۔ ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتیں جو مرتی ہیں۔ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد ان کے آشنا ہیں ان کی بھی نماز پڑھتے ہو یا نہیں۔ کہا کہ ہاں پڑھتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تو ان کی بھی جنازہ کی نماز پڑھو۔

ذکر عاشق جانباز راہ خدا کشتہ خنجر تسلیم و رضا سید احمد صاحب بریلوی قدس اللہ سرہ

آپ بماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۰۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۶ء بریلی میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید محمد اصغر خان صاحب اور چچا سید ابو عثمان صاحب اور نانا سید ابو سعید صاحب تھے یہ خاندان بسبب اتقا و پرہیزگاری اور علم کے نواح بریلی اور دور دور تک معزز خیال کیا جاتا تھا جب عمر آپکی چار برس سے زیادہ ہوئی۔ تو والدین نے مکتب میں بٹھایا اور قرآن شریف اچھی طرح سے پڑھ لیا اور یاد ہو گیا پھر آمدہ جو کچھ کریما وغیرہ کتابیں شروع کرائی گئیں اس میں طبیعت آپ کی نہ چلی۔ ہر چند استادوں نے زور لگایا اور سید صاحب نے بھی بہت محنت کی لیکن اسکو کیا کریں کچھ قدرت الٰہی تھی کہ یاد نہ رہتا تھا جب انکے چچا صاحب نے یہ حال دیکھا تو دوسرا پہلو بدلا۔ یعنی قرآن شریف بامعنی پڑھایا قرآن شریف کا بامعنی پڑھنا تھا کہ راہ مطلوبہ کی طرف رہنمائی ہوئی۔ اور اسکے نکات اور باریکیاں اچھی طرح سے سمجھنے لگے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی جو کہ دماغ میں مادہ جن باتوں کی قابلیت کا ہوتا ہے وہ مسئلہ حاصل ہوتی ہیں اور برعکس اسکے

toobaafoundation.com

نہیں پہلی حالت کسی قدر بدل گئی اور چہرہ پر نیا جلوہ دکھائی دینے لگا۔ پہلے مسکینی غریبی کم بولنا آہستہ گفتگو کرنا۔ اب اس کی جگہ جوش اور وحشت نے ظہور پکڑا اور وہ کیفیت دماغ کی نہ رہی تھی کہ سوائے کلام ربانی کے کوئی بات یاد نہ رہے بلکہ ہر فن کی صدہا باتیں یاد ہونے لگیں دل میں خیال آیا کہ گھر میں بیٹھنے سے کیا فائدہ جو میں نے پڑھا ہے اس سے خلقت کو فائدہ پہونچاؤں انسان اسی واسطے پیدا ہوا ہے۔ اب دیکھئے قدرت الٰہی کس طرف کھینچ رہی ہے اور اسی موقع

شعر۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند		مہر ایشان در دلش انداختند

صادق آتا ہے۔ سترہ برس کی عمر میں آپ کے والد صاحب نے انتقال فرمایا اور بیس برس کی عمر میں آپ وطن سے روانہ ہوئے اور لکھنؤ ہوتے ہوئے بماہ ربیع الاول ۱۲۲۱ھ ہجری میں دہلی پہونچے۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی قدمبوسی حاصل کی اور بسلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ شاہ صاحب مرحوم نے بسبب اس کے کہ آپکے بزرگوں سے تعارف اور شناسائی تھی آپ کی نہایت قدر و عزت کی اور آپ نے قریب ہی قیام کیا اور توجہات بزرگانہ سے فرمایا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کچھ تفسیر و حدیث پڑھا کرو۔ حسب الحکم آپ نے رہنمائی کی آپ نے حدیث اور فقہ شروع کر دی اور اس میں کامیاب ہوئے اور بعد دو برس کے محرم الحرام ۱۲۲۳ھ ہجری۔ میں اپنے وطن مالوفہ کو تشریف لے گئے۔ آپ کو مؤلف کتاب نے۔ متقی۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ صایم الدہر۔ قایم اللیل۔ سچا۔ نیکبخت۔ شیرین کلام۔ لکھا ہے۔ جب وطن میں شہرہ آپ کا زیادہ ہوا تو لوگ اطراف و جوانب سے بغرض بیعت جوق جوق آنے لگے اور آپ یہہ فرماتے تھے کہ میں اس لایق نہیں ہوں جب خلقت کا ہجوم زیادہ ہوا اور آپ کے وظایف اور اوراد میں فرق آنے لگا تو ۱۲۲۴ھ ہجری میں آپ نے سفر مالوہ کا اختیار کیا اور ملک مالوہ میں پہونچکر امیر خان پٹھان کے ہاں سواروں میں ملازم ہوگئے چونکہ امیر خاں کا گذارہ لوٹ کھسوٹ پر تھا اس سبب سے تنخواہ کا ملنا ماہواری دشوار تھا۔ جب کہیں سے لوٹ میں مال ہاتھ لگ جاتا تو سب کو تنخواہ تقسیم ہوتی۔ ورنہ خیر۔ یہانتک نوبت پہونچی کہ آپ کی لیاقت اور شجاعت اور جوانمردی

toobaafoundation.com

کو دیکھ کر خانصاحب نے آپ کو اپنے مشیروں میں داخل کیا اور یک کام آپ کے سبب سے یہ ہوا کہ خانصاحب سے اور انگریزوں سے صلح ہو گئی اور دیگر رجواڑوں نے اپنے ہاں سے کچھ کچھ علاقہ دیکر اس فتنہ کو فرو کیا اور امیر خانصاحب نواب ٹونک تسلیم کئے گئے اور جب تک یہاں ملازم رہے مخلوق کو ہدایت اتباع رسول اللہ صلعم کی اور منع کرنا کفر و شرک سے برابر جاری تھا جس سے ہزاروں آدمی تائب ہو کر راہ راست پر آگئے۔ اور فنون سپہ گری اور سواری اور نشانہ وغیرہ میں آپ نے اچھی طرح سے مشق پیدا کر لی تھی۔ بعدہ سات برس ملازمت کر کے اور نوکری سے مستعفی ہو کر ۱۲۳۱ھ ہجری میں مطابق ۱۸۱۶ء دوبارہ دلی میں تشریف لائے جب آپ کی شہرت ہوئی تو مولانا عبدالحئی صاحب اور مولانا اسمٰعیل صاحب شہید بھی دائرہ بیعت میں داخل ہوئے۔ مولانا اسمٰعیل صاحب کا دائرہ بیعت میں داخل ہونا تھا کہ تمام خلقت بیعت کے واسطے رجوع ہو گئی۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ اس زمانہ میں کہ جب مولانا عبدالعزیز صاحب اور سید احمد صاحب شہید لوگوں کو فیضیاب کر رہے تھے اور مولانا اسمٰعیل شہید جدا اپنے پرزور وعظوں سے خلقت کو ہدایت فرما رہے تھے۔ ہندوستان کفر اور شرک اور بدعت میں ایسا گھرا ہوا تھا۔ کہ کہیں کہیں اسلام کی جھلک نظر آرہی تھی ضرور تھا کہ اللہ جل شانہٗ کسی ایسے ہی انسانوں کے وجود سے زمین اور انسانوں کے قلوب کو منور کرے اور تقویۃ الایمان کی تصنیف بھی اسی لحاظ سے تھی جو اتباع شریعت والوں کی بالکل ٹھیک ہے مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ اُس میں اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات سے انکار کیا گیا ہے۔ مگر جب صراط المستقیم تصنیف ہو گئی یہہ فرق بھی جاتا رہا۔ اگر کسیکو شک ہو دیکھ لیوے۔ اس میں بڑی مشکل اور مزاحمت یہہ آنکر واقع ہوئی۔ کہ ملّانے اور فقرا جو لوگوں کو ٹھگتے تھے آپکے دشمن ہو گئے اور کوئی بات تکلیف دہی کی اُٹھا نہ رکھی۔ کیونکہ اُن کی دال روٹی میں فرق آگیا تھا۔ آپ نے ان باتوں کی کچھ پرواہ نہ کی اور یہہ کہتے۔ شعر

مانجی اللہ والرسول معی۔ من لسان الوری فکیف انا۔

toobaafoundation.com

آپ کو توحید کا بادشاہ سمجھنا چاہیے جو ترقی اسلام کو آپ کی ذات سے ہوئی وہ سب جانتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ آپ نے ہم لوگوں کو گمراہی سے نکالا ورنہ ہندوستان کی حالت تو کفر اور شرک اور بدعت میں پھنس کے تباہ ہو گئی تھی ۔ یہاں افسوس کیا جاتا ہے کہ وہابیوں نے مولانا صاحب کا اتباع نہ کیا اور الٹے بے ادب مفسد بن گئے۔ اور اتباع جب ان اموں کا نہ کیا تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا کیسے کرتے۔ انمیں عالم اور جاہل بطور خود مجتہد بنا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے وطن بریلی کو تشریف لے گئے۔ کیونکہ آپ کے بھائی صاحب کا انتقال ہو گیا تھا اور اس سفر میں مولانا اسمعیل صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب ہمراہ تھے اور وہان سے آپ لکھنؤ اور پٹنہ ہوتے ہوتے ہوئے کلکتہ پہونچے اور ہر ایک مقام پر وعظ ہوتا تھا۔ اور چندہ جمع کیا جاتا تھا۔ اور لوگ تیار ہو رہے تھے تاکہ سکھوں پر جہاد کیا جاوے ۔ اسطرح چندہ میں بدستور کوشش قایم رہی اور آپ یکم شوال ۱۲۳۶ ہجری میں بروز عید الفطر مطابق ۱۸۲۲ء معہ ایک بڑے قافلہ کے جن کی تعداد چارسو سے زیادہ نہ تھی حج کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ پہونچے اور مکہ والون نے جب سنا کہ مولوی اسمعیل صاحب آتے ہیں تو وہ مخالفت پر آمادہ ہوئے اور قریب تھا کہ انکے ساتھ بدسلوکی کریں۔ لیکن شریف مکہ نے آپ کو اپنا مہمان رکھا اور مولانا اسمعیل صاحب نے گفتگو کرکے اچھی طرح سے تسلی کردی اور سب کو راضی کردیا جب آپ حج سے واپس ہوئے ہیں تو دوبارہ کلکتہ اور پٹنہ کا دورہ کرتے ہوئے ۲۹ شعبان ۱۲۳۹ ہجری کو اپنے وطن میں داخل ہوئے اس حج کے سفر میں مکہ معظمہ سے جو ایک خط سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنام مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تھا۔ اس میں سے تھوڑی عبارت جو مجھکو بہم پہونچی ہے نقل کرتا ہوان ۔

روزیکہ از دلمئو روانہ شدہ در کشتی ہا سوار می شدیم چنا مفہوم گشت کہ کشتی فلانے ازین کشتیہا غرق خواہد شد دران کشتی از اسباب مردمان بارشدہ بود و برائے این فقیر کشتی دیگر غیر آن معین شدہ دانستم اگر تقصیرے کسے ظاہر بود لیس من ہم بوجہی ہرچند غفلت از کسے

toobaafoundation.com

شدہ باشد دران تقصیر شالم آمادگی سواری نمود دران کشتی نمودم از جانب غیب ارشاد شد
که ترا غرق نخواهم کرد آن وقت تجلی نمودار شد که از جانب معرفت وارشاد شد اگر ترا غرق کنم چه خواهی
کرد و کدام کس خواهد برآورد عرض کردم که خداوندا اگر غرق شدن من پسندیدہ تست و غرق
کنی اگر تمام عالم مرا خواهد که بگیرد و برآرد و دستگیری من کند هرگز راضی برآمدن نیستم و دست خود
بدست کسے نخواهم داد کیفیتے که تبسم توان گفت نمودار شد و فرمود که ترا غرق نخواهد نمود۔

جب جہاد کے واسطے بہہ وجوہ آپ تیار ہوگئے جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو سنہ ۱۲۴۱ھ
میں آپ معہ ہمراہیون کے پنجاب کی طرف روانہ ہوئے اور مالیر کوٹلہ۔ محمدوٹ۔ بہاولپور۔
حیدرآباد سندھ۔ شکارپور۔ جاگن۔ خان گڈھ۔ درہ کاہاور۔ درہ بولن۔ پشین۔ قندہار
ہوتے ہوئے کابل پہونچے اور یہہ سفر اس راستہ سے کسی مصلحت پر مبنی تھا جب کل سامان
تیار ہوگیا تو رنجیت سنگھ سے نواح پشاور میں لڑائیاں شروع ہو گئیں اور رنجیت سنگھ کو شکست
پر شکست ایسی ہوئی۔ کہ اسکو بھی چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور بہت سا حصہ اسکے ملک کا مسلمانوں
کے قبضہ میں آگیا کہ اسی اثنا میں مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کا ۸ شعبان سنہ ۱۲۴۳ ہجری کو انتقال
ہوگیا اس سبب سے سید صاحب اور کل لشکر مجاہدین کو بہت ہی رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ قریب تھا کہ کل پنجاب پر مسلمانوں کا قبضہ ہوجاوے۔ لیکن معاملہ قضا وقدر میں
کچھ دوسری صورت تھی سب بنا بنایا گھر بگڑ گیا۔ اور ایسی باتیں ظہور میں آئیں جن سے ترقی
مبدل بہ تنزل ہوگئی اور وہ یہہ تھیں۔ کہ عمال جو سید صاحب کی طرف سے مقرر تھے۔
انہون نے شریعت کی آڑ میں نفسانی خواہشون سے کام لیا جس سے سب ملک بگڑ گیا
اب گویا دو طرف لڑائیاں آن پڑین۔ ایک تو سکھوں سے دوسرے مسلمان باغیوں سے
دویم ہندوستان سے۔

آدمیون اور روپیہ کی اچھی طرح سے پیچھے بعد دیگرے امداد نہ پہونچ سکی۔ سوئم۔ رسد
خوراک وغیرہ کا کچھ بندوبست نہ تھا۔ چہارم بعض حکام مسلمان باغی ہوگئے انکو دوبارہ سنہ ۱۲

زیر کرنا پڑا۔ ان میں اہل تشیعہ زیادہ تھے جو اپنی عادت سے نہ چوکے اور رنجیت سنگھ سے مل گئے تھے۔ سب سکھوں سے اوروں سے کل بارہ لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ جس میں مولانا اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ معہ اپنے رفقائے کے خاص بالاکوٹ میں بتاریخ ۲۴۔ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ ہجری روز جمعہ مطابق مئی ۱۸۳۱ء کو شہید ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور باقی جو بچے تھے وہ موضع ستانا کو چلے گئے اور وہیں بود و باش اختیار کی۔

ذکر حالات مولوی ولایت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا ولائت علی صاحب علیہ الرحمت والغفران ابن مولوی فتح علی بن مولوی وارث علی بن ملا محمد سعید فاروقی۔ آپ ۱۲۰۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔ جب چار برس کی عمر ہوئی مکتب میں بٹھائے گئے تو آپ لڑکوں میں سب سے زیادہ ذہین تھے۔ سات برس کی عمر میں آپ کو یہہ لیاقت ہو گئی تھی کہ اس معمولی معلم سے جو آپکے پڑھانے کے واسطے مقرر تھا تشفی نہ ہوتی تھی۔ آخر آپکے والد نے آپ کو سبق دینا شروع کیا۔ بارہ برس کی عمر میں آپ نے مختصرات سے فراغت حاصل کر لی اسوقت آپ کے والد نے مولوی رمضان علی شیعہ کہ جو بڑے ذہین اور معقول کے استاد تھے۔ سپرد کیا۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد بھی آپ درس و تدریس میں مصروف رہے۔ یہانتک کہ بشوق تحصیل علم لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہاں مولانا محمد اشرف صاحب معقولی کی خدمت میں پڑھنا شروع کیا۔ قریب چار سال کے ان کی صحبت میں رہے اسی اثنا میں حضرت سید احمد صاحب رونق افروز لکھنؤ ہوئے۔ مولوی محمد اشرف صاحب نے مولوی ولایت علی صاحب کو واسطے دریافت کرنے کیفیت سید صاحب آپ کی خدمت میں بھیجا۔ اور یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ میں تنہائی میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ مولوی عبد الحی و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے سید صاحب کو پیر مغان بنا رکھا ہے جب تخلیہ میں ملاقات ہوگی تو اصلی حقیقت سید صاحب کی ظاہر ہو جاویگی۔ سید صاحب نے فوراً تنہائی

کی ملاقات کو منظور کرلیا۔ اور دوسرے روز بوقت عصر آنے کی اجازت دی چنانچہ دوسرے
روز مولوی محمد اشرف و مولوی ولایت علی صاحب وقت مقررہ پر حاضر ہوئے اسوقت
تخلیہ ہوگیا۔ سوائے ان دونوں عالموں اور سید صاحب کے اور کوئی نہ تھا۔ مولوی محمد اشرف
صاحب نے بعد مزاج پرسی کے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم
کو وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ فرمایا ہے اس کی تفصیل کیونکر ہے۔ سید صاحب نے دو گھنٹہ
کامل اس کا بیان اس فصاحت سے فرمایا کہ ان دونون مولویون کی روتے روتے داڑھیاں
تر ہوگئیں۔ بعد ختم ہونے بیان کے ہر صاحب نے معذرت کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔
اور اسی روز سے مولوی ولایت علی صاحب کا رنگ بدل گیا اور بعض نے یہ سبب لکھا ہے
کہ جب سید صاحب لکھنؤ پہونچے تو شیعون کے مجتہد سے کچھ رنجش ہوگئی تھی اسوقت زمانہ غازالدین
حیدر بادشاہ لکھنؤ کا تھا جب فساد زیادہ ہوا اور قریب تھا کہ نوبت کشت وخون کی پہونچے
لیکن خیر رہی اور شیعون کے مجتہد نے یہ دیکھا کہ ہم مولانا اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
مقابلہ کا نہیں ہون تو یہ چال چلی کہ لطایف الحیل کے علمائے فرنگی محل سے مولوی محمد اشرف
صاحب کو جو اہل سنت والجماعت میں عالم فاضل گنے جاتے تھے۔ ابھارا کہ آپ مولانا اسمعیل
صاحب سے مناظرہ کریں تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے واسطے میرا ایک شاگرد مولوی
ولایت علی عظیم آبادی کافی ہے جب یہ بات پختہ ہوگئی تو استاد نے بلاکر اپنے شاگرد کو اچھی
طرح سے سمجھا دیا اور مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی کی اس زمانہ میں نئی نئی تحصیل تھی
اور جوانی کا جوش تھا لیکن ساتھ اسکے طبیعت حق پسند تھی۔ بہ نیت مناظرہ سید احمد صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنے چند شکوک رفع کرنا
چاہتا ہون۔ سید صاحب ممدوح نے مولانا اسمعیل صاحب کی طرف اشارہ کرکے
فرمایا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہو ان سے دریافت کریجیے مولوی ولایت علی صاحب نے پہلے
وہ شکوک دریافت کیے جو ان کے استاد نے بتلائے تھے اور پھر اپنی طرف سے ہر بات پر

toobaafoundation.com

جماجما کے اعتراض کئے۔ غرض جسقدر مادہ تحصیل تھا کوئی بھی بات دریافت میں باقی نہ رکھی۔
ہر علم بنے میں سے سوالات کئے۔ جواب دو لفظی اور جامع ایسے پر تشریح پلے جس سے
دوسری بار جواب الجواب دینے کا موقع نہ ملتا تھا۔ مولوی ولایت علی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھکر مولانا شہید کی پیشانی پر بوسہ دیا اور دونوں ہاتھ چوم لئے اور
کہا آج آپ نے مجھے اپنا رام بنایا بعد اسکے مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کی تعریف کی مولوی ولایت علی سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور عرض کیا
کہ مجھے بھی اپنی ہمرکابی میں شرف بخشا جاوے چنانچہ سید صاحب نے بخوشی منظور فرمایا جب
مولوی ولایت علی نے اپنے استاد مولوی محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قصہ بیان کیا
تو وہ بھی والہ و شیدا ہوگئے اور بے تابانہ دوڑے گئے اور سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔
غرض جب سید صاحب حج سے واپس ہوکر رونق افروز پٹیہ ہوئے تو مولوی صاحب
نے اپنے تمام خاندان کو بیعت کرادیا اور خود ہمرکاب سید صاحب ہوئے اور یہ حال ہوگیا
کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور اپنے سر پر رکھ کر لایا کرتے تھے اور کھانا اپنے ہاتھوں سے
پکاتے تھے گارے کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور جب اپنی جماعت سے فرصت پاتے
تو سید صاحب کی خدمت میں جا بیٹھتے یا تنہا نماز و دعا میں مشغول رہتے۔ جب خراسان
میں پہونچکر رنجیت سنگھ سے جہاد شروع ہوا تو اسوقت سید صاحب نے ہر ایک نواب و خوانین
صاحب حکومت کے پاس اپنے سفیر معہ مراسلات بھیجے۔ آپ کو کابل کا سفیر کرکے بھیجا۔ امرا
کابل بہت تعظیم و توقیر سے پیش آئے اور ایک شاہی مکان آپکے رہنے کو دیا۔ جب تک
آپ وہاں رہے روزانہ وعظ نصیحت توحید و اتباع سنت و ترغیب جہاد کرتے رہے اور
پنجاب کے سکھوں سے جو جو ظلم مسلمان رعایائے پنجاب پر کئے تھے ان کو خوب واضح کرکے
سنایا۔ اور حمیت و غیرت اسلامی کا جوش دلایا جب مولوی صاحب کابل سے واپس تشریف لائے
تو سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ملک دکن بھیجدیا۔ آپنے ملک دکن میں پہونچکر جا بجا پھر کر وعظ و نصیحت

toobaafoundation.com

شروع کی کہ آپ کا شہرہ ہر ایک شہر و اطراف میں ہو رہا تھا۔ اور لوگ آپ سے بیعت کرتے تھے کہ اسی اثنا میں معرکہ بالاکوٹ یاغستان میں جہاد کا کام تتر بتر ہو کر حضرت سید صاحب کی خبر شہادت مشہور ہو گئی اُدھر آپکے والد کے انتقال کی خبر آگئی۔ بایں وجہ عظیم آباد چلے گئے اور دس برس وہاں پر رہے اس عرصہ میں ہزارہا خلقت کو فائدہ پہونچایا۔ پھر عزیمت حج کر کے مع عیال و اطفال خود مکہ معظمہ پہونچے بعد فراغت حج و زیارت مدینہ منورہ کے سیر ملک یمن وغیرہ کی کرتے رہے چند سال بعد عظیم آباد میں پہونچے اور مولوی عنایت علی کو واسطے مقابلہ گلاب سنگھ وغیرہ اقوام سکھ بالاکوٹ کو روانہ کیا اور خود ملک بنگال و صوبہ بہار کے لوگوں کی ہدایت میں مصروف ہوئے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد خود بھی ایک جماعت علما کو ساتھ لیکر بالاکوٹ تشریف لے گئے۔ پہونچکر معلوم ہوا کہ مولوی عنایت علی تین برس سے مہاراجہ گلاب سنگھ والئے کشمیر سے کارزار میں مصروف ہیں آپ بھی پہونچکر ڈیڑھ برس تک گلاب سنگھ کے ساتھ جنگ میں مصروف رہے جب مہاراجہ گلاب سنگھ کا بہت سا ملک مجاہدین کے قبضہ میں آگیا اور وہ تاب مقابلہ کی نہ لا سکا تو اول اس نے مولویصاحب سے صلح کی درخواست کی مولویصاحب نے شرعی جواب دیا تو اس نے گورنمنٹ سے درخواست کی گورنمنٹ نے اول مولویصاحب کو لکھا پھر کچھ لشکر بھیجا کر او تحریص و ترغیب دیکر ملک مفتوحہ میں غدر کرا دیا اور بہت کچھ کارروائی ایسی ہوئی کہ مولویصاحب کو پلٹنا پڑا مگر بہت سے مجاہدین راستہ سے فرار ہو کر مقام ستیانا جاکر مقیم ہو گئے۔ اور میر اولاد علی صاحب کو اپنا امیر بنالیا آپ اپنے مکان آکر بدستور سابق واعظ و نصائح و مراقبہ و مشاہدہ میں مصروف ہو گئے اور بعد دو برس کے پھر آپ ہجرت کر کے ملک یاغستان کو روانہ ہوئے۔ اور سیاحت کرتے ہوئے دو برس میں بمقام ستیانا پہونچے۔ سید اکبر بادشاہ اور لشکر مجاہدین نے بڑی دہوم دہام سے آپ کی پیشوائی کی جب لوگوں کو آپ کی ہجرت کی خبر ہوئی تو بہت سے لوگ ہجرت کر کے آپ کے پاس پہونچ گئے۔ آپ شب و روز تعلیم و تلقین

toobaafoundation.com

میں مصروف رہتے تھے صدہا آدمی فجر کو مراقب بیٹھتے تھے اور توجہ دی جاتی تھی
اور پھر حدیث تفسیر کا سبق ہوتا تھا۔ اسی حالت میں آپ کو عارضہ خناق ہوا اور ۵۔ محرم
۲۶۱ھ ہجری۔ چونسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ مزار آپ کا مقام ستیانہ میں ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ دو طریق پر ہے اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے
دوسرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو حضرت ابو علی فارمدی پر جا کر مل گیا ہے۔ اب بیان
دوسرے طریق کا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کا ذکر اول جلد چشتیہ میں آچکا ہے۔

سوم حضرت حسن بصری آپ کا ذکر سلسلہ چشتیہ میں آچکا ہے۔

چہارم حضرت حبیب عجمی آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آوے گا۔

پنجم۔ حضرت داؤد طائی۔ آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آوے گا

ششم۔ حضرت معروف کرخی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ہفتم۔ حضرت شیخ سری سقطی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ہشتم۔ حضرت جنید بغدادی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا۔

نہم۔ حضرت ابوبکر شبلی۔ آپ کا سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ذکر حضرت شیخ ابوالقاسم نصیرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ کبار
وصوفیہ اعاظم سے تھے نام آپ کا ابراہیم بن محمد حمویہ ہے اور جائے مولد و مسکن آپکا نیشاپور تھا۔
اور آپ خلیفہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور آپ صحبت ابو علی رودباری اور
مرتعش و ابوبکر طاہری سے رکھتے تھے۔ اور آپ جامع تھے علوم ظاہری و باطنی و علوم فقہ
وحدیث و تفسیر و علم طریقت و حقیقت و معرفت میں۔ اخیر میں آپ مکہ معظمہ چلے گئے تھے۔
نقل ہے کہ حضرت ابو عثمان مغربی نے جنت البقیع مدینہ منورہ میں اپنی قبر کھودی تھی
آپ نے فرمایا کہ میں اس قبر میں دفن ہونگا۔ اور تم نیشاپور میں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وفات
آپ کی ۳۔ ربیع الاول ۳۷۲ھ و یا ۳۶۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار مدینہ منورہ میں ہے۔ خلیفہ

toobaafoundation.com

آپ کے یہ ہیں۔ شیخ عبدالرحمن سلمی وفات ۴۱۲ ہجری و ابو علی وقاق وغیرہ قدس اللہ اسرارہما

ذکر حضرت ابو علی وقاق قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام آپ کا حسن بن وقاق ہے۔ آپ امام طریقت و شیخ وقت تھے اور توکل و کرامت و ریاضت میں آپ اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابو القاسم نصیر آبادی کے ہیں اور علاوہ انکے آپ اور بہت مشائخ کی خدمت میں رہے ہیں اور آپ کو نوحہ گر بھی کہتے ہیں کہ آپ غایت درد و ذوق و شوق میں گریہ کرتے رہتے تھے اور اپنی تمام عمر پشت زمین پر نہیں رکھی اور آپ ایک سال ایک جگہ رہتے تھے۔ اور دوسرے سال دوسری جگہ چلے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ دستار طبری سر پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے کہ ایک شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور اسکو وہ دستار بہت خوش معلوم ہوئی شیخ سے کہا کہ توکل کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ طمع دستار سے کوتاہی کرے تو اور پھر آپ نے دستار اسکو دیدی۔ وفات آپ کی ۱۰ ذیقعدہ ۴۰۵ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا نیشاپور میں ہے

ذکر حضرت۔ شیخ ابو القاسم قشیری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ خراسان کے ہیں اور آپ صاحب تصانیف تھے رسالہ قشیریہ و تفسیر لطائف الاشارات آپ کی ہی تصنیف ہے اور آپ داماد و خلیفہ حضرت شیخ ابو علی دقاق کے ہیں اور استاد حضرت شیخ ابو علی فارمدی کے ہیں صاحب کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے ابتدائی حال دریافت کیا فرمایا کہ مجھکو ایک دفعہ ایک ٹکڑے سنگ کی ضرورت تھی واسطے اٹھانے کے جو زمین پر ہاتھ ڈالا گوہر ہوگیا میں نے پھینک دیا۔ وفات آپ کی ۱۶۔ ربیع الآخر ۴۶۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا نیشاپور میں ہے آپکے خلیفہ حضرت ابو علی فارمدی ہیں جنکا اول طریق میں ذکر آچکا ہے۔

toobaafoundation.com

ذکر دوسرے طریق سلسلہ مجددیہ کا کہ جو حضرت معصوم صاحب سے جاری ہوا

ذکر حضرت - شیخ محمد معصوم قدس اللہ سرہ العزیز. آپ فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے ہیں آپ نے سولہ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری سے فراغ حاصل کر کے علوم باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور قطب الوقت و مرشد کامل ہوئے اور حضرت شیخ احمد اخیر عمر میں مریدونکو واسطے تربیت کے آپکے ہی حوالہ کردیتے تھے اور آپ کے واسطے دعا فرماتے تھے اور آپ کو وصیت کی تھی کہ کہنہ بوریائی خانقاہ کو تخت سلطنت جاننا اور صحبت اغنا و مجلس بادشاہ سے پرہیز کرنا. چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور ہزارہا آدمیون کو فیض باطنی پہونچایا - اور آمدورفت سفر حج میں بیشمار اہل عرب و عجم آپ سے بیعت ہوئے. وفات آپ کی سنہ ۱۰۸۰ ہجری میں ہوئی اور عمر شریف ۷۱ سال کی ہوئی. مزار آپ سرہند میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں. شیخ سیف الدین ولادت سنہ ۱۰۴۹ ہجری وفات ۲ - جمادی الاول سنہ ۱۰۹۶ھ و احمد سعید ولادت بماہ شعبان سنہ ۱۰۰۵ ہجری وفات ۲۷ - جمادی الآخر سنہ ۱۰۷۰ ہجری و خواجہ محمد صدیق وفات سنہ ۱۱۳۶ ہجری و حافظ محمد محسن وفات سنہ ۱۱۴۷ ہجری و نواب مکرم خان وفات سنہ ۱۱۳۸ ہجری. و محمد نقشبند حجۃ اللہ قدس اللہ اسرارہم *

ذکر حضرت - محمد نقشبند حجۃ اللہ فرزند دوم حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی مجددی رضی اللہ تعالےٰ عنہما. آپ بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۴ ہجری میں تولد ہوئے اور تعلیم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی - اور آپ بہت بڑے صاحب طریقت تھے ہزارہا مخلوق خدا کو آپ سے فیض پہونچا وفات آپ کی شب جمعہ ۲۹ - محرم سنہ ۱۱۱۵ ہجری میں ہوئی. مزار آپ کا سرہند میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں - حاجی محمد افضل کلانوری. وفات سنہ ۱۱۴۶ ہجری. و شیخ محمد زبیر قدس اللہ اسرارہم

toobaafoundation.com

ذکر حضرت شیخ محمد زبیر قدس اللہ سرہ۔ آپ نبیرہ وخلیفہ حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند کے ہیں آپ فقر وتقوی وزہد ورع میں مشہور تھے خداوند تعالے نے آپ کو دولت دنیا وآخرت ہر دو نعمت عطا فرمائی تھی کہ بادشاہ وقت وامراے نامدار آپ سے مرید ومعتقد تھے۔ ایک مرتبہ آپ پالکی میں سوار جامع مسجد کے نیچے سے ہو کر گذرے۔ خواجہ گلشن رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ کھڑے تھے آپنے دیکھا کہ پالکی انوار الٰہی سے محیط ہے آسمان تک اور تمام کوچہ وبازار مملو اس سے ہے یہ دیکھتے ہی شاہ گلشن نے کملی اپنی پھینکدی اور یاروں سے کہا کہ اسکو جلا دو یاروں نے عرض کیا کہ کیا سبب فرمایا کہ امیر جو پالکی میں جاتا ہے اسکا نور آسمان تک ہے کہ میں نے کبھی اس گلیم میں نہ دیکھا باوصفیکہ تیس سال اس گلیم کے ساتھ ریاضت کرتے ہوتے ہو گئے۔ غرض کیا کہ یہ سواری خواجہ محمد زبیر کی ہے فرمایا کہ الحمد للہ کہ پیر زادہ ہمارا ہے۔ اور معمول حضرت محمد زبیر کا یہ تھا کہ تمام دن چوبیس ہزار بار نفی اثبات کرتے اور پندرہ ہزار بار اسم ذات جلس سے کرتے اور بعد نماز مغرب صلوات اوابین پڑھتے اور دس ہزار بار نفی اثبات کرتے اور پھر حلقہ میں بیٹھتے اور بعد نماز عشا محل سرائے شاہی میں جاکر حلقہ فسارکا کرتے اور قریب نصف شب کے خانقاہ میں آتے اور چند ساعت استراحت فرماتے اور پھر اٹھتے نماز تہجد پڑھتے اور نماز تہجد میں چالیس بار سورہ یٰسین [۳] پڑھا کرتے تھے بعد نماز فجر تا نماز چاشت مراقبہ کرتے تھے اسی طرح آپکے سب وقت مقرر تھے وفات آپ کی ۴۔ ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۲ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا سرہند میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ خواجہ محمد ناصر دہلوی ولادت سنہ ۱۱۰۵ وفات ۲ شعبان سنہ ۱۱۷۲ ہجری وشاہ ضیاء اللہ وغیرہ قدس اللہ اسرارہما۔

واضح ہو کہ حضرت مجدد صاحب کو کشف صحیح سے معلوم ہوا کہ انسان دس لطائف سے مرکب ہے چنانچہ آپنے دس لطائف مقرر کئے۔ پانچ لطائف عالم امر کے اور پانچ لطائف عالم خلق کے۔ عالم امر کے۔ قلب۔ روح۔ سری خفی۔ اخفی۔ عالم کے فوق عرش مجید۔ عالم امکان ومحسوسات سے خارج ہے۔ عالم خلق اسکو کہتے ہیں کہ امر کن سے بتدریج

۴ عالم خلق کے نفس وعناصر اربع عالم امر اسکو کہتے ہیں جو بمجرد امر کن ظاہر ہوا۔

toobaafoundation.com

ظاہر ہوا۔ عالم خلق تحت عرش مجید ہے اور ہر ایک لطیفہ لطائف عالم امر کا ایک نبی اولوالعزم
کے زیر قدم واقع ہے چنانچہ لطیفہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہ سر حضرت موسیٰ
علیہ السلام و لطیفہ خفی حضرت عیسےٰ علیہ السلام و لطیفہ اخفیٰ حضرت خاتم المرسلین بعد اسکے
تین طریقہ متعین کئے۔ اول ذکر دو قسم ہے ذکر اسم ذات و ذکر نفی اثبات پہلے اسم ذات کراتے
ہیں کہ زبان کو تالو سے لگا کر بے حرکت زبان ہر لطیفہ پر اس کے بعد نفی اثبات کہ زبان کو تالو سے
چسپاں کر کے نفس کو زیر ناف بند کرے اور ساتھ خیال کے حرف لا کو ناف سے دماغ تک
پہونچائے اور لفظ اِلٰہ کو سیدھے مونڈھے پر اتارے اور لفظ الا اللہ کو ضرب دل پر کرے
اور جب نفس چھوڑے محمد رسول اللہ خیال سے کہے اور اس کے بعد مراقبات ہیں اور
توجہ مرشد یہ اصل اصول نقشبندیہ کا ہے کہ مرشد اپنے دل کو مقابل دل طالب کر کے
ہمت صرف کرے کہ انوار ذکر جو میرے دل میں ہے طالب کے قلب میں پہونچے۔
اور اول مراقبہ احدیت تعلیم کرتے ہیں کہ فیض آتا ہے اوس ذات کہ جامع جمیع صفات
کے ہے اور منزہ ہے کل نقائص سے اسکو دائرہ امکان کہتے ہیں۔ نصف دائرہ زیرین
تحت الثریٰ سے عرش مجید تک ہے اور نصف دائرہ بالا فوق العرش تک ہے۔ اول
سیر لطیفہ قلب کے نصف زیرین میں اس دائرہ کے واقع ہوتی ہے۔

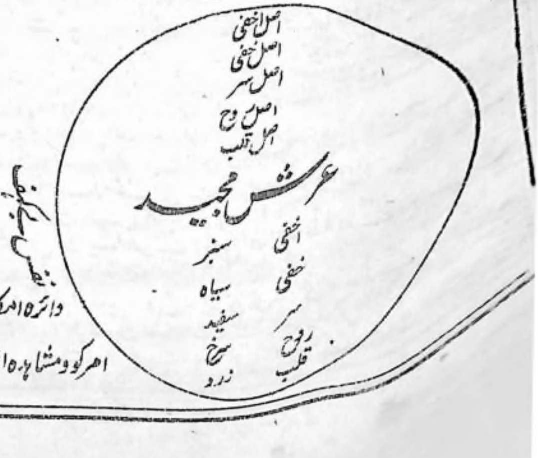

دائرہ امکان شامل ہے عالم خلق و عالم
امر کو و مشاہدہ انوار و کشف عالم وغیرہ کو دوسرا

مراقبہ فنائے ذاتی کہ جسکو مراقبہ معیت بھی کہتے ہیں۔ اور دائرہ ولایت صغرا کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ ساتھہ سیر سے ہے اور ساتھہ ہر ذرہ کے ہے ولایت متعلق بہ لطیفہ قلب ہے کہ جس کو کمال سیر انفسی کہتے ہیں بعد صغرا کے ولایت دائرہ کبرا کا مراقبہ کرتے ہیں کہ زیر قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ قریب تر ہے مجھسے میری رگ جان سے اور یہہ متعلق لطیفہ نفس کے بعد اسکے دائرہ ولایت علیا کا مراقبہ کرتے ہیں کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے کہ مسمٰی بہ اسم الباطن پہر دائرہ کمالات نبوت ذات بحت سے پہر دائرہ کمالات رسالت پہر دائرہ کمالات الوالعزم پہر دائرہ حقیقت کعبہ پہر دائرہ حقیقت قرآن پہر دائرہ حقیقت صلواۃ پہر دائرہ معبودیت صرف پہر دائرہ حقیقت ابراہیمی پہر دائرہ حقیقت موسوی پہر دائرہ حقیقت محمدی پہر دائرہ حقیقت احمدی پہر دائرہ حب صرف پہر دائرہ لاتعین۔

ذکر حضرت شاہ ضیاء اللہ نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت محمد زبیر نقشبندی کے ہیں۔ آپ کی نسبت حضرت شاہ غلام علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے۔ آپ تاجر کشمیر کے تھے ایک ایک خیمہ آپ کا لاکھہ لاکھہ روپیہ کا تھا۔ جب طلب خدا میں حضرت زبیر قدس اللہ سرہ کیخدمت میں حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا اور کمال وتکمیل پہ فائز ہو کر خلافت پائی۔ بادشاہ دہلی کو آپ سے اعتقاد تھا اس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا۔ منظور نہ فرمایا آخر کار اس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائے کہ اس قدر گذران کے لئے کافی ہیں۔ لیکن آپ بڑے سخی تھے لوگون کو قرض لیکر دیدیتے تھے دوکانداروں کے قرضدار رہتے تھے۔ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا کہ آپ سے کوئی قرضخواہ نہ مانگے اور سب قرض اپنے پاس سے ادا کرتا تھا۔ وفات آپ کی ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار سرہند میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ المشایخ امام الطریقت کاشف الحقیقت غوث زمان محبوب خلاق شاہ محمد آفاق قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ضیاء اللہ نقشبندی کے ہیں۔ آپ دُعا سے

toobaafoundation.com

حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ کے پیدا ہوئے تھے اور آپ صحبت خواجہ میر درد سے رکھتے تھے آپ بہت بڑے شہرۂ آفاق و قطب زماں ہوئے ہیں جب آپ کابل تشریف لے گئے وہاں بھی قبول عظیم پایا کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہوا۔ اور کرامت ہائے عظیم الشان آپ سے ظہور میں ہوئیں۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدوں کو بعد تعلیم کے آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے جب آپ صاد فرماتے اوسوقت تکمیل پوری سمجھی جاتی تھی۔ تولد آپ کا ۱۱۶۰ ہجری مسکن دہلی۔ وفات آپکی روز چہارشنبہ ۷ محرم ۱۲۱۵ ہجری۔ مدفن مغلپورہ دہلی میں ہے۔ آپکے خلیفہ یہ ہیں۔ مولانا نصیر الدین و مولانا فضل الرحمٰن کو ولاوت ملک بلایا وفات ۲۲۔ ربیع الاول ۱۲۳۱ ہجری مزار گنج مراد آباد قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شاہ مولانا نصیر الدین مجاہد قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ حضرت شاہ آفاق صاحب و پیر طریقت سلسلہ نقشبندیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں آپ جامع شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت و صاحب جذب و استغراق و صاحب عشق و محبت تھے۔ وفات آپ کی ۱۰ شعبان المعظم ۱۲۶۵ ہجری میں ہوئی۔

toobaafoundation.com

جلد سوم

دربیان سلسلہ سہروردیہ وکبرویہ عابدیہ

ذکر حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے صاحب صدق و صفا وجود و سخا و ہمت و مروت و خوارق و کرامت مقامات بلند و پایۂ ارجمند رکھتے تھے۔ ابتدائی حال حال میں آپ بہت بڑے مالدار تھے اور روپیہ پہ سود لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص سے سود لینے کے واسطے گئے اور آواز دی اس کی عورت نے کہا وہ گھر نہیں ہے۔ آپ نے کہا ہمارا سود دیدو اس عورت نے کہا کہ ہمارے پاس سود دینے کو کچھ نہیں ہے ایک بکری تھی کہ جو آج ذبح کی ہے کہ اپنے بچوں کو اس کا گوشت کھلاتے۔ چاہو تم اسکو لیجاؤ۔ آپ اسکو لے آئے۔ اور گھر میں دیا کہ اسکو پکاؤ۔ آپ کی عورت نے کہا کہ لکڑی نہیں کس چیز سے پکاؤں آپ باہر گئے اور دوسرے سود دینے والے سے لکڑی لے آئے۔ آپ کی عورت نے پکانا شروع کیا۔ اور خود روٹی لینے کیواسطے باہر گئے کہ سائل آگیا اور اس نے آواز دی عورت نے کہا کہ میرا شوہر گھر نہیں ہے جب وہ آویگا دیگا۔ سائل ناامید چلا گیا آپ کی عورت نے کفچہ جو دیگ میں ڈالا تو خون آیا وہ حیران ہوکر خاموش ہوکر بیٹھ گئی۔ جب آپ پھر مکان کو تشریف لائے تو یہ قصہ دیکھا۔ اور بہت غمگین ہوئے اور اس وقت سود لینے سے توبہ کی اور تمام شب ایسی پریشانی میں گذری اور یہ خیال ہوا کہ اصل مال اپنا لے لیا جاوے اور سود چھوڑ دیا جاوے اسی خیال سے آپ باہر نکلے کہ روز جمعہ کا تھا لڑکے کھیل رہے تھے کہ انہوں نے دیکھکر آپس میں کہا کہ بچو حبیب سود خوار آوے ہے آپ کو یہ کہنا سخت معلوم ہوا اور آپ چشم پرآب ہوئے اور اسوقت بخدمت حضرت

toobaafoundation.com

خواجہ حسن بصری گئے اور توبہ کی اور جو کچھ بذمہ خلق تہا معاف کر دیا پھر مکان پر آئے۔ تو راستہ میں لڑکوں نے دیکھہ کر کہا ادب کرو کہ حبیب تائب آتا ہے آپنے سنکر کہا کہ سبحان اللہ ذراسی دیر میں کیا کا کیا ہو گیا۔ اور مکان پر آکر جو کچھہ مال گھر میں تہا وہ سب تصدق کر دیا اور آپ نے اور آپ کی عورت نے ایک ایک چادر باندہ لی اور عبادت حق میں مشغول ہوئے۔ اور وہ مجاہدہ کیا کہ تازیست ذکر آلہی میں ہی مشغول رہے اور خلیفہ حضرت حسن بصری ہوئے وفات آپ کی ۳۔ ربیع الآخر یا ۹۔ رمضان سنہ ۱۵۶ھ یا ۱۲۰ھ یا سنہ ۱۴۱ ہجری میں ہوئی اور آپنے اپنا خلیفہ حضرت داؤد طائی کو کیا مدفن شہر بصرہ ہے آپ کے اور خلیفہ یہ ہیں۔ خواجہ عقیق عرف خفیف و خواجہ شیخ فتح اللہ و شاہ عبد اللہ گازرونی اور بعض بایزید بسطامی کو بھی کہتے ہیں۔

ذکر حضرت داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز آپ بہت بڑے اکابر دین و سید القوم عالم و عاقل و کامل تھے اور امام اعظم ابو حنیفہ و فضیل و ابراہیم بن ادہم سے صحبت رکہتے تھے اور کسی سے کچھہ تعلق نہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ داؤد طائی کی زیارت کرنا چاہتا ہوں آپ مجکو اُن کے پاس لے چلیں امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہارون رشید کو اپنے ہمراہ مکان حضرت داؤد پر لے گئے۔ ملنے کا پیام دیا آپ نے ملنے سے انکار کیا پھر آپ کی والدہ صاحبہ سے درخواست کی آپ کی والدہ نے سمجھا کر آپ کو ملوایا۔ ہارون رشید و امام ابو یوسف نے کچھہ مال پیش کیا آپ نے انکار کر دیا کہ مجھکو کچھہ حاجت نہیں ہے آپ نے اپنا خلیفہ حضرت معروف کرخی کو کیا اور ۲۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۶۰ھ یا سنہ ۱۶۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مدفن بغداد میں ہے

۶۔ **ذکر حضرت** معروف کرخی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۷۔ **ذکر حضرت** شیخ سری سقطی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۸۔ **ذکر حضرت** جنید بغدادی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۹۔ **ذکر حضرت** ممشاد علو دینوری سلسلہ چشتیہ میں آچکا ہے

۱۰۔ **ذکر حضرت** ابو العباس احمد اسود دینوری قدس اللہ سرہ العزیز نام والد ماجد آپ کے کا محمد ہے

toobaafoundation.com

اور آپ دینوری کے رہنے والے ہیں۔ آپ نہایت بزرگ و عالم بعلوم ظاہری و باطنی تھے بلکہ قبل از مرید ہونے حضرت ممشاد علو دینوری کے آپ عابد و زاہد و متقی و صایم و دایم و از صحبت اہل دنیا متنفر تھے اور علاوہ حضرت ممشاد علو دینوری کے دیگر مشایخ سے بھی فائدہ اٹھایا اور صحبت رکھی۔ اول آپ دینور سے نیشاپور آئے اور چندے مدت وہاں پر سکونت رکھی اور پھر سمرقند آئے وہاں پر سکونت رکھی اور صدہا طالبان حق کو خدا رسیدہ کیا اور اسی جگہ بجمت حق پیوست ہوئے ۱۰ ذی الحجہ ۳۴۲ھ یا ۳۶۷ھ یا ۳۶۶ھ ہجری میں وفات ہوئی۔ مدفن آپ کا سمرقند میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو محمد عمویہ بن عبداللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشایخ زمان تھے اور خلیفہ حضرت احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ سے بہت آدمی فیضیاب ہوئے اور خدا رسیدہ ہوئے وفات آپ کی ۱۵ رجب ۳۷۳ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت ابو محمد عمویہ کے ہیں اور آپ بہت بڑے اولیائے کبار و صاحب خوارق و کرامات تھے نسبت طریقت آپ کی دو طرح پر تھی ایک شیخ عمویہ ممشاد دینوری و دیگر اخی فرخ زیکانی قدس اللہ اسرارہما سے ہے اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو فیض کامل آپ سے ہی ہوا ہے کہ برادر زادہ آپکے تھے۔ وفات آپ کی ۱۴ رمضان ۹۶ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقادر سہروردی۔ آپ کا ذکر سلسلہ کبرویہ میں نمبر ۱۵ پر آوے گا۔

ذکر حضرت امام الطریقت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی قدس سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر کے ہیں کہ عم حقیقی آپکے تھے اور آپ نے خورد سالی میں پرورش بھی حضرت ابو النجیب سے پائی تھی اور آپ صحبت حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مشرف ہوئے ہیں آپنے مخلوق خدا کو فیضیاب

toobaafoundation.com

اور خدا رسیدہ کیا آپ پر فتوح بہت تھے مگر آپ ہمیشہ مستحقان درویشون کو تقسیم کر دیتے
تھے اور ہمیشہ ہر سال بغداد سے واسطے حج و طواف بیت اللہ و زیارت روضہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جاتے تھے اور مشرف ہوتے تھے۔ تولد آپ کا سنہ ۵۴۲ ہجری میں ہوا
اور وفات آپ کی عشرہ محرم سنہ ۶۳۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد میں ہے۔ اور آپ کے
خلیفہ یہ ہیں۔ سید نور الدین مبارک غزنوی وفات سنہ ۶۴۷ ہجری مزار دہلی۔ شیخ نجیب الدین
علی برغش شیرازی وفات سنہ ۶۷۸ ہجری مزار بغداد و شیخ مصلح الدین المتخلص بہ سعدی شیرازی
ولادت سنہ ۵۷۸ ہجری وفات سنہ ۶۹۱ ہجری و شیخ محمد عیسے وفات سنہ ۶۹۴ ہجری مزار یمن
و شیخ ضیاء الدین رومی وفات سنہ ۶۲۲ ہجری و شیخ علاؤ الدین جاوری و شیخ شمس الدین صفی الموسوی
اردبیلی وفات سنہ ۷۳۵ ہجری و شیخ بہاء الدین ملتانی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔

واضح ہو کہ ذکر و اشغال و مراقبات حضرات سہروردیہ کے مثل چشتیہ و قادریہ کے
ہیں فقط شغل ہو شمسی و قمری و دائرہ ہو کا ان حضرات کے یہان زیادہ برتا جاتا ہے چنانچہ الذکر
پاس انفاس سہروردیہ ہی کہلاتا ہے کہ جسکو سیر العارفین نے باب ذکر اشغال میں مفصل لکھا ہے

ذکر حضرت شیخ الاسلام قطب الانام بہاء الملۃ والدین مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی

قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپکے جد بزرگوار اول قریشی تھے چونکہ مکہ معظمہ سے ملتان میں چلے آئے۔ وجیہ الدین
آپکے والد بزرگوار کا نام ہے۔ آپ کی عمر ہفت سال کی تھی کہ آپکے والد بزرگوار نے انتقال
فرمایا۔ آپنے اوسی ہفت سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھا اور پھر بخارا چلے گئے وہان جاکر
ہفت سال علم ظاہری پڑھا اور بہت بزرگون کی زیارت و صحبت سے آپ مشرف ہوئے
اور پھر حج کو چلے گئے۔ اور پانچ سال وہان رہے۔ وہان سے مدینہ منورہ گئے۔ اور پانچ
سال وہان رہے اور علم حدیث کمال الدین یمنی سے حاصل کرکے بیت المقدس چلے گئے۔
اور زیارت مقابر انبیا علیہم السلام سے مشرف ہو کر بغداد آئے کہ صحبت مشائخ دیار سے
رکھتے تھے بعد ازان بخدمت شیخ شہاب الدین کے پہونچے اور بیعت کی شیخ کی نظر کیمیا اثر

toobaafoundation.com

سے اٹھارہ یوم میں آپ سات کمالات ولایت کو پہونچے اور آپ منتظر عطائے خرقہ خلافت کے تھے کہ ایک شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک تخت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور پیر روشن ضمیر شیخ شہاب الدین بجانب دست راست دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں اور جس مکان میں تخت ہے اُس مکان میں طنابیں ہیں اور چند خرقہ ان طنابوں پر لٹکے ہوئے ہیں کہ اسی اثنا میں حضرت خاتم الانبیا نے حضرت شیخ بہاءالدین ذکریا کو طلب فرمایا اور حضرت شیخ نے حضرت بہاؤالدین کا ہاتھ پکڑ کر حاضر کیا حضرت خاتم النبوت نے حضرت شیخ سے فرمایا کہ ان خرقوں میں سے ایک خرقہ بہاءالدین کو پہنا دو حضرت شیخ نے فوراً حسب ارشاد حضور علیہ السلام کے شیخ بہاؤالدین کو خرقہ پہنایا جب یہ خواب حضرت بہاءالدین نے دیکھا تو علی الصباح امیدوار خرقہ کے ہوئے کہ دن چاشت کے شیخ نے شیخ بہاؤالدین کو طلب کیا آپ خدمت میں شیخ کے گئے آپ نے دیکھتے ہی خیال کیا کہ یہاں تو وہی مکان ہے اور ویسے ہی طنابوں پر خرقے لٹکے ہوئے ہیں اور حضرت شیخ بجائے جناب رسالتمآب اوپر تخت کے تشریف رکھتے ہیں شیخ نے ایک خرقہ ان خرقوں میں سے لیکر شیخ بہاؤالدین کو پہنایا اور فرمایا کہ اے بہاؤالدین یہ خرقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھکو عطا کیا ہے اور میں درمیان کا واسطہ ہوں اسلئے اجازت آنحضرت کے تجھکو خرقہ دیا اور حال اجازت آنحضرت تم نے خود دیکھا ہے اور پھر آپکو بجانب ملتان رخصت کیا۔ آپ ملتان میں تشریف لائے اور حسب ارشاد پیر روشن ضمیر کے سکونت ملتان کی اختیار کی اور طالبان حق جوق جوق آکے آپکی خدمت میں حاضر ہوتے اس وقت اکابران ملتان کو آپ سے حسد ہوا اور کاسہ میں شیر بھر کر آپکی خدمت میں بھیجا اور کنایہ اس بات سے یہ تھا کہ ملتان مشایخ سے اسطرح پر ہے کہ دوسرے کی گنجائش نہیں۔ حضرت بہاؤالدین نے کاسہ شیر پر پھول گلاب کا توڑکر ڈالدیا کہ جواب اسکا یہ ہے۔ وفات آپکی روز پنجشنبہ ماہ صفر سنہ ۶۶۶ھ یا سنہ ۶۶۱ ہجری میں ہوئی۔ مزار پرانوار آپکا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں شیخ فخرالدین عراقی۔

وفات ۸۔ ذیقعدہ سنہ ۶۰۰ ہجری مزار دمشق۔ و شیخ حسن افغان وفات سنہ ۶۸۹ ہجری مزار ملتان۔ شیخ کبیر الدین بن فخر الدین افغان وفات سنہ ۷۰۰ ہجری مزار ملتان و سید جلال الدین منیر شاہ میر سرخ بخاری و میر حسینی بن سید عالم وفات سنہ ۶۸۱ ہجری مزار ہرات و سید عثمان لعل شہباز سندھی سوہانی قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ صدر الدین عارف بن شیخ الاسلام بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ فرزند دلبند و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی کے ہیں آپ علوم ظاہر و باطنی و کمالات صوری و معنوی و سخاوت و شجاعت و علم و خلق میں یکتائے زمانہ تھے اور قطب الوقت و مقتدائے زمان سمجھے جاتے تھے اور آپ سات بھائی تھے۔ جس وقت آپکے والد بزرگوار کا انتقال ہوا بھائیون میں ترکہ تقسیم ہوا۔ جو کچھ آپ کے حصہ میں آیا آپ نے وہ سب فقراء کو تقسیم کردیا۔ لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آخر آپ کے والد بزرگوار بھی تو رکھتے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا پر غالب تھے اور میں ایسا نہیں۔ وفات آپکی ۲۳۔ ذی الحجہ سنہ ۶۸۴ ہجری میں ہوئی مزار پرانوار آپ کا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ جمال خندان وفات سنہ ۶۷۶ ہجری و حسام الدین بداؤنی وفات سنہ ۶۸۷ ہجری مزار بدایون۔ و شیخ احمد معشوق وفات سنہ ۷۲۳ ہجری و شیخ صلاح الدین درویش چشتی و سہروردی وفات سنہ ۷۴۰ ہجری و شیخ علاء الدین وفات سنہ ۷۴۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم ۔

ذکر حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی بن شیخ صدر الدین عارف بن شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی قدس اللہ اسرارہم۔ آپ صاحب سجادہ شیخ بہاؤالدین و خلیفہ اعظم شیخ صدر الدین پدر بزرگوار اپنے کے ہیں۔ آپ سے کرامات و خوارق عادات بہت ہوئے آپکے والدہ ماجدہ بی بی راستی بہت نیک مثل رابعہ بصری و حافظ قرآن۔ کہ روز ایک قرآن ختم کرتی تھیں آپ جب ہفت ماہ کے بطن میں تھے تو آپ کی والدہ دیکھکر بے ساختہ حضرت بہاؤالدین کی تعظیم کے واسطے کھڑی ہوجاتیں۔ حضرت شیخ یہ تعظیم دیکھکر فرماتے کہ یہ تعظیم دوسرے شخص کرتا ہے

toobaafoundation.com

کہ جو چراغ خاندان کا ہوگا۔ ایک مرتبہ آپ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ شیخ بہاء الدین کی خدمت
میں گئے۔ شیخ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور پگڑی چارپائی پر رکھی ہوئی تھی آپ نے اٹھا کر
سر پر رکھ لی آپکے والد خفا ہوئے کہ ادب سے بیٹھ۔ شیخ نے کہا کہ کچھ مت کہو یہ حق اسی کا ہے
اور وہ دستار صندوق میں بحکم شیخ رکھدی گئی۔ بعد انتقال اپنے پدر بزرگوار کے جب آپ
سجادہ نشین ہوئے اسوقت وہ دستار اپنے سر پر رکھ لی اور مخلوق خدا کو وہ فیض پہونچایا کہ
آجتک آپ کو قبلہ حاجات کہتے ہیں اور ہزارہا مشائخ نے نعمت باطنی آپ سے حاصل
کی اور آپ کئی مرتبہ بعہد سلطان علاؤ الدین و قطب الدین دہلی تشریف لائے سلطان علاء الدین
نے آپ کی پیشوائی کی اور دو لاکھ روپیہ پیش کیا قبول فرما کر مستحقان کو دیدیا۔ اور آپ فرمایا کرتے
تھے کہ مجھکو نظام الدین اولیا کی محبت دہلی لاتی ہے۔ وفات آپ کی ۱۷۔ رجب ۷۳۵ھ ہجری میں
ہوئی مزار آپ کا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ حمید الدین ابو حاکم قریشی الہنکاری
کبروی سہروردی۔ و شیخ وجیہ الدین عثمان صباح سنامی چشتی و سہروردی وفات ۷۳۹ھ
ہجری۔ شیخ حاجی چراغ ہند وفات ۷۴۰ھ ہجری مزار ظفرآباد۔ و شیخ اوحد الدین کرمانی وفات ۷۳۵ھ
ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت میر سید جلال الحق والدین الملقب مخدوم جہانیان بخاری علیہ الرحمۃ الباری۔ آپ نبیرہ شیخ جلال الدین شریف السرخ بخاری اوچی و فرزند دلبند سید احمد
کبیر بن سید جلال الدین سرخ کے ہیں اور بھائی سید صدر الدین راجو قتال کے کہ جنکا چلہ خانہ
دیوبند میں ہی ہے اصل نام آپ کا عبد الحق ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے خوردسالی سے آثار
بزرگی ظاہر ہوتے تھے آپ نے تمام جہان کی سیر کی اور بہت اولیا سے فیض پایا اور چہاردہ
خانوادہ سے خلافت حاصل کی۔ اول آپکو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سید احمد کبیر سے حاصل
ہوا۔ دوئم شیخ عبید بن عیسے سے کہ جنکا نسب طریقت یہ ہے کہ عبید بن عیسے مرید شیخ عبید
بن ابو القاسم کے وہ مرید شیخ ابو المکارم کے وہ مرید قطب الدین ابو الغیث ابدال کے وہ مرید

toobaafoundation.com

شمس الدین علی افلح کے وہ مرید شمس الدین حداد کے وہ مرید حضرت غوث الثقلین کے پھر شیخ
صدر الدین المشہور محمد غوث قادری و شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی و شیخ الاسلام سید المحدثین
و شیخ عفیف الدین عبد اللہ المطری و شیخ امام الدین گازرونی و شیخ امین الدین گازرونی - و شیخ
امام عبد اللہ یافعی و شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی وغیرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا۔ سید اشرف
جہانگیر فرماتے ہیں کہ جسقدر حقایق و معارف و دقایق و عوارف و کشف و کرامات و خوارق -
حضرت مخدوم جہانیاں سے صادر ہوئے کبھی کسی بزرگ متاخرین سے نہیں ہوئے کہ جب مجھکو
دولت سعادت ملازمت آپ کی حاصل ہوئی اور خلوتخانہ میں گیا تو جدا جدا اعضائے مبارک
آپکے ہفت جگہ پڑے ہوئے دیکھے کہ ہر ایک عضو علیحدہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے میں یہ دیکھکر
متوہم ہوا کہ فی الحال آپ بحالت اصلی کے ہو گئے اور فرمایا کہ تجکو یہ مقام مبارک ہوا دریچہ دوسری
مرتبہ جو خلوتخانہ میں گیا تو جسم مبارک آپ کا تجلی انوار الٰہی سے بمرتبہ جسم سکے ہو گیا تھا کہ جسم
بریدہ ہوکر پارہ ہائے گوشت سوراخ ہائے دیوار سے باہر آتے ہوئے مجھے بغایت ہیبت ساتھ ہوئی
پھر آپ اصلی حالت میں ہو گئے اور فرمایا کہ تجکو یہ مقام مبارک ہو۔ وفات آپکی ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۸۵
وبا سنہ ۸۰۹ ہجری میں ہوئی اور ولادت آپکی ۱۴ شعبان سنہ ۷۰۷ ہجری میں مزار آپکا مقام اوچ
میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ مخدوم اخی شیخ راجگیری وفات بروز شنبہ ۱۰ شوال سنہ ۸۰۱
مزار موضع راجگیر قریب دریائے گنگ و سید علم الدین پلائیں وفات سنہ ۸۰۲ ہجری مزار پلاؤدت
شیخ کبیر الدین اسمعیل وفات سنہ ۸۰۲ ہجری و شیخ سراج الدین حافظ قرآن وفات سنہ ۸۲۰ ہجری مزار
قنوج و سید ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں وفات سنہ ۸۴۲ ہجری و سید اجمل بہرائچی قدس اللہ
اسرارہم۔ سید اجمل بہرائچی انکے مرید سید بڈھن بہرائچی انکے مرید درویش محمد بن محمد قاسم اودھی جو پیر
حضرت عبد القدوس گنگوہی کے ہیں ان ہر سہ بزرگوار کا ذکر سلسلہ قدسیہ میں آچکا ہے۔

toobaafoundation.com

سلسلہ کبرویہ

ذکر حضرت شیخ علی رودباری قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام آپکا احمد بن محمد بن قاسم بن منصور ہے اور نسب آپ کا نوشیروان تک پہونچتا ہے اور آپ خلیفہ حضرت جنید بغدادی و صحبت یافتہ حضرت ممشاد علو و دینوری کے ہیں آپ حافظ حدیث و عالم و فقیہہ و ادیب و امام و سید القوم تھے وفات آپکی ۲۔شوال ۳۲۰ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مصر میں ہے۔

ذکر حضرت ابو علی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ رہنے والے مصر کے اور خلیفہ حضرت شیخ ابو علی رودباری کے ہیں اکثر مشائخ عظام سے صحبت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھکو مشکل پیش آتی ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہوں اور سوال حل اس مشکل کا کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ آپکی توجہ سے حل مشکلات فرماتا ہے۔ وفات آپ کی ۱۱۔شعبان ۳۴۶ھ و یا ۳۵۶ھ ہجری میں ہوئی۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ ابو علی ستونی۔ وفات ۳۴۰ھ ہجری مزار ستون قریب مصر۔ و شیخ ابو عثمان مغربی قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر شیخ ابو عثمان مغربی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپکا نام سعید بن مغربی ہے۔ آپ خلیفہ حضرت ابو علی کاتب و شاگرد ابو علی رودباری کے ہیں اور حضرت ابو الحسن صائغ دینوری سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ اور آپ رہنے والے قیروان مغرب کے تھے اور سالہا سال حرم محترم مکہ معظمہ میں رہے بعد ازاں آپ نیشاپور میں آئے اور تا حیات اسی جگہ رہے اوائل ایام میں آپ بہت بڑے مالدار تھے اور سگان شکاری کا بہت شوق رکھتے تھے ایک روز آپ اپنے پینے کے واسطے دودھ لائے وہ گرم تھا آپ ٹھنڈا ہونے کے واسطے رکھکر سو گئے تھوڑی دیر بعد آپ اُٹھے۔ اور دودھ پینا چاہا تو کُتیہ نے جست کر کے اور بھونک کر کے آپ کو باز رکھا آپ اس امر کو نہ سمجھے اور وہ دودھ کتے کے سامنے ڈالدیا وہ چند قطرے پیکر مر گیا۔ اسوقت آپ سمجھے کہ اس دودھ کو سانپ پی گیا تھا۔ اور اس سگ نے اپنی جان دی نعمت

پر قربان کی ہے اسی وقت آپکا دل دنیا سے سرد ہو گیا جو کچھہ آپ کے پاس تہا مساکین کو دیدیا اور خود سلوک راہ حق پکڑا۔ آپ نے اپنی زیست میں یہ فرمایا تھا کہ جب میں دنیا سے اٹھایا جاؤنگا۔ فرشتگان آسمانی زمین پر آوینگے۔ اور خاک اوپر میرے چڑکینگے۔ چنانچہ جس روز آپ کی وفات ہوئی ایک گرد غبار اٹھا اور جہان تاریک ہو گیا اور خاص نیشاپور میں یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھہ سکتا تھا۔ جب آپ کو دفن کر دیا مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ وفات آپ کی ۹۔ شوال ۳۲۷ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار آپ کا نیشا پور میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کا نام نامی علی ہے۔ آپ قطب الوقت اور شیخ زمان بے نظیر تھے اور علوم ظاہری و باطنی میں اپنا عصر نہ رکھتے تھے۔ حضرت علی مخدوم کہتے ہیں کہ ایک وقت مجکو مشکل پیش آئی کہ حل ہونا اس کا اوپر میرے مشکل تہا۔ اور میں حضرت ابو القاسم گرگانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تنہا مسجد میں ستون سے لگے ہوئے کہڑے تھے کہ مجکو جواب ستون نے دینا شروع کیا اور میری مشکل حل ہو گئی۔ پھر میں نے آپ سے کچھہ عرض نہ کیا اور واپس ہوا آپ نے آواز دی اور فرمایا کہ اے پسر اسوقت خدا تعالے نے میری خاطر اس ستون کو تیرے جواب کے واسطے گویا کیا ہے۔

وفات آپ کی ۲۷۔ صفر ۴۵۰ ہجری میں ہوئی۔ مدفن آپکا گرگان میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو بکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبد اللہ اور آپ بمقام طوس سکونت رکھتے تھے۔ آپ خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی کے تھے اور شیخ ابو بکر دینوری سے بھی صحبت رکھتے تھے آپ اوائل عمر سے ہی ریاضت و مجاہدہ کرتے تھے۔ آخر کار مجاہدہ ان کا بمشاہدہ کے پہونچا۔ وفات آپ کی ۲۵۔ رمضان ۴۸۷ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا طوس میں بنا ہے۔

ذکر حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلفائے کاملین و مریدان نامدار

toobaafoundation.com

شیخ ابوبکر نساج رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ بہت بڑے صاحب تصانیف وکشف وکرامت وخوارق وعادات یکتائے زمانہ تھے۔ ایک روز ایک شخص نے آپ سے حضرت امام محمد غزالی کو دریافت کیا کہ کس جگہ ہیں آپنے فرمایا کہ وہ خون میں مستغرق ہیں سائل حیران ہوا اور فی الحال حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو آپ صحیح سالم ہیں عرض کیا کہ میں تو بہت پریشان ہوگیا تھا۔ کہ آپکے بھائی احمد نے کہا کہ امام خون میں مستغرق ہے خدا کا شکر ہے کہ میں نے آپ کو اچھی طرح پر دیکھا امام نے فرمایا کہ بھائی نے سچ کہا ہے کہ میں اسوقت مسئلہ حیض و نفاس میں مستغرق تھا۔ وفات آپ کی ۲۷۔ محرم سنہ ۵۱۷ھ ہجری میں ہوئی مدفن شہر قزوین ملک فارس میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ عین القضات ہمدانی۔ شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ اور سہروردیہ میں شیخ وجیہ الدین کے اور آپ علوم ظاہری وباطنی میں باکمال تھے اور صاحب تصنیف تھے نسب آپکا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے ایک روز آپ بازار بغداد میں چلے جاتے تھے اور ایک قصاب کی دکان پر پہونچے کہ اُسکے یہاں پر گوشت ٹنگا ہوا تھا آپ اس گوشت کے نزدیک پہونچے اور بعد ایک لمحہ کے آپ نے قصاب سے فرمایا کہ یہ گوشت یہ کہتا ہے کہ میں مردار ہوں مجھکو نام خدا پر ذبح نہیں کیا قصاب یہ سنکر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور جرم اپنے کا اقرار کیا اور تائب ہوا وفات آپ کی ۱۲۔ جمادی الاخر سنہ ۵۶۱ھ و یا سنہ ۵۶۲ھ و یا سنہ ۵۶۳ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا بغداد میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں روزبہان کبیر مصری وفات سنہ ۵۸۴ھ ہجری و شیخ عمار یاسر و شیخ اسمٰعیل قصری وفات سنہ ۵۸۹ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ عمار یاسر قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلفائے نامدار بلند اقبال حضرت ابوالنجیب سہروردی کے ہیں۔ آپ تکمیل و تربیت مریدان وکشف و وقایع میں استعداد تمام رکھتے تھے وفات آپ کی ۱۶۔ ربیع الآخر سنہ ۵۸۲ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا بغداد ہے۔

toobaafoundation.com

ذکر حضرت نجم الدین کبیری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کی کنیت ابوالجنات ولقب کبری ونام احمد بن عمر الخیوقی وخطاب نجم الدین کبیری ہے آپ اوائل جوانی میں تحصیل علم میں مشغول ہے اور بعد فراغ تحصیل بحث مباحثہ میں مشغول ہوئے اور غالب رہے اسی سبب سے طامتہ الکبیری آپ کا خطاب ہے اور آپکی نظر کیمیا اثر ایسی تھی کہ جسپر پڑتی تھی صاحب ولایت ہوجاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک سوداگر آپ کی خانقاہ میں آیا۔ اور شیخ اُسوقت حالت وجد میں خوش حال تھے۔ آپ کی نظر کیمیا اثر اسپر پڑی فوراً مرتبہ ولایت کو پہونچا۔ بعدازین شیخ نے دریافت کیا کہ تمہارا مکان کہاں ہے۔ کہا فلان اقلیم میں۔ آپ نے اسکو قطب ارشاد کرکے اُس ولایت کو بھیجدیا۔ آپ طریقت وتصوف میں فرد زمانہ و یگانہ عصر تھے۔ اور خوارق وکرامات آپ کے مشہور تمام عالم میں ہے۔

مجمع الاولیا میں لکھا ہے کہ روزبہان بقلی اور عمار یاسر دونوں پیر بھائی تھے۔ جو سلسلہ روزبہان بقلی سے لیتے ہیں غلط ہے۔ شیخ نجم الدین کبیری روزبہان بقلی کے داماد تھے اور فیض صحبت بھی اُٹھایا ہے اور نسب ارادت آپکا دو طرح پر ہے ایک شیخ عمار یاسر روزبہان بقلی بہ شیخ ابوالقاسم گرگانی اور دوسرا شیخ محمد اسماعیل قصری وبہ محمد یا تکمیل تا بہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ اور آپ کو بابا فرخ تبریزی نے ہی جامہ پہنایا ہے کہ جس کے پہنتے ہی عرش سے تا فرش آپ پر منکشف ہوگیا۔ اور سوائے حق کے کچھ باقی نہ رہا وفات آپ کی ۱۰۔ جمادی الاول سنہ ۶۱۶ھ یا سنہ ۶۱۸ھ ہجری میں واقع ہوئی کہ لشکر چنگیز خان سے شہادت پائی اور آپ کی عمر چھیاسٹھ سال کی تھی۔ مزار آپ کا خوارزم میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ مجدد الدین بغدادی وفات سنہ ۶۱۵ھ ہجری مزار شہر اسفرائن۔ وشیخ بہاؤالدین مزار بغداد وفات سنہ ۶۲۲ھ ہجری۔ وشیخ رضی الدین علی الالا۔ وفات ۳۔ ربیع الاول سنہ ۶۴۲ھ ہجری۔ وشیخ نجم الدین رازی مشہور دایہ وفات سنہ ۶۵۴ھ ہجری مزار بغداد۔ وعین الزمان جمال گیلی وفات سنہ ۶۵۱ھ ہجری وشیخ سیف الدین باخرزی وفات سنہ ۶۵۸ھ ہجری مزار بخارا۔ وشیخ

toobaafoundation.com

بدرالدین اسحاق سمرقندی وفات ۶۱۶؁ھ ہجری مزار موضع سنگولہ قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ احمد بابا کمال جندی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت نجم الدین کبیر کے ہیں آپ ایک مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے اور کمال ریاضت و مجاہدہ کیا اور تکمیل کو پہونچے۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بعدہ شیخ نے آپ کو خرقہ دیکر واسطے تربیت مولانا احمد ترکستان بھیجا۔ وفات آپکی ۱۷۔ ربیع الاول ۶۲۵؁ھ ہجری میں ہوئی مزار آپکا ترکستان میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ عطایا فالدی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت احمد بابا کمال کے ہیں آپ فقر و تقوی و زہد و اتباع سنت میں مرتبہ عالی رکھتے تھے۔ آپ ایک مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے۔ اور بعد بہت بڑی ریاضت و مجاہدہ کے خرقہ خلافت حاصل کیا آخر میں آپ ترکستان سے بعہد معز الدین دہلی تشریف لائے اور وہاں پہونچکر انتقال فرمایا۔ وفات آپ کی ۱۰۔ رجب ۶۳۴؁ھ ہجری۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے

واضح ہو کہ سلسلہ کبرویہ کے تمام ذکر اذکار مثل سلسلہ سہروردیہ کے ہیں۔ کچھ فرق نہیں ہے فقط ایک دائرہ حق زیادہ ہے کہ چہار زانو روبقبلہ بیٹھکر اور متوجہ ہوکر کہ سوا حق کے کوئی خیال نہ گذرے اول بجانب راست حق کہے پھر بجانب چپ حق پھر بجانب آسمان حق کہے۔ اور پھر حق کو قلب پر ضرب کرے اور بیٹھ جاوے باین ملاحظہ کہ یمین و یسار و تحت فوق میرے حق ہے اور مستغرق ہو جاوے یہ ہی دائرہ عرش سے تا فرش منکشف کر دیتا ہے اور بعض اسکو ذکر خواص کہتے ہیں۔

ذکر حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ عطایا فالدی کے ہیں آپ کو درد عشق و محبت الٰہی لڑکپن سے ہی تھی بعد تحصیل علوم ظاہر کے آپ بخدمت شیخ ابوبکر سلہ باف تبریزی کی خدمت میں گئے۔ اور بیعت کی اور ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا اور پھر شیخ رکن الدین سنجائی و شیخ اوحدالدین کرمانی کی خدمت میں گئے اور مدتوں

toobaafoundation.com

تک رہے اخیر باباکمال کی خدمت میں حاضر ہوے انہوں نے حضرت عطایا فالدی کے سپرد کیا اور تکمیل کو پہونچے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نہایت متبع سنت تھے آپسے کشف وکرامت وخوارق بہت ہوئے ہیں وفات آپ کی ۳۔ شوال۔ ۶۴۵ھ ہجری میں ہوئی مزار بغداد میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی۔ ولادت شہر بلخ۔ باہ ربیع الاول ۶۰۴ھ ہجری وفات روز یکشنبہ ۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ ہجری۔ آپ اول مرید سلطان بہاؤالدین خلیفہ شیخ نجم الدین کبیری کے تھے وشیخ حمیدالدین قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شیخ حمیدالدین سلطان التارکین پیر حضرت مخدوم جہانیان گشت قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشایخ اور طویل عمر ہوے اور آپ شاگرد وخلیفہ حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی بن ابومحمد بن محمود بن ابراہم بن ادہم کے ہیں۔ اور طریقت آپ کو کئی طریقیوں سے حاصل ہوئی ہے یہاں تک کہ آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی وشیخ رکن الدین ملتانی سے بھی فیض حاصل کیا ہے ولادت آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول ۶۰۵ھ ہجری وفات آپ کی ۲۲ ربیع الاول ۷۳۷ھ ہجری۔ عمر شریف ایکسو ساٹھ سال کی ہوئی۔ مزار آپ کا موضع مئو علاقہ ملتان زیارت گاہ خلق ہے۔

تمام شد

toobaafoundation.com

جلد چہارم

دربیان سلسلہ قادریہ وداریہ عابدیہ ومختصر کیفیت دیگر بزرگان

سلسلہ قادریہ تین طرح پر یعنی تین بزرگوارون سے لیا جاتا ہے۔ اول حضرت حبیب عجمی سے کہ جو خلیفہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے ہین اور سلسلہ دوم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور سوم سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے۔ مگر یہہ ہر سہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر جاکر مل گئے ہیں کہ جنکی شاخون کو بعد مین لکہا جاویگا۔ اب اول شاخ اس سلسلہ کی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت راج خان صاحب تک لکہی جاتی ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر جلد اول میں آچکا ہے۔ اس لئے تیسرے واسطے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ذکر شروع کیا جاتا ہے۔

ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کنیت آپ کی ابی عبداللہ وابوالامیہ اور لقب آپکا سید وسید الشہدا رہے ولادت آپکی مدینہ منورہ میں روز شنبہ ۵ ماہ شعبان سنہ سویم و یا چہارم میں ہوئی۔ اور پیغمبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپکا نام حسین رکھا گیا کہ آپ کمال حسین وجمیل تھے اور آپ سینہ سے تا پا مشابہت دل خدا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور فرمایا آپ کی نسبت رسول خدا

toobaafoundation.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ۔ خدا تعالے دوست رکھے اُسکو کہ جو حسین کو دوست رکھے اور خوار کرے اُسکو کہ جو دشمن حسین کا ہو۔ آپ نے علم باطن اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حاصل کیا اور ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ و یا ۶۱ھ ہجری میں بروز جمعہ بوقت ظہر در دشت کربلا لشکر یزید نے آپ کو شہید کیا ۔ روضہ مبارک آپ کا کربلا میں ہے ۔

ذکر حضرت علی بن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہم ۔ کنیت آپکی ابو محمد و ابو الحسن و ابو بکر ہے اور لقب آپ کا سجاد و زین العباد ہے ۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ ۳۸ھ ہجری میں اور بعض قول سے ۳۶ھ ہجری میں ہوئی اور والدہ ماجدہ آپکی بی بی شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ ایران کی ہیں ۔ آپ ایک روز نماز تہجد کی پڑھ رہے تھے کہ ابلیس بصورت اژدہا بنکر آپکے سامنے آیا آپ نے اسکی طرف کچھ التفات نہ فرمایا ۔ اُس نے آپکی پاؤں کو پکڑ لیا اور آپ کو سخت تکلیف معلوم ہوئی ۔ اُسوقت آپکو منکشف ہوا کہ یہ شیطان ہے آپ نے لاحول پڑھی فوراً غایب ہوگیا غیب سے آواز آئی کہ یا زین العابدین ۔ اس روز سے آپ ملقب بلقب زین العابدین ہوئے اور آپکو کسب باطنی اپنے والد ماجد سے پہونچا ۱۲ ماہ محرم الحرام ۹۴ھ و یا ۹۵ھ ہجری میں وفات پائی اور روضہ مبارک آپ کا جنت البقیع میں ہے ۔

ذکر حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۔ کنیت آپکی ابو جعفر اور لقب آپکا باقر ہے اور نام والدہ ماجدہ آپ کی کا فاطمہ بنت الحسن بن علی ہے آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں بروز جمعہ ۳ ماہ صفر ۵۶ھ یا ۵۷ھ ہجری میں ہوئی اور آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں ۔ کہ جو اس مختصر تحریر میں نہیں آسکتیں ۔ ۷ ماہ ذی الحجہ ۱۱۳ھ ہجری و یا ۱۱۴ھ ہجری میں بروز دوشنبہ انتقال فرمایا ۔ مزار آپ کا جنت البقیع میں ہے ۔

ذکر حضرت جعفر بن محمد بن علی ابن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہم ۔ کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل ہے اور لقب آپکا صادق ہے اور آپکی والدہ ماجدہ ام فروہ

بی بی اسما بنت عبدالرحمن بن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھیں۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں سنہ ہشتاد و سیزدہم ماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہوئی۔ آپ خلیفہ منصور کے زمانہ میں تھے خلیفہ نے بہت مرتبہ آپکے قتل کا ارادہ کیا مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ہمیشہ اسکے خیال سے بچایا اور وہ خود آپ کی کرامتیں دیکھکر ڈر جاتا تھا۔ آپ نے علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے اور حضرت قاسم ابن محمد سے جو سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے حاصل کیا تھا اسی طریق سے آپ کے دو خلیفہ ہوئے۔ سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ میں بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کہ جنکو فیض روحی ہے اور سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ وفات آپکی ۱۵۔ ماہ رجب روز دوشنبہ یا روز جمعہ سنہ ۱۴۹ یا سنہ ۱۴۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر بن محمد بن علی ابن حسین بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ کنیت آپکی ابو الحسن و ابو ابراہیم اور لقب آپ کا کاظم ہے اور والدہ ماجدہ آپ کی ام الحمیدہ بربریہ تھیں ولادت آپکی بمقام ابوا درمیان مکہ و مدینہ منورہ بروز یکشنبہ ۷۔ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ ہجری میں ہوئی آپ نے علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ آپ کو اول مرتبہ خلیفہ مہدی بن منصور نے بغداد میں قید کیا اور پھر رہا کر دیا بعد اسکے ہارون رشید نے قید کیا اور یحییٰ بن خالد سے زہر دلوا دیا ۵۔ رجب سنہ ۱۸۶ ہجری و یا سنہ ۱۸۳ ہجری میں شربت شہادت پیا۔ اور بغداد میں مدفون ہوئے۔

ذکر حضرت امام علی بن موسیٰ بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابو الحسن اور لقب آپکا رضا ہے ولادت آپ کی مدینہ منورہ بروز پنجشنبہ ۱۱۔ ربیع الآخر سنہ ۱۵۳ و یا سنہ ۱۵۲ ہجری میں ہوئی آپکی والدہ ماجدہ کے نام میں اختلاف ہے۔ آپ کو اپنا ولی عہد مامون رشید نے کیا تھا ایک مرتبہ بارش نہیں ہوئی تھی ملازمان مامون رشید نے حضرت امام علی رضا سے کہا کہ نزول باران طلب کیجئے۔ آپ باجتماع کثیر صحرا کو گئے اور دعا نزول باران رحمت

toobaafoundation.com

بسحاب بارہی کی اور اثر پیدا ہوا اور رعد گرجنے لگا لوگون نے سمجھا بارش ہوگی آپنے آواز بلند فرمایا کہ اے بندگان خدا اپنی جگہ پر بیٹھے رہو کہ یہ باران فلان ملک کیواسطے ہے اسی طرح دس مرتبہ اثر پیدا ہوا اور آپ ایسے ہی فرماتے رہے۔ گیارہوین مرتبہ آپ نے فرمایا کہ یہ باران تمہارے ملک کیواسطے ہے اپنے اپنے گھر کو چلے جاؤ جب باران ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ سے بہت کرامتین ظہور مین آئیں اور وفات آپ کی ۹۔ رمضان سنہ ۲۰۸ ہجری میں ہوئی اور بعض اقوال سے ۹۔ ماہ صفر سنہ ۲۰۳ و یا سنہ ۲۰۵ و یا سنہ ۲۰۶ ہجری میں ہوئی مزار آپکا بہ ولایت طوس قریہ سنایاباد میں ہے جسکو مشہد کہتے ہیں۔

ذکر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت آپ کی ابو محفوظ ہے اور آپ کے والد کا نام فیروز و یا فیروزان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معروف بن علی کرخی ہے۔ آپ اوایل عمر میں دین ترسا پر تھے حضرت علی بن موسے رضا سے مسلمان ہوئے اور حضرت امام آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ سے تربیت ظاہری و باطنی میں بہت کوشش کی یہانتک کہ امام طریقت و مقتدائے حقیقت ہوئے کہ معروف و موصوف ہوئے آپ نے علم ظاہری حضرت امام ابی حنیفہ سے پڑھا اور خرقہ خلافت آپ نے حضرت حبیب راعی اور امام علی بن موسی رضا سے پہنا۔ ایک مرتبہ آپ کسی جگہ کو جاتے تھے راستہ میں ایک جماعت مے خوارون کی ملی اس نے آپ کی بہت بے عزتی کی اور آپ کے ہمراہیان کو بہت سخت ناگوار گذرا اور عرض کیا کہ آپ انکے واسطے بد دعا کریں کہ یہ اپنے فعل کی سزا پاویں۔ شیخ نے ہاتھ اٹھایا اور کہا کہ الٰہی اس طایفہ کو دین و دنیا میں خوش رکھ فوراً وہ سب جماعت تائب ہوگئی وفات آپکی بتاریخ ۲۔ ماہ محرم و یا ۸۔ محرم الحرام سنہ ۲۰۰ و یا سنہ ۲۰۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار بغداد شریف اور خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ ابراہیم بن عیسے وفات سنہ ۲۷۸ ہجری۔ مزار اصفہان۔ و شیخ سری سقطی قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز کنیت آپ کی ابو الحسن ہے آپنے

toobaafoundation.com

خرقہ خلافت کا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنا اور آپ بہت بڑے مقتدائے زمان و شیخ وقت و امام اہل طریقت ہوئے ہیں اول بغداد میں سخن توحید و حقائق بالا آپ ہی جاری ہوا ہے اور اکثر مشائخ عراق آپ سے ہی مرید تھے آپ تجارت کیا کرتے تھے اور دروازہ دوکان پر پردہ ڈالے بیٹھے رہا کرتے تھے اور ہر روز ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور فروخت مال پر نیم دینار سے زیادہ نفع نہیں لیتے تھے اور حضرت جنید بغداد فرماتے ہیں کہ میں نے عبادت میں کامل سری سقطی سے زیادہ نہیں دیکھا کہ ۹۸ سال تک پہلو زمین پر نہیں رکھا مگر بجز بیماری مرگ کے۔ اور آپ نے اپنا خلیفہ حضرت جنید کو کیا اور وصیت فرمائی کہ بصحبت خلق مشغول رہنا اور دھیان خالق کا رکھنا۔ پھر ۳ ماہ۔ رمضان و یا ماہ رجب سنہ ۲۵۳ و یا سنہ ۲۵۵ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مقبرہ عالیہ گورستان شونیزیہ بغداد میں ہے۔ اور مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شاہ محمود و شیخ ابو الحسن نوری و خیر نساج وفات سنہ ۳۲۱ ہجری۔ مزار بغداد قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ۔ کنیت آپکی ابو القاسم اور لقب آپ کا سید الطائفہ ہے آپ بغداد میں پیدا ہوئے آپ زمانہ طفلی سے ہی عاقل و سنجیدہ تھے اور درویشوں کی صحبت میں رہتے تھے آپ نے تیس سال تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ اور تمام شب ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی تھی جب آپ کی تکمیل پوری ہو گئی تو شیخ نے اجازت دی مگر آپ بہ سبب ادب پیر کے بہت عرصہ تک خاموش رہے پھر آپ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت آپ نے فیض دینا شروع کیا اور وہ فیض جاری ہوا کہ جس کی آج تک مثال دیتے ہیں اور ہزارہا بندہ خدا کو راہ خدا بتایا اور خدا رسیدہ کیا۔ آپ مذہب سفیان ثوری رکھتے تھے وفات آپ کی بروز شنبہ ۲۷ ماہ رجب سنہ ۲۹۷ و یا سنہ ۲۹۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف بغداد میں ہے آپکے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ ابو بکر شبلی و حضرت رودباری کہ جو سلسلہ

toobaafoundation.com

کبرویہ وشطاریہ کے پیشوا ہیں وشاہ محی الدین منصور عرف حلاج وشاہ ابوبکر دقاق وفات سنہ ۲۹۱ ہجری وشاہ رمی وشیخ ادہم کنیت ابومحمد ابوبکر وابوالحسن وابوشیبان وفات سنہ ۳۰۳ ہجری وشیخ ابوبکر کتانی نام محمد بن علی جعفر وفات سنہ ۳۲۲ ہجری مزار مکہ معظمہ وشیخ عمرو بن عثمان صوفی مکی وفات سنہ ۲۹۷ ہجری مزار بغداد وشیخ ابومحمد حریری وفات سنہ ۳۱۴ ہجری جنگ قریمط وشیخ ابوبکر واسطی وفات سنہ ۳۱۶ ہجری مزار بغداد وشیخ جعفر بن نصیر خلدی وفات سنہ ۳۴۸ ہجری شیخ ابوبکر مفید وفات سنہ ۳۶۴ ہجری وممشاد علو دینوری جو چشتیہ سلسلہ میں حضرت امین الدین کے خلیفہ ہیں اور حضرت ممشاد علو کے خلیفہ دوم حضرت شیخ احمد دینوری ہیں جو پیشوائے سلسلہ سہروردیہ کے ہیں۔ اور انہوں نے سلسلہ جنیدیہ لیا ہے۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ اسرارہم۔ کنیت آپ کی ابوبکر ہے اور نام جعفر بن یونس ہے آپکو خرقہ خلافت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے پہنایا اور فرمایا کہ ہر شخص کو ایک تاج ہی اور میرا تاج ابوبکر ہے۔ مذہب آپ کا مالکی تھا۔ رہنے والے خراسان کے تھے۔ آپ خلیفہ بغداد کے ہاں حاکم نہاوند تھے۔ پھر آپ سب قصہ چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گئے۔ اور بخدمت شیخ خیر النسلج کے جاکر توبہ کی اور حضرت خیر النساج نے آپ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا حضرت جنید نے دیکھکر فرمایا کہ اگر تمکو خدا حاصل کرنا مقصود ہے تو گداگری کرو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور بعد ایک سال کے پھر آپ حضرت جنید کی خدمت میں حاضر ہوے فرمایا کہ ایک سال اور کر پھر آپ نے ایک سال تمام بغداد کے بازار میں گداگری کی اور بعد انقضائے ایک سال کے پھر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ تو حاکم نہاوند کا رہا ہے وہاں جاکر ایک سال گداگری کر۔ چنانچہ آپ نہاوند گئے اور ایک سال وہاں پر گداگری کی بعد ایک سال کے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ ابھی حکومت تیرے دماغ میں باقی ہے ایک سال اور گدائی کر آپ فرماتے ہیں کہ پھر ایک سال گدائی میں نے کی اور جو ٹکڑے روٹی کے مجھکو ملتے تھے وہ شیخ کی خدمت میں لیجاتا تھا شیخ درویشوں کو دیدیتے تھے اور میں

toobaafoundation.com

ہر شب بھوکا رہتا تہا۔ اسی طرح سے ایک سال گذرا اُسوقت شیخ نے فرمایا کہ اب تو لایق صحبت ہمارے ہوا ہے۔ بشرطیکہ خدمت درویشون کی کرے تو پہر ایک سال تک میں نے خدمت درویشون کی کی اُسوقت شیخ نے فرمایا کہ اے ابا بکر اب نزدیک تیرے قدر و حال نفس کا کیا ہے عرض کیا کہ میں اپنے تئین کمترین خلق خدا جانتا ہون فرمایا کہ اسوقت ایمان تیرا درست ہوا اور آپ ابتدائی مجاہدہ میں ہمیشہ ایک مدت تک واسطے شب بیداری کے چشم میں نمک ڈال لیتے تھے۔ اور پہر بھی آپ جماعت مخنثان میں چلے گئے اور یون فرماتے ہیں کہ اس گروہ مخنثان میں اسواسطے آگیا ہون کہ میہہ دنیا میں نہ عورت ہیں نہ مرد اور مین بہی اسی دنیا میں ہون۔ اور قصہ یہہ تہا کہ آپ ایک مرتبہ خانقاہ سے غایب ہو گئے اور کچھہ پتہ نہ ملا جب بہت تلاش کی گئی تو مخنثان کی جماعت میں ملے لوگون نے عرض کیا کہ یہہ آپ نے کیا کیا۔ اُسوقت آپ نے یہہ فرمایا۔ اللہ اللہ۔ باوجود ایسے مجاہدہ کے اور پہر نفس کو ایسا ذلیل کرنا انہیں بزرگوار کا حصہ تہا۔ وفات آپ کی ۲۷۔ ذی الحجہ ۳۳۴ھ یا ۳۴۰ھ یا ۳۳۵ھ ہجری میں ہوئی اور عمر آپ کی باتفاق جمیع اہل تاریخ اٹہاسی سال کی ہوئی۔ مزار بغداد میں ہے۔ آپ کے خلیفہ بہت تھے مگر مشہور خلیفہ آپ کے عبدالواحد و ابوالقاسم نصیر آبادی جو پیشوا سلسلہ نقشبندیہ جنیدی کے ہیں وجعفر خلدا وفات ۳۴۱ھ ہجری و شیخ بندار ابن حسین صوفی وفات ۳۵۳ھ ہجری و شیخ ابوالحسن خضری نام علی وفات ۳۷۱ھ ہجری مزار بغداد۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت عبدالواحد تمیمی قدس اللہ سرہ۔ کنیت آپکی ابوالفضل اور نام والد ماجد آپکی کا عبدالعزیز بن اسد ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابوبکر شبلی کے ہیں آپ بہت بڑے خادم شریعت و سالک طریقت و واقف حقیقت و امام اہل سنت وجماعت تھے اور آپ مذہب حنیفیہ رکھتے تہے بعد وفات حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ مسند ارشاد پر بیٹھے اور آپ راہ شریعت وطریقت میں قدم بقدم اپنے پیر روشن ضمیر کے رہے اور خلق کثیر کو ہدایت ظاہری و باطنی کی۔ وفات آپکی ۲۶ جمادی الآخر ۴۲۵ھ یا ۴۲۶ھ ہجری میں ہوئی مرقد مقدس آپکا بغداد میں

toobaafoundation.com

مقبرہ حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ میں ہے۔

ذکر حضرت ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی کے ہیں آپ قدوہ اولیائے زمان و زبدہ مشائخ جہان صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند تھے۔ اور توکل میں قدم محکم رکھتے تھے اور تجرید و تفرید میں یگانہ وقت تھے اور آپ رہنے والے طرطوس کے تھے وفات آپ کی یکم محرم ۴۴۷ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری قدس اللہ سرہ اصل آپ کا نام علی بن محمود بن جعفر الہنکاری ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں آپ بزرگان مشائخ وقت و مقتدائے اہل زمان و صاحب خوارق و کرامات و صائم الدہر و قائم اللیل تھے بعد سہ روز کے لقمہ طعام کھاتے تھے اور ہمیشہ بعد نماز عشا سے نماز تہجد تک ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے وفات آپ کی ۱۷ محرم ۴۸۶ھ ہجری و یا ۴۸۵ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ۔ آپ کا نام مبارک بن علی بن حسین مخزومی۔ آپ بہت بڑے سلطان الاولیا و برہان الاصفیا و قدوہ عارفان و زبدہ سالکان پیر طریقت واقف حقیقت جامع علوم ظاہر و باطن صحبت دار حضرت خضر علیہ السلام و حنبلی المذہب و خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری و پیر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبد القادر جیلانی کے ہیں۔ وفات آپ کی یکم محرم ۵۱۳ھ ہجری و یا ۵۱۲ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کنیت آپ کی محبوب سبحانی و ابو محمد و محی الدین اور نام نامی و اسم گرامی آپ کا قطب ربانی و غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی ابن سید ابی صالح[۱] بن سید موسیٰ جنگی بن سید عبد اللہ بن سید یحییٰ زاہد بن سید محمد روحی ابن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی

---

[۱] یہ بھی اپنا ابائی سلسلہ ہے اور آگے تک چلا گیا ہے یعنی سلسلہ جو آپکے مرید عبد الرحمن ان کے مرید سید الاسد سے ابی صالح ان کے مرید سید ابو محمد ابو النصر ان کے مرید سید علی شاہ ان کے مرید شیخ موسیٰ ان کے مرید سید حسین شاہ ان کے مرید سید احمد جیلی ان کے مرید شیخ بہاؤ الدین ان کے مرید سید ابراہیم ایرچی ان کے مرید شیخ

toobaafoundation.com

بن سید عبد اللہ ثانی بن موسیٰ ثالث بن عبد اللہ محض بن سید محمد المشہور محسن مثنیٰ بن امام حسن
بن اسد اللہ الغالب ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ ولادت باسعادت آپ کی موضع جیلان میں
ہوئی اور تربیت آپ کی بلا واسطہ روحانیت حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیت سے
ہوئی۔ اور خرقہ خلافت آپکو شیخ ابو سعید مخزومی و شیخ ابو سعید آسامی سے حاصل ہوا اور صحبت آپکی
حضرت حماد دباس و خضر علیہ السلام سے رہتی تھی۔ جب عمر آپ کی سولہ سال کی ہوئی تو جیلان سے
آپ بغداد تشریف لائے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے تھوڑے عرصہ میں آپ علوم ظاہری
و باطنی میں طاق و شہرۂ آفاق ہو گئے۔ اور اسی سفر میں ساٹھ راہزنوں نے آپ کے ہاتھ پہ
توبہ کی اور مرید ہوئے۔ سنہ ۵۲۱ھ ہجری میں آپ بارشاد باطنی نبوی ممبر پہ بیٹھے اور ہدایت خلق
میں مصروف ہوئے ہر مجلس وعظ میں آپ کے قریب ستر ہزار آدمیوں کے جماعت ہوتی تھی
اور قریب چہار سو آدمیوں کے آپ کا کلام حق التہام لکھتے تھے اور تاثیر کلام حقیقت نظام سے
وجد و ذوق عاید حال سامعین ہوتا تھا اور آپ نہایت خلیق و بردو العزیز تھے کہ ہر شخص یہ سمجھتا تھا
کہ مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی عزیز نہیں ایک مرتبہ آپ کے گھر میں چور آیا وہ نابینا ہو گیا اور کچھ نقصان
نہ پہونچا سکا۔ آپ نے اسکو امیدوار سمجھکر اپنی نظر کیمیا اثر سے بدرجہ ولایت کو پہونچایا اور شاہ ولایت کر کے
کسی ملک کو روانہ کیا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پچیس برس بیابان ہائے تجرید و تفرید ریاضت
کی اور چالیس سال وضوء عشا سے صبح کی نماز پڑھی اور پندرہ برس بعد نماز عشا کے ایک پیر سے
کھڑے ہو کر ہر روز قرآن شریف ختم کیا اور چالیس روز کا ایک روزہ رکھا تھا اور بعد چالیس روز
کے برگ درختان بیابانی سے افطار کیا تھا وفات آپ کی بروایت صحیح بشب شنبہ ہشتم و نہم
ماہ ربیع الثانی بعد نماز عشا سنہ ۵۶۱ھ و یا سنہ ۵۸۳ھ ہجری میں ہوئی اور بعض قول سے یازدہم و سیزدہم
و ہفتدہم ماہ مذکور ہے مزار پر انوار آپ کا بغداد در مدرسہ باب الدرج میں ہے۔ مشہور خلیفہ
آپ کے یہ ہیں۔ شیخ عثمان ابو عمر قریشی بن مرزوق وفات سنہ ۵۶۴ھ ہجری مزار مصر و شیخ قضیب البان
موصلی ابو عبد اللہ وفات سنہ [illegible]ھ ہجری مدفن موصل و شیخ احمد بن مبارک وفات سنہ ۵۷۳ھ ہجری و سید

toobaafoundation.com

وسید احمد رفاعی بن سید ابی الحسن وفات بروز پنجشنبہ ۲ رجمادی الاول سنہ ۵۷۳ ہجری۔ و شیخ ابو الحسن علی خواہرزادہ سید احمد رفاعی وفات سنہ ۵۷۳ ہجری و سید مشرف الدین عیسیٰ فرزند حضرت وفات سنہ ۵۷۳ ہجری و شیخ صدقہ بغدادی وفات سنہ ۵۷۳ ہجری و شیخ ابو عثمان عمرو بقی وفات سنہ ۵۷۵ و حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف با بن القاید وفات سنہ ۵۷۶ ہجری۔ و شیخ ابو السعود بن شبلی وفات سنہ ۵۷۹ ہجری و شیخ حیات حیرانی خلیفہ وفات سنہ ۵۸۱ ہجری و شیخ ابو عبد الرحمن عبد اللہ ابی صالح فرزند آنحضرت وفات ۲۷۔ صفر سنہ ۵۸۷ ہجری مزار بغداد۔ آپ کے دو صاحبزادہ تھے ایک شیخ ابو محمد بن عبد الرحمن دویم شیخ ابو محمد عبد القادر محی الدین ثانی کہ جو خلیفہ شیخ عبد الرزاق عم بزرگوار اپنے کے ہیں و سید شمس الدین عبد العزیز ابو بکر فرزند حضرت وفات سنہ ۵۸۹ ہجری مزار سنجار و شیخ ابو مدین مغربی نام شعیب ابن حسن خلیفہ شیخ القراری و پیر شیخ محی الدین ابن العربی و اصحاب حضرت وفات سنہ ۵۹۰ ہجری و سید ابو الفضل محمد فرزند حضرت وفات سنہ ۶۰۰ ہجری مزار بغداد و سید ابو ذکریا یحیی فرزند حضرت ولادت ۶ ربیع الاول سنہ ۵۵۰ ہجری وفات ۱۴۔ شعبان سنہ ۶۰۰ ہجری مزار بغداد و سید سیف الدین عبد الوہاب فرزند حضرت ولادت ماہ شعبان سنہ ۵۵۵ ہجری وفات ۲۵ شوال سنہ ۶۳۳ ہجری آپ کے دو صاحبزادہ تھے۔ شیخ ابو منصور عبد السلام دوم شیخ ابو فتح سلیمان و شیخ ابو نصر موسے فرزند حضرت ولادت ۲۷۔ ربیع الاول سنہ ۵۳۹ ہجری وفات شب غرہ جمادی الآخر سنہ ۶۱۸ ہجری مزار دمشق و شیخ موفق الدین مقدسی نام عبد اللہ بن محمد بن احمد وفات سنہ ۶۲۲ ہجری و شیخ ابو اسحاق ابراہیم فرزند حضرت ولادت سنہ ۵۲۷ ہجری وفات ۶۔ شوال سنہ ۶۶۳ ہجری مزار بغداد و شیخ صدر الدین قونوی ابو المعالی وفات سنہ ۶۷۳ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ تاج الدین عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کنیت آپ کی عبد الرحمن و ابو الفرج تھی۔ آپ فرزند ارجمند و شاگرد و مرید حضرت غوث الاعظم کے ہیں آپ ولایت و امامت میں درجہ عالیہ رکھتے تھے اور علوم ظاہری و باطنی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور آپ مفتی عراق۔

toobaafoundation.com

کے تھے اور کتاب جلاء الخواطر کہ ملفوظ حضرت غوث الثقلین آپ نے ہی جمع کئے ہیں۔ وفات آپ کی ۶۔ شوال ۵۹۵ھ ویا ۶۳۲ھ ہجری میں ہوئی مزار بغداد میں ہے ۞

واضح ہو کہ سلسلہ قادریہ میں ذکر و اشغال و مراقبات مثل چشتیہ ہی کے ہیں کچھ تھوڑا تھوڑا کسی کسی بات میں فرق ہے جیسا کہ نفی اثبات چشتیہ میں چہار زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتھ قوت کے دل کے اندر سے کھینچے۔ اور اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کر سر کو پشت کی طرف مایل کرے اور تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکال کر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چھوڑ کر الا اللہ کی ضرب زور سے دل پر مارے۔ قادریہ میں دو زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتھ قوت کے زیر ناف سے کھینچے اور داہنے مونڈھے تک لے جاوے۔ اور اِلٰہ کو ام الدماغ پر پہونچا کر نکالدے اور الا اللہ کی ضرب زور سے دل پر مارے یا جیسے سہ پایہ چشتیہ میں کہتے ہیں اور دورہ قادریہ میں کہتے ہیں۔ چشتیہ میں اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم تک ہے قادریہ میں اللہ سمیع ناف سے سینہ تک اللہ بصیر سینہ سے ام الدماغ تک اللہ علیم ام الدماغ سے عرش تک اللہ قدیر عرش سے چہارم آسمان تک بطور عروج و نزدل۔ غرض کچھ اتنا ہی اتنا فرق ہے

ذکر حضرت سید احمد ابو صالح قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم و جانشین و شاگرد حضرت تاج الدین عبد الرزاق ابو الفرج کے ہیں۔ آپ عالم بعلوم ظاہری و باطنی و صاحب زہد و ورع و کیمیا نظر و صاحب فیض پُر اثر تھے۔ سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ آپ فرزند ارجمند حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ کے ہیں۔ اور خرقہ خلافت بھی آپ نے انہیں سے پہنا اور اپنے چچا سید عبد الوہاب قدس اللہ سرہ سے بھی تربیت پائی ہے۔ سال وفات آپ کا ۶۳۲ھ ہجری ہے۔ تاریخ خمیسی میں لکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے اور قاضی القضاۃ بغداد عماد الدین ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ نے ۶۳۲ھ ہجری میں وفات پائی کہ اُسوقت عمر آپ کی ستر برس کی تھی۔ محفل گیارھویں میں۔ تاریخ وصال آپ کی ۱۳۔ شوال ۶۳۳ھ

toobaafoundation.com

تاریخ وصال آپ کی ۱۳ شوال ۵۳۱ھ ہجری لکھی اور بعض کتب میں ۲۷ رجب اور بعض میں ۱۷ ذیقعدہ ۵۹۶ھ ہجری - مزار بغداد لکھا ہوا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ برادر ابو محمد بغدادی کے ہیں اور فرزند ارجمند ابی صالح بن غوث پاک کے ہیں اور بعض شجروں میں بعد سید عبدالرزاق قدس سرہ کے پہلے ابو محمد لکھا ہے اور پھر آپ کا نام اختلاف کتب و شجرون سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا - واللہ اعلم

ذکر حضرت شیخ المشائخ امام الطریقت کاشف الحقیقت سید ابو محمد ابوالنصر محی الدین

ثانی قدس اللہ سرہ العزیز - آپ خلیفہ اعظم و شاگرد حضرت سید احمد ابو صالح کے ہیں آپ کبار مشائخ صوفیہ میں سے تھے - سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ آپ اپنے جد اعلے حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور تحصیل علوم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے کی - آپ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلما و مفتی عراق کے تھے - بمقام بغداد ۵۷۶ھ ہجری میں وفات پائی - اور بعض کتب میں لکھا ہے کہ آپ نے ۲۲ ربیع الاول ۵۶۳ھ ہجری میں وفات پائی - اور ایک کتاب میں دیکھا کہ آپ نے ۲۵ ذی الحجہ ۵۹۷ھ ہجری میں وفات پائی اور مزار آپ کا جیلان میں ہے آپ کے علم کی تعریف میں یہ نقل بھی لکھی ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلان یہ کہتا ہے کہ جب شیخ سخن کہتے ہیں تو منہ سے آسمان تک نور ظاہر ہوتا ہے اور جب خاموش ہو جاتے ہیں تو منقطع ہو جاتا ہے - شیخ ہنسے اور فرمایا کہ یہ خلاف ہے بلکہ جس وقت وہ عمود نور کہ مدد الٰہی ہے منقطع ہوتا ہے خاموش ہو جاتا ہوں میں اور جس وقت امداد پہنچتی ہے کلام کرتا ہوں -

واضح ہو کہ اسجگہ احقر اختلاف شجروں کا بیان کرتا ہے کہ آگے آپ کے بعض شجروں میں تو حضرت سید علیشاہ لکھا ہوا ہے اور بعض میں آپ کے آگے سید حسین اور پھر سید محمد و دم اور پھر سید علی لکھا ہوا ہے - اور کتابوں میں جو دیکھا گیا تو ان بزرگ کا کچھ پتہ نہیں چلتا -

toobaafoundation.com

چنانچہ اسی تلاش میں اصبحہا کتنا ہی اور وہ کتابیں کہ جو بہت بہت کتابوں سے جمع ہوئی ہیں دیکھیں گئیں۔ جیسے مجمع الاولیاء و مجمع المعارف و سفینۃ الاولیاء و سیر الاولیاء و خزینۃ الاصفیا و اخبار الاخیار و سیر الاقطاب و مراۃ الاسرار و اقتباس الانوار و معارج الولایت و سیر المتاخرین و لطایف اشرفی و نوادر السفر و طبقات حسامی و رسالہ چشتیہ فردوسیہ و نفحات الانس۔ و کیمیاء سعادت۔ و گلزار ابرار۔ و سراج الہدایت و مطلوب الطالبین۔ و فردوسیہ قدوسیہ و ضیاء الابرار۔ و ثمار الابرار۔ و قصر عارفان و مراۃ ضیاء الابرار۔ و گلشن اولیاء و اسرار اخیار و سبع سنابل۔ و نوادر الفوائد۔ و جواہر فردوسیہ۔ و حدیقۃ المحدثین۔ و حکایت الصالحین و حکایت العارفین۔ و تاریخ فیروز شاہی۔ و گلزار صابری و گلزار فریدی و موانح الانوار و تاریخ فرشتہ و تذکرۃ الاتقیا و حدیقۃ الاولیاء و ثمرۃ الفوائد صابری وغیرہ۔ مگر کسی کتاب میں نام و حکایت تک نہیں ملی۔ جیسا کہ اکثر بزرگوں کا حال کسی بزرگ کے حال میں آجاتا ہے۔ اول تو سلسلہ قادریہ کے حالات سلسلہ وار بہت کم کتابوں میں دیکھے گئے اور سنہ وسنہ ہجریہ کا حال تو بہت ہی کم ملتا ہے ہمیں اور بزرگوں کے حالات میں بارہا اگر کچھ تو پتہ لگ ہی جاتا ہے علاوہ کتابوں کے بہت سے شجرہ سلسلہ قادریہ کی تاریخ و سنہ وار دیکھے گئے مگر ان میں بھی کچھ پتہ نہیں لگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید محمد کی کنیت حسین بھی ہے اور حضرت سید علیشاہ قدس اللہ سرہ کی کنیت محمد ہے غلطی سے وہ نام تصور کر لئے گئے ہیں۔ یا یوں ہو کہ حضرت سید علیشاہ قدس سرہ نے اور بزرگوں سے استفادہ کیا ہو اور اصل میں آپ بیعت حضرت ابو محمد سے ہوں اور سید محمد دوم جو خلیفہ سید حسن کے ہیں استفادہ کیا ہو۔ باقی واللہ اعلم۔ مگر چونکہ بہت سے شجروں میں حضرت سید ابو محمد کا خلیفہ حضرت سید علیشاہ کو لکھا ہے۔ اسواسطے احقر بھی اسی تحریر کو لیتا ہے۔ اور یہ اختلاف اسوجہ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کا زمانہ ایک تھا ایک سے ایک کو استفادہ ہوا کسی مرید کو کوئی شجرہ دیا گیا کسی مرید کو کوئی۔

ذکر حضرت میر سید علی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ و تربیت یافتہ سید ابو محمد محی الدین ابوالنصر

کے ہیں آپ اکمل الکملا تھے اور عجیب شان رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے آپ کے حالات میں سلاسل الانوار والا فقط اختلاف شجرونکا لکھکر رہ گیا اور کوئی حال نہیں لکھا۔ بعض شجروں سے سنہ وفات آپ کا ۲۳ شوال ۷۳۹ ہجری پائی گئی اور بعض کتابوں میں امیر کبیر سید علیشاہ ہمدانی بن شہاب الدین بن محمد قدس اللہ سرہ العزیز لکھا ہے کہ بعد حصول خلافت آپ نے شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ مزدقانی و شیخ تقی الدین سے بھی فیض صحبت و خلافت حاصل کی ہے اور بموجب فرمانے حضرت شیخ تقی کے تمام ربع مسکون کی تین مرتبہ سیر کی اور چودہ سو اولیاء اللہ کو دیکھا اور چار سو اولیاء اللہ کی مجلس میں فیضیاب ہوئے علوم باطنی میں آپ کی تصانیف مشہور ہیں جیسے کتاب اسرار النقطہ و شرح خصوص الحکم و شرح قصیدہ خمریہ و فارضیہ وغیرہ اور اوراد فتحیہ تو برائے کشائش ظاہری و باطنی اکسیر اعظم ہیں وفات آپکی ۵ جمادی الاول ۷۸۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار ختلان میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسرے بزرگ ہیں باقی واللہ اعلم۔

ذکر حضرت سید شاہ موسیٰ قادری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت سید علیشاہ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ و جذب و عشق میں پیراستہ تھے۔ آپ کشف و الہام و واردات بہت تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ الہام کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ آواز بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہیں کر سکتا۔ سوائے بزرگان دین کے اور وہ احوال و کیفیات کے علم پر ہے۔ وفات آپ کی ۲۱۔ شوال ۷۴۴ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد میں ہے۔ اور ایک کتاب میں لکھا ہے کہ وفات آپکی ۱۳۔ رجب ۷۶۳ ہجری میں ہوئی اور کتاب سلاسل الانوار میں فقط اتنا مذکور ہے کہ آپ نسبت ارادت اپنے پدر سید علی قدس سرہ سے رکھتے تھے۔ اور اجازت تلقین اذکار و خلوت گزینی انہیں سے پائی۔

ذکر حضرت میر سید حسن شاہ قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت شاہ موسیٰ قادری کے ہیں۔ آپ علم و حلم و زہد و ورع و تقوے میں ایک عالی مرتبہ رکھتے تھے اور ذکر و اذکار و اشغال

toobaafoundation.com

ومراقبات وکثرت صلوٰۃ ونوافل کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز قیامت کو تمام نسب وسبب منقطع ہو جائینگے
مگر نسب میرا اور سبب میرا منقطع نہ ہوگا۔ وفات آپ کی ۳۔ شعبان ۶۰۲؁ھ ہجری میں ہوئی اور
مزار پرانوار آپ کا بغداد میں ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وفات آپ کی ۲۶ صفر ۸۱۰؁ھ ہجری
میں ہوئی۔ سلاسل الانوار میں فقط آپ کو خلف رشید وخلیفہ حضرت سید موسیٰ قدس اللہ
سرہ کا لکھا ہے*

ذکر حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت میر سید
حسن شاہ کے ہیں۔ آپ فقر وتجرید وورع وزہد واتباع سنت میں شان بلند رکھتے تھے۔
وفات آپ کی ۱۹۔ محرم ۵۳؁ھ ہجری میں ہوئی۔ اور بعض آپ کو سید ابو العباس احمد جیلی لکھتے اور
کہتے ہیں کہ آپ وقت ہنگامہ ہلاکو خان قتل عام وتاراج بغداد کے ملک روم کو تشریف لے
گئے اور بعد انطفائے آتش فساد ہلاکو خان اپنے شہر حلب کی سکونت اختیار کی اور اسی جگہ آپنے
۱۷۔ رجب ۷۵؁ھ ہجری میں وفات پائی اور سلاسل الانوار میں فقط اتنا لکھا ہے کہ میر احمد جیلانی
قدس اللہ سرہ خلف ارجمند وخلیفہ تربیت یافتہ میر سید حسن قدس اللہ سرہ کے ہیں۔ آپ
درویش کامل وفیضرسان عالم تھے*

ذکر حضرت شیخ بہاؤ الدین شطاری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ عالیشان عارف
ربانی حضرت مولانا سید احمد جیلانی کے ہیں۔ آپ مکہ معظمہ میں بیعت وخلافت سے شرف
یاب ہو کر ہندوستان میں تشریف لائے۔ کتاب وفیات الاولیاء میں لکھا ہے کہ شیخ بہاؤ الدین
بن ابراہیم بن عطاء اللہ القادری الحسنی الشطاری صاحب حالات وجامع کرامات وبرکات
تھے۔ وطن اصل آپکا قصبہ جند سرکار سرہند تھا۔ آپ باستدعائے ملوک منڈواوس دیار میں
تشریف لے گئے اور وہ زمانہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کا تھا۔ آپ کچھ عرصہ
تک منڈو میں رہے بعدہ وہاں سے عزیمت دیار دکن کر کے شہر بدر میں سکونت اختیار

فرمائی۔ آپ قادری تھے اور مشرب شطاری رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ بیان اذکار و اذکار و اشغال شطاریہ میں لکھا ہے آپ پر بوقت سونگھنے خوشبو کے ایسا ذوق و حال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح کے ہو جاتے تھے۔ چنانچہ سبب ظاہری آپ کی وفات کا یہ ہی ہوا۔ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کے پاس کچھ خوشبو لایا اسی ذوق سے آپ نے ۱۱۔ ذی الحجہ سنہ ۹۲۱ ہجری میں وفات پائی مزار شریف آپ کا دولت آباد ملک دکن میں ہے۔ خلیفہ آپکے بہت ہیں مگر مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ سید ابراہیم ایرجی و شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی جو شہر مدار میں اپنے پیر کی جگہ سجادہ نشین ہوئے و مولانا علیم الدین قدس اللہ اسرارہم اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جب طے منازل سلوک سے فراغت پائی آپ حرمین و شریفین کو تشریف لے گئے وہاں سے عالم سیاحت میں کشمیر تشریف لے گئے اور آپ ہمیشہ برائے قوت حلال کے دانہائے غلہ کوچہ و بازار میں سے چنا کرتے تھے جب غلہ جمع ہو جاتا تو غلہ نان پز کو بعوض روٹی دیدیتے۔ ایک روز حسب عادت دکان پر آئے اور دکان نان پز کی بند پائی ہمسایگان سے دریافت کیا۔ کہا اسکا لڑکا نوجوان مر گیا ہے اس مصیبت میں گرفتار ہے۔ شیخ یہ سنتے ہی اسکے مکان پر پہونچے۔ اور دیکھا کہ تمام مرد مان متعلقان بر بالین نوجوان نالہ و فریاد کر رہے ہیں اور شور محشر بپا ہو رہا ہے۔ شیخ نے یہ حالت دیکھکر منع کیا اور فرمایا کہ یہ مردہ نہیں ہے زندہ ہے اور میت کے بالین پر گئے اور بآواز بلند کہا کہ اے پسر اس خواب بیوقت کا کیا موقعہ ہے بحکم احکم الحاکمین بیدار ہو اسیوقت مردہ کے جسم کو جنبش ہوئی اور چشم کھولدی۔ یہ کرامت خلق دیکھکر بہت شیخ کی معتقد ہوئی پھر آپ تا حیات عمر ہدایت خلق اللہ مصروف رہے وفات آپ کی ۲۳۔ ربیع الاول سنہ ۹۴۹ ہجری میں ہوئی شاید یہ کوئی دوسرے ہوں۔

ذکر حضرت شیخ الزمان محبوب جہان سید ابراہیم ایرجی بن معین حسنی و حسینی قادری

قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ بہاؤالدین انصاری قادری کے ہیں آپ کمالات ظاہری باطنی و جذب و عشق و محبت الٰہی میں موصوف تھے۔ اور مقتدائے زمانہ

toobaafoundation.com

نہایت خلیق وبردبار ولعزیز جسپر تصور ہوتا تہا کہ خلق محمدی سب آپکے اندر آگیا ہے۔ تذکرۃ الاصفیا میں لکہا ہے کہ آپ بزرگ ومتبرک ودانشمند کامل تہے جملہ علوم عقلی ونقلی ورسمی وحقیقی میں عبور رکہتے تہے بہت کتابیں ہر علوم کی آپ نے مطالعہ فرمائیں تہیں اور ان کے مشکلات کو ایسا حل کیا کہ ہر شخص اُسکو سمجہ سکتا ہے۔ آپکے زمانہ میں دہلی میں کوئی شخص آپکے مقابل نہ تہا۔ آپ کا کتب خانہ بہت بڑا تہا اور اکثر آپکے ہی ہاتہہ کی کتابیں لکہی ہوئی تہیں۔ آپ ہمیشہ مطالعہ وتصحیح کتب میں مشغول رہتے تہے اور اپنی کتاب کسی کو نہیں دیتے تہے مگر اُس شخص کو کہ مخلص پاتے تہے شیخ عبد العزیز حسن وودیگر صوفیان آپکے آگے علوم وفنون میں تلمذ کرتے تہے۔ اور مشایخ کرام وعلمائے عظام آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تہے آپ نے دیگر مشایخین کے سلاسل میں بہی ارتباط پیدا کرکے اوراد واشغال واذکار ودعوات وطریق تربیت جمع کیے آپ مجلس سماع میں حاضر نہوتے تہے۔ وفات آپکی ۵۔ ربیع الثانی ۹۲۵ھ ویا ۹۵۳ھ ہجری مزار مبارک آپ کا احاطہ جنوبی درگاہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے ہے ؂

ذکر حضرت مخدوم شیخ بہکاری قدس اللہ سرہ العزیز

آپ خلیفہ نامدار حضرت سید ابراہیم ایرجی کے ہیں۔ آپ بہت بڑے اولیاء کبار وصاحب خوارق وکرامات گذرے ہیں۔ کتاب کشف المتواری مؤلفہ شاہ تراب علی صاحب کاکوری میں لکہا ہوا ہے کہ اسم شریف آپکا نظام الدین ہے۔ اور مشہور یہ شیخ بہکاری ہیں اور یہی نام آپ کا شجرہ مریدان میں درج ہے اور فرامین بادشاہی میں بہی آپ کا یہی نام درج ہے مگر قصبہ کاکوری میں آپ کا صرف مخدوم شیخ بہیک نام مشہور ہے آپ اولاد امجاد محمد بن امام الاولیا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ تعالے وجہہ سے ہیں جو مشہور بہ محمد بن حنیفہ ہیں۔ قصبہ کاکوری میں آپ کے والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے استقامت اختیار فرمائی جناب مخدوم شیخ بہکاری کو اللہ تعالے نے استعداد قوی وحوصلہ وسیع عنایت فرمایا تہا۔ آپ کو رویائے صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجہکو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی۔ چنانچہ وہ وقوع میں آیا۔ سات اشخاص کاملین سے

toobaafoundation.com

آپ کو تکمیل ہوئی. پانچ تن عالم ظاہر سے اور دو تن عالم ارواح سے. مرشد اول آپ کے والد ماجد قاری امیر سیف الدین کہ ان سے علم ظاہری پڑھا دوم مرشد مولانا ضیاء الدین محدث مدنی کہ ان سے حدیث واشارہ درود حاصل کیا کہ جسکے سبب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور بشارت حاصل ہوئی۔ سوم حاجی عبد اللطیف ہراتی۔ چہارم سید ابراہیم ایرچی پنجم حافظ ابراہیم صاحبزادہ۔ اور عالم ارواح میں اول حضرت غوث الثقلین دوم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں۔ غرض اسیطرح سے تمام وکمال حالات آپکے کشف المتواری میں لکھے ہیں اور منتخب التواریخ میں ہے کہ شیخ بہیکہ کاکوری اعلم علماے روزگار و متورع و متشرع تھے اور تقوے میں امام اعظم ثانی تھے اور درس واستفادہ خلق میں اشتغال رکھتے تھے اور سخن تصوف مجلس میں نہ کہتے تھے مگر دھربان راز سے خلوت میں وفات آپ کی ۹۔ ذیقعدہ سنہ ۹۸۱ ہجری میں ہوئی مزار شریف آپ کا کاکوری قصبہ میں ہے اور ایسے ہی وفیات الاولیاء میں لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ شیخ ضیاء الدین عثمانی المعروف بہ قاضی جیا جو تنوی مرید شیخ بھکاری کے ہیں اور ایسے ہی کشف المتواری میں لکھا ہے اور یہی سب کہتے چلے آئے ہیں مگر بعض نے قاضی جیا صاحب کو مرید شیخ محمد بھکاری برہانپوری تقدس اللہ سرہ کیطرف نسبت کیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ محمد بھکاری برہانپوری بھی حضرت سید ابراہیم ایرچی کے خلیفہ تھے اور یہ وہ شیخ محمد بھکاری ہیں کہ جنکا حال معارج الولایت میں بولایت شاہ نعمان کہ جنکی وفات قلعہ اسیر میں سنہ ۱۰۱۶ ہجری میں ہوئی۔ اس طرح پر لکھا ہے کہ جب آپنے شاہ نعمان کو ولایت قلعہ اسیر کی عطا کی تو شاہ نعمان نے عرض کیا کہ وہاں شاہ محمود مامور ہیں بندہ کیواسطے کیا حکمت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج تمام اولیاء اللہ بحضور پرنور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حاضر تھے بندہ نے عرض کیا کہ مقام قلعہ اسیر شاہ نعمان کو عطا فرمایا جاوے شاہ محمود کو اسیوقت ارشاد نبوی صادر ہوا کہ ولایت قلعہ اسیر کی ہم نے شاہ نعمان کو عطا کی تم اپنا مصلا اس جگہ سے لے جاؤ چنانچہ شاہ نعمان وہاں پہونچے اور قبول عظیم پایا۔ وفات آپکی ۲۸ رجب سنہ ۹۷۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپکا مقام

دولت آباد متصل برہانپور ہے۔

ذکر حضرت قاضی ضیاء الدین معروف قاضی جیا نیوتنوی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ خلیفہ اعظم مخدوم شیخ بہکاری کاکوری قدس سرہ کے ہیں اور دیگر مشائخ سے بھی استفادہ و خلافت حاصل کی ہے چنانچہ تذکرۃ الاصفیاء میں انتساب بیعت آپ کا طرف شیخ [illegible] کیا ہے اور بعض نے شیخ محمد بہکاری برہانپوری کی طرف اور بعض نے حضرت سلطان جی کی طرف خیال کیا ہے اور کتاب بحر زخار میں لکھا ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ نے دیگر سلاسل سے بھی نعمتیں پائی ہیں اور اجازت حاصل کی ہے اور طریقہ نقشبندیہ آپ پر غالب تھا آپ بہت بڑے مقبول بارگاہ الٰہی ارباب ولایت و اعاظم اصحاب ہدایت سے تھے احوال قوی و عبادت و تصرف کثیر رکھتے تھے نہایت معزز و ذی وقار و درویشوں میں صاحب حال و قال مشہور تھے کتاب سلاسل الاولیاء میں لکھا ہے کہ جب آپ [illegible] گجرات احمد آباد [illegible] راستہ بھول گئے اس وقت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو [illegible] رہنا چاہیے [illegible] کیا [illegible] احمد آباد میں [illegible] شیخ [illegible] اور [illegible] شیخ [illegible] اندر مکان کے آتے جاتے ہیں [illegible] کی دریافت کی فرمایا اگر اپنے استاد سے میرا اصلی [illegible] کو شیخ کی [illegible] کو ایذا دیتا ہے [illegible] یہ حال بیان کیا کہ یہ طفل [illegible] اس طرح [illegible] کیا اور فوراً حجرہ کا حاضر کرکے شیشہ میں بند کر دیا [illegible] کا علاج کر دیا آپ چند مدت میں تحصیل علوم کرکے حرمین شریفین [illegible] بحر زخار میں لکھا ہے کہ آپ سید ظہیر الدین کی اولاد میں ہیں۔ ایک روز ایک شخص [illegible] ظاہر کیا حالانکہ وہ شیخ تھا۔ آپ نے باطنی تصرف سے اس معاملہ [illegible] اگر تم شیخ [illegible] رکھتے تو شیخ

کو میں قبول کرتا ہوں۔ اسی روز سے آپ ملقب بہ شیخ ہوئے۔ وفات آپکی ۲۲۔ رجب ۹۸۹ھ میں ہوئی۔ بحر زخار میں یہ مصرعہ تاریخ وفات کا درج ہے۔

؎ رفت از دنیا بدین قطب جہان۔

اور بعض نے سنہ وفات آپکا ۱۰۳۴ھ ہجری لکھا ہے۔ مزار قصبہ نیوتنی ہے اختلاف سنون سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات جمع کرنیوالوں نے مطابق زمانہ بزرگون کے سن لکھدیئے ہیں کیونکہ اکثر حالات بزرگون کے بعد میں جمع ہوئے ہیں۔ بہت کم بزرگ ایسے ہونگے کہ جن کے سنین میں اختلاف نہ ہو۔

ذکر حضرت شاہ جمال اولیا کڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ صاحبزادہ شاہ عبیدالدین عرف شاہ مخدوم جہانیان[1] رحمۃ اللہ علیہ ابن بہاء الحق والدین علیہ الرحمۃ۔ بن مخدوم سالار بزرگ قطب الاقطاب سید قطب الدین کڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں آپ چودہ سال کی عمر میں علم ظاہری سے فراغت پاکر دستار فضیلت سے کامیاب ہوئے آپکے والد بزرگوار نے اولاً آپ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں مشرف بہ بیعت فرماکر ارشاد فرمایا کہ تم قصبہ نیوتنی جو ملک اودھ میں واقع ہے خدمت میں شاہ قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا کے حاضر ہو۔ وہان حصہ تمہارا ہے۔ چنانچہ حسب ارشاد آپ وہان تشریف لے گئے وہان اکتساب باطن یعنی ریاضت شاقہ و مجاہدہ و نفس عرصہ دراز تک فرماتے رہے ایک شب کو بعد نماز عشاء اپنے پیر و مرشد کے پیچھے پیچھے دروازہ مکان تک چلے گئے جب آپکے پیرومرشد یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھا پھیر کر دیکھا تو آپ ہمراہ تھے زمانہ موسم سرما کا تھا آپ کے پاس کچھ اوڑھنے کو نہ تھا حضرت شیخ نے اپنی دولائی مبارک اُتار کر آپ کو مرحمت فرمائی کہ اسکو اوڑھکر سو رہنا۔ اس دولائی کو آپ نے سر پر رکھ لی اور تمام شب اس فکر میں گذری کہ جسطرف فرق مبارک حضرت کا رہا ہو اسطرف کو میرے پیر نہ ہو جائیں۔ اس خیال میں تمام شب دولائی کو سر پر رکھکر کھڑے ہوئے گذری آخر شب کو جب حضرت پیرومرشد بیدار ہوئے اور واسطے ادائے نماز مسجد میں تشریف لارہے تھے تو آپ نے

[1] یہ دوسرے مخدوم جہانیان کڑوی ہیں۔

toobaafoundation.com

دیکھا کہ شاہ جمال الاولیاء کو جس مقام پر دو لائی دیکر چھوڑ گئے تھے اسی مقام پر کھڑے ہیں فرمایا کہ تو کون ہے آپ نے عرض کیا کہ جمال۔ شیخ نے وجہ کھڑے رہنے کی دریافت فرمائی آپ نے سبب عرض کیا اسپر ارشاد ہوا کہ تو اولیاء ہے بعدہ نماز صبح مجمع عام میں جناب قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ سید جمال کردی مخدوم زادہ پیرزادہ آج سے بحکم الہی جمال الاولیاء ہوا۔ بعد حصول خلافت وخرقہ خلافت آپ اپنے وطن کوڑہ جہان آباد کو تشریف لائے آپ کے والد بزرگوار حیات تھے آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اپنے خاندان چشتیہ نظامیہ کی خلافت عطا فرمائی ازان بعد آپ مکن پور تشریف لے گئے اور اس وقت میں صاحب سجادہ شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب رونق افروز مکن پور تھے آپ کو مہمان فرمایا اور اپنے خاندان کی خلافت عطا فرمائی۔ ازان بعد آپ دہلی تشریف لے گئے وہاں پر حضرت شاہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی حیات تھے ان سے ملاقات فرمائی انہوں نے بھی براہ نوازش کریمانہ خلافت خاندان نقشبندی کی عطا فرمائی پھر کوڑہ شریف تشریف لاکر تاحیات خانقاہ شریف سے باہر تشریف نہیں لے گئے۔ ایک مدرسہ علم ظاہری کا جاری فرمایا اور تعلیم فرماتے رہے جب کبھی کسی کو مرید فرماتے تھے تو قادریہ سلسلہ میں فرماتے تھے۔ مگر اپنے عزیزان خاص کو ہمیشہ داخل سلسلہ چشتیہ فرماتے تھے وفات آپ کی ۲۵ رمضان ویا شب عید الفطر سنہ ۱۰۴۴ ہجری ویا سنہ ۱۰۴۳ ہجری میں ہوئی۔ مزار کوڑہ میں ہے ❊

ذکر خیر احسن الواصلین احمد خلق ابراہیم تیخ مروت یوسف طلعت خضر حال مسیح قال کلیم کلام سلیمان مقام نتیجہ تجلیات الازل و الابد قطب الاولیاء حضرت میر سید[1] محمد ترمذی الکالپوی بن سید ابو سعید دانشمند حسینی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ قصبہ سوانہ نواح لاہور کے رہنے والے تھے اور سکونت کالپی بعہد آخر شاہجہان بادشاہ دہلی اختیار کی۔

نقل ہے کہ قبل پیدائش آپ کے حضرت ابو سعید دانشمند سفر دکن کر کے مفقود الخبر ہو گئے آپ نے شفقت مادری میں پرورش پائی اور تربیت تعلیم شیخ محمد یونس محدث کہرا سے پائی۔

[1] از حقیقت العرفان و دیگر کتب۔

toobaafoundation.com

اور نزہت الارواح پڑھا آپ کی لیاقت ہوگئی اور دیگر اطراف میں قصد تحصیل علم کا کیا۔
آپ قصبہ جاجمؤ گئے اور وہاں سے کوڑا جہان آباد آئے اور خدمت میں حضرت شیخ جمال اولیاء
قدس اللہ سرہ کے بیعت اور طریقہ چشتیہ میں بیعت حاصل کی اور ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا
اور آپ نے بخدمت شیخ [illegible] اور جب شیخ مکان کو جاتے تو آپ ہمراہ جاتے
جب شیخ فرماتے کہ واپس جاؤ تو چلے آتے۔ ایک دن اتفاق سے شیخ نے نہ کہا تو آپ دروازہ پر تمام
شب کھڑے رہے اور شیخ بھی آپ سے کمال محبت رکھتے تھے بعد ریاضت و مجاہدہ کے شیخ
نے آپ کو خلافت دی اور سلسلہ قادریہ [illegible] کی بھی اجازت پائی اور آپ باجازت
شیخ کالپی میں تشریف لائے اور [illegible] کی خدمت میں اکبرآباد
گئے۔ اور وہاں [illegible] رہے اور طریقہ نقشبندیہ کی خلافت حاصل کی آپ ابتدا میں اول سے
فریضہ اور نوافل [illegible] اور آخیر میں کثرت شوق اور غلبہ عشق
سے گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ ولادت آپ کی [illegible] ہوئی اور وفات آپ کی [illegible] شعبان
سنہ [illegible] ہجری [illegible] مزار آپ کا [illegible] میں ہے اور خلفا آپ کے بہت ہیں شیخ محمد افضل
الہ آبادی۔ و ملا شیخ محمد۔ و حاجی جنید۔ و شیخ عبدالحکیم موہانوی۔ و شیخ کمال و میر سید احمد۔
فرزند حضرت [illegible] و شیخ عبدالمومن اکبرآبادی۔ و محمد وارث نظام آبادی۔ و شیخ
کمال کڑاکی و [illegible] و ولی محمد و سید مظفر و سید ضیاء اللہ بلگرامی قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد افضل الہ آبادی [illegible] حضرت شیخ عبدالرحمن عباسی

سید پوری [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز ولادت با سعادت آپ کی شب [illegible] ربیع الاول
۱۰۳۸ ہجری کو ہوئی [illegible] کہ حضرت شیخ مولود مسعود کیا اگر بادشاہ
کے یہاں [illegible] کبھی علم کی طرف توجہ
کرتے [illegible] ہوا اگر [illegible] طرف متوجہ ہو قطب کبیر کے کا مرتبہ پائے
آپ نے علم فارسی میں صرف دیباچہ گلستان تو اپنے استاد سے پڑھا باقی خود ملاحظہ فرماتے تھے

جہاں کہیں لغات غیر مسموع ہوتی یا قصوں کا تعلق ہوتا کسی اور سے دریافت کر لیتے علوم ادبیہ عربیہ
کے متعدد مقامات پر مشاہیر علما سے تحصیل و تکمیل کے بعد تکمیل علوم عربیہ شوق تحصیل علوم تصوف
و درویشی موجزن ہوا اور تلاش مرشد ہوئی۔ ادھر حضرت میر صاحب قدس اللہ سرہ کے
صاحبزادہ میر سید احمد کاشفی قدس اللہ سرہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت میر صاحب قدس سرہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سبقوں میں خلل ہوتا ہے اگر حکم ہو تو کوڑا جہان آباد ملا لطیف اللہ
صاحب کوڑوی کی خدمت میں حاضر ہو کر تحصیل علم کروں حضرت میر صاحب نے بعد تامل فرمایا
یہاں انہیں رہا کرو۔ خدا تعالیٰ شیخ محمد افضل کو توفیق دیکر لاتا ہے اور تمہیں پڑھاتا۔ آپ اسوقت جونپور میں
تھے یکبارگی خاطر عاطر میں خیال آیا کہ اب تک ظاہری مصاحبوں میں پڑکر کیا پایا ہے کہ آگے کچھ اور ملیگا
ایک جزو جسکو بانہیں ساتھ پڑھا ہے تجھے کسی طالب علم کو دیکر فرمایا کہ میرا دل اس سے ٹھنڈا ہو گیا
جو چاہو سو پڑھو اور روانہ کالپی شریف ہوئے حضرت میر صاحب قدس سرہ سے سنہ ۱۰۵۲ ہجری
میں بیعت کی۔ تذکرہ سرو آزاد میں لکھا ہے کہ شیخ محمد افضل سر حلقہ خلفائے حضرت میر صاحب
است مہر سپہر ولایت و کوکب دری درج ہدایت بود فضایل صوری و معنوی فراہم داشتہ۔ اور
میر آزاد نے کتاب انیس المحققین میں لکھا ہے کہ در عمر بست و پنج سال کے برہمنون سے فائدہ ازلی و
عنایۃ لم یزلی بخدمت عالیہ حضرت قطب الاولیا میر سید محمد کالپی رسیدہ و باسعادت بیعت و اجازت
مشرف گشتہ و اجازت تکمیل طالبان و خلافت سلاسل خمسہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و مداریہ
و نقشبندیہ مجاز و ماذون مطلق گردیدہ و باشارت حضرت میر در الہ آباد و سجادہ راست گسترد و رفاعت
و عبادت و ارشاد الطالبین و تربیت و تلقین ارباب یقین مشغول نمودہ حق تعالیٰ ایشان را قبول
عظیم داد الی آخرہ۔ حضرت شیخ مختلف فنون و علوم میں صاحب تصانیف کثیرہ ہیں آپ کے
نسل اولاد سے صرف دو صاحبزادیاں تھیں آپ نے اپنے بھتیجے اور داماد حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف
بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی کو خلافت سلاسل خمسہ عنایت فرما کر اپنا قائم مقام و سجادہ نشین کیا۔
اور تمام مریدین و منتسبین حضرت شیخ نے حضرت شاہ خوب اللہ کی خدمت میں رجوع کیا [illegible]

toobaafoundation.com

اب تک خدمت خانقاہ شریف اور شرف سجادہ نشین آپ ہی کی اولاد امجاد کو حاصل ہے اور محل ثانی سے آپکے تین صاحبزادہ تھے۔ ملا کمال الدین محمد و ملا جمال الدین احمد و ملا جلال الدین محمود۔ اور اس زمانہ کے مشاہیر فقرا اور علما اکثر حضرت کی شرف بیعت و شاگردی سے مشرف تھے۔ بادشاہ وقت کے ہاں سے معافی مقرر تھی۔ طلبہ علوم و طالبان راہ خدا وانی بکثرت حضرت شیخ کی بابرکت خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ وفات آپکی ۱۵- ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار الہ آباد میں ہے عمر شریف ۸۸ سال کی ہوئی

شیخ محمد سجاد کبری آبادی نے بروز سوم کان الشیخ قطبا تاریخ لکھی اور دوسرے بزرگ نے۔ شیخ قطب زمانہ و قطب زمن خویش۔ و اعظم اقطاب۔ و افضل قطب محمدی۔ و افضل الناس ثانی۔ ملا کمال الدین محمد صاحبزادہ کلان حضرت شیخ قدس اللہ سرہ نے دائرہ تاریخ وصال حضرت شیخ تیار کیا تھا جسکی نقل مع قاعدہ استخراج ذیل میں درج ہے۔ اس دائرہ سے تواریخ متعدد بہ وجاہ نکلتی ہیں۔

حضرت قطب اکبر سید علی کبیر عرف شاہ محمد میر یحان قدس اللہ سرہ۔ در تذکرہ خاتون الشعرا میفرمایند طریق استخراج تاریخ ازین دائرہ کہ بدست فقیر است بدین نمط می تواند شد کہ ہر خانہ را کہ بخواہند مبدہ قرار دہند و عدد لفظ آن خانہ را جدا بنویسند بعدہ خانہ دیگر طرح کند عدد لفظ خانہ سوم بنویسد۔ چہارم طرح کند و پنجم بنویسد ششم طرح کند ہفتم بنویسد۔ بدین نمط یک یک خانہ را طرح نمودہ اعداد بقیہ خانہ ہارا بنویسند تا تاریخ برآید شود تا یکین و تمامی این دائرہ چہاردہ خانہ اند و خانہ کہ میان آنست در او سنہ وفات نوشتہ شدہ پس اگر یک خانہ را طرح کند و عدد خانہ دیگر بنویسند و خانہ دیگر طرح کند و عدد خانہ دیگر بنویسد درین صورت اعداد الفاظ ہفت خانہ طرح میشود و اعداد الفاظ ہفت خانہ نوشتہ میشود از ہمہ اعداد تاریخ وفات حضرت شیخ محمد افضل قدس سرہ برمی آید فقط باسمہ سبحانہ دائرہ سال وصال

۱۸۳

ہمائے اوج ہدی ہادی دین شاہ محمد افضل الہ آبادی است الہدی محل ابد ۱۱۲۴ھ ہجری
۱۱ ۱۹۷ ۴۰ ۳۰۶۴ ۹۱۱ ۳۶ ۸۱ ۱۲۱ ۳۶ ۸۴ ۸

دائرہ بر صفحہ ۸۳

toobaafoundation.com

ذکر حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف بحضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ۔

ولادت باسعادت آپ کی شنبہ بعد نماز جمعہ ہوئی شیخ محمد امین والد ماجد حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی نے خوب باد این پسر سنجیدہ اور کئی بزرگ عزیز نے شیخ الاسلام باد تاریخ لکھی ہے۔ بارہ برس کے سن میں شیخ محمد امین مرحوم والد حضرت موصوف کا سایہ عاطفت حضرت سراقدس سے دور ہوا یتیمی کے وقت سے اپنے حقیقی چچا حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی کے سایہ فیض میں تربیت پانے لگے۔ کافیہ سے لیکر تمام علوم رسمیہ کی تحصیل حضرت شیخ محمد افضل کی حضور میں کی۔ ساتویں جمادی الآخر ۱۰۹۳ہجری کو حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی اور تیس برس تک سایہ ہما پایہ حضرت شیخ میں تحصیل کمالات ظاہری و باطنی سے بہرہ مند ہوتے رہے تذکرہ سرو آزاد میں ہے کہ شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی بجر مواج علوم شریعت و طریقت بود جواہر سیراب در دامن در یوزہ گران کوچہ طلب میریخت در سن دوازدہ سالگی نہال استعدادش بہ تربیت عم بزرگوار نشو و نما یافت و از مبحث حال کافیہ این حاجت حالش برگردید و تا قنا ہی تحصیل از خدمت شیخ محمد افضل استفادہ نمود و مدتہا مدارج سلوک در نوردید و بشرف کمال و تکمیل عروج فرمود و بخلافت و دامادی حضرت شیخ اختصاص یافت و بعد از انتقال شیخ باستحقاق نائب جناب گشت و قبول عظیم یافت و خوارق عادات بسیار سرزد و کتب و رسایل کثیرہ تصنیف کردہ و کشف مشکلات علوم ظاہری و باطنی شان بلند داشت مکتوبات ایشان در چہار مجلد بر ہا نست جلی بر علوم فطرت، و کمال تبحر حضرت شاہ خوب اللہ

toobaafoundation.com

الہ آبادی کی تصنیفات چالیس سے زیادہ۔ خلاصۃ الاعمال و مناقب غوثیہ و چہل حدیث ۔ و قناب الاعلام و کلمات متفرقہ فی مقاصد المختلفہ و کلام المفید فی ما یتعلق بالشیخ والمریدہ و قول الصحیح فی حدیث صلوٰۃ التسبیح و تفاعۃ مزجاۃ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ خلفاء و مریدین حضرت کے بہت بڑے بڑے مشاہیر علماء و فقراء تھے جیسے حافظ زمان الصمد بنارسی و حاجی محمد شفیع و خواجہ عبد العزیز بسمل مرید حضرت شیخ محمد افضل و خلیفہ تربیت دادہ حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی و مولانا محمد عارف و مولانا محمد زاہد اکبرآبادی و حاجی محمد یسین محدث جونپوری اور ہر سہ صاحبزادگان والا شان علامہ شیخ محمد طاہر و حاجی محمد فاخر محدث اور شیخ محمد ناصر خلفاء پیر و حضرت شاہ خوب اللہ تھے آپ نے چونسٹھ برس کے سن میں داعی اجل کو لبیک کہا اور شب یازدہم جمادی الاول سنہ ۱۱۴۴ ہجری میں عالم فانی سے رحلت فرمائی مرشد شیخ محمد افضل الہ آبادی کے مزار پرانوار کے برابر مدفون ہوئے ۔ مولانا شیخ کمال الدین محمد ابن افضل الاقطاب حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی نے کاکا شیخ قطبیا تاریخ وفات حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی کی پائی کیسی اور بزرگ نے وا سے غم ہا سے الم تاریخ لکھی ۔ اور مولوی محمد ناصح عمادی پھلواری خلیفہ حضرت موصوف نے الجنۃ المتقین اور میر آزاد بلگرامی نے لقد رضی تاریخ لکھی ۔

ذکر حضرت حاجی شاہ محمد فاخر زائر متخلص محدث اسعدی الہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز ولادت باسعادت آپ کی شب شانزدہم شعبان المعظم سنہ ۱۱۲۰ ہجری کو ہوئی حضرت شیخ محمد یحیےٰ المعروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہ والد بزرگوار حضرت حاجی صاحب یوں فرماتے ہیں ۔

زین بود فروغ نور جاوید طلب
زان رو کہ چو خورشید شود نور افشان

شادانی کشت تہامی امید طلب
تاریخ ولادتش زخورشید طلب
۱۱۲۰ ہجری

دیگر

حق تعالیٰ مرا پسر بخشید
بیکسیختت ازل شدش تاریخ
۱۱۲۰ ہجری

از عنایت بے نہایت خویش
قادر و عمرش خدا اتھا بیدریش

دیگر

لقد من ربی علی عبدہ ۔۔۔ بابن تقی نقی بینہ
۱۱۲۰
علی رضی بتاریخہ ۔۔۔ سمعت من الغیب لاریب فیہ

آپ حضرت شیخ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ الہ آبادی کے نواسے اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی کے دوسرے صاحبزادے ولی مادر زاد تھے احوال ولادت حاجی صاحب میں خود حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی محمد فاخر صاحب میں وقت ولادت کے حس و حرکت نہ تھی یہانتک کہ نار کاٹنے کا بھی قصد نہ تھا حضرت شیخ قدس اللہ سرہ اسوقت تشریف لائے اور بعض کلمات ارشاد فرمائے جسکے ساتھ ہی آثار حیات حضرت حاجی صاحب میں ظاہر ہوئے اور نار کٹائی کی رسم عمل میں لائی گئی حضرت موصوف بعد ولادت کئی روز تک جس کسی کو دیکھتے تھے ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے تھے ایک روز حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ بائیس مرتبہ سلام کیا اگر کبھی ہاتھ کسی چادر وغیرہ میں لپٹا ہوتا اور کوئی واجب الاحترام نزدیک آجاتا تو ہاتھ نکالکر سلام کرتے۔ آپ کی والدہ ماجدہ صبیہ خرد حضرت شیخ قدس سرہ یعنی حضرت حاجی صاحب کے اس خلاف عادت فعل سے خوف زدہ ہوئیں حضرت شیخ قدس سرہ تشریف لائے اور فرمایا مانند طفلان باشند۔ پھر حاجی صاحب نے نہ ہاتھ اٹھایا اور نہ سلام کیا حضرت حاجی صاحب نے تمام علوم رسمیہ سے اپنے برادر بزرگ علامۃ العصر شیخ محمد طاہر مرحوم کی خدمت میں بائیس کے سن شریف میں فراغت حاصل کی۔ علامہ موصوف نے عین عنفوان شباب میں اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ کے سامنے رحلت کی لہذا حاجی صاحب علاوہ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہونے کے علامہ موصوف مرحوم مسند درس پر متمکن ہوئے تمام طلبہ و تلامذہ علامہ مغفور نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں رجوع کیا۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی مرحوم تذکرہ سرآزاد میں تحریر فرماتے ہیں زائر تخلص شیخ محمد فاخر خلف الصدق شیخ محمد یحیی و دخترزادہ شیخ محمد افضل صاحب الہ آبادست و نخست

toobaafoundation.com

احوال این دو نیر برج کمال بر ساخت قرطاس پرتو می انداز دو ساخت کتاب را بلوامع انوار برکات معمور مے سازد۔ یہاں سے حضرت شیخ اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہٗ کے احوال تحریر فرماکر آگے یوں تحریر فرماتے ہیں۔ شیخ محمد فاخر بمصداق مغز زمانہٗ ثالث زیب سجادہ ابوین و فرع آسمان سائے اصلین خلیلین صاحب صفات رضیہ و مناقبت سنیہ اساس محکم مدارج علیا قیاس منتہج ولایت کبرے میزان عدل نقلیات برہان نقد عقلیات۔ تشرع بدرجہ کمال دانست الیٰ آخرہٖ۔ حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ بسیاری از کبرائے دین را مشاہدہ نمودہ ام بعد از یازدہ صد سال یک شخص کہ عبادت از شیخ محمد فاخر باشد۔ موافق کتاب و سنت یافتم۔

دوسرے مقام پر۔ کہ بسیاری از ارباب کمال را بر خوردم آنقدر کہ نزد شیخ محمد فاخر ارزان شدم ہیچ جا اتفاق نیفتاد۔ حضرت حاجی صاحب نے دوبار زیارت حرمین شریفین اور تحصیل سند حدیث کے لئے سفر حجاز فرمایا ایک بار پندرہ ماہ مقیم رہے اور دوسری بار ڈھائی برس سے زیادہ تیسری بار بقصد سفر حجاز و بخیال سکونت عرب تشریف لئے جاتے تھے کہ برہان پور بہنا واصل بحق ہوئے حضرت شیخ محمد حیات سندی مدنی سے سند حدیث حاصل کی۔ میر آزاد مرحوم اور حضرت حاجی صاحب میں علاوہ اور خصوصیت کے خواجہ ناشی کی بھی ایک خصوصیت خاصہ تھی جسکو انہوں نے فخریہ کئی مقامون پر ذکر فرمایا ہے اس زمانہ کے علما و فضلا و متقدمین و فقرا و کملا آپکے خلفار و تلامذہ میں ہونیکا فخریہ بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب تصانیف کثیرہ مثل درۃ الحقیق فی نصرۃ الصدیق در عربی و رسالہ تحابتیہ در عقائد اہل حدیث و رسالہ فضیلت صفت اول صلوٰۃ و رسالہ در جواب فاضل حجی اگر در مقدمات مختلفہ سنی و شیعہ۔ و شرح حدیث ام ورع و مثنوی معراج القبول وغیرہ وغیرہ ہیں۔ حضرت حاجی صاحب اپنے آپ نظیر تھے قاضی محمد مستعد خان نے آپ سے استفادہ کیا اور تلمذ حاصل کیا۔ اور قاضی مبارک نے سند حدیث لی۔ اور مولانا محمد ناصح غازی پوری اور مولوی ابو اسحاق ساکن بوہرہ ہیں مضافات غازی پور

وغیرہ وغیرہ آپ کے شاگرد تھے۔ خلافت سلسلہ طریقت میں آپ کے صاحبزادہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین، قطب المنور عین حضرت حاجی شاہ غلام قطب الدین محدث ہند، ثم المکی مدفون جنت المعلی بسمت راس حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالے عنہا - اور حضرت مولانا بدر الدین ہانسوی وغیرہ وغیرہ حضرات تھے۔ ملک متوسط برہان پور میں حضرت شیخ عبد اللطیف قدس سرہ۔ استاد سلطان عالمگیر بادشاہ انار اللہ مضجعہ کے مزار کے برابر حسب وصیت خود مدفون ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات زوال خورشید ہے ۱۱۶۴ وفات آپکی بعمر ۸۴ سال شب یکشنبہ ۱۱۔ ذی الحجہ ۱۱۶۴ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شاہ بدر الدین اوحدین مولوی فخر الدین الٰہی ثم الرانکی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ محمد فاخر الہ آبادی کے ہیں مگر صاحب قانون سلوک و قانون توحید یوں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ اصل میں بیعت حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ کے تھے اور آپ نے اجازت زبانی ہی شاہ صاحب موصوف سے پائی تھی لیکن اجازت تحریری آپ کو شاہ محمد فاخر الہ آبادی نے عطا فرمائی اس لئے آپ شجرات میں ان کا نام لکھتے تھے اور علاوہ انکے اور بہت بزرگوں سے آپ کو خلافت عطا ہوئی جیسے حضرت میران سید فتح محمد گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کہ بارشاد حضرت سرور کائنات آپ کی تربیت و تعلیم باطنی کے لئے خود تشریف لائے کہ آپ فرخ نگر کی مسجد میں عربی پڑھاتے تھے ایک دن آپ کو حضوری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور سید صاحب موصوف کی صورت مبارک دکھائی گئی اور فرمایا کہ جب یہ خرقہ تمکو پہنادیں تو پہن لینا اور سید صاحب کو ارشاد ہوا کہ ان کو خرقہ پہناؤ۔ آپ یہ دیکھکر ہمیشہ منتظر تشریف آوری سید صاحب رہتے تھے بلکہ اپنے شاگردوں کو دروازوں پر تعینات کر دیا کہ اس شکل کا کوئی شخص آوے تو میرے پاس لے آنا ایک دن اچانک حضرت سید صاحب مسجد میں تشریف لے آئے اور شاگردوں کو خبر بھی نہ ہوئی سید صاحب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا اور اس معانقہ سے آپکے دل کو ایسا کھینچا کہ آپ نے عشق الٰہی سے سرشار

toobaafoundation.com

دست ہو گئے جسقدر علم ظاہری تھا سب دل سے محو ہو گیا ایک مدت تک آپ اسی حالمیں رہے۔ سید صاحب نے آپکو نام حق تعلیم فرمایا اور بعد اسکے خرقہ عطا فرمایا اور مجاز کیا آپ کامل وقت ہو گئے۔ تب دیگر مرشدان کاملین نے بھی آپ کو خطاب اور اجازتیں عطا فرمائیں۔ حضرت شاہ نور اللہ قادری تبریزی نے طریقہ قادریہ و قمیصیہ کی اور خطاب اوحد عطا فرمایا اور شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق گنگوہی قدس اللہ سرہ نے چشتیہ صابریہ کی اور اسی طرح تمام سلسلوں کی۔ وفات آپ کی ۲۶ شوال ۱۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا خاص ضلع رہتک میں ہے عمر شریف آپ کی ۹۰ سال کی ہوئی۔

ذکر حضرت قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین قطب زمان محبوب یزدان واقف اسرار یزدانی شاہ غلام جیلانی رہتکی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ بدر الدین چشتی القادری المعروف بہ اوحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے سلسلہ نسب آپ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ تک پہونچتا ہے آپ کا نام لڑکپن میں قطب الدین تھا آپ بڑے حسین و مہجبین مقبول شاہ محی الدین تھے کہ آپ اتفاقاً مرض چیچک میں بیمار ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے پاس اوداس بیٹھی تھیں اور رو رہی تھیں کہ روتے روتے سو گئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ ایک پیر نورانی جن کی شکل یعنی پیشانی آفتاب کی طرح چمکتی ہے۔ ہاتھ میں عصا ہے آپکے سرہانے کھڑے ہیں اور آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو دل میں رنجیدہ نہ ہو یہ جلد اچھا ہو جائے گا۔ اب اسکا نام تو غلام جیلانی رکھیو کہ ہمارا بڑا پیارا ہے۔ آپ کی والدہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ کا نام مبارک کیا ہے فرمایا کہ ہمارا نام عبد القادر ہے یہ سنکر والدہ ماجدہ آپ کی بہت خوش ہوئیں اور پھر آنکھ کھل گئی تو آپ کو بہت ہوشیار پایا اور جلد آپ کو صحت ہو گئی جب یہ خبر آپکے والد ماجد نے سنی وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ مگر آپ خورد سال ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا آپ اپنے ماموں جان کے پاس پورب کو چلے گئے آپ کے ماموں جان وہاں امیر تھے آپ کو بہت

toobaafoundation.com

خاطر سے اپنے پاس رکھا اور آپ کو علم ظاہری پڑھایا چونکہ آپ کی تدبیر صائب دیکھی آپ کو پھر اپنا نائب کرلیا اور جاگیر اور تمام فوج اور اپنے گھر کا تمام کام آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ فوج میں رہتے اور روز و شب عبادت میں مشغول رہتے اور جو کچھ آپ نے اپنے والد ماجد سے ذکر و شغل کی تعلیم پائی تھی اسکو کرتے رہتے اور فوج والے آپ کو قطب الوقت جانتے تھے جب آپکے ماموں جان نے وفات پائی تو آپ چار پلٹن کے سردار ہو گئے۔ لیکن جب ذکر و شغل کی کثرت ہوئی اور سرکار سے خلعت ملنے لگی آپ نے نوکری کو استعفا دیدیا اور گھر پر آئے اور خرقہ فقر پایا۔ کہتے ہیں جب آپنے خرقہ فقر پایا تو آپ کی بھوک ڈیڑھ سیر کہا نیکی تھی آپ کے والد ماجد نے پوچھا کہ تیری کیا غذا ہے جو کچھ حال تھا آپ نے عرض کیا۔ فرمایا کہ بس اسی پہ فقیر ہوتا ہی اس فرمانے کی آپ کے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ مجاہدہ نفس پر آپ نے کمر ہمت باندھی اور رفتہ رفتہ غذا کو ایسا کم کیا کہ گیارہ تولہ رہ گئی۔ پھر اسے بھی چھوڑ دیا اور بارہ برس تک اناج نہ کھایا۔ بہت بھوک لگتی تو نیا سیتی کچھ توڑ کر کھاتے دن کو روزہ رکھتے اور رات کو بیدار رہتے اور ذکر و شغل میں گذارتے اسی طرح سلوک کو تمام کیا اور تزکیہ نفس و تصفیہ قلب سے مشرف ہو کر بدر کامل و ماہ تمام ہو گئے اور خلیفہ و ماذون و مجاز اپنے والد بزرگوار قدس سرہ کے ہوئے۔ اور حضرت نے اجازت نامہ لکھکر تمام سلسلوں کا آپ کو عطا فرمایا اسکے بعد آپ کو حضرت شاہ محمد ناصر صاحب بن شاہ خوب اللہ الہ آبادی و شاہ محمد واضح صاحب بن قدوۃ العارفین سید محمد صابر بریلوی خلیفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت حاجی شاہ محمد وارث صاحب الہ آبادی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم نے اجازت نامجات عطا فرمائے۔ بعد سرفرازی خلعت خلافت و وصال حضرت آپ مسند ارشاد و ہدایت خلق پہ رونق بخش ہوئے اور مخلوق خدا کو فیض یاب کیا پھر آپ حرمین الشریفین کو تشریف لے گئے۔ اور حج اور زیارات سے مشرف ہو کر واپس تشریف لائے۔ دوسری بار آپ بغداد شریف و نجف اشرف و کربلا معلی وغیرہ کی زیارت کو روانہ ہوئے اور سب زیارات سے مشرف ہو کر مرتبہ

toobaafoundation.com

اسلے ولایت وقطبیت کا پایا آپ سے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر ہوئیں آپ کو اشراف باطن اسقدر تھا کہ جہاں کسی کے دل میں خطرہ آیا آپ کو اسکا اشراف ہوا آپ ایسے بارعب تھے کہ کسی کی مجال آپ کے سامنے گفتگو کی نہ تھی باوجود اسکے پہر آپ بڑے خلیق اور خلق پر بڑے شفیق تھے اخیر عمر میں آپ کے پاؤں رہ گئے تھے آپ ایک جگہ ہی تشریف رکھتے تھے اور یاد خدا میں مشغول تھے۔ نقل ہے کہ ایک شخص منکر طاقت روح نے آپ سے روح کی طاقت کے باب میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہے کہ میرا جسم کیسا ضعیف اور کمزور ہے مگر الحمد للہ روح میں کچھ طاقت ہے کیا تو طاقت روحی دیکھنا چاہتا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے لا الٰہ کہکر الا اللہ کی ایسے زور سے ضرب ماری کہ وہ چاروں شانے چت جا پڑا۔ اور بیہوش ہو گیا اور اس بیہوش کو اٹھا کر اسکے گھر لے گئے۔ ایسی حکایتیں بہت ہیں۔ آپ کی تصانیف سے جو کتابیں اور رسالہ ہیں اُن میں کتاب ہائے ذیل مشہور ہیں۔ لطایف سلوک و شرح فارسی چہو بابیان۔ و اسناد الاشجار و رسالہ طریق الہدیٰ و رسالہ اعمال لا امراض و رسالہ اثبات وحدت الوجود و رسالہ واجب ممکن و تفسیر سورہ والعصر بطریق اہل تصوف و تفسیر ویل لکل بطریق اہل تصوف و تفسیر انا اعطینا بطریق اہل تصوف و تفسیر سورہ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس۔ و رسالہ زبدۃ السالکین۔ وفات آپ کی بعمر ۷۲ سال شب جمعہ ۱۷ شوال ۱۲۳۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک آپ کا رہتک میں ہے

قطعہ تاریخ

قطب دوران محب ربانی	کرد رحلت زعالم فانی
نیم شب جمعہ ہفت دہم شوال	منتقل روح شد بآسانی
پئے سال وصال ہاتف گفت	آگہ دل غلام جیلانی ۱۲۳۵ھ

مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مولوی کریم الدین وفات ۱۴۔ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ ہجری و حاجی شاہ شجاع الدین وفات ۲۳۔ رمضان ۱۲۴۹ھ ہجری و شاہ غیاث الدین بن شاہ احمد الدین وفات ۱۹۔ شعبان ۱۲۵۲ھ ہجری و مولوی امام الدین ابن شاہ احمد الدین وفات ۱۲۔ شعبان ۱۲۶۱ھ

toobaafoundation.com

وقاضی کمال الدین بن قاضی ضیاء الدین و شیخ نیسر الدین بن شیخ العرفا۔ و شاہ نصیر الدین وفات ۱۴۔ ربیع الثانی ۱۲۸۰ ہجری و حافظ شمس الدین بن شیخ عظیم الدین و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل جھبی و مولانا مولوی رمضان صاحب شہید۔ آپ پہلے مرید شاہ محمد عظیم پانی پتی کے تھے وفات ۲۷۔ جمادی الاول ۱۲۴۰ ہجری و مولوی کاظم علی دہلوی و حاجی قاسم دہلوی و شاہ ضیاء الدین بن شاہ غیاث الدین وفات ۴۔ ربیع الثانی ۱۲۸ ہجری و شاہ احمد الدین بن شاہ بدر الدین۔ وفات ۱۰۔ صفر ۱۲۳۴ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت قطب الزمان وحید دوران مولانا مولوی شاہ اسمٰعیل صاحب بن شیخ عبد الحکیم صدیقی جھبی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام جیلانی رنگی قدس سرہ کے ہیں اور برادر حقیقی مولانا شاہ رمضان صاحب شہید جھبی کے ہیں۔ آپ بہت بڑے واقف اسرار طریقت و کاشف دقائق حقیقت و صاحب درد و ذوق شوق و خوارق عادات گذرے ہیں۔ آپ کی کرامتیں بہت مشہور ہیں اور بحروف اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش۔ وفات آپکی ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۴۷ ہجری میں ہوئی مزار مبارک قصبہ جھبی میں ہے

ذکر حضرت غوث الصمد فرد الاحد میاں شاہ راج خاں صاحب خلیفہ اعظم حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب جھبی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے اولیائے اکابرین وصد ضیائے کاملین سے گذرے ہیں آپ نے علاوہ مولانا ممدوح کے دیگر بزرگان سے بھی استفادہ کیا۔ جیسے داتا گلاب شاہ صاحب مجذوب وغیرہ۔ آپ کی نسبت بہت بڑی ہوئی تھی کہ ایسے اولیاء اللہ میں کم دیکھی گئی۔ آپ نے ابتدائی زمانہ میں بہت بڑے مجاہدات کئے اور قوی مجاہدہ آپ کا یہ مشہور ہے کہ آپ نے چالیس برس جمعہ کی نماز بلا ناغہ دہلی میں پڑھی اور شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ اسحاق صاحب کے وعظ میں شریک ہو کر اسی روز اپنے مکان موضع سوندہ پرگنہ تاوڑو ضلع گوڑگانوان واپس تشریف لے جاتے آپ کی کرامتیں و فیض باطنی و مجاہدات مشہور ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش جو سما سکے ادنی کرامت آپ کی یہ تھی کہ باوجود

toobaafoundation.com

اُمّی ہونے کے کسی قسم کے مسائل میں کہیں رکاوٹ اور عجز نہ تھا دلایل عقلی ونقلی معہ آیات واحادیث کے بیان فرمایا کرتے تھے بات بات پر حدیث وقرآن کا ثبوت دیتے کہ عالم بھی سکر دنگ ہوجاتے تھے اور تمام ملک میوات آپ کا مطیع ومنقاد تھا۔ فیض آپ کا وہ تھا کہ قریب بجاس ہزار آدمیوں کے آپ سے مستفیض ہوئے خصوصًا پانچ خلیفہ تو آپ کے بہت مشہور ومعروف ہیں۔ اول خلیفہ غازی الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کہ ریاست بھرت پور دھولپور وقرب وجوار مثل ریاست قرولی واکبرآباد وغیرہ میں ہزارہا اشخاص مستفیض ہوئے لیکن عمر زیادہ نہ ہوئی پیرومرشد کے سامنے ہی واصل بحق ہوئے دوسرے خلیفہ چھوٹے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کہ جن سے ضلع مرادآباد وضلع میرٹھ وغیرہ میں ہزارہا انسان انسان ہوگئے اور بقوت جذبی وکمالی عقدثانی امروہہ وبارہ بستی افغانان میں جاری کردیا۔ تیسرے خلیفہ حضرت محمد عابد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کہ جو آج مثل آفتاب ہندوستان میں مشہور تھے۔ چوتھے مولانا مولوی عبداللہ شاہ صاحب فرزند جواب جانشین ہیں۔ پانچویں میاں حیدر شاہ صاحب فرزند حضرت وفات آپ کی قبل از صبح صادق روز پنجشنبہ ۸۔ رمضان المبارک ۱۳۰۰ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی قریب سو برس کے ہوئی۔ مزار شریف موضع سوندہ میں ہے

قطعہ تاریخ

پنجشنبہ ہشتم از ماہ صیام	یک بیک واشد چو باب معرفت
بہر تاریخ وفاتش ہمدم گفت	ہائے ہائے آفتاب معرفت ۱۳۰۰

دیگر

ہاتف سبز پوش کرد رقم	شاہ عرفان چہ شد فنا فی اللہ

toobaafoundation.com

دیگر سلسلہ قادریہ عابدیہ

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر حضرت سید محمد قادری خلیفہ حضرت شاہ بہاوالدین قادری۔ قدس اللہ سرہ وفات ۲ رجب مزار گجرات	سنہ ۸۲۵ ہجری
ذکر حضرت شاہ جلال قادری خلیفہ سید محمد قادری قدس اللہ سرہ وفات ۷ شعبان ۔ مزار دیوبند۔	سنہ ۸۸۹ ہجری
ذکر حضرت سید فرید بھکری خلیفہ حضرت شیخ جلال قادری قدس اللہ سرہ وفات ۱۶ ۔ رمضان المبارک مزار شہر بھکر۔	سنہ ۸۹۵ ہجری
ذکر حضرت شاہ ابراہیم ملتانی خلیفہ شیخ فرید بھکری قدس اللہ سرہ وفات ۱۲ ۔ رجب مزار ملتان	سنہ ۹۰۰ ہجری
ذکر حضرت شاہ ابراہیم بھکری خلیفہ شیخ ابراہیم ملتانی قدس اللہ سرہ وفات ۲۳ ۔ ذی الحجہ مزار شہر بھکر۔	سنہ ۹۱۱ ہجری
ذکر حضرت شیخ امان اللہ خلیفہ شاہ ابراہیم بھکری قدس اللہ سرہ ۔ وفات ۲ محرم الحرام مزار دہلی۔	سنہ ۹۱۹ ہجری
ذکر حضرت شاہ حسین خدانما خلیفہ حضرت شیخ امان اللہ قدس اللہ سرہ وفات ۷ محرم و یا ۷ صفر مزار ملتان	سنہ ۹۲۹ ہجری
ذکر حضرت ہدایت اللہ خلیفہ حضرت شاہ حسین خدانما قدس اللہ سرہ وفات ۶ جمادی الآخر مزار شہر کہاچ	سنہ ۱۰۶۵ ہجری
ذکر حضرت سید عبدالصمد شاہ خلیفہ حضرت شاہ ہدایت اللہ قدس اللہ سرہ ۔ وفات ۵ جمادی الاول مزار شہر احمدآباد ملک گجرات ۔	سنہ ۱۱۰۹ ہجری

ذکر حضرت سید عبدالرزاق بانسوی خلیفہ حضرت سید عبدالصمد قدس اللہ سرہٗ ۔ آپکی

toobaafoundation.com

کرامتیں بہت مشہور و معروف ہیں آپ بہت بڑے شیخ زمان و قطب الوقت گذرے ہیں نقل ہے کہ آپ کعبہ میں جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے عرض کیا کہ آپ کے ہمراہ غلام بھی حاضر کعبہ شریف ہونا چاہتا ہے آپ نے فرمایا یاحی یاقی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آ۔ وہ آپکے ہمراہ روانہ ہوا۔ سمندر پر جاکر اسکو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہیے اس لئے یاحی یاقیوم پڑھا وہ ڈوبنے لگا۔ پھر بموجب ارشاد اُسی طرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ چلا اور سلامت پہونچ گیا۔ وہاں آپ سے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا تو نے زبان صاف کی اور ہم نے من کو صاف کیا۔ غرض بہت سے قصہ آپ کے مشہور ہیں جیسے کہ گھر سے چھینکے کا نکل جانا وغیرہ وفات آپ کی ۵۔ شوال سنہ ۱۱۳۴ ہجری میں ہوئی مزار بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی میں ہے۔

سنہ وفات	مختصر کیفیت
سنہ ۱۱۵۰ ہجری	ذکر حضرت معصوم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ حضرت عبد الرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ۔ وفات ۱۶ رجب مزار بانسہ شریف۔ شاہ ہدایت اللہ قادری تک یکے بعد دیگرے جانشین ہوتے ہوئے چلے گئے۔
سنہ ۱۱۶۶ ہجری	ذکر حضرت کریم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ حضرت معصوم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ وفات ۱۲۔ رمضان شریف۔
سنہ ۱۱۸۰ ہجری	ذکر حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ۔ خلیفہ کریم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ۔ وفات ۴۔ جمادی الاول
سنہ ۱۱۹۵ ہجری	ذکر حضرت نور اللہ قادری۔ خلیفہ حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ۔ وفات ۵۔ شعبان المعظم
سنہ ۱۲۲۳ ہجری	ذکر حضرت شمیم اللہ قادری خلیفہ حضرت نور اللہ قادری قدس اللہ سرہ وفات ۱۶۔ ذی الحجہ۔
سنہ ۱۲۶۰ ہجری	ذکر حضرت ہدایت اللہ قادری خلیفہ حضرت شمیم اللہ قادری قدس اللہ سرہ وفات ۲۵ جمادی الثانی

toobaafoundation.com

ذکر حضرت شاہ سید محمد امام صاحب ابدال قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ ہدایت اللہ قادری کے اور رہنے والے شہر مدراس کے تھے آپ بہت بڑے شیخ الوقت ابدال اللہ میں سے ہوئے ہیں آپ بعد حصول خلافت و انتقال اہلیہ و شادی دختر خود اجمیر شریف تشریف لائے اور سپاہیانہ لباس پہنکر آپ کو پوشیدہ کیا اور بفاصلہ تین کوس اجمیر شریف کے ایک چھپر ڈالکر رہنے لگے ایک مدت تک یہی روش آپ کی رہی مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی فرماتے تھے کہ میں نے شاہ صاحب کو سپاہیانہ لباس مشعرہ شعرا اجمیر میں بہت مرتبہ دیکھا آپ کو اشعار گوئی کا کمال درجہ ملکا تھا۔ اور آپ کو اس درجہ پوشیدہ کر رکھا تھا کہ کوئی بزرگ یا درویش نہ سمجھ سکتا تھا۔ مگر آفتاب پوشیدہ کرنے سے کب پوشیدہ ہوسکتا ہے آخر کار آپ کے وہاں پر بھی شہرت ہوگئی اسوقت آپ دہلی چلے آئے اور بہت روز تک وہاں رہے اور پھر آپ ضلع گوڑگانوہ میں چلے گئے وہاں جاکر شیخ احمد حسین دیوبندی تحصیلدار کے یہاں پڑھانے پر نوکری کرلی۔ وہاں بھی جب آپ کی کرامتیں مشہور ہوئیں تو آپ بمبئی کو چلے گئے وہاں پر ایک عرصہ تک مقیم رہے اسی زمانہ کا حال مجھ سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب شاہ صاحب بمبئی میں مقیم تھے میں برائے حج بمبئی گیا اور کچھ روز بمبئی ٹھیرا اور ہمیشہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا کہ انہیں دنوں میں میرے پاس دو خط ایک گوڑگانوہ سے دو مولوی کا پہونچا اور اس میں لکھا تھا کہ شاہ محمد امام صاحب یہاں پر تشریف لائے تھے اور اپنے ملاقات کبھی بھی کر لیتے مگر روز کچھ پتہ نہ لگا کہ شاہ صاحب کس طرف کو چلے گئے اور ہر دو خط میں ایک ہی تاریخ تھی اور وقت کا فرق تھا میں ان خطوط کو دیکھکر حیران ہوا کہ شاہ صاحب تو بمبئی میں ہی موجود تھے یہ خطوط میں کیا لکھا ہے اسی فکر میں تھا کہ آپ کا مرتبہ میرے اوپر کھل گیا کہ آپ ابدال اللہ میں سے ہیں الغرض آپ بمبئی سے مکہ معظمہ گئے اور وہاں کچھ روز قیام کرکے مدینہ منورہ چلے گئے اور تا حیات اسی جگہ رہے اور خلیفہ اپنا حضرت حاجی محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ کو کیا۔ وفات آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول ۱۲۸۶ ہجری میں ہوئی مزار پر انوار آپ کا مدینہ منورہ

toobaafoundation.com

جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ بدیع الدین مدار قدس اللہ سرہ العزیز - آپ کبرائے مشائخ و اعاظم اولیائے و مشاہیر ہندوستان کے ہیں۔ آپ غرائب احوال و عجائب اطوار و کرامات بلند و مقامات ارجمند رکھتے کہ جو تحریر میں نہیں آسکتے۔ کتب صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ بارہ برس تک مقام صمدیت میں رہے کھانا پینا بالکل ترک رہا اور کپڑا جو ایک مرتبہ پہن لیتے تھے تو وہ جیسا ہو کر اترتا تھا اور اکثر آپ منہ پر نقاب ڈالے رکھتے تھے جب کسی کی آپکے جمال باکمال پر نظر پڑجاتی تھی تو بے اختیار سجدہ کرتا اور نسبت ارادت آپ کی پانچ چھ واسطے سے ہے مگر در اصل نسبت آپ کی اویسی ہے چنانچہ واسطے نسب شجرہ کا حضرت سید اجمل صاحب کے یوں لیا گیا ہے۔ آپ مرید طیفور شامی کے اور وہ مرید عین الدین شامی کے وہ مرید یمین الدین شامی کے اور وہ مرید حضرت عبد اللہ علمبردار کے اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تھے آپ جب ہندوستان تشریف لائے تو اول زیارت حضرت خواجہ بزرگ اجمیر گئے اور چند روز رہے اور بعد حصول استفادہ و اجازت مقام کالپی تشریف لے گئے اور آپ اہل قریش اولاد حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہیں وفات آپ کی بروز جمعہ ۱۶ - جمادی الاول سنہ ۸۱۶ھ و یا سنہ ۸۴۰ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی ایک قول سے تین سو برس کی ہوئی اور بعض کے نزدیک دو سو پچاس سال کی ہوئی اور بعض کے نزدیک ایک سو چوبیس برس کی ہوئی مزار آپ کا مکن پور میں ہے اور حضرت شاہ کمال اسرار بدیعیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مکن پور تشریف لائے اور ایک مکان عبادت کے واسطے تیار کرایا کہ جو اب روضہ مشہور ہے پھر آپ ملک بنگالہ میں گئے اور ہزاروں آدمی برکت انفاس آپکے سے مشرف با اسلام ہوئے اور پھر کوہستان نیپال بدری ناتھ میں بڑے بڑے فقرا اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ بیعت میں آئے وہاں سے کاٹھیا واڑ و گرنار پہاڑ پر تشریف لیگئے وہاں بھی بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور بیعت میں آئے مثل رتن جوگی کے کہ جو بنام اسمٰعیل جوگی مشہور ہے اور مزار آپ کا ملک عرب میں ہے اور آپکے خلیفہ یہ ہیں جمن جتی مزار کوٹ کانگڑہ و شیخ راجی دہلوی مزار دہلی و قاضی محمد محمود

مزار لکھنؤ و قاضی شہاب الدین مزار قریب لکھنؤ و قاضی مطہر مزار قریب کالپی موضع ماور ضلع کانپور
و سید خاصہ - و شیخ اعلی مزار کوڑا جہان آباد - و شیخ محمد جھنڈہ مزار بدایون - و سید محمد باتن قاضی
عبد الملک بعرف سید اجمل مزار بہرائچ قدس اللہ اسرارہم - بیان چہار پیر ہفت گروہ چودہ
خانوادہ واضح ہو اہل فقر میں یہ بات مشہور ہے کہ سلسلہ چار پیر اور ہفت گروہ اور چودہ خانوادے
ہیں - احقر مختصر حال ان کا بھی تحریر کرتا ہے - اول پیر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ - دوسرے
پیر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ - تیسرے پیر حضرت خواجہ کمیل ابن زیاد رضی اللہ عنہ چوتھے پیر
حضرت خواجہ حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ - اور بعض کے نزدیک اول حضرت خواجہ حسن بصری
دوسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد - تیسرے حضرت عبد اللہ مکی علم بردار - چوتھے پیر عبد اللہ
بحری ہیں اور ہفت گروہ یہ ہیں - اول کمیلیہ خواجہ کمیل بن زیاد سے - دوئم بصریہ خواجہ حسن بصری
سے - تیسرا اویسیہ خواجہ اویس قرنی سے وفات ۳۳ - رجب سنہ ۲۲ و ۲۷ ہجری مزار آذربائیجان - چوتھا
قلندریہ حضرت مدیونی قلندر سے - پانچواں سلیمانیہ حضرت سلیمان فارسی سے - چھٹا نقشبندیہ حضرت
قاسم بن محمد سے - ساتواں سریہ خواجہ سری سقطی سے - اور چودہ خانوادوں کی کیفیت یہ ہے
اول زیدیہ حضرت عبد الواحد بن زید سے - دوسرا عیاضیہ خواجہ فضیل ابن عیاض سے تیسرا
ادہمیہ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم سے - چوتھا ہبیریہ خواجہ ہبیرۃ البصری سے - پانچواں
چشتیہ حضرت ابو اسحاق چشتی سے اور پانچواں خاندان عموماً اہل چشت ہی کہلاتے ہیں - چھٹا
عجمیہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے - ساتواں طیفوریہ حضرت خواجہ طیفور شامی بایزید بسطامی
سے - آٹھواں کرخیہ خواجہ معروف کرخی سے - نواں سقطیہ خواجہ سری سقطی سے - دسواں -
جنیدیہ حضرت جنید بغدادی سے - گیارہواں گازرونیہ خواجہ ابو اسحاق گازرونی سے کہ مرید
شاہ عبد اللہ حنیف گازرونی کے تھے اور وہ مرید خواجہ محمود کے اور وہ مرید خواجہ جنید بغدادی کے
انہوں نے تین خلیفہ کئے - شیخ احمد مقبول - شیخ احمد مہ - خواجہ قطب الدین عبد المجید - وفات
آپ کی سنہ ۴۲۴ ہجری میں ہوئی - بارہواں طوسیہ خواجہ ابو الفرح طوسی سے - تیرہواں فردوسیہ

toobaafoundation.com

شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی سے جو مرید شیخ رکن الدین فردوسی کے ہیں - وفات ۶۰۳ھ میں ہوئی - چودھواں سہروردیہ - شیخ شہاب الدین سہروردی سے - اور مشہور ہوئے چہار پیر ہفت گروہ چودہ خانوادہ کے یہ ہے - کہ اول چہار پیر ہوئے اور بہر اسماء میں سے ہفت گروہ اور ہفت گروہ میں سے چودہ خاندان شمار کئے جاتے تھے یعنی جو جو بزرگ اولو العزم ہوئے - ان کے نام سے سلسلہ مشہور ہوگیا باقی خلفاء اپنے پیر کے سلسلہ سے مشہور رہے مگر متاخرین میں بہت گروہ ہو گئے ہیں اب چشتیہ میں پندرہ گروہ شمار کئے جاتے ہیں - اول خضرویہ - خواجہ احمد خضرویہ سے کہ وہ مرید حاتم الاصم کے اور وہ مرید خواجہ شقیق بلخی کے وفات آپ کی ۲۴۰ ہجری میں ہوئی - دوسرا چشتیہ خواجہ ابو اسحاق چشتی سے - تیسرا کرمانیہ شاہ عبد اللہ کرمانی سے کہ مرید خواجہ بزرگ کے تھے وفات ۶۵۸ ہجری میں ہوئی - چوتھا کریمیہ پیر کریم سیلونی سے کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے ۶۳۳ ہجری میں وفات ہوئی پانچواں قلندر شاہی حضرت عبد العزیز[له] مکی قلندر سے کہ ان کے خلیفہ سید خضر رومی انکے مرید سید نجم الدین بن قطب الدین قلندر ان کے مرید شیخ نظام الدین غزنوی ان کے شاہ قطب الدین مینا ولی ان کے مرید شاہ محمد بن قطب الدین - جونپوری - ان کے مرید شیخ عبد السلام علی شاہ ان کے مرید خواجہ عبد القدوس گنگوہی وفات ۹۴۵ ہجری - مزار نگور - چھٹا صابریہ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر سے - ساتواں حمزہ شاہی حضرت شیخ حمزہ سے کہ خلیفہ حضرت محمد گیسو دراز کے ہیں ۸۲۵ ہجری میں وفات پائی آٹھواں قلندریہ حضرت شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی سے کہ وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین عاشق خدا کے اور وہ مرید شیخ امام الدین ابدال کے اور وہ مرید بدر الدین غزنوی کے وہ مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ ہجری میں وفات ہوئی مزار کرنال -

نواں - نظامیہ حضرت نظام الدین اولیاء سے - دسواں - مخدومیہ حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا سے - گیارہواں - حسامیہ حضرت حسام الدین مانک پوری سے کہ وہ خلیفہ شیخ نور الدین کے اور وہ مرید علاء الدین بنگالی کے اور وہ مرید سراج الدین عثمان ملقب باخی کے وہ مرید حضرت نظام الدین

له انکو بعض نے لکھا ہے اصلیت ہو ادریہ ہی سلسلہ قلندریہ حضرت عبد القدوس گنگوہی تک پہونچتا ہے -

toobaafoundation.com

اولیائے کے سنہ ۹۴۲ ہجری میں وفات ہوئی - بارہواں قدوسیہ حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے - تیرہواں نظام شاہی شیخ نظام الدین نارنولی ہے کہ وہ خلیفہ خانون چشتی کے وہ مرید خواجہ حسین ناگوری کے وہ مرید شیخ اسماعیل کے سنہ ۹۹۹ ہجری میں وفات پائی - مزار نارنول میں ہے - چودھواں جلیلیہ حضرت جلیل سے وفات آپ کی سنہ ۱۲۳۲ ہجری میں ہوئی مزار لکھنؤ میں ہے - پندرہواں فخریہ مولوی فخر الدین دہلوی سے ہے - ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ ہجری میں وفات پائی مزار دہلی میں ہے - اور سہروردیہ میں سترہ گروہ شمار کئے جاتے ہیں - اول صوفیہ قاضی حمید الدین ناگوری سے کہ مرید شیخ شہاب الدین کے تھے ۱۰ رمضان سنہ ۶۷۴ ہجری میں وفات پائی - مزار ناگور میں ہے - دوسرا جلالیہ سید جلال الدین سرخ بخاری سے کہ جو خلیفہ شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی کے تھے ولادت سنہ ۵۹۵ ہجری کو ہوئی ۱۹ جمادی الاول سنہ ۶۹۰ ہجری میں وفات پائی - مزار اوچ میں ہے اس گروہ کے فقیر سیلے سر پر باندھتے ہیں اور ایک سینگ ہرن کا رکھتے ہیں بوقت عشق کے بجاتے ہیں - تیسرا لعل شہباز سید عثمان لعل شہباز سے کہ لعل شہباز بھی مشہور ہیں کہ جو خلیفہ حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی کے تھے یہ گروہ طریقہ ملامتیہ رکھتے ہیں اور لباس سرخ پہنتے ہیں سنہ ۶۷۳ ہجری میں وفات پائی مزار بمقام سیوان ملک سندھ میں ہے - چوتھا مخدومیہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے - پانچواں عیدروسیہ سید عبد اللہ عیدروسی سے کہ جو خلیفہ ابوبکر سہروردی کے تھے - چھٹا سدا سہاگ موسا شاہی شاہ آہنگی لاہوری سے جو مرید شیخ عبد الجلیل چوہڑ کے تھے یہ گروہ زنانہ لباس پہنتے ہیں سنہ ۹۴۵ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور میں ہے اور بعض احمد آباد میں کہتے ہیں کہ وہ شاہ جلال بخاری سے بیعت تھے - ساتواں میران شاہی میران محمد شاہ موج دریا بخاری سے کہ مرید خاندان سید جلال سرخ کے تھے سنہ ۱۰۱۲ ہجری میں وفات پائی مزار بہاولپور میں ہے - آٹھواں قاسم شاہی حاجی قاسم سے کہ جو خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے سنہ ۱۰۳۳ ہجری میں وفات پائی - یہ گروہ گھونگرو پاؤں میں باندھ کر مجالس مزارات میں دھمال کرتے ہیں - نواں رزاق شاہی شاہ عبد الرزاق عرف

toobaafoundation.com

سید نکی سے کہ جو خلیفہ شاہ محمد میران بندگی کے تھے سنہ ۹۴۰ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور ہے۔ دسواں دولا شاہی۔ شاہ دولا دریائی سے کہ جو خلیفہ سید ناسر مست سہروردی کے تھے۔ سنہ ۷۵ ہجری میں وفات پائی مزار گجرات ملک پنجاب میں ہے۔ اس گروہ کے فقیر خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچتے ہیں اور بجائے سلام کے عشق اللہ کہتے ہیں۔ گیارواں سید شاہی سید سادا نتخان نجاری کہ مرید سید ناسر مست سہروردی سے تھے۔ بارہواں اسماعیل شاہی شاہ محمد اسماعیل شاہ سے ان کا سلسلہ شجرہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے ہے ماہ شوال سنہ ۸۵ ہجری میں وفات پائی۔ تیرہواں حبیب شاہی۔ شاہ حبیب ملتانی سے کہ مرید شیخ عبد الکریم کے اور پیر بھائی شاہ اسماعیل کے تھے۔ چودہواں مرتضیٰ شاہی کہ انند نجاری وانند چیرتی والا بھی کہتے ہیں۔ پیر بھائی شاہ اسماعیل کے تھے۔ پندرہواں ناتھہ شاہی یہ بھی گروہ مذکور جا بالا سے ہے۔ سولہواں رسول شاہی سید رسول شاہ الوری سے کہ جس کو مولوی محمد حنیف نے اپنے پیر کے نام سے جاری کیا اور سلسلہ شجرہ ان کا حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے ہے یہ گروہ چہار ابرو کا صفایہ اور چہرہ پر خاک لگاتے ہیں۔ سترہواں کرم علی جہلی سے کہ جو سلسلہ شیخ محمد کشمیری سے تھے اس گروہ کے فقیر کوڑا اپنے پاس رکھتے ہیں وقت عشق کے اپنے بدن پر مارتے ہیں شہادت سنہ ۱۲۰۱ ہجری میں ہوئی مزار شاہجہان پور میں ہے۔ اور خاندان فردوسیہ میں دو گروہ ہیں ایک حبیب شاہی دوسرا بدھن شاہی۔ خاندان طوسیا سے بیس گروہ شمار کرتے ہیں اول قادریہ حضرت عبد القادر جیلانی سے۔ دوسرا رزاقیا سید عبد الرزاق سے کہ جو فرزند حضرت بڑے پیر کے ہیں۔ تیسرا وہابیہ۔ سید سیف الدین عبد الوہاب سے کہ جو فرزند حضرت پیران پیر کے تھے۔ چوتھا قیلشیبہ سید خواجہ قصیب البان موصلی سے کہ خلیفہ حضرت پیران پیر کے تھے۔ پانچواں خلیل شامی سلیمان جہار ڈگر ملاک سے کہ خلیفہ سید عبد الرزاق کے تھے۔ چھٹا محمد شاہی شاہ محمد حیات ابن الاحد الاجوہنی سے وہ مرید شیخ عبد اللہ بطائحی کے وہ غوث پاک کے سنہ ۵۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ ساتواں غفور شاہی شیخ عبد الغفور

اعظم پوری قادری سے ۸۔ رمضان سنہ ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اعظم پور میں ہے۔ آٹھواں سیدو شاہی۔ شاہ سید و چشتی قادری سے وفات سنہ ۹۳۳ ہجری میں ہوئی نواں نعمت اللہ شاہی۔ شاہ نعمت اللہ ولی قادری سے وفات سنہ ۳۴ ہجری مزار کوہ پھپھلی میں ہے۔

دسواں سید شاہی۔ سید محمود حضوری لاہوری قادری سے سنہ ۹۴۲ ہجری میں وفات پائی۔ مزار لاہور۔ گیارہواں بہلول شاہی۔ شاہ بہول دریائی سے کہ جو خلیفہ شاہ لطف اللہ بری قادری وسہروردی کے تھے سنہ ۹۸۳ ہجری میں وفات پائی۔ بارہواں قیمیا۔ سید قیص قادری ابن ابی الحیات گیلانی سے ۳۔ ذیقعدہ سنہ ۹۹۲ ہجری میں وفات پائی مزار ملک بنگالہ میں ہے۔ تیرہواں حسینی شاہی۔ شاہ لال حسین لاہوری سے جو خلیفہ شاہ بہلول دریائی کے تھے۔ آپ کے سولہ خلیفہ ہوئے ولادت سنہ ۹۴۵ ہجری میں ہوئی اور ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۰۸ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور۔ چودہواں میاں محمد میر خلیل میاں میر بالا پیر لاہوری سے ولادت سیوستان سنہ ۹۷ ہجری میں ہوئی۔ اور بروز سہ شنبہ بعد نماز ظہر ۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار لاہور۔ پندرہواں مقیم شاہی۔ سید محمد مقیم محکم الدین سے سنہ ۱۰۵۵ ہجری میں وفات پائی مزار حجرہ شاہ محمد مقیم۔ سولہواں نوشاہی۔ حاجی محمد نوشاہ قادری سے سنہ ۱۰۶۴ ہجری میں وفات پائی مزار موضع نوشہرہ میں ہے وہ مرید شاہ سلیمان کے سنہ ۱۰۶۵ ہجری میں وفات پائی اور وہ مرید معروف چشتی قادری کے سنہ ۹۸۷ ہجری میں وفات پائی اس گروہ میں وقت وجد کے الٹا ٹانگ دیا کرتے ہیں۔ سترہواں ہاشم شاہی۔ میر علی ہاشم چہار ضرب قادری سے ۲۷۔ شوال سنہ ۱۲۲۵ ہجری میں وفات پائی۔ اٹھارہواں جباری۔ سید عبد الجبار سے۔ انیسواں محمود شاہی شاہ محمود دیوٹی سے مزار لاہور میں ہے اس گروہ کے فقیر رسی مونج کی باریک گلے میں باندھتے ہیں۔ بیسواں۔ خاکسار شاہ۔ خاکسار ایرم پارسی اور خاندان نگا ذر دنیا سے دو گروہ ہیں اول نیا یہ حضرت خواجہ فخر الدین زاہد سمرقندی سے۔ دوسرا اولیائی شاہ۔ شاہ اولیا سے۔ اور خاندان سقطیہ میں فقط نوریا گروہ ہے حضرت ابوالحسن نوری سے سنہ ۲۹۵ ہجری میں وفات پائی مزار بغداد میں ہے

toobaafoundation.com

اورخاندان جنیدیہ میں تین گروہ ہیں۔ اول انصاریہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری
۹۔ ربیع الآخر سنہ ۴۸۱ ہجری میں وفات پائی مزار ہرات میں ہے۔ دوسرا رفعی حضرت سیدا
کبیر رفعی سے ۲۲۔ جمادی الاول سنہ ۵۷۶ ہجری میں وفات پائی۔ تیسرا لیسویہ خواجہ احمد لیسوی
سے۔ مزار لیسوا علاقہ جے پور میں ہے اور خاندان طیفوریہ مداریہ میں تیرہ گروہ ہیں۔ اکثر ماتنگیہ
اور ملامتیہ طریق رکھتے ہیں۔ اول دیوان گان کہ بادن نام سے مشہور ہیں یعنی بانوا سید جمن جنہتی
سنہ ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار کوٹ گانگڑہ میں ہے دوسرا اجملی۔ سید اجمل سے تیسرا
طالبان مشہور ہے۔ چوتھے قادوان کہلاتے ہیں۔ پانچوان عاشقان۔ امام نوروزی شاہ امام
نوروز سے۔ چھٹا عاشقان سوختہ شاہی سید خاکسار خاکینہ پانی سے کہ جو خلیفہ باباکپور گوالیاری
کے تھے اور وہ مرید شاہ راجی کے وہ مرید قاضی حمید الدین کے وہ مرید قاضی مطاہر کے آپ قت
اشتہا کے سوختہ کھایا کرتے تھے۔ ساتوان عاشقان گربستہ حضرت شاہ درگاہی گربست سے
آٹھوان عاشقان لعل شہبازی شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے۔ نوان عاشقان باباگوپال
گوپال درویش سے دسوان عاشقان مکھاشاہی۔ میران مکھا اولیا سے۔ گیارہوان عاشقان
کلامی۔ شاہ معروف کلامی سے۔ بارہوان عاشقان کمال قادری حضرت مولانا شیخ کمال
قادری فرشی سے۔ تیرہوان۔ عاشقان کریم شاہی شیخ کریم الدین سے۔ چودہوان شطاریہ
حضرت خواجہ عبداللہ شطاری سے کہ جو خلیفہ شیخ محمد طیفور کے تھے اور وہ مرید شیخ محمد عاشق خدا کے
وہ مرید شیخ خداقلی کے وہ مرید محمد خداقلی کے وہ مرید خواجہ ابوالحسن خرقانی کے وہ مرید خواجہ ابوالمظفر
ی کے وہ مرید ابی یزید العشقی کے وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے۔ وہ مرید خواجہ بایزید بسطامی طیفور
ی کے سنہ ۲۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ مزار قلعہ مینڈو میں ہے۔ اور خاندان نقشبندیہ میں
گروہ ہیں۔ اول نقشبندیہ مخص۔ دوسرا مجددیہ۔ تیسرا ابوالعلائی جو مرید حضرت خواجہ امیر
اللہ کے وہ مرید خواجہ یحیی کے وہ مرید خواجہ عبدالحق کے وہ مرید خواجہ عبیداللہ احرار کے ہیں
شنبہ ۹۔ صفر سنہ ۱۰۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اکبرآباد میں ہے اس گروہ کے فقیر

toobaafoundation.com

چراغ روشن کر کے مانگتے ہیں اور گروہ عارف شاہی کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں سے سلسلہ ہے مزار ان کا دہلی میں ہے۔ چٹے بٹے والا کر کے مشہور ہے۔ علاوہ ان کے اور بہت سے سلسلہ جو ہندوستان میں مشہور نہیں جیسے سہیلیہ سہیل بن عبد العزیز تستری سے کہ جو مرید ذوالنون مصری کے تھے۔ عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی وفات ماہ محرم سنہ ۲۷۳ ہجری مزار قبرانہ مصر۔ طریق مجاہدہ واجتہاد یا قصاریہ شیخ احمدون قصار ابو صالح سے وفات سنہ ۲۷۱ ہجری مزار ہرات۔ طریق ملامتیہ یا خرازیہ۔ شیخ ابو سعید خراز احمد بن عیسیٰ سے وفات سنہ ۲۷۷ ہجری اول آپ سے ہی فنا وبقا عبارت ہوئی۔ یا سیاریہ شیخ ابو العباس سیاری سے جو مرید ابو بکر واسطی کے تھے۔ وفات سنہ ۳۴۲ ہجری یا شاذلیہ شیخ ابو الحسن شاذلی سے نام علی ابن عبد اللہ مغربی وفات سنہ ۶۵۴ ہجری مزار اسکندریہ۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ان تمام گروہوں میں کیا کیا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہوتا ہے دنیا کا کل کارخانہ اللہ جل شانہ نے اولیاء کرام کی ذات سے وابستہ کیا ہے اور اس گروہ میں بارہ نوع ہیں۔ اول ان میں قطب الاقطاب ہے کہ جسکو قطب العالم بھی کہتے ہیں وہ ایک ہی ہوتا ہے خواہ وہ قطب ارشاد ہو یا قطب مدار اس کے بارہ نائب یا ون کہئے کہ مدار المہام ہوتے ہیں۔ دوسرا غوث ہے وہ بھی ایک ہوتا ہے رتبہ اس کا قطب سے کم ہے اور جو ان میں سے ایک مرجاتا ہے ان بارہ میں سے ایک اسجگہ پر قایم کیا جاتا ہے تیسرے امام کہ وہ دو شخص ہوتے ہیں۔ چوتھے ابدال وہ تین طرح پہ ہوتے ہیں۔ سات شخص ہفت اقلیم میں مظلوموں اور عاجزوں کی دادرسی کرتے ہیں اور تین سو ستاون کوہ بیابان میں رہتے ہیں اور چالیس ایسے ہوتے ہیں کہ انکو ابرار کہتے ہیں۔ پانچویں اوتاد وہ چہار شخص ہوتے ہیں کہ چار سمت عالم کے رہتے ہیں تمام عالم کی آبادی کا قیام انکی ذات سے متعلق ہے۔ چھٹے عمدہ چار ہوتے ہیں۔ ساتویں نقیب تین سو ہوتے ہیں آٹھویں نجیب ستر ہوتے ہیں۔ نویں اخیار سات شخص ہوتے ہیں۔ دسویں تکونہ تمام عالم میں چار ہزار ہوتے ہیں۔ گیارہویں افراد ہوتے ہیں کہ تعداد انکی خدا ہی خوب جانتا ہے۔ بارہویں زاہد ہیں کہ عبادت الٰہی میں اور نفس کے پاک کرنے میں مصروف

toobaafoundation.com

رہتے ہیں۔ اور یہ گروہ کاملین تین قسم پر منقسم ہے۔ کامل۔ اکمل۔ مکمل۔ کامل اُسکو کہتے ہیں کہ جو خود تو صاحب کمال ہو مگر کسی کو فیض و فائدہ نہ پہونچا سکے اور اسکو لازمی بھی کہتے ہیں۔ اکمل وہ ہے کہ خود بھی صاحب اکمال ہو اور فیضان باطنی و ہدایت ظاہری سے اوروں کو فائدہ پہونچا وے یہ شخص اوّل سے بدرجہا بہتر ہے۔ مکمل اسکو کہتے ہیں کہ اوروں کو مشیت ایزدی اور تقدیر الٰہی کے موافق خواہ گھنٹے میں خواہ مہینہ میں خواہ سال میں کامل و مکمل بناوے اور جو کرامت و مکاشفہ اپنی ذات میں رکھتا ہے مرید کو عطا فرماوے۔ ایسا شخص مذکورہ بالا سے نہایت مکرم و معظم ہے اور گروہ کملا کی تعلیم و تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اول طالب کو خاندان کے موافق بیعت کر کے ذکر ارشاد فرماتے ہیں۔ خواہ اسم ذات خواہ نفی اثبات خفی یا جہری اور قلبی توجہ دیتے ہیں جہاں کہیں مرید ہو چاہے ہزار کوس ہو یا میل بھر اپنا برزخ اُس کے دل میں حلول کر دیتے ہیں اور اس توجہ کا اثر طالب کے دل سے زایل نہیں ہوتا۔ پتھر کی لکیر ہو جاتا ہے اور اس گروہ کی توجہ تین طرح کی ہوتی ہے۔ اصلاحی۔ القائی۔ اتحادی۔ اصلاحی توجہ یہ ہے کہ مرشد اپنے برزخ ہمت کے صابون سے دل مرید کو صاف کر دے اور اُسکے آئینہ دل کا غبار اپنے دل کی حرارت سے مٹاوے اور اپنی ہمت باطن کو مرید کی تہذیب و آراستگی میں مصروف رکھے۔ القائی توجہ یہ ہے کہ جب ضمیر مرید کی صفائی انتہا کو پہونچ جاوے تو حالات پوشیدہ کی دریافت و استدراک کے لئے القا کرے۔ یعنی کچھ کہنا ہو مرید سے برزخ میں کہے خواہ مرید دور رہو یا نزدیک لیکن بعض ہی طالب اس توجہ تک پہونچتے ہیں۔ اتحادی توجہ یہ ہے کہ پیر و مرشد یک لخت بغیر تصفیہ و تزکیہ قلب کے مرید کو فیضان باطن عطا کرے اور خاصہ اس توجہ کا یہ ہے کہ طالب کا برزخ مرشد کی صورت بابرکت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی توجہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور جب طالب صادق تذکر میں ٹھیک ہو جاتا ہے تو پیر و مرشد اسکو تفکر ارشاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ صنائع و بدائع صانع حقیقی کے جو ہیں اوسی میں متفکر رہو پس مرتبہ تفکر میں جب طالب

محو ہوتا ہے تو اکثر استغراق اسکو حاصل ہوتا ہے استغراق کے معنی ہیں پانی میں ڈوب جانا اور یہاں اس سے مراد ہے کہ حقیقت و معرفت کے دریا میں قصد و نیت سے غرق ہونا۔ اور سکر کے معنی ہیں بیہوشی و مدہوشی جب طالب مرتبہ تفکر و تذکر میں ٹھیک ہوگیا تو اب عرفان کی تعلیم کرتے ہیں کہ تمام ممکنات و موجودات کو واجب الوجود سے خیال کرو اور فروعات کو اصل اصول سے سمجھنا چاہئے اور تمام وسیلہ واسطے درمیان سے اٹھا ڈالنے چاہئیں اور جو کرو جان لو کہ اسی کی مشیت سے کرتے ہیں اور جو راحت و عزت و دولت وغیرہ تمام منفعت باتیں کسی سے پہونچیں۔ منجانب اللہ سمجھنی چاہئیں کیونکہ جب کوئی کتے کے پتھر مارتا ہے تو وہ پتھر کو نہیں دیکھتا بلکہ مارنے والیکو دیکھتا ہے اور جان لیتا ہے کہ پتھر خود بخود نہیں لگا کرتا ہے اسواسطے پتھر مارنے والے کی طرف دوڑا کرتا ہے۔ اب جاننا چاہئے کہ اہل عرفان جن پر انکشاف حقایق ہوتا ہے یوں بیان فرماتے ہیں کہ علم طریقت کو علم تصوف بھی کہتے ہیں کہ حقوق عبودیت و شرائط ریاضت و آداب خلوت کی کیفیت کے پہچاننے کو علم طریقت کہتے ہیں اور اسی کو علم سلوک کہتے ہیں۔ اور جو اس علم میں سعی کرے اسکو سالک کہتے ہیں اور اس عمل کا نتیجہ وصول الی اللہ ہے۔ اور سلوک راہ چلنے کو کہتے ہیں اور حق عبودیت سالک کی اسوقت درست ہوتی ہے کہ ہوا و ہوس و دشمنی و فساد دل سے بالکل کھو دے۔ عادات باطلہ اعتقادات فاسدہ سے اپنے کو بری کرے اور نفس امارہ کو قابو میں لاوے اور راہ شریعت سے منحرف نہو وے اور حضرت الٰہی کی توجہ میں ایسا مستقیم ہو کہ کسی وقت اس کے غیر کی طرف التفات نکرے اسی کو توحید ایمانی و تزکیہ کہتے ہیں کہ صفت کرنا نفس کا صفت فنا میں اور اسی سے فنا و فنا و بقا و بقا تک نوبت پہونچتی ہے اور اسکے اندر جو کچھ وارد ہو وہ کیفیات ہیں۔ جیسے کہ اول وقت یعنی صوفی وقت کہ جو حالت طاری ہو قبض سے یا بسط سے یا حزن سے یا سرور سے۔ دوسرے نفس دوام حال مشاہدہ پے در پے تیسرے جمع و قطع کرے جدائی کو۔ چوتھے تجلی نکلنا آفتاب حقیقت الٰہی کا۔ پانچویں اشتعار پردہ میں پنہاں ہونا

پچھنے۔ وجد۔ حق تعالی کی طرف سے دل پر آوے اور ہیبت اپنی سے پھیر دے۔ ساتوین سکر۔ نغ ہو جانے تمیز سے درمیان احکام ظاہر و باطن کے۔ آٹھوین ذوق ثمرات۔ تجلی و نتائج کشف مگر اول ارادت ذوق ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ستر ہزار پردے حجاب کے ہیں۔ پھر شرب پھر سکر۔ نوین شہود حضور دل سے۔ اس میں دو طائفہ ہیں ایک اصحاب مراقبہ دوسرے ارباب مشاہدہ۔ دسوین تجرید ترک اغراض دنیوی سے اس پر تقرب حضرت آلہی میں ہوتا ہے۔

اب بعد اس بیان کے ضروری ہوا کہ یہ بھی بیان کیا جاوے کہ ابتدا ان مقامات کی کیا ہے۔ اللہ کی محبت شریعت کی پابندی عبادت جو روح کی غذا ہے۔ یہ باتین وہی کرتا ہے جو سعید ازلی ہوتا ہے

فصل طلب سلوک و طریقہ میں۔ سعید ازلی کے سامنے جب غفلت دور کرنے کی باتین کی جاتی ہیں تو اسکے دل پر چوٹ لگتی ہے اللہ یاد آتا ہے روح اندر تڑپتی ہے سب کی طرف سے منہ پھیرتا ہے اور خدا کی طرف لو لگاتا ہے۔ جبکہ باتون کے سننے سے طلب صادقہ پیدا ہو گئی تو جان اسکی بے چین اور بیکل تڑپتی ہے۔ چین و قرار نہیں ہوتا پھر تو محبت آلہی نے بھی آگ لگائی اور اپنا دیوانہ بنایا مگر چونکہ اس بادشاہ حقیقی نے اپنی مشیت اپنی حکمت سے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے جو کوئی اس سے محبت کرنا چاہے اُس کے عشق کا دم بھرنا چاہے اسکو چاہیئے کہ وہ پہلے اُس کے محبوب سے اور اس محبوب کے محبوبون سے محبت اور عشق کرے اور اُن کے وسیلہ سے اس تک پہونچے اسلئے اُسکو۔ جس کو ان باتون سے طلب صادقہ پیدا ہوئی ہے ایسا جوش نہیں مارتا جیسا کہ مارنا چاہیئے۔ ایک طرارہ آتا ہے اور رہجاتا ہے۔ اُٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے اُسوقت رحمت آلہی اُس کی شفیق ہوتی ہے خود بخود خیال مرشد پیدا ہوتا ہے کیونکہ بدون ہادی طریق راہ سلوک کے راہ طے ہونا دشوار ہے اور اس راہ میں دشمن بہت ہیں طالب بوجہ عدم تمیز منازل کے دھوکہ کھا جاتا ہے چنانچہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ

toobaafoundation.com

ایمان والو خدا سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے روشن ہیں جس کی پیروی کروگے راہ پاؤگے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم میں سرور کائنات سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے یعنی شیخ طریقت اپنی قوم کو راہ حق بتلاتا ہے اور گمراہی سے ڈراتا ہے اور نجات کا طریقہ سکھلاتا ہے پس شیخ وہی ہوتا ہے جو راہ حق چلا ہوا ہو۔ اور سختی دشواری نشیب و فراز دیکھے ہوئے ہو۔ اور خوفناک اور مہلک گھاٹیوں سے گذرا ہوا ہو۔ تاکہ مرید کو میدان سلوک میں خبردار کرتا ہے یعنی کجی و راستی بتلاتا رہے طالب کو لازم ہے کہ اسمیں کوشش بلیغ اور تلاش بکمال درجہ کی کرے کہ شیخ لائق مشیخیت ہے یا نہیں اور اسکا مطر اکھوٹا شریعت واتباع سنت ہے اکثر طالبان ظاہر کی آراستگی پر دھوکا کھا جاتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کے اسلام پر اعتبار نہ کرو جبتک اُس کا عقیدہ دلی اور عقیدہ قلبی نہ جانچ لو اور کھرا کھوٹا نہ پرکھ لو پس چاہیئے معلوم کرنا کہ جو شیخ شریعت کا پابند ہو اور علوم طریقت و حقیقت سے ماہر ہو۔ وہ شخص قابل مشیخیت ہے اُس سے منسلک ہونا محبت کرنا حکم کا ماننا ہدایت ہے اور مبتدی ان امور کو دیکھکر معلوم کر سکتا ہے کہ علماء وقت اور بزرگان زمانہ واکابر دین و جوانان صالح اس سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں اور دینی محبت رکھتے ہیں اور طریقت و حقیقت میں مسلم جانتے ہیں اُسکے ہاتھ پر بیعت کرے آپ کو اُسکی رضا میں دے اور فرمان برداری کرے اور حلقہ توحید مطلب اپنی گردن میں ڈالے اور خلاف ظاہر و باطن نکرے پورے طور سے یقین کرے۔ اور اعتقاد جمالے کہ سوائے اس شیخ کے جسکا میں مطاع ہوا ہوں۔ بہمہ موصوف ہے مثل اسکے دوسرا نہیں ہے بجز اسکے کوئی مجھکو طریق وصول الی اللہ نہیں دکھلا سکتا۔ اگرچہ اور شیوخ موجود ہوں اور ان صفات سے موصوف بھی ہوں مگر سبکو نفی کرے۔ اور ہرگز خیال نہ لاوے اور اگر مذبذب ہے اور جی ڈانوان ڈول ہے تو ہرگز راہ نہیں ملسکتا

toobaafoundation.com

بلکہ بربادی وہلاکت کا اندیشہ ہے اور خطرہ شیطانی ہے۔ ہرجائی میں بر سر مطلب نہیں پہونچسکتا۔ بلکہ یقین کرلے کہ جیسے حق اور قبلہ ایک ہے۔ اسیطرح یقین کرلے کہ شیخ راہ خدا رسان ایک ہے۔ بدینوجہ اکابر نے کہا ہے کہ چار چیزیں وصول کے رکن ہیں۔ اول عزت دین حق ہیں دوسرے علو ہمتی بوقت مشاہدات ومکاشفات تجلیات۔ تیسرے ادب عظمت وحرمت شیخ کی جو نہی محبت یاران طریقت پر مراد تقوی وشوق طلب ترقی ہے۔ یہ سب باتیں کامل الایمان کو نصیب ہوتی ہیں مرید کو چاہئے کہ صادق المعاملہ وکامل الیقین ہو ظاہر و باطن میں خدا کے ساتھ اور ہر حالت میں طالب حق ہو بدن اور عقل اور نفس اور سر اور قلب اور روح کے ساتھ یعنی تمام حرکات وسکنات اور افعال واقوال اسکے خدا کے واسطے ہوں۔ اس میں اپنی خواہش یا دوسرے کی وجہ شامل نہو تو مرتبہ معرفت حاصل ہو۔ چنانچہ حدیث ہے کہ جسنے مجھے طلب کیا مجھے پایا۔ جیسے صوفیہ کرام رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید وہ ہے کہ ذکر سوائے ذکر خدا تعالے کے نکرے اور نہ کسیکو جانے اور نہ سمجھے اور نہ دوست رکھے سوا اُسکی محبت خدا تعالی اُسکی ذات پاک کی واسطے ہو نہ جنت کے لالچ سے اور نہ دوزخ کے ڈر سے اور یہ جو ارشاد خدا تعالی کا ہے کہ مومنین رحمت کی امید رکھیں اور عذاب سے ڈرتے رہیں یہ صفت عوام مسلمانان کی ہے اور خواص مومنین کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ لوگ پیغام رسانی کرتے ہیں اور خدا تعالے سے ڈرتے ہیں اور سوائے اُسکے کسی سے ہراسان نہیں ہوتے اور فرمایا کہ وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں اور خدا اُنکو دوست رکھتا ہے۔ غرض مطلب صوفیہ کرام کا حدیث وقرآن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی یقین رکھنا چاہئے کہ روح شیخ کی ایک جگہ مقید نہیں ہے ہیجگہ مرید ہو خواہ نزدیک ہو یا دور ہو روح شیخ ہمراہ ہے اگرچہ وجود شیخ کا آنکھوں سے دور ہو مگر روحانیت دور نہیں ہے وہ ہر وقت ہر حال میں موجود ہے۔ جب یہ یقین مستحکم ہوگیا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھنا رابطہ قلب شیخ کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے ہر دم ہر حال شیخ سے مستفید ہوتا رہتا ہے اگر مرید واقع کے حل کرنے

toobaafoundation.com

ہیں باینطرح سے ہم اپنے شیخ کو قلب میں حاضر کرتے اور زبان حال سے اُس امر کا سوال کرتے ہیں اور اک شیخ کی روح پر فتوح خدا کے حکم سے اسکا القا جواب کریگی مگر اسمیں شرط کاملہ ربط قلب شیخ سے ہونا ضروری ہے اور یہ سبب ربط قلب شیخ کے ساتھہ زبان دل ناطق ہوجاتے ہیں اور یہ کیونکر ہوتا ہے۔ نظم قول حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ۔ آپ نے فرمایا کہ سالک کے واسطے آٹھ شرطیں ہیں جبتک یہ نہ ہونگی راہ نہیں پا سکتا۔

نظم

اس طرح کہتے ہیں ارباب یقین ‏‏ آٹھ شرطیں ہیں سلوک راہ دین
۱ پہلے ہے ان میں طہارت بالدوام ‏‏ پاک رکھنا ظاہر و باطن تمام
باوضو رہنا طہارت ظاہری ‏‏ پاک دل رہنا طہارت باطنی
پاک رکھنا دل کو ان اخلاق سے ‏‏ جو رذیلہ اور ذمیمہ ہیں برے
دل میں جو بات آئے حق کے ماسوا ‏‏ اس سے دل کو پاک رکھنا اور صفا
۲ دوسرے ذکر دوام و باحضور ‏‏ دل میں پیدا ہوئے جس سے عشق و نور
کوئی دم غافل نہ جائے ذکر سے ‏‏ ذکر بھی خالی نہ ہووے فکر سے
ہووے ذکر جہر یا ذکر خفی ‏‏ باشد اکثر داخلی و خارجی
اس طرح سے ذکر کا کرنا سدا ‏‏ جس طرح فرمائے اُسکا پیشوا
۳ تیسرے نفی خواطر ہر گھڑی ‏‏ سالکوں پر واجب و لازم ہوئی
خواہ نفسانی ہو شیطانی ہو وہ ‏‏ یا کہ ملکانی و رحمانی ہو وہ
نفی کرنا سب کا ہے لازم ضرور ‏‏ تا کہ دل سے لوث و بیماری ہو دور
جب تلک یہ دل میں بیماری رہے ‏‏ نور و عشق حق سے دل عاری رہے
۴ چوتھے مرشد سے ہی رکھنا رابطہ دل ‏‏ رکھے دل مرشد کے دل سے متصل

toobaafoundation.com

اپنے مرشد سے سدا ایک دل رہے — تا کہ اُس سے فیض حق نازل رہے

ربط دل سے طرفہ دل معمور ہو — فیض آئے نور سے پر نور رہو

جس نے ربط دل کو مرشد سے رکھا — وہی اس منزل میں بازی لے گیا

٥ خلوتِ دایم ہے شرطِ پنجمیں — تا کمی آئے نہ نسبت میں کہیں

بند رکھنا سب حواس ظاہری — سالکوں کی پہلی ہے خلوت ہوئی

جو خرابی آئے باطن پر تمام — اُس کا باعث ہو ویں محسوسات عام

بند ہو ویں جبکہ جسمانی حواس — باطنی کھل جائیں روحانی حواس

طالب حق کو یہ خلوت ہے ضرور — صحبت ناجنس سے تا دل ہو دور

زہر قاتل صحبت ناجنس ہے — مثل بجلی نور باطن پر پڑے

جیسے ہیں ناجنس سالوفات عام — ایسے ہی ناجنس ہیں غافل تمام

ذکر حق سے ہووے پیدا دل میں نور — اور غفلت سے ہو ظلمت کا ظہور

جو کوئی غافل ہو حق کی یاد سے — ہے یہی بہتر الگ اُس سے رہے

٦ اور چھٹے خاموش رہنا شرط ہے — بے ضرورت کے نہ کچھ منہ سے کہے

چونکہ باتوں سے اڑے باطن کا نور — اس لئے خاموش رہنا ہے ضرور

بے ضرورت کے سخن کب ہے روا — یوں کہا حضرت نے من صمت النجا

٧ ساتویں ہے شرط کم کھانا طعام — تا کہ ہووے نور باطن میں تمام

پیٹ بھر کر جو کوئی کھاوے غذا — اس سے پیدا ہووے ظلمت دائما

ہاں نہ اتنا کم بھی کھانے کو کریں — قل ھو اللہ انتڑیاں پڑھنے لگیں

حد اوسط کی رعایت ہے ضرور — تا رہیں ثقل اور سودا دونوں دور

٨ آٹھویں ہے شرط ترک اعتراض — اعتراضوں سے بہت ہو انقباض

جس کا ہووے کام تسلیم و رضا — اعتراضوں سے اُسے پھر کام کیا

toobaafoundation.com

خواہ وہ بندے کا ہو یا حق کا کام
ہے حماقت اور گدھاپن سر بسر
عین حکمت اُسکے سارے کام ہیں
جو خلافِ طبع ہو کوئی ظہور
اس لئے بہتر ہے تسلیم و رضا
فعل مرشد ناپسندیدہ ہو گر
تو سمجھ اپنی سمجھ کا ہے قصور
پیر پر کرنا بُرا ہے اعتراض۔
خاک راہِ پیر جو کوئی رہا۔
جس کسی نے پایا ہے اس راہ سے
اور کوئی ہو جو مرشد کے سوا
خلق کے کاموں پہ مت رکھ تو نظر

اعتراض اس پہ ہے ناواجب مدام
معترض ہونا خدا کے کام پر
اور سراسر خیر سب احکام ہیں
ہے وہ تیری قابلیت کا قصور
اُس کے آگے بندہ ناچیز کیا
قصہ خضرؑ اور موسیٰؑ نے یاد کر۔
اور رکھ شبہات و شک سے دل کو دور
اُس سے ہووے انفعال و انقباض
آخرش وہ ہو گیا ہے پیشوا
پایا ہے وہ پیر کی درگاہ سے
تیری نظر دل میں ہو کام اس کا برا
تجھ کو اُس سے کیا تو اپنا کام کر

شرائط آٹھ یہ ہیں۔ اول دوام طہارت دوسرے دوام ذکر تیسرے دوام نفی خاطر چوتھے دوام ربط دل با شیخ پانچویں دوام خلوت چھٹے دوام سکوت۔ ساتویں دوام صوم آٹھویں دوام ترک اعتراض۔

فصل اول شرط یہ ہے کہ ہر وقت پاک رہے اور وضو رکھے کوئی کام کھانے پینے سونے بیٹھنے ذکر کرنے کا بدون بدن کی پاکی اور وضو کے نہ کرے۔ یہ ظاہر پاکی ہے۔ اور باطنی دل کی پاکی یہ ہے کہ جو کام شریعت میں برے ہیں اُن سے دل کو بچائے اور نہ کرے اسکو طہارت شرعی کہتے ہیں اور بری خوؤں کو جیسے حسد بخل۔ ریا۔ حرص و ہوا۔ گلا شکوہ۔ گھمنڈ۔ اترانا پیسے کوڑی سے محبت وغیرہ ہیں انکو دل سے چھوڑدے۔ اسکو طہارت طریقت کہتے ہیں اور سوا اللہ کے طرف دھیان

لگنے کے کسیطرف کا دھیان دل میں نہ رہے اور جو بات دل میں ماسوا اللہ کے
اُٹھے دل سے دور کرے اسکو طہارت حقیقت کہتے ہیں جبتک یہ ظاہر و باطن کے
تمام طہارتیں پوری نہیں ہوتیں یہ شرط پوری نہیں ہوتی کیونکہ حق تعالے نے فرمایا
کہ مسجد نبوی میں ایسے بھی آدمی ہیں کہ پاکی کو پسند رکھتے ہیں اور خدا تعالے پاکوں کو
دوست رکھتا ہے۔

فصل دوم۔ دوام ذاکر رہے کہ رات دن سفر و گھر میں مرض و صحت میں ظاہر و باطن
میں جاگتے و سوتے چلتے و پھرتے کھڑے و بیٹھے بموجب آیہ شریف وفذکرہ اللہ
قیاما و قعودا و علے جنوبکم۔ اُس ترکیب اور اُسطرح جیسے جس طرح مرشد بتاوے۔
ذکر مع ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ اور واسطہ اور رابطہ کے زبان سے یا خیال سے یا دل
سے کرے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ حق تعالے نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کلمہ طیبہ کے تعلیم پر ارشاد فرمایا فاعلم انہ لا الہ الا اللہ
یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکو جان لو کہ کوئی معبود سوائے ذات حق تعالے کے
نہیں ہے جب ذاکر ایک مدت تک اس ذکر ربانی پر کمال حضور اور پوری تعظیم کے
ساتھہ مزاولت کریگا۔ ذکر قلبی اور اطمینان دل ضرور حاصل ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہے کہ خبردار ہو جاؤ کہ قلوب اللہ تعالے کے ذکر کے ساتھہ قرار پاتے ہیں۔
جب ذکر ربانی سے استغراق قلب اور محویت ذکر میں نصیب ہو ذکر ربانی کر کے
اللہ تعالے کی توجہ کیطرف مشغول کریں بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت بایزید
رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حقیقت معرفت کی کیا ہے فرمایا کہ حیرت اور پریشانی
ذکر اللہ میں ہونا یعنی کمال حضور کے ساتھہ ذکر اور ذکر میں بھی حیرانی جاننے۔ اور حقیقت
جہل کی پوچھی تو فرمایا کہ غفلت ذکر [illegible] خیال کے ساتھہ [illegible]
کہ ارباب بصیرت کا ظاہر معلوم ہوا ہے کہ ذکر [illegible]

ذکر کی شان بہت بڑی ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے کا ذکر بہت بڑا ہے اور انتہا ذکر کی یہ ہے کہ معرفت و محبت مذکور میں فنا ہو بقا میسر ہو اور کمال توحید اور ایمان کامل حاصل و نصیب ہو۔ جاننا چاہیے کہ ذکر کرنے کے لئے بھی شرائط اور ادب ہیں رعایت اور اہتمام ضروری امر ہے تاکہ موجب برکات ہو اور افضل ذکر نفی اثبات ہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ مسلمانوں پر پرہیزگاری کو قول مضبوط کو قول مضبوط سے مفسرین نے کلمہ طیبہ مراد لیا ہے پس چاہیے کہ ذاکر خود بھی پاک وصاف ہو اور جس جگہ ذکر کرتا ہو وہ جگہ بھی پاک اور اپنے کپڑے بھی پاک رکھے۔ بعد کمال طہارت کے چہار زانو رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور دونوں آنکھیں بند کرکے معتدل آواز سے موافق تعلیم اپنے شیخ کے دل کو حاضر کرکے لا الہ الا اللہ کا تکرار کرے اس ترکیب سے کہ اپنے دل کے اندر سے بہت قوت وشدت اور کمال توجہ دل کے ساتھ خطرات برے بھلے کو دور کرکے لا الہ دل سے نکالے اور نہایت قوت کے ساتھ الا اللہ کو دل میں پہونچائے یعنی ضرب کے ساتھ اور اثبات ذات پاک حق تعالے کا کرے اور اپنے دل کو ہر طور سے متوجہ خدا تعالے کی جانب کرے اس ذکر پر اسے قاعدہ سے حضور قلب اور مراقبہ کے ساتھ مداومت کرے اور آداب ذکر یہ ہے کہ ہر وقت ہر دم اس طور سے ذکر میں مستغرق و منہمک رہے کہ کسی وقت زبان لفظ ذکر سے اور دل معنی ذکر سے خالی نہ رہے اور قلب ذاکر ہو جائے اور حجاب مانع مشاہدات آلہی میں وہ ہوں۔ مگر اس ذکر کو کسی اہل ذکر صاحب تلقین سے کہ اسے شیخ مسلسل سے ملا ہو حاصل کرے جیسا کوئی مرید کسی شیخ سالک طریقت و واقف حقیقت و ماہر وقایق تربیت کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب تلقین کا ہو اور اسکو شیخ طریقت ذکر تعلیم و تلقین کرے۔ تو چاہیے کہ خلوت وگوشہ نشینی کی عادت ڈالے کثرت ذکر کی کرے یہاں تک

کہ طلب و شوق اُسکا بڑھے کہ اُسکو خلوت کے ساتھ لگاؤ ہو۔ اور خلق سے بیزاری و وحشت پیدا ہوا اور یہ بھی نزدیک صوفیہ رحمہم اللہ کے پورے طور سے ثابت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آسان اور نزدیک طریق کہ سب بندگان خدا سے بہتر و سہل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک افضل و اعلے ہو تعلیم فرمائیے آپ نے فرمایا کہ مداومت ذکر کی خلوت کے ساتھ اپنے ذمہ کرلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ میں کیونکر ذکر کروں فرمایا کہ آنکھیں بند کر اور مجھ سے سن پس آپ نے تین مرتبہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو اپنی زبان مبارک سے تکرار فرمایا اور حضرت علیؓ اسوقت سنتے تھے اور اسکے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین بار اس کلمہ مبارک کو اپنی زبان سے تکرار کیا۔ اسوقت حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ سنتے تھے۔

اور اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن بصریؒ کو تلقین فرمایا۔ چنانچہ آجتک یہ طریق مشائخ میں چلا آتا ہے مرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ کا فرمان بردار و جان نثار رہے جیسے مردہ دست غسال پر ہوتا ہے وہ جسطرح چاہتا ہے حرکت دیتا ہے یہ بھی دست شیخ پر اپنے آپ کو مثل مردہ خیال کرے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم موت سے پہلے مرجاؤ۔ موت سے پہلے مرجانا یہ مراد ہے کہ ہادی کے سامنے تم خود نہ رہو جو چاہے اور جسطرح چاہے تم سے برتاؤ کرائے تم خود دخل نہ دو۔ جب مرید مُردوں کی جماعت میں داخل ہو گیا ذکر کرنے والونکے ساتھ شامل ہو گیا اپنے نفس کے ساتھ نہ رہا اور ذاکر واصل حق ذکر اللہ کے ساتھ قدیم ہو جاتا ہے نہ ذکر نفس حادث کے ساتھ یعنی جب کوئی کسی طرف سے جدا ہو تو دوسری طرف شامل ہوا اسیطرح جو مرید اپنی خواہشات نفسانی و شہوات طبعی سے جدا ہو گویا یہ مردہ ہو گیا تو ادھر سے الگ ہو گیا اور بعد کثرت ذکر کے کہ جس کی وجہ سے یہ حاصل کیا تھا اُنکو اُنکی طرف واصل ہوا پس باعتبار رخصت کے وصال روحی ہوا نہ نفس کے

toobaafoundation.com

ساتھ کہ وہ حادث ہے اور حادث کو قدیم سے کیا نسبت۔ زمین آسمان کا فرق ہو
اور بعض نے کہا ہے کہ شرط تلقین کی یہ بھی ہے کہ اول مرید حسب رائے شیخ کے تین روز
برابر روزہ رکھے اور ان تینوں دنوں میں باوضو ہر وقت ذاکر رہے اور غذا بہت تھوڑی
کھاوے اور گفتگو بہت کم کرے اور بہت کم سوئے اور آدمیوں سے میل جول
کم رکھے غسل کر کے شیخ کی خدمت میں دو زانو خاموش بیٹھ کر حضور قلب سے شیخ
کے ساتھ مراقب رہے اُسوقت شیخ دراز آواز سے لا الٰہ الا اللہ کہے اور مرید شیخ کی
زبان سے سنکر دل میں تہ نشین کرے اور اسکے معنی سمجھے اور خیال کرے اسیطرح تین
مرتبہ شیخ کہے اور پھر تین مرتبہ مرید اس کے بعد شیخ ہاتھ اٹھا کر مرید کے واسطے دعا
کرے۔ مرید کو چاہئے کہ اس کلمہ پر مداومت کرے تاکہ مقصود تک رسائی ہووے
شیخ نجم الدین کبرا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذاکر اگرچہ فقط زبانی ہو شان و شوکت بلند رکھتا
مگر نہایت بوجہ قوت حجاب وجود کے ظاہر نہیں ہوتا اور جب سالک حالت نیند میں
یا حجاب وجود بسبب کثرت ذکر کے کہ وہ مضمحل ہوتا ہے ذکر ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نور
اوپر سے یا سامنے سے یا پیچھے سے پیدا ہو کر اُسکو جگہ سے لڑکھڑا دیتا ہے اُسوقت مرید
مارے خوف کے کلمہ پڑھتا ہے جوں جوں کلمہ پڑھتا ہے زیادہ شدت و سختی پاتا ہے
اُسوقت ناچار و مجبور خدا کی طرف توجہ کر کے سجدہ کرتا ہے مسلمان مومن ہوتا ہے اور یہ امر
موافق خدمت ذکر کے ہوتا ہے جتنا کرتا ہے اتنا پاتا ہے جاننا چاہئے کہ زبانی ذکر حرفی
ذکر ہے بلا حضوری دل کے اور دل کا ذکر حضوری ہے اور حضوری سے بھی غایت ہونا
یعنی محو ہو جانا نہ ذکر سری ہے خلاصہ اور نتیجہ ذکر کا استغراق اور محو ہو جانا ہے یہانتک
کہ اگر درمیان ذکر کے ذکر کو بھی سمجھے یہ بھی حجاب ہے اس مرتبہ کو فنا کے ساتھ گو نسبت
کرتے ہیں مگر فنا وہ ہے کہ نفس سے اور ہاتھ پاؤں جملہ اعضا اور حواس ظاہر و باطن اپنی
سے بلکہ جمیع اشیا خارجہ سے غایب ہو اور ہمہ تن اور ہمہ جان حق تعالے میں فنا ہو اور دیگر

toobaafoundation.com

ہوش اتنی بھی آوے تو وہی حالت حاصل رہے اور جو اس حالت پر یہ بھی جانے کر میں
ہمہ تن فانی ہو گیا ہوں یہ بھی کدورت ہے بلکہ کمال یہ ہے کہ فنا سے بھی فانی ہو اور فنا
سے بھی فنا ہونا انتہا درجہ کی فنا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ کلمہ کے کہنے والیکو چند چیزیں
ضروری ہیں ایک تو یہ ہے دوسرے کسی کی نفی اور کسیکا اثبات کرتا ہوں اور ذکر کرتے
وقت اُس کی عظمت و جلال کا خیال رکھے۔ تیسرے سچی محبت و ارادہ کے ساتھ چوتھے
کلمہ طیبہ کو بہت حسن ادب و حرمت و عزت کے ساتھ کہے پانچویں ہمہ تن ہمت کے
ساتھ خدا تعالے کے ساتھ لو لگائے رہے چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سارے زمانہ میں خوشبویات ہیں ان خوشبویات کے سامنے آؤ یہ ارشاد مراقبہ ہے اور
صوفیہ رحمہم اللہ کی اصطلاح میں اسکو لمحہ و لمعہ اور وجد اور وجود بھی کہتے ہیں اور علامت
اور پہچان ان صفات کے حاصل ہو جانے کی یہ ہے کہ ذاکر اپنے اندر لذت و حلاوت خدا
تعالی کی طرف سے پاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ خدا تعالی نے اپنے ذاکرین کو چند مراتب
سے اپنے ذکر کی ہدایت فرمائی ہے اول ذکر زبانی آواز سے دوسرے مرتبہ نفی حرف و
نفی کے ساتھ دل سے متعلق تیسرا مرتبہ ذکر قلب ہے ملاحظہ دل کے ساتھ چوتھا مرتبہ
ذکر سری ہے وہ مراقبہ ہے واسطے کھلنے اسرار الہی کے پانچواں مرتبہ ذکر روح ہے وہ انوار
و تجلیات و صفات پاک کا مشاہدہ کرتا ہے چھٹا مرتبہ ذکر خفی ہے وہ انوار ذات خفی
کا معاینہ ہے فائدہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمکو چند رنگ سے پیدا کیا ہے
پس معلوم ہونا چاہیے کہ وہ سات طور ہے۔ طور پہلا بدن اور اس کا ایک ٹکڑا زبان ہے
اور وہ جسم خاک سے بنا ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو پاکیزہ مٹی سے پیدا کیا ہے
دوسرا نفس ہے وہ جسم لطیف ہے مثل لطافت ہوا کے تمام اجزاء بدن میں پھرتا ہے
خدا تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ خدا تعالی کی طرف رجوع ہو تیسرا طور قلب ہے
وہ نفس کے اندر داخل ہے پاکیزگی اور چمک دمک میں نفس سے زیادہ ہے اور اس

toobaafoundation.com

طور کی طرف اشارہ اللہ تعالیٰ کا یہ ہے انکے قلب میں ایمان تحریر ہو گیا چوتھا طور سر ہے وہ
نور روحانی ہے اور آلہ نفس کا ہے اور نفس اپنے فعل میں عاجز و مجبور ہے کوئی کام اور
عمل بدون سر کے نفس سے خود نہیں ہو سکتا کیونکہ سر تمام خیال نفس کا ہے پانچویں طور
روح ہے وہ بھی نور روحانی اور آلہ نفس کا ہے کیونکہ زندگی بدن کی بشرط موجودگی روح
کے نفس میں ہوتی ہے موافق عادت الٰہی کے چھٹے طور روح خفی ہے جسکو اکثر خفی بھی
کہتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اسکو اخفیٰ سے تعبیر فرمایا ہے اور اخفی کو طور ششم اسواسطے کہتے
ہیں کہ روح دسر و قلب سے پوشیدہ و چھپا ہوا ہے جو سمجھ سے باہر ہے اور اخفی ایک
نور نہایت پاکیزہ سب سے زیادہ نزدیک عالم حقیقت سے ہے اور نفس کے واسطے
مثل دربان کے ہے کہ اللہ کی درگاہ میں رہتا ہے اور جب نفس اور دل اور عقل اور
سر اور روح حضرت عالی حقیقت الحقایق سے غافل ہوتے ہیں اخفی انکو نظر لطیف
اور خفیف سے دیکھتا ہے۔ فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں اللہ نے اس تنبیہ کو اخفی کے
وسیلہ سے مقرر فرمایا ہے اور غفلت اور بھول عوام مومنین اور عام اولیا کو ہوتی ہے۔
اکابر اولیا اور انبیا کو کم ہوتی ہے انکے خیالات اسفل کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں
غفلت کا ہونا تو بڑی بات ہے انکی نسبت میں خدا تعالے فرماتا ہے کہ وہ خدا سے
ڈرتے ہیں اور سوائے اسکے کسی سے انکو خوف و ہراس نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اسجگہ
دوسری روح ہوتی ہے اور وہ سب سے پاک و مصفا ہے اور وہ لطیفہ تمام اطوار کا
داعی الی اللہ ہے۔ مگر یہ روح ہر کسی کے نہیں ہوتی خواص بندونکو مرحمت ہوتی ہے۔
چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حکم سے جس بندہ پر چاہتا ہے ایک روح
ڈالدیتا ہے اور یہ روح ہر وقت حاضر عالم قدرت اور ناظر عالم حقیقت رہتی ہے۔ اور
خلایق کی طرف ذرا بھی خیال نہیں کرتی ہے واللہ اعلم۔ باقی فوائد اشغال عابدیہ میں بیان
ہو چکے ہیں **فصل** تیسری نفی خاطر کرے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جی میں جو بات آوے

toobaafoundation.com

اُسے اپنے دل سے دور کرے یعنی جو بات برے کام کرنیکی جو شریعت میں منع ہے
اور برا ہے جی میں اُٹھے اُسکو دل سے دور کرے کہ وہ خاطر شیطانی کہلاتے ہیں۔
شیطان اُس برے کام اور نافرمانی کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہے جب جی میں وہ بات آتی ہے
اور بات جی میں ایسی کام کرنے کی اُٹھے جو شرع شریف میں مباح ہے اسکو بھی دور کرے
اسکو خاطر نفسانی کہتے ہیں یعنی مٹانا خیالات ماسوا کا ہے اور یہ کام مجاہدہ والوں پر بہت
سخت مشکل ہے اور شناخت خطرات کی بھی ایک علم علوم صوفیہ کرام سے ہے کہ برے
بھلے کی تمیز کرتا ہے اور دونوں میں جدا جدا کی تمیز کر کے خطرہ حق کی موافقت اور
اُسکے خلاف مخالفت کرے جاننا چاہیئے کہ وارد۔ اُسکو کہتے ہیں کہ جو بندہ کے دل پر
بے محنت اور بلا کسب کے نازل ہو خواہ بصورت خطاب ہو یا نہ ہو۔ یا مثل فکر یا قبض و بسط
یعنی تنگی و کشادگی کے اور خاطر اُس وارد کو کہتے ہیں کہ دل پر خطاب کی صورت میں آتا ہے
اکثر صوفیہ اس پر متفق ہیں کہ خواطر چار ہیں۔ ایک خاطر حق ہے کہ اللہ جل و علی کی طرف سے
ہو اور وہ ایک علم ہے کہ غیب سے خدا تعالےٰ اہل قرب اور حضور کے دل میں ڈالتا ہے
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما دے کہ میرا پروردگار جاننے
والا غیب کا القا رحق کرتا ہے اور دوسری خاطر ملکی ہے اور وہ یہ کہ طاعات پر حرص ہو اور
خیرات کی طرف رغبت ہو اور بچنا گناہوں اور برائیوں سے اور ملامت کرنا اپنے آپ کو
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اولاد آدم وسوسہ دو ہیں ایک وسوسہ
شیطانی اور دوسرا ملکی۔ لمہ شیطانی یہ ہے کہ حق بات کو جھٹلا کر بری بات کا وعدہ کرے۔
اور لمہ وہ ہے کہ بھلائی کی طرف لا کر حق کی تصدیق کرے۔ تیسرا خاطر نفسانی ہے اور
تقاضا کرتا ہے لذات موجودہ دنیا کا اور وعدہ دینے والا آئندہ کو جھوٹی خواہشات کا
ہو یعنی دنیا کی جاہ و حشم و نام داری و بڑائی اور اقسام کے کھانے وغیرہ اور ہر طرح کی
آسایش کا طالب اور خواہان جو چیز دنیا میں موجود ہے۔ چوتھا خاطر شیطانی وہ گناہ ہیں

اور برائیوں کی طرف رہنا و جھکنا و خواہش کرتا ہے۔ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ پرہیزگار ہیں جبکہ شیطان چھیڑ چھاڑ کرتا ہے وہ اُسوقت خدا تعالے کے غصہ اور عذاب کو یاد کرتے ہیں فوراً جھوٹ و سچ میں خیال کرتے ہیں اور اُس سے بچ جاتے ہیں۔ اور بعض صوفیہ کرام نے یون کہا ہے کہ اصل میں خواطر چار ہیں خدا کی طرف سے اور وہ یہ ہیں۔ کہ حق سبحانہ تعالے جب ارادہ فرماتا ہے کہ اپنے بندہ کو خلعت قرب اپنی بارگاہ کا عطا فرماوے پہلے اسپر ایک جماعت فرشتوں کی کہ وے فوج ارواح و ملکوت کے ہیں نازل فرماتا ہے قلب و روح کی امداد کے واسطے تاکہ قلب و روح قوت پاکر میدان قرب و بازوہ ہمت کیساتھ اوڑے اور قابل ورود خاطر حق سبحانہ تعالے کے ہو اور جب کہ بندہ کو دور کرنا اور مبتلا کرنا چاہتا ہے گروہ شیطانون کا اُس پر بھیجتا ہے کہ نفس کی مدد کرے اور وہ اپنی ہمت ناپاک کے ساتھ زور پکڑ کر خواطر نفسانی اس میں پیدا کریں اللہ بچاوے اور تمیز خاطر کہ جیسی کہ چاہیئے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ دل کا آئینہ زنگ طبعی سے زہد و تقوے و ذکر کے ساتھ جلا نہ پاوے اور اصلی حقیقتیں خواطر کی اس کے اندر نہ چمکے اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ اول خطرہ کو شریعت کی ترازو میں تولے۔ جاننا چاہیئے کہ اہل مجاہدہ پر خطرات مثل تیز رو کے آتے ہیں اُن تمام خواطر کو خواہ بھلے ہوں یا برے سب کی نفی کرے اور کوئی علاج نہیں کیونکہ مبتدی میں لیاقت و تمیز و قابلیت پہچان کی نہیں ہوتی جب وہ سب کو نفی کرے گا تو خطرات محمودہ کہ ربانی و ملکی ہیں دل میں ثابت رہیں گے اور شیطانی و نفسانی دور ہوجاوینگے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ ذکر کی صورت و معنی میں اس قدر غور کرے کہ کسیطرف دھیان نجاوے۔ فصل چوتھی شرط دوام ربط قلب شیخ سے کہ آداب تمام واردات کامل کے ساتھ۔ کیونکہ شیخ ذریعہ رسیدہ کا ہے حق تعالے فرماتا ہے کہ اے مسلمانون تم تقوے کرو اور صادقین کے ساتھ لگے رہو۔ اور اُن سے ملے رہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم خود نہیں جانتے ہو ذکر والون سے پوچھ لو

اور شیخ وہ ہے کہ جو راہ حق چلا ہوا ہو۔ ایسے شیخ کی محبت ہم نشینی صالح سے ہرگز کم نہ ہوگی
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صالح کی صحبت مثل قرب عطار کے ہے
اگر عطر نہ ملے گا خوشبو سے نفع ضرور ہو گا۔ غرض یہاں پر یہ ہے کہ تصور شیخ ہر آن رکھے
یعنی روح شیخ کی اپنے اندر اپنے ساتھ خیال کرے یہ ہے ربط قلب شیخ ہے فصل پنجم
دوام شرط خلوت ہے اور خلوت سے مراد روکنا خواہش ظاہری کا واسطے کشادہ ہونے
حواس باطنی کے تاکہ جو چیز خواب میں دیکھتا ہے وہ اسکو بیداری میں نظر آنے لگے۔
اور حواس دل کے تب تک کہ حواس ظاہری نہ بند ہوں ہرگز نہیں کھلتے۔ اسیوجہ سے
خواب میں بہت چیزیں نظر آتی ہیں کہ جو ظاہر میں نہیں دیکھتا پس اگر حالت بیداری
میں حواس ظاہری بند ہو جاویں دل کے حواس ضرور کھل جاویں جو باتیں کہ خواب
میں نظر آتی تھیں وہ بیداری میں دیکھے۔ اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پندرہ سال پہلے نبوت سے خلوت کو پسند فرما کر علیحدگی اختیار کی اور
غار حرا میں تشریف فرما ہو کر ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتہ عبادت کرتے تھے اور انوار الٰہی کا
معائنہ و مشاہدہ فرماتے تھے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب
صلعم اس غار میں ایک مہینہ تک تشریف فرما رہے پس چاہیئے کہ حجرہ خلوت اتنا تنگ ہو
کہ وقت ذکر کے مربع بیٹھ سکے اور کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے۔ زیادہ کشادہ نہ ہوا ور نہ
اندھیرا اسقدر ہو کہ آفتاب کی روشنی اور دھوپ نہ جا سکے اور خلوت نشین کو مناسب ہے
کہ دفع کرنے تنگی طبیعت کے اور سستی و کاہلی کے واسطے اور نیز دوسری خواہشات
نفسانی کے واسطے باہر نہ آوے مگر کسی اپنی ضرورت کے واسطے مثل وضو یا نماز جمعہ
یا جماعت کے واسطے باہر آنا مضایقہ نہیں اور چاہیئے کہ قوی دل مردانہ رہے اور ہمت
بڑھائے رکھے۔ جان جائے تو جائے مگر آن نہ جائے کا مضمون رہے بلکہ عاشق صادق
ہو کر دیوانہ اور طالب دیدار رہے اور غیر مطلوب تمام خواسات کو پس پشت ڈالے اور

toobaafoundation.com

دھیان بھی نہ کرے اور ثابت قدم با آرام دل و اطمینان نفس و راحت روح کے سایہ میں ہو طبیعت کو شہوات سے پاک اور دل کو تقویٰ و پرہیزگاری سے آراستہ کرے اور عقل کو ایمان کے ساتھ اور اعضا کو طاعات کے ساتھ لگائے رکھے اور انفاس کو صدق و اخلاص کے نور کے ساتھ روشن و منور کرے اور سینہ کو اسلام کے تمیز و ہوشیاری کے ساتھ کشادہ رکھے کہ اسیطرح اللہ تعالے نے مردان راہ حق کو ہدایت عطا فرمائی۔ اور مخاطب بخطاب اُولُوا الْاَلْبَاب فرمایا اور نووی شرح مسلم نے کہا ہے کہ خلوت صالحین کی عزت اور عارفین کا چتر ہے اور ابو سلیمان خطابی نے کہا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت خلوت کیساتھ اسوجہ سے تھی کہ گوشہ نشینی میں فراغت قلب اور مددگاری فکر اور علیحدگی خواہشات بشری سے اور عجز وغیرہ بخوبی میسر آتا ہے اسی سبب سے خلوت میں بند کرنا لذائذ نفسانی و دنیوی و حواس ظاہری کا ہے اور بڑی حس ظاہری آنکھ ہے اور یہ دروازہ دل کا ہے جو کچھ بلائیں دل میں آتی ہیں وہ اسی دروازہ سے آتی ہیں اور تمام خواہشات و تمنا اسی سے پیدا ہوتی ہیں جب خلوت میں رہیگا آپ سب کے سب بند ہو جاوینگے۔

فوائد خلوت۔ ہمیشہ پاک و صاف با وضو رہنا اور ہمیشہ ذکر اللہ زبان سے اور دل سے کرنا مع تصور شیخ اور کثرت تلاوت اور پاسبانی زبان کی کرنا اور تمام حواس کو فضول و بیہودگی سے بچانا اور مدام نماز جمعہ اور جماعت اول وقت ادا کرنا۔ مراد خلوت سے یہ ہے کہ پورے طور سے ہمہ تن حدود شرعی میں مصروف و مشغول رہے اور حسن ادب خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اخلاص عمل اور صدق طلب و خشوع و خضوع و دل بستہ اللہ جل جلالہ کی طرف اور اسکی ذات پر بھروسہ کرکے بے پرواہ ہونا اور دور کرنا فخر و ریا و ترک کرنا طمع فاسد کا خلق کی طرف سے یہ خلوت اہل دل کی ہے۔

فصل چھٹی شرط دوام سکوت مالایعنی اسے قولاً و فعلاً و فکراً رکھے یعنی سوائے یاد خدا کے

toobaafoundation.com

اور مرشد سے کوئی بات کرنے کی یا اور کوئی کام یا کوئی فکر بے ضرورت اشد کے نہ کرے۔ اپنے دل کو اُس سے روکے اور چپ رہے اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یاد رکھے کہ بات و نطق جو یاد حق نہ ہو لغو ہے اور ہر سکوت و فکر جو فکر حق سے خالی ہو سہو ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر رحم کرے کہ نطق و کلام اُس کا اپنی یاد اور ذکر و سکوت و چپ رہنا اُس کا اپنی صفاتؔ کا غور و فکر کرے

فصل ساتوین دوام صوم۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائے اور زیادہ کھانے سے پیٹ کو روکے مگر اتنا کم بھی نہ کھائے اور اتنے روزے بھی نہ رکھے کہ آنکھوں میں دم آجائے اور دماغ بھوک پیاس کی خشکی سے پریشان ہو جاوے مطلب یہ ہے کہ اتنا کھاوے کہ اپنا بوجہہ و ثقل نہ دکھاوے ایسا نہ کھاوے کہ پیٹ کو بگڑی بھرے اور ایسا کھانا بھی نہ کھاوے جو دیر میں ہضم ہو اور ایسا کھانا کھائے جس سے مغز کو طاقت رہے وہ کمزور نہ ہو اور جب حبس دم سے ذکر کرے جتنا کھاوے چکنا کھاوے اور خشک نہ کھاوے کہ حبس دم کیساتھ ذکر کرنے والے کے مغز میں تراوٹ کا ہونا بھی ضروری ہے کہ خشکی نہ آجاوے جس سے مرض سودا پیدا نہ ہو جائے۔

فصل آٹھوین دوام ترک اعتراض ہے یعنی ہر کام میں اعتراض کرنا ترک کرے اور جو کچھ اُس پر مشکل یا مصیبت اچھا یا برا گذرے اس میں قضا اور قسمت پر راضی رہے۔ مالک کی طرف سے جو آوے بندہ کا کام اُس پر راضی ہونا ہے نہ اُس میں حجت کرنا اور اعتراض۔ مرشد کے کام پر بھی اعتراض بہت برا ہے اُس سے فیض جو مرشد کے دل سے طالب کے دل پر آتا ہے بند ہو جاتا ہے یہ ساری خرابیونکا باعث ہے دوسروں پر اعتراض کرنے سے بھی طالب حق کو کیا کام۔ **تتمہ** فائدہ ان آٹھ شرطون سے یہ ہے کہ جوہر انسانی صاف و پاک ہو کر مستحق و قابل وصول بارگاہ صمدیت کا ہو اور یہ پاکی اور استعداد بلا دور کرنے اغیار کے کہ وجود نفس و شیطان ہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور انکا دور کرنا

toobaafoundation.com

انہیں شرائط سے ہوتا ہے وجود ایک سخت اندھیرا ہے اور باپانی مٹی آگ ہوا چار دن عناصر سے بنا ہوا ہے اور یہ سب ایک دوسرے سے زیادہ سیاہ و تاریک ہیں اور ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہے ان کی صفائی مجاہدہ سے کرنا ضروری ہے اور نفس ایک چیز لطیف ہے وہ بدن میں مثل لطافت ہوا کے گھسا ہوا سیاہ اور تمام وجود انسان کے جوڑوں میں پھیلا ہوا ہے اُس کا پاک و صاف کرنا ریاضات سے لازمی بات ہے۔ اور شیطان ایک آگ وہوان دار مکدر تاریکی کفر سے ملے ہوئی انسان کے بدن میں مثل خون کے پھر تا رہتا ہے اُس کا خارج کرنا ضروری ہے اور انہیں کا سنوارنا بنانا ہے اور انھیں تا ریکیوں سے لطیفہ نورانی نکلتے ہیں چونکہ یہ اشکال خود تاریک ہیں دل میں ان سے زنگ سیاہی پیدا ہو کر غفلت ہوگئی اس واسطے خلوت و ذکر و روزہ و پاکی و خاموشی و ورکرنا خطرونکا اور ربط فکر ذکر کا پڑھنا ہے یا یوں سمجھو کہ مثل آگ و سوہان و سندال کے ہے خلوت مثل کوڑہ بھٹی کے ہے روزہ اوزار جلا کرنیکا ہے پاکی و خاموشی ونفی خطرات و ربط مثل مزدوروں کے ہے۔ اور توحید مطلب اوستاد کامل ہے جب بندہ ان شرائط کے ساتھہ ہو جاوے اُسوقت نور وشہود و قلب اسکو حاصل ہو۔ چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھہ ہے جسجگہ تم ہو اور یہ بھی فرمایا کہ جسطرف منہ کروگے اسطرف اللہ کی ذات پاک ہے۔

فصل سالک کو چاہیئے کہ ہرحال میں انواع و اقسام کی عبادات میں لگا رہے کسیوقت غافل و کاہل نہ رہے کیونکہ خدا تعالےٰ اس سے نہایت درجہ محاسبہ کریگا۔ جیسے فرمایا کہ اگر رائی کے برابر ہوگا وہ بھی حاضر کیا جاویگا خواہ برا ہو یا بھلا۔ یہ چند طرح پر ہے اول توبہ کرنی چاہیئے وہ خدا تعالیٰ کیطرف رجوع ہونا ہے ہمیشہ ہمیشہ شرمندگی اور کثرت استغفار کیساتھہ اسکے بعد انابت ہے ذکر کی طرف رجوع ہونا۔ ظاہری رجوع کو توبہ کہتے ہیں۔ اور باطنی کو انابت۔ پھر عفت یہ شہوات کا ترک کرنا بعد اسکے ورع ہے ایسی چیز ہے کہ جسکے دھیان میں خدا کی فراموشی ہو۔ اسکے بعد ارادہ ہمیشہ مشقت میں رہنا اور ترک راحت کرنا۔ پھر فقر

کسی شے کو اپنی ملک نہ سمجھنا۔ پھر صدق وہ برابر ہونا ظاہر و باطن کا آگے پیچھے۔ پھر تصبر وہ نفس کو تلخ عیشی و مکروہات پر عادت ڈالنا۔ پھر صبر یہ غیر اللہ کے ترک شکوہ کرنا۔ پھر رضائی۔ بلاؤں سے لذت و راحت پانا پھر اخلاص۔ خلق کو اللہ تعالیٰ کے معاملہ سے خارج کرنا پھر توکل بہ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسا کرنا۔

فصل حضرات مشایخ نے یہ بھی مقرر کیا ہے کہ کسی قسم کا کلام کرے نصیحت و ارشاد ہو یا بیت ہیں انتفاع عوام کا ہو سننے والیکے حوصلہ کے موافق بات کہے اور مسئلہ بلا وریافت کے بیان نکرے اور کسی خطرہ کا مسئلہ دریافت کرے تو سائل کی استعداد کے موافق بات کہی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ ایک سائل آپ سے کسی ایک مسئلہ میں سوال کرتا ہے آپ اُسکا جواب دیتے ہیں اُسکے بعد دوسرا شخص وہ ہی مسئلہ دریافت کرتا ہے اُسکا جواب دوسرا دیتے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ جواب موافق حوصلہ سائل دینا چاہیئے اور سائل کو بھی چاہیئے اپنے حوصلہ کے موافق پوچھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ امر جائز ہے جو چاہے سو پوچھے۔ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت قضیہ سایل کو بلا دریافت دوسرے کیے بتلا دیا کرتے ہیں کہ شاید دوسرے کو نفع پہنچ جائے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ اوستاد و معلم کے روبرو خاموش رہنا ادب ہے۔ اور جو بات اسپر نا آوے ہرگز نہ کہے۔ کیونکہ اس سے فساد و آفت پیدا ہو جاتی ہے اور فوائد سے جدا رہ جاتا ہے اور جو سنے اُس پر عمل کرے اور جس کے دل میں ارادت سلوک الی اللہ بویا گیا اوس کو زیبا ہو کہ حفاظت اُسکی بہت کرے کیونکہ یہ مہمان غیبی ہے اسکو غنیمت جانے اور غذا وغیرہ مناسب و موافق اُسکے پیش کرتا ہے تاکہ بخوشی ہضم کرتا ہے کیونکہ تخم ارادت مرید کے دل میں مثل اُس طفل کے ہے کہ جو علم الغیب سے پیدا ہو کر عالم شہادت میں ظاہر ہوا کہ غذا اُسکی سوائے شیر مادر نہیں اسی طرح نور ارادت مرید کے دل میں کہ عالم غیب سے جو بتوفیق الٰہی میسر ہوا ہے پرورش اُسکی سوائے شیر معرفت و آب حقیقت کہ چشمہ غیب سے

ہوتی ہے اور اہل غیب مشائخ طریقت ہیں کہ متابعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے شرف اندوز ہوئے اور فیضان الٰہی پایا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ
نے میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر صدیق رضہ کے سینہ میں ڈالدیا۔ پس جسکے دل میں توفیق الٰہی
یا ارادت پیدا ہو وہ اپنے خیال پر بے پروانہ ہو موافق اس حدیث کے کہ تم اطاعت و
فرمان برداری اپنے موافق حاصل کرو اگرچہ تمہارا مالک غلام حبشی بری صورت کا ہو۔
غرض ہر حال میں اپنے کو مطیع شیخ کا کرے ہرگز اپنے اختیار میں نہ رکھے۔ صوفیہ نے
کمال تاکید اس میں فرمائی ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالےٰ نے دعوت اُمت
حق تعالےٰ کی طرف طلب کرنیکے واسطے مبعوث فرمایا اور اپنے ارشاد سے آپکو ہادی
راہ مستقیم بنایا اور فرمایا کہ بیشک تو سیدھے راستہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے۔ جب عمر
شریف آپ کی پوری ہوگئی آپنے اپنا خلیفہ چھوڑا۔ اسی طرح ہر زمانہ میں داعی الی اللہ ہوتے
آئے ہیں۔ یہ ہدایت اُسی شخص کو نصیب ہوگی جو بوسایط سلاسل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تک رکھتا ہوگا۔

فصل ادب شیخ۔ روبرو شیخ کے مصلے پر نہ بیٹھے مگر بضرورت نماز۔ اُنکے روبرو
نوافل نہ پڑھے اُن کی جائے نماز پر قدم نہ رکھے اُنکے چہرہ پر کثرت سے نظر نہ ڈالے۔
اُن کے ساتھ بے تکلفی نہ کرے اُنکے سامنے اِدھر اُدھر مونھہ نہ کرے۔ غرض یہ ہے کہ
کسی طرح سے ظاہر و باطن میں انکار نہ کرے اور رعایات اونکے قول و فعل و حرکت و
سکون میں کرے ورنہ نفاق میں مبتلا رہیگا۔ سالک کو چاہیئے کہ اول اوقات کو کہ جنکی
فضیلت احادیث سے ثابت ہو نوافل و اذکار سے معمور و محفوظ رکھے تاکہ شیطان قابو
نہ پاوے۔ فصل ایمان غیبی۔ آخرت وعدہ وعید و حشر و نشر وغیرہ پر جو کچھہ کتاب اللہ و سنت
نبوی سے ثابت ہوا ہے اسپر ایمان شہود رکھے تو ہرگز ونکا نفس انکار نہیں کر سکتا اور نہ
شیطان اُنکو کسی امر آخرت پر شبہ ڈال سکتا ہے۔ وہی راسخ الیقین سچے ایمان والے

toobaafoundation.com

ہیں اگر حجاب انکی نظر سے اٹھا دیا جاوے اور امور آخرت انکو کھلم کھلا دکھلایا جاوے تو ایک ذرہ بھی یقین میں زیادتی وکمی نہ ہو گی۔ بعد وصول تصدیق کے مومن حقیقی ہوتا ہے۔ ایک روز جناب سرور عالم نے فرمایا کہ حارثہ تو نے کس طرح صبح کی عرض کیا مومن حقیقی ہو کر آپ نے فرمایا دعوی کی حقیقت ہوتی ہے تبلا تیرے دعوی کی کیا حقیقت ہے عرض کیا میں نے اپنے نفس کو دنیا کی طرف سے روکے رکھا دن کو بھوکا پیاسا رکھا آنکو سونے نہ دیا گویا عرش الہی کو صاف طور سے دیکھتا ہوں اور جنت والے ملاقات کرتے ہیں دوزخی ایک دوسرے کی طرف عار و ندامت کرتے ہیں فرمایا بہت اچھا جواب دیا۔ جب وہ چلے گئے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ جسکا دل اللہ تعالے نے منور و روشن فرما دیا

فصل اب معلوم ہو کہ لایق مشیخیت وہی شخص ہے کہ جس نے اپنے نفس کو مجاہدات کے ساتھہ موّدب سیدھا بنا لیا ہو۔ مشقت وسختی وتلخی ریاضت کا متحمل کر لیا اور خدمات مشایخ وصلحا ومقتدا میں بیٹھا ہوا اور صحبت صادقین میں عمر گذاری ہو اور احکام اور حدود دین واصول وفروع کو پورے طور سے جان گیا ہو مقامات عالیہ سے گذرا ہوا ہو اور جو ان صفات سے موصوف نہیں وہ قابل مشیخیت نہیں غرض کہ سالک کو چاہیے کہ اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالے اور جو کچھہ حالات اسپر عارض ہوتے رہیں ہر دم شیخ کی خدمت میں ظاہر کرتا رہے۔ بزرگوں کا قول ہے جو بیمار اپنا حال طبیب سے چھپا وے وہ عاقل نہیں۔ غرض مقامات ومنازل ترتیب وار اپنے واسطے طلب کرتا رہے جبتک ایک مقام کو تکمیل تام نہ کر چکا ہو دوسرے مقام پر انتقال نہ کرے اور اپنا ظاہری ورد وظایف وباطنی ارادت سے خالی نہ رکھے یہانتک کہ واردات اُس پر ہونے لگیں۔ چنانچہ ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہے کہ جب معاملات دل کے توفیق الہی کی طرف پہنچ گئے۔ اب اعضائے ظاہری آرام کریں کیونکہ عمارت باطن و مباشرت احوال ورعایت اسرار الہی وانفاس کے شمار میں مشغول ہوا یہانتک فقیر کی عبادت

toobaafoundation.com

دور کرنا باعث خطرات کا ہے کہ رعایت نفس کے ہر دم خیال رکھے کیونکہ وہ اکثر بدی کیطرف جاتا ہے اگرچہ عارف اعلےٰ درجہ معرفت پر پہونچگیا ہو۔ کہتے ہیں کہ نفس ایک لطیفہ ہو آدمی کے بدن میں اور وہ اخلاق مذمومہ اور عادات خراب کی جگہ ہے۔ اور روح ایک لطیفہ ہے جسم انسان میں محل اخلاق حمودہ اور عادات صلح کا ہے جیسے ناک آنکھ کان سونگھنے دیکھنے سننے کے مقام ہیں اور روح بھلائی وخیر کی کان ہے اور نفس برائی و فساد کی اور عقل لشکر روح کا ہے اور خواہشات فوج نفس کی اور توفیق الٰہی مددگار روح کی ہے اور بیہودگیاں مددگار نفس اور قلب مطیع تابعدار غالب کا ہے۔

فصل جب مرید نے مقام توبہ کو درست کر کے مقام ورع و تقویٰ میں مضبوط ہوکر مقام زہد میں قدم رکھا اور نفس کو مجاہدہ و ریاضت کے ساتھ سیدھا بنالیا اُس کو خرقہ پہننا روا ہے مگر ادب خرقہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیے انسان تمام ظاہرہ باطن کے مجموعہ سے مراد ہے لباس دونوں کا جدا ہے یعنی ظاہر کا جدا موافق شریعت کے پوشش اور باطن کا جدا اُس کے متفرق لباس ہیں ایک نفس اُس کا لباس شریعت ہے دویم قلب اُسکا لباس طریقت ہے تیسرا سر ہے لباس اُسکا حقیقت ہے چوتھے روح لباس اُسکا عبودیت پانچویں خفی لباس اُس کا محبوبیت ہے اور حجاب کہ جس میں انسان پوشیدہ وچھپا ہوا ہے جسکو حق تعالے نے پیروی شریعت کی عنایت فرمائی کمال عبودیت پر پہنچتا ہے اور حجاب نور روح سے ہٹا دیتا ہے۔ حق تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم کہدے انکو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو میری پیروی کرو تمکو خود خدائیتعالی دوست رکھے گا اور جب سب پردہ دور ہوگئے مرتبہ اعلےٰ سے اعلےٰ پر پہونچا جسکی نسبت حضرت خضر عم کہتے ہیں کہ صوفی کو نہ زمین میں جگہ ہوتی ہے اور نہ آسمان اُسکو پوشیدہ کرسکتا ہے اور ادراک باطن کے اور بھی حجاب ہیں جیسے شہوات ولذات حجاب نفس کے ہیں اور ملاحظہ غیر حق حجاب دل کے ہیں اور حقیقت معقولات میں فکر کرنا یہ حجاب عقل کے ہیں اور حجاب

تر اسرار آلہی میں توقف کرنا اور مکاشفات حجاب روح کے ہیں اور حجاب خفی حجاب عظمت وکبریائی خدا تعالے کے ہیں واصل وہ شخص ہوتا ہے کہ ان میں سے کیسکی طرف توجہ والتفات نہ کرے جیسے جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراجکو جب مقام سدرہ پہونچے طرح طرح کے خزانہ اور دفینے آپ کے پیش نظر کیے گئے مگر آپ نے کسیطرف آنکھ اُٹھاکر بھی نہ دیکھا جسکو حق تعالے فرماتا ہے۔

فصل جاننا چاہیے کہ تصوف کے ارکان ظاہر پانچ ہیں ایک خدمت دوسرے حرمت تیسرے خلوت چوتھے محبت پانچوین فتوت اور باطنی ارکان بھی پانچ ہیں اول عمل دوسرا علم تیسرا حال چوتھا قلب پانچوان معرفت۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پہلا رکن تصوف کا علم ہے اور درمیان اُس کا عمل اور آخر اُس کا موہبت آلہی علم حجاب دور کرنے والا اور ظاہر دکھانیوالا سالک کی مراد کا ہے اور عمل طلب سالک کا مددگار ہے اور موہبت نہایت عمل میں پہنچ جاتا ہے اور سائرین کے بھی تین طبقہ ہیں ایک مرید طالب دوسرا متوسط تیسرا منتہی واصل مرید طالب کا مقام مجاہدہ وریاضت ونفس کشی اپنے اوپر اختیار ولازم کرے اور حظوظ وخواہشات نفس سے بالکل بچا رہے سوائے حقوق ضروریہ کے مقام متوسط امراد طلب میں سخت ہولناک کام اختیار کرے اور ہر حال میں سچی طلب کی رعایت رکھے اور ادب ہر مقام کا پورا کرتا ہے مقام منتہی ہوشیار تمکین کے ساتھ رہے اور جیسے مقامات خدا کی طرف سے آتے رہیں اُنکو مانتا رہے تنگی وکشادگی ومنع وعطا ووفا وجفا میں ایک حال رہے یعنی کھالینا وبھوکا رہنا اُسکو برابر ہوا اور جاگنا وسونا ایکسان اور خواہشات نفسانیہ سے خالی ہوگیا ہو فقط حقوق باقی رہے ہوے ہوں اور ظاہر خلق سے ملا ہوا ہو اور باطن میں حق تعالے سے پیوستہ اور سب احوال ومعاملات حضرت فخر العالم صلوات اللہ علیہ واصحاب رضوان اللہ علیہم سے ثابت ومنقول ہیں جیسے غار حرا میں گوشہ نشینی فرمائی اور آخر میں دعوت جلی کی۔ اگرچہ مشغول تجلی رہے مگر ایک لمحہ بھی خدا سے جدا نہ تھے

toobaafoundation.com

جلوت و خلوت برابر رکھتے تھے ابو عبد اللہ بن حنیف رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے رویم رحمتہ اللہ علیہ نے نصیحت کی کہ اے فرزند عمل مثل نمک کے کر اور ادب مثل آرد کے حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ صوفی کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ ایک جماعت ہی خدا نے انکو تمام خلق سے منتخب کر کے مقبول کر لیا خواہ پوشیدہ رکھے یا ظاہر کرے اُن کو دوست رکھتا ہے۔

فصل اخلاق صوفیہ یہ ہیں رحم و عاجزی نصیحت و محبت کرنا و برداشت کرنا تکالیف و نرمی و احسان و ایثار یعنی اپنے فائدہ پر غیر کے نفع کو مقدم رکھنا اور خدمت و الفت و خندہ پیشانی و خوشی و کرم سے ہر ایک کیساتھ ملنا اور جاہ و مال دنیا کی کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ اور مرت و جوانمردی و مودت و بخشش و عفو و صلح و سخاوت و فا و حیا و تلطف و تبشر و الطیان و عادو ثنا و حسن خلق اور نفس کی حقارت اور سب سے اپنے آپ کو کمتر کرنا اور مسلمان بھائیوں کی عزت و توقیر کرنا اور مشایخ و بزرگان کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم کرنا اور دوسروں کے تھوڑے احسان کو بہت جاننا اور اپنے احسان کو نہایت کم سمجھنا۔ ابن مبارک رحمتہ اللہ علیہ سے حسن خلق کی نسبت پوچھا آپ نے کہا حسن خلق فراخ پیشانی اور خندہ رومی رہنا کسیکو تکلیف نہ پہنچانا اور بکمال بخشش کرنا۔

فصل معرفت اور وہ ہدایت منجانب اللہ ہی یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہو جانا معرفت ہے اور وہ استدلال ہوتی ہے یعنی دلیل سے پیدا ہوتی ہے کہ اشیائے ممکنات کو دیکھکر واجب الوجود کیطرف جانے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ نزدیک ہے کہ حق تعالیٰ انکو اپنی قدرت کی نشانیاں طبقات زمین و آسمان خدا انکی جانوں میں دکھلاوے یہ درجہ علما راسخین کا ہے کہ مصنوع و مخلوق سے خالق و صانع کیطرف رجوع کرتے ہیں اور آیات سے اسکی طرف راہ لیجاتے ہیں حقیقت میں یہ معرفت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے کہ جسپر امور غیبیہ کچھ منکشف ہو گیا ہو وہ اشیائے ظاہری و باطنی سے استدلال وجود پاک قایم

toobaafoundation.com

کرے گا دوسری معرفت شہودی ضروری ہوتی ہے کہ اول نظر میں بغیر سوچ حاصل ہو جاتی ہے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے کہ کیا تجھے تیرا رب کفایت نہیں کرتا ہے کہ وہ تمام اشیا پر شاہد ہے اور یہ درجہ معرفت صدیقین اصحاب مشاہدہ کا ہے اور یہ استدلال باطن نشانیاں ہیں ظاہر نشانیوں پر جیسا بعضے مشائخ نے کہا ہے کہ ہم نے خدا تعالی کو سب چیزوں سے پہلے دیکھ لیا اور یہ معرفت یقین و احسان ہے کہ اشیاء مخلوق کو اُس کے خالق سے جانے نہ اشیاء کے سبب خالق کو پہچانے ؁

نظم

بعد احدیت کے وحدت جان لے — سب حقایق اُس میں آ ظاہر ہوے
مجمل و مبہم ہوے ظاہر تمام — ہے یقین اول اس برزخ کا نام
علم اور نور وجود ہم شہود — اس میں یہ چاروں ہوئے آکر نمود
آپ کو پہچانا اُس نے آپ ہی — ہو کے روشن جانا اُس نے آپ ہی
وہی اول ہو کے پھر آخر ہوا — وہی باطن ہو کے پھر ظاہر ہوا
سارے اسماء صفات باکمال — مجملاً ظاہر ہوئے بالاشتمال
برزخ کبرے کہیں اسکو تمام — اور حقیقت احمدی ہے اس کا نام
حضرت احمد کو اصل الاصل جان — نور سے جن کے ہوا سب کچھ عیان
گر نہ ہوتا حضرت نور وجود — جلوہ گر اس آئینہ میں لے ودود
کوئی بھی ظاہر نہ ہوتا بالیقین — وہ ہے مرئی وہ ہے ناظر ہر کہیں
ذات احد ہے اور جمعی الشان ہے — جیسا تھا ویسا ہی وہ اِس آن ہے
ازلی اور ابدی ہے وہ نور قدیم — وہی احمد ہی بلا میم اے فہیم

ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدائے تعالی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے

toobaafoundation.com

کہ جو کچھ خدائیتعالے اُس پر انعام و افہام سے سبقت کی ہے اون پر مخصوص سے نظر کرے عجب نہیں کہ وہ شخص پانی کے اوپر چلے اور ہوا میں اوڑے۔ شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ معرفت کیا ہے کہا کہ جب تو خدا کے ساتھہ علاقہ رکھے اپنے اعمال کو بھی نہ دیکھی اور نہ اُس کے سوا کسی کیطرف نظر ڈالے اُسوقت تو کامل المعرفت ہوگا اور کہتے ہیں کہ جسے معرفت آلہی حاصل نہیں ہوئی اسکو چپ رہنا واجب ہے اور جسکو حاصل ہو جاتی ہے اسکو خاموشی بے اختیار لازم ہو جاتی ہے اسی سبب سے کہا ہے کہ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُس کی زبان گُنگ ہو گئی۔ بعض بزرگون سے پوچھا گیا کہ انتہا معرفت کی کیا ہے کہا خدا کے ساتھ ہو جانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنو جس شخص نے خدائیتعالی کو پہچان لیا اسکو ہرگز فاقہ و پریشانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ ہر دم ہر آن خدائیتعالی کے ساتھہ ہے اور اُس کے اندر محو ہے۔ بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ عارف اُسکو کہتے ہیں کہ اُس کے دل پر معلومات حقیقی اللہ جل جلالہ کے پے در پے لگاتار آتے رہیں اور غفلت اُس کی یکسر دور ہو جاوے اور علامات و آثار اُن علوم کے اُس پر ظاہر آنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث ہے کہ ہر چیز کی کان ہے پرہیزگارون کی کان عارفون کا دل ہے۔ اسی سبب سے اُنکا نام عارف ہوا ہے کہ مثل کان اُنکے عرفان کی انتہا نہیں ہے اور یہ علم بوسیلہ چراغ نبوت کے خدائیتعالی کی درگاہ سے اُسی بندون کے دلوں پر پہنچتا ہے اور یہ علم تین مرتبہ پر ہوتا ہے ایک علم الیقین کہ استدلال و نظر سے حاصل ہو دوسرا عین الیقین کہ مشاہدہ اور معائنہ سے ہو تیسرا حق الیقین کہ باوجود مشاہدہ کے مباشرت کیساتھہ پیوستگی ہو جیسا حق تعالی خضر علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے کہ ہم نے اُسکو اپنے پاس سے علم سکہلا دیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ معرفت ذات و صفات آلہی کی علماً و یقیناً حاصل ہوئی اور مشاہدہ قلب سے لذت و سرور حاصل ہوا اس جگہ ہرگز نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ثمرہ ایمان دل کے منازل میں پیوستہ نہیں ہوتا اور ایمان عطا راُس کے ساتھہ قوت پکڑتا ہے

toobaafoundation.com

اور وہ شہادت دنیا توحید اور رسالت پر ہے اور ایمان کامل وہ ہے کہ جامع توحید و تعظیم
کے ہو لیس کمثلہ شیئ یعنی خدا تعالی یکتا و یگانہ ہے اپنی ذات و صفات میں تمام
بندے اُسکے سامنے ہیں کوئی اُس سے چھپا ہوا نہیں تب ہر وقت تعظیم کرتا رہے گا اور ذرا
بھی اُسکی رضا کے خلاف نہ کریگا اور یہی کمال ایمان کا ہے اور معرفت الٰہی دین کی جڑ ہے
اور استغفار و عبادتین اُسکی شاخیں اور جڑ شاخ سے مقدم ہے چنانچہ حق تعالے نے
فرمایا ہے کہ اے میرے حبیب جان لے کہ کوئی معبود سوائے حق تعالے کے نہیں ہے
اور اپنے گناہوں سے استغفار کر اور یہ بھی فرمایا کہ بے شک میں ہی معبود ہوں اور کوئی
سوائے میرے قابل عبادت کے نہیں میری ہی عبادت کر ان دونوں آیات میں معرفت
و توحید کو استغفار و عبادت سے مقدم فرمایا۔ اور معرفت لغت علم کو کہتے ہیں جو غفلت
کے بعد پیدا ہوا اور صوفیہ کے نزدیک معرفت وہ علم ہے کہ جو ذات و صفات الٰہی سے
علاقہ رکھتا ہو اور اُسمیں کسیطرح شک و شبہ کو دخل نہ ہو اور معرفت ذاتی وہ ہے کہ حق تعالی کو
موجود اور واحد فرد و صمد قایم بذات جانے اور معرفت صفاتی یہ ہے کہ اللہ تعالی کو زندہ
جاننے والا سننے والا دیکھنے والا ارادہ کرنے والا کلام کرنے والا قدرت والا شفا دینے والا۔ جملہ
صفات میں موصوف اور عیوب سے کمال پاک سمجھ لے اور توحید بھید اور جان معرفت
کی ہے اور معرفت شہودی اُسوقت درست ہوتی ہے کہ دل کے ساتھہ رویت اور مشاہدہ
میں پہونچے کیونکہ معرفت حقیقی درمیان رویت کے ہوتی ہے کہ حق تعالی بعض حجاب کو
اٹھا کر اپنے ذات و صفات کا نور پردہ کے آڑ میں دکھلاتا ہے تاکہ معرفت حاصل ہو۔
نہ یہ کہ تمام حجاب اٹھا دیئے جائیں اگر حجاب بالکل دور ہو جاویں تمام کائنات جلجاویں
توحید لغت میں کسی شے کے ایک ہو جانے کو کہتے ہیں اور علماء کے نزدیک خدا تعالی
کی وحدانیت پر اعتقاد کرنیکو اور صوفیہ کے نزدیک وحدانیت مشاہدہ سے مراد ہے اور
جو شخص توحید کے ساتھہ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہو اُسکے گناہ بھی نیکیاں ہو گئیں

toobaafoundation.com

اور جبکہ توحید سچے دل کے ساتھ نصیب ہوئے حق تعالیٰ اُس پر آتش کو حرام فرما دیتا ہے اور نور ایمان اور نور یقین میں یہ فرق ہے کہ نور ایمان پردہ کے پیچھے ہوتا ہے اور نور یقین کھلا حجاب۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایمان اور یقین میں مثل نابینا و بینا کے فرق ہے۔ نابینا کو متواتر خبروں سے آفتاب کے طلوع ہونے کا علم ہوتا ہے یہ صورت ایمان کی ہے اور بینا ظاہر آنکھوں سے دیکھتا ہے یہ شکل یقین کی ہے۔ لفظ حق لغت میں کائین ثابت کو کہتے ہیں اور کائین ثابت یعنی پیدا کرنے والا اشیاء کا اور حقیقت لغت میں دانائی اور علم کو کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں یہ ہے کہ وہ عالم حقیقت میں پہونچکر عالم صفائی میں واصل ہو گیا اگرچہ ابھی تک عالم صفات اسماء میں ہوتا ہے اور جب نور ذات میں پہونچتا ہے اُسکو کہتے ہیں کہ وہ بحق رسیدہ ہوا۔ حق الیقین کو ذات پاک حقؔ پر اطلاق کرتے ہیں اور اُسکے سوا دوسرے کو مجازاً کہتے ہیں صوفیہ کے نزدیک مشہور ہے کہ ہر شے خدائے تعالیٰ کیساتھ ہے اور سب چیزیں اُسی کی طرف سے ہیں اور سب اشیاء اُسکی طرف جاوینگی اور اشیاء اُسکے واسطے ہیں۔ ایمان و تقویٰ چار طرح پر ہوتا ہے اول درجہ ایمان لانا اور شرایع کا قبول کرنا بدون تقویٰ کامل کے اور دوسرا درجہ ایمان لانا اور عمل نیک کرنا تقویٰ کے ساتھ تمام حرام چیزوں سے۔ اختیار کرنا تسہیلات کا اور یہ اُن سے اعلیٰ ہے اور تیسرا درجہ ایمان کا تقوائی تسہیلات اور شبہیات سے بچنا یہ اُس سے اکمل ہے۔ چوتھا درجہ ایمان و تقویٰ کا احسان کے ساتھ ہے یہ سب سے بڑا درجہ ایمان بالغیب کا ہے اور عالم یقین کا حاصل ہونا مشاہدہ کے واسطہ سے ہوتا ہے اور تقویٰ اس مقام کا ماسوا اللہ کے ترک کرنا ہے معرفت کے بعد بھی اصول دین ایمان و تقویٰ ہر جگہ ہر مقام پر واجب و ضروری ہے کیونکہ تقویٰ راستہ کا توشہ ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اچھا توشہ تمہارے واسطے تقویٰ ہے اور تمام عبادات کو تقویٰ کیساتھ نزدیک فرمایا ہے۔

فصل بعض واقعات اہل خلوت میں حق تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے

toobaafoundation.com

قصہ میں ان کی جانب سے یوں فرمایا کہ اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج و چاند کو خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رویائے صالحہ یعنی سچا خواب چھیالیسواں حصہ نبوت کا ہے اب جاننا چاہیے کہ جب سالک مجاہدہ و ریاضت شروع کرتا ہے اور پاکی نفس اور صفائی دل و مراقبہ میں مصروف ہوتا ہے اُسوقت اُسکو عالم ملکوت پر عبور ہوتا ہے۔ اسیواسطے ہر مقام پر اُس کے حال کے مناسب واقعات ظاہر ہوتے ہیں کبھی بطریق مکاشفہ کے اور کبھی بصورت خواب صالحہ کے اور کبھی بطرز واقعہ کے۔ بعض معاملات درمیان ذکر و حالت استغراق کے کیونکہ اُسوقت تمام محسوسات اُسکے غایب ہو جاتے ہیں اور بعض حقایق امور غیبیہ کے مکاشفہ کا اتفاق پڑتا ہے اور اگر سالک کی حالت درمیان خواب و بیداری کے ہو اسکو صوفیہ میں واقعہ کہتے ہیں اگر عین بیداری و حضوری میں ہے اسکو مکاشفہ بولتے ہیں اور خواب میں کبھی سچی اور موافق پڑجاتی ہیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا پیر کا۔ کہ شیطان انکی صورت بنکر نہیں آتا ہے۔ اور کبھی جھوٹی۔ مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیونکہ حق تعالی حالت تجرد میں روح کو بدن کی جبلّی سے رویت کرا دیتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہوتا ہے سچ و جھوٹ مختلط ہو جاتی ہیں اس میں جو صادق ہے وہ ادراک روح کا ہے اور جو جھوٹا ہے وہ نفس کا۔ کیونکہ روح کی صفت صدق ہے اور نفس کی کذب۔ اور سچا خواب جزو نبوت سے ہے پس جب مرید واقعہ میں دیکھے کہ درندوں کے ساتھ اور بہایم سانپوں و بچھوان وغیرہ سے لڑائی و جھگڑا رکھتا ہے یا کفار یا ملاحدہ کے ہمراہ جدال کرتا ہے۔ شیخ سمجھ لے کہ مرید مجاہدہ نفس میں مصروف ہے اُسکو صدق و ثبات پر حکم فرماوے تاکہ مرید مجاہدہ نفس کے فکر سے غافل ہو کر نہ بیٹھ جاوے جاننا چاہیے کہ ہر ایک اجزا میں چاروں عناصر سے ایک صفت لازمہ ہوتی ہے جو اُس سے تعلق رکھتی ہے اور عبور کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے

toobaafoundation.com

لازمہ جزخاکی کا ہے کہ کثافت و کدورت و سیاہی و بیوقوفی بھاری پن وبختی کا ہونا
جب صاحب خلوت مجاہدہ میں مصروف ہوتا ہے یہ کثافت و ثقالت لطافت و
صفائی سے بدل جاتی ہے اور جب سالک کر اس صفت خاکی پر عبور ہوتا ہے تو وہ
دہات کے ٹکڑے و جنگل و ویران واقع ہوا دیکھتا ہے لازمہ جزو آبی کا خواہش ملاقات
اور میل جول و قبول اثر و تلون فراخی و نسیان و رغبت نیند کا ہوتا ہے اور وقت عبور
صفت آبی پر سالک کو نہریں و دریا و چشمیں و شیر زار نظر آتے ہیں اور جزو ہوائی
کا لازمہ شہوات کی خواہش سے زیادتی مال کی تمنا اور جلدی جلدی بدل جانا ایک
حالت سے دوسری حالت کی طرف اس پر عبور کرتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہوا
میں اڑتا ہے اور اوپر اوپر چلتا ہے لازمہ جزو آتشی کا غصہ و غضب و غرور اور بڑائی
کی طلب اور جاہ و ریاست و رفعت کی خواہش کرتا ہے جب اس پر عبور ہوتا ہے
سالک کو چراغ و مشعل و بجلی وغیرہ روشن و جلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں اور یہ جز عنصر
سب اجزا کا آخری ہے جاننا چاہئے جب مکاشفہ روح کی حقیقت ہوتا ہے۔
آفتاب کی شکل نظر آتی ہے اور اگر دل کی حقیقت کا ہوتا ہے چاند کی صورت دکھلائی
دیتی ہے اور اگر دل کی صفتیں سالک پہ تجلی ڈالتی ہیں ستاروں کی شکلیں نظر آتی ہیں
اور اس آخری قسم میں جھوٹ کا بھی داخل ہونا ممکن ہے مگر بالکل جھوٹ ہی نہیں ہوتا
کیونکہ روح کے ادراک سے خالی نہیں ہاں تعبیر دینے والے اور تاویل کرنے والے کو
لائق ہے کہ جو روح نے ادراک حقائق کیا ہے اسکو خطرات نفسانی سے الگ الگ
تمیز کرکے تعبیر و تاویل ادراک روح کا کرے اور خواطر نفسانی کی طرف خیال بھی نہ کرے
اور خیال مجرد ہی خطرہ نفسانی ہے کہ قوت خیالیہ طرح طرح کی صورت خیالی کو
قسم قسم کے پیرایہ میں نفس کی پیش نظر کرتی ہیں جیسا خطرہ ہوگا اسی خطرہ کی شکل
میں وہ ہی دکھلائی دے گا۔ مثلاً اگر کوئی شخص خواہش نفس کے ساتھ شہرت اور

toobaafoundation.com

قبول خلق کے لئے مجاہدہ کرے واقعہ بھی وہی دیکھیگا کہ تمام مخلوق اُسکی تعظیم بجالاتی ہے اُوسکو سجدہ کرتے ہیں معبّر کو چاہیے کہ اسکی تعبیر کرے اور جھوٹا خیال نہ سمجھے اور جاننا چاہیئے کہ جو کچھ حق تعالی نے عالم میں بنایا ہے بعض اُنمیں سے ایسے ہیں کہ انکا ظہور عالم شہادت میں یعنی دنیا میں ممکن نہیں جیسے جنت دوزخ وعرش وکرسی لوح وقلم اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ انکا ظہور اس عالم میں عارضی صورت سے ہونا ممکن ہے نہ اصلی حقیقت سے اُن کی موجودگی اصلی صورت سوائے عالم غیب اور کہیں ہا نہیں ہوسکتی مثل فرشتے وارواح مُردہ کے جیسے جبرئیل علیہ السلام کبھی وحیہ کلبی کی صورت میں اور کبھی کسی اعرابی کی شکل میں بنکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور تمام حاضرین جلسہ مجلس پاک اُنکو اُسی شکل میں دیکھتے تھے اور یہ صورت اُنکی نتیجہ خیالی دیکھنے والوں کا نہ تھا۔ کیونکہ اگر خیالی ہی تصرف ہوتا تو ہر شخص اپنے خیال کے موافق اُنکو ایک جدا صورت میں دیکھتا نہ یہ کہ سب نے ایک ہی صورت میں دیکھا کیونکہ ہر ایک شخص کا خیال ایک ہی طرح کا ہرگز ہو نہیں سکتا اور یہ روحانی تشکلین جس صورت میں چاہیں بسبب اپنی قوت تصرف کے حق تعالے اُنکو عطا فرمادیتا ہے اور بعض مکاشفہ ایسے ہوتے ہیں کہ عالم شہادت میں مسافت بعیدہ سے اُن چیزوں کا معائنہ کرلیتے ہیں۔ چنانچہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معراج کی خبر اپنے احباب کو پہونچائی تو کفار نے بھی سنا انکار کرکے کہا اگر تو بات میں سچا ہو تو بتلادے کہ مسجد اقصی کے کتنے ستون ہیں اُسیوقت آپ کی نظر مبارک سے حجاب اُٹھ گیا اور مسجد اقصی صاف نظر آنے لگی آپ نے تمام ستون گنکر بتلادئے اسیطرح آپ سے پوچھا کہ جو قافلہ شام کی جانب گیا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اس قافلہ کو مکہ سے صرف ایک منزل بیچ میں باقی ہے چنانچہ وہی قافلہ دوسرے روز صبح کے وقت مکہ میں داخل ہوگیا اور ایسا ہی قصہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ بنت خارجہ کے شکم میں لڑکی ہے اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عین خطبہ میں یا ساریۃ الجبل اور اسی طرح کے واقعات مشائخ کرام۔

toobaafoundation.com

رحمہم اللہ کے حالات میں بہت سی موجود ہیں جاننا چاہئے کہ واقعات کا فائدہ سالک کے واسطے یہ ہے کہ اُن کے سبب سے بھلائی و برائی نفس پر اور ترقی و نقصان حال کا سیر و سلوک میں خبردار ہوتا ہے اور دل کے لئے باعث آرام بن جاتا ہے اور درمیان حق اور باطل کے اور واقعات نفسانی و شیطانی کے اور حیوانی و سبعی کے اور ملکی و قلبی کے اور روحی اور جان کے فرق و تمیز حاصل ہو جاتی ہے اور نفس صفات ذمیمہ پر مثل حرص و بخل و حسد وغیرہ کے غالب آتا ہے صورت خیالی ہر ایک صفات ذمیمہ کے اُسی حیوان کی شکل کہ جس حیوان میں وہ صفت غالب ہوتی ہے اُسکی صورت بنا کر دکھلاتا ہے جیسے حرص صفت چوہے و چیونٹی کی صورت میں آتی ہے اور شرارت خوک کی شکل میں اور عجب ریچھ کی اور کنجوسی کتے و بندر کی اور کینہ سانپ اور کبر پلنگ کی اور غضب بھی چیتے کی اور صفت درندگی شیر کی یا دوسرے درندوں کی اور شہوت گدھے کی اور صفت بھی بکری کی اور صفت شیطان شیاطین و جنات و دیونگی اور مکر و حیلہ لومڑی و خرگوش کی شکلوں میں نظر آتی ہیں۔ جب یہ اشکال نظر آنے لگیں تو جان جائے کہ سالک پر غلبہ ان صفات کا ہے اِن کی صفات میں کمال مجاہدہ اور کوشش کرے اور ان صورتوں کو جان لے کہ ان صفات سے عجز رہتا ہے اگر یہ دیکھے کہ ان حیوانات پر غصہ یا انکو قتل کرتا ہے سمجھ لے کہ ان صفات سے چھٹکارہ ہو گیا اور جب ان اشکال کیساتھ جھگڑا و لڑائی کرتا دیکھے غفلت و سستی نہ کرے جب تک کہ ان صورتوں کے اور حالات کی صفائی بالکل نہ ہو جائے۔

فصل بعض مقامات سلوک میں یہ واقعات غیبیہ اطفال طریقہ کے لئے غذا ہوتے ہیں اُسے طفل طریقہ کو پرورش کرتے ہیں اور بعض مقامات سے عبور کرنا ممکن نہیں ہے تا وقتیکہ واقعات نہانی تصرف نکریں ایسی جگہ مرید کو حاجت شیخ کی واجب و ضروری ہے کیونکہ سالک جب تک سلوک اپنے وجود و نفس کے صفات میں رکھتا ہے گزرنا ممکن ہے کہ ہر ایک مرتبہ پر نشان و جھنڈے موجود ہیں کہ انہیں علامات پر رستہ چل سکتا ہے مگر جب

toobaafoundation.com

مقام روحانیات میں پہونچتا ہے اسجگہ بلا تصرف دوسرے کے عبور ممکن نہیں۔ اس مقام کے واقعہ پر اگر ولایت شیخ سے فیض پہونچیگا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معاونت ہوگی۔ یا تجلیات صفات الٰہی سے مدد ہوگی البتہ اُسوقت سالک فنا ہوجاویگا اور جب تک فنا و انتفا حاصل نہیں ہوگی۔ بقا و البقا اور تمکین کہ اصل مقصد سلوک کا یہی ہے ہرگز نہ پہونچیگا اور جان لے کہ ہر ایک واقعہ قلبی وملکی وجسمانی بھی ایک عجیب واقعہ ہو کہ نفس اُس سے مزہ لیتا ہے اور اس سے لذت و ذوق شوق پاتا ہے کہ خواہشات طبع اور لذتوں سے جدا ہو کر عالم غیب کو جان لیتا ہے اور اس کی خبر قبل حاصل کل اناس مشتہر کم دیتی ہے اور بعض اکابر نے اس جگہ فرمایا ہے کہ جب شیطان یہ جان لیتا ہے کہ سالک جاہل ہے اور علوم دین سے واقف نہیں اور کچھ کچھ اُسکو امور غیب سے مکاشفہ ہونے لگا ہے اُس کے ساتھ دل لگی ہنسی و مسخری کرتا ہے پہلے اسکے دل میں یہ القا کرتا ہے کہ جو جو صورتیں اور شکلیں مشاہدہ سے دیکھی جاتی ہیں وہ صورتیں عین ذات خدا تعالی کی ہوتی ہیں اسکے بعد جھوٹے مشاہدے کراتا ہے اور اس عقیدہ کو مستحکم کرتا ہے اور کبھی ایسا کرتا ہے کہ اپنے آپکو درمیان آسمان و زمین کے تخت پر بٹھلا کر دکھلاتا ہے اور بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جب حال اپنا اپنے اوپر نزول ہو کر غالب آتا ہے اس حالت کبھی اُن سے خرق عادت اور کرامت ظاہر ہوتی ہیں اُسوقت شیطان اُنکو یہ خیال جما دیتا ہے کہ یہ حالت جو کچھ ہے حق تعالی ہی سے ہے اور ایسی بقدرت اپنی دکھلاتا ہے اور خلاف عادت کرتا ہے اُسوقت وہ جاہل اُن تماشوں پر فریفتہ ہو کر حلول کا اعتقاد کر لیتا ہے اور کبھی دیکھتا ہے کہ ہوا میں اڑ رہا ہے اور کبھی عجائب باتیں دیکھتا ہے ان جملہ خوابوں کی کچھ نہ کچھ تاویل ہوتی ہے ورنہ واقعہ میں وہ شخص نہ درندہ ہے نہ طائر وغیرہ ہے اور کبھی غلطی حلول کی پیدا ہوتی ہے۔ جب صوفی عالم نفس اور مواسم تجاوز کرکے عالم حقیقت وفنا میں پہونچا اُسوقت وہ غیر الصدر کے نہ جانے اور نہ دیکھے تمام اشیاء کو بلکہ اپنے آپ کو بھی

toobaafoundation.com

فراموش کرتا ہے اور صوفیہ کرام کے نزدیک یہی فنا ہے پس جب اس نے ہر جگہ خدا تعالیٰ کو دیکھا خبردار ہو کہ وہ حق ہی کا اعتقاد کرتا ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی موجود نہیں اس جگہ انا الحق بول اٹھتا ہے یعنی کوئی سوائے اُس کے موجود نہیں اور دیگر سلطیات کہنے لگتا ہے اور ایسے کلمات سے سننے والے کو حلول کا اعتقاد ہو جاتا ہے اور نجات اس عقیدہ شدہ سے یوں ہو سکتی ہے کہ صوفی یہ خیال کرے کہ یہ سمجھنا اس واسطے تھا کہ تمام اشیا و دنیا و آخرت کو بھول گیا تھا اور اپنے نفس و صفات کو بھی گم کر کے مشاہدہ اور علم باللہ میں اپنے اندر مستغرق ہو گیا تھا ورنہ حقیقت میں تمام چیزیں اپنی شکل و صورت پر موجود ہیں اور اس مقام پر پہنچنا بہت ہی اچھا ہے کہ یہ مقام اعلیٰ مرتبہ کا ہے مگر اس جگہ شیخ کامل ہادی کا ہونا شرط لازمی و ضروری ہے تاکہ ان مہلکات مقامات سے نکالتا و چلاتا رہے اور کبھی ایسا پیش آتا ہے ہر صوفی ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ جس طرف نظر کرتا ہے خدا کو ہی پاتا ہے یہ مشاہدہ معرفت کا ہوتا ہے اس موقعہ پر بعض نے کہا ہے کہ میں نے جس چیز کو دیکھا خدا کو پایا یہاں بالیقین یہ بات جان لے کہ یہ حجاب عظمت و کبریا کا ہے کہ ہر مکان میں نظر آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ تمام چیزوں پر محیط ہے اور ہر چیز سے قرب و معیت رکھتا ہے اور اُس سے ذرہ برابر بھی کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین نہ آسمان میں باوجود اس کے حق تعالیٰ سب سے جدا ہے اور مخلوق خدا سے ظاہر ہے خلق کا حلول ہونا خدا میں یا خدا تعالیٰ کا حلول ہونا مخلوق میں مستحیل ہے اور تمام انبیا و اولیا و علما و مشائخ حلول کے خلاف پر اتفاق رکھتے ہیں اور مشائخ عارفین نے مشاہدہ سے پایا ہے کہ حق تعالیٰ خلق سے جدا ہے اور مخلوق میں ہرگز حلول نہیں ہے اس مقام میں حفاظت کا لحاظ کرے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب سالک نفس کو ذکر اور اشغال و مجاہدہ سے پاک کر لیتا ہے تو اکثر سالکان سلوک الی اللہ کو اثنار سلوک میں کشف آفاقی بھی ہو جاتا ہے اور اُنہیں وہ طرح طرح کے عجائبات دیدہ روح سے بیداری میں دیکھتے ہیں جیسے

toobaafoundation.com

وہ کشف حیوانی پر پہونچا پھر اس مرتبہ سے اُس نے ترقی کی دوسرے مرتبہ کشف میں پہنچا
نباتات اور اُن کے خواص مکشوف ہوگئے یہاں روح کی سماعت بھی صفائی باطن سے
کھل گئی تسبیح اشیاء بھی اسکو مفہوم ہونے لگی پھر اس سے ترقی کر کے کشف جماد پر پہونچا۔
اُنکے احکام غریبہ اور اسرار عجیبہ پر مطلع ہوا۔ جہاں جہاں جواہر کے دفینی و خزاین تھے
وہ دیدہ روح سے اس نے دیکھے اس مقام سے ترقی کی تو خاک کا حال سب اُسکو کشف
ہوگا۔ انواع و اقسام کے اسرار و عجائبات پر مطلع ہوگا۔ اس مقام سے آگے بڑھا تو پانی
کا حال سب اسپر کشف ہوا اُس کے عجائب و غرائب اسرار منکشف ہوئے اسکے بعد ہوا کا
پھر آگ کا پھر فلک قمر کا پھر فلک عطارد کا پھر زہرہ کا پھر شمس کا پھر مریخ کا پھر مشتری کا
پھر زحل کا پھر کرسی پھر عرش کا پھر عالم مثال کا پھر عالم ارواح پر عین ذات ثابتہ اپنی کا۔
کشف ہو پھر عین ثابتہ جس اسم کی مظہر تھی وہ اسم اُس پر بصورت استعداد تجلی ہوا اور ہر ایک
مقام پر جو جو عجائب غرائب اسرار اُس کے منکشف ہوئی وہی جانے جو دیکھے یہ عروج کے
منازل کہلاتے ہیں اور انہیں کے برعکس نزول کی منازل ہیں جبکہ حقیقت انسانی عروج
کر کے مرتبہ عین ثابتہ اپنی تک پہونچے اُسوقت سالک کو تین مرتبہ میں سے کوئی مرتبہ ہوتا
ہے اول عین ثابتہ اُسکی تمام اعیان ثابتہ کی جامع تمام صور علمیہ کی شامل دوئیم ان سب
کی تو جامع اور شامل نہیں ہوتی مگر چند کی جامع اور شامل ہوتی ہے سوئیم کسی کی جامع
نہیں ہوتی صرف اپنی ہی عالم ہوتی ہے پہلی مرتبہ عین ثابتہ بدرجہ اکمل جس کی برابر اور کوئی
نہیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور امت محمدی میں سے بعض سالکان
مکمل متابعان کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے گذرے ہیں کہ قدم بقدم حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سلوک میں گئے مگر اُنہوں نے بھی بطفیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرتبہ
پایا ہے جب وہ اپنی عین ثابتہ پر مطلع ہوتے تھے اور تمام کی اعیان ثابتہ اور انکے احکام اور
آثار پر مطلع ہوجاتے تھے مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔ دوسرے مرتبہ کی

toobaafoundation.com

عین ثابتہ بہت سے اولیاء اللہ کی ہوتی ہے جب وہ اپنی عین ثابتہ پر مطلع ہوتے تھے تو بعض افرادِ عالم کی عین ثابتہ اور اُنکے احکام اور آثار پر بھی مطلع ہوتے تھے چنانچہ شیخ عبدالرزاق کاشی اپنے مرشد صاحب کے حال سے اس طرح خبر دیتے ہیں کہ میرے حضرت مرشد کی ایک نظر خاص تھی جب وہ چاہتے تھے کہ کسی کے حال پر مطلع ہوں تو اُسکی طرف نظر کرتے تھے اور اُسکے تمام احوال دنیوی اور اخروی کی خبر دیتے تھے۔

تیسرے مرتبہ کی عین ثابتہ عام اولیاؤں کی ہوتی ہیں جو انمیں عروج میں ثابتہ اپنی تک پہونچ جاتا ہے اُسکو اپنا سب حال اوّل آخر کا معلوم ہو جاتا ہے جیسے حضرت نجم الدین صغرانی نے اپنے حال کی خبر دی ہے کہ جب سالک عنایت الٰہی اور بلدرقہ نامتناہی سے عین ثابتہ اپنی تک پہونچ جاتا ہے تو سلوک اس مقام پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور سیر اُسکی جذبہ جلی میں متبدل ہو جاتا ہے اور بدون اس جذبہ جلی کے خدا تک پہونچنا ممکن نہیں سالک اس سلوک کو سالک مجذوب کہتے ہیں اور جب اس مقام سے نزول فرما کر اپنے مقام اصلی پر رجوع کرتا ہے تب لایق اس کے ہوتا ہے کہ طالبوں کی تربیت کرے یہ بیان سلوک سلسلہ تربیت کا تھا بعضے بندگان خدا عنایت ازلی اور ہدایت لم یزلی سے بلا سلوک سلسلہ تربیت کی چانچک سر حد جذبہ تک پہونچ جاتے ہیں اور شرف جذبہ سے مشرف ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ایسے بزرگ کی خدمت میں پہونچتے ہیں جس نے دو نوں سلوک یعنی سلوک تربیت اور سلوک جذبہ طے کئے ہوں اور وہ اُنسے بھی سلوک سلسلہ تربیت طے کراتے ہیں پھر حضرت جذبہ میں لاتے ہیں جو اسطرح تکمیل پاتا ہے وہ مجذوب سالک کہلاتا ہے وہ بھی قابلیت مقتدا ہونے کی رکھتا ہے سو ان دونوں کی یعنی سالک مجذوب۔ اور مجذوب سالک کی اور کسی سے تربیت سالکان راہ یقین کی اور پرورش سائران طریق دین کی تا بہ منتہی نہیں ہو سکتی اور جو سالک سلوک سلسلہ ترتیب کا منازل سلوک میں رہ جائے اسکو نہ اول جذبہ پہونچے نہ بعد میں اُسکو

toobaafoundation.com

سالک فقط کہتے ہیں اور جو کوئی جذبہ اول ہی میں رہ جائے سلوک سلسلہ ترتیب میں اس نے
قدم بھی نہ رکھا ہو اس کو مجذوب فقط کہتے ہیں ان دونوں صاحبوں سے ترتیب طالبوں
کی بہت کمتر ہوتی ہے مگر نفس مجذوب فقط کا بہت کارگر ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ عشق
الٰہی بہت اچھی چیز ہے جس کو عشق الٰہی لگ گیا اُس کو منازل و سلوک سے کیا کام۔ ولی
خدا کے دوست کو کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کی دوستی اس پر ایمان لاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اللہ ولی الذین اٰمنو یعنی اللہ تعالیٰ اُنکا دوست ہے جو ایمان لائے ہیں اور بعض
بزرگوں نے کہا ہے کہ ولایت دو قسم پر ہے ایک ولایت عامہ یہ ولایت جملہ مسلمانانکو حاصل
ہے اور دوسری ولایت خاصہ وہ حصہ ان لوگوں کا ہے کہ جو رات دن عبادات اور طاعات
برابر لگاتار بلا قصور اور بلا ناغہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ولی خاص کی
تعریف دریافت کی گئی کہ یا رسول اللہ اولیاء اللہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ ایک
جماعت ہے جب انکو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور بعض صوفیہ فرماتے ہیں
کہ اولیاء اللہ خاص بندگان الٰہی جہان میں رہتے ہیں اگرچہ مسند نبوت اٹھائی گئی ہے۔
مگر بساط ولایت اُسی طرح کشادہ ہے اور جاننا چاہیے کہ قطب غوث اُس شخص سے مراد ہے
کہ جو منظر نظر الٰہی ہے اور تمام عالم میں ہر ایک زمانہ کے اندر ایک ہوتا ہے اور وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ہوتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ نفس کی ذات میں
سیر اُس وقت حاصل ہوتی ہے کہ جب سالک کا نفس مطمئنہ اور مثل چراغ کے منور و روشن
ہو جاوے اُسوقت اُسکی شعاع عالم روحانیات میں ہوتی ہے اور سیر نفس کا یہ ثمرہ ہے
کہ نفس کبیر و عظیم ہو جاوے اور بزرگی و بڑائی اُس کی سیر کے موافق ہوتی ہے اور سمجھنا
چاہیے کہ سیر نفس کی مراقبہ و حضور و فروتنی اور عجز و ذلت درگاہ الٰہی میں اور عبودیت
و تسلیم و تابعداری پر موقوف ہے اس مقدمہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں منجملہ
اُنکے ایک یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خدا تعالیٰ کے واسطے فروتنی کرتا ہے

toobaafoundation.com

اللہ تعالیٰ اُس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ کو نوری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کی ذات میں سے بہت مرتبہ نور دیکھا گیا اور اکثر مقام خواص و عوام صالحین سے انوار نکلتا اور بلند ہوتا نظر آتا ہے اور یہ نور اُنکے نفس ذکی کا نور ہوتا ہے۔ کیونکہ جب نفس کا کار اعلیٰ ہو جاتا ہے اس کا نور بدن میں سرایت کرتا ہے اور طبیعت و مزاج سے ملجاتا ہے اب اگر نفس بدن سے جدا ہو گیا تو بھی وہ انکا بدن منبع انوار و روشندان اس نور کا ہوتا ہے جیسا کہ حالت زندگی میں موجودگی نفس کے تھا بعد مرنے کے بھی ویسا ہی رہتا ہے اور شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شروع حصول معرفت کا مثل ستارے روشن کے ہے اور درمیان اُس کا مثل چاند نورانی کے اور آخر اُس کا مثل خورشید نیمروز کے ظاہر ہوتا ہے یعنی تمام تاریکیوں کو نور سے بدل دیتا ہے اور جملہ عیوب کو پاک کر کے سینہ کے میدان اور دل کو تجلیات یقین سے مجلی و منور فرما دیتا ہے باقی واللہ اعلم

مختصر کیفیت متقدمین۔

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم۔ عمر شریف تریسٹھ سال کی ہوئی وفات روز پنجشنبہ ۲۸۔ ذی الحجہ مزار مدینہ منورہ پہلو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ولادت ۱۳ سال بعد واقعہ فیل مکہ معظمہ۔	۲۳
۲	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ سوم دست ظالم باغیان سے شہید ہوئے۔ عمر شریف ۸۵ سال کی ہوئی وفات روز جمعہ ۱۳ و یا ۱۸ ذی الحجہ مزار مدینہ منورہ درمیان جنت البقیع ولادت بعد ۶ سال واقعہ فیل مکہ معظمہ	۳۶
۳	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ولادت مدینہ منورہ ۱۵۔ رمضان ۳ھ وفات ۱۱ ربیع الاول مدینہ منورہ مزار درمیان جنت البقیع۔	۴۹

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۵۷ ویا ۵۹
۵	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ ولادت مکہ معظمہ وفات و مزار طایف	۶۴
۶	حضرت عبداللہ بن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ وفات و مزار مدینہ منورہ	۷۳
۷	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ عمر شریف چورانوے سال کی ہوئی ولادت مدینہ منورہ	۷۴
۸	حضرت زید ابن امام حسن علیہ السلام	۹۰
۹	حضرت حسن مثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام عمر شریف پچاس یا ساٹھ سال کی ہوئی مدفن مدینہ منورہ	۹۷
۱۰	حضرت مالک دینار مرید حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ	۱۲۸ ویا ۱۳۷
۱۱	حضرت عبداللہ محسن و محض شیخ العزت بن حسن مثنیٰ ولادت مدینہ منورہ۔ وفات بغداد منصور عباسی کی قید میں۔	۱۴۵
۱۲	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ ولادت ۸۰ھ ویا ۸۲ھ مدفن بغداد	۱۵۰
۱۳	حضرت حسن ابو محمد بن زید رضی اللہ عنہ	۱۶۰
۱۴	حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۵ ویا ۱۶۱
۱۵	حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ ولادت سنہ ۹۵ ہجری مدفن مدینہ منورہ	۱۸۱
۱۶	امام عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	۱۸۱ ویا ۱۸۲
۱۷	امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ وفات بروز جمعہ ۲۷ رجب۔ مزار بغداد	۱۸۲
۱۸	حضرت محمد سماک کنیت ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ	۱۸۳
۱۹	حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ وفات یکم رمضان مدفن رے	۱۸۹

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	سنہ وفات ہجری
۲۰	حضرت یوسف اسباط رحمتہ اللہ علیہ	۱۹۶
۲۱	حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ ولادت عقلان ۱۵۰ سنہ ہجری وفات ۲۲ رجب مدفن قبرالہ مصر۔	۲۰۴
۲۲	حضرت ابو سلیمان فی الدارانی عبدالرحمن بن احمد رحمتہ اللہ علیہ مدفن داران	۲۱۵
۲۳	شیخ بشر مریسی بن غیاث رحمتہ اللہ علیہ مدفن قریہ مریس	۲۱۸
۲۴	شیخ فتح بن موصلی مرید شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ	۲۱۹ و یا ۲۲۰
۲۵	حضرت امام تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ ولادت بروز جمعہ یا شنبہ ۱۹۔ رمضان و یا ۱۰۔ رجب ولادت سنہ ۱۹۵ ہجری مولد و مدفن بغداد	۲۲۰
۲۶	شیخ بشر حافی ابو نصر بن حارث رحمتہ اللہ علیہ وفات بغداد بروز چہار شنبہ ۱۰۔ محرم الحرام	۲۲۷
۲۷	شیخ عبداللہ ذوالنون مصری مولد و مدفن مصر۔ وفات ۲۶ شعبان	۲۴۰ و یا ۲۴۴ و یا ۲۴۵
۲۸	شیخ حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ	۲۴۱
۲۹	شیخ احمد ابن الحواری مرید ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ	۲۴۱ و یا ۲۳۲
۳۰	شیخ حاتم بن عنوان اصم مرید شفیق بلخی رضی اللہ عنہ	۲۴۱ و یا ۲۳۸
۳۱	حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ وفات بروز جمعہ ۱۲۔ ربیع الاول مدفن بغداد	۲۴۳
۳۲	شیخ ابو تراب نخشبی مرید حاتم اصم رضی اللہ عنہ وفات ۱۷ جمادی الاول مزار بصرہ۔	۲۴۵
۳۳	امام علی نقی بن امام محمد نقی عمر شریف ۴۲ سال کی ہوئی ولادت بروز شنبہ ۵ یا ۱۳۔ رجب سنہ ۲۱۴ و یا ۵ اشعبان سنہ ۲۱۲ ہجری مدینہ منورہ	۲۵۴

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۳	وفات بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی مزار بغداد سر من رائے	۲۵۴
۳۴	شیخ ذکریا ابن یحییٰ ہروی رضی اللہ عنہ وفات ماہ رجب مدفن ہرات	۲۵۵
۳۵	شیخ ابو عبد اللہ سنجری رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۵
۳۶	محمد بن علی حکیم ترمذی قدس اللہ سرہ	۲۵۵
۳۷	شیخ دارمی عبد اللہ بن عبد الرحمن سمرقندی رضی اللہ عنہ۔	۲۵۵
۳۸	شیخ محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ عنہ ولادت سنہ ۱۹۴ ہجری۔	۲۵۶
۳۹	شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ مدفن نیشاپور	۲۵۷ و یا ۲۵۸ و یا ۲۵۹
۴۰	امام حسن عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ عنہ ولادت بروز پنجشنبہ ۸ ربیع الآخر سنہ ۲۳۲ و یا سنہ ۲۳۱ ہجری در مدینہ منورہ وفات بروز چہارشنبہ ۸ ربیع الاول و جمادی الاول۔ مدفن بغداد	۲۶۰
۴۱	شیخ مسلم بن حجاج نیشاپوری قدس اللہ سرہ	۲۶۱
۴۲	شیخ ابو حفص حداد مرید شیخ عبید اللہ باوردی رضی اللہ عنہ۔ مولد و مدفن نیشاپور	۲۶۴ و یا ۲۶۵ و یا ۲۶۶
۴۳	شیخ علی بن موفق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶۵ و یا ۲۶۰
۴۴	شیخ بن وہب کنیت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ مولد و مدفن بصرہ	۲۷۰
۴۵	شیخ شجاع کرمانی مرید شیخ ابو حفص رضی اللہ عنہ مولد و مدفن کرمان	۲۷۰
۴۶	شیخ فتح بن شخرف کنیت ابو نصر رضی اللہ عنہ مولد و مدفن وفات ۵ شعبان	۲۷۳
۴۷	شیخ ابو داؤد بن اشعث رضی اللہ عنہ	۲۷۵
۴۸	شیخ ابو عبد اللہ مختار رضی اللہ عنہ مدفن ہرات۔	۲۷۷
۴۹	شیخ ابو عبد اللہ مغربی نام محمد اسمٰعیل مرید شیخ ابو الحسن علی زرین رضی اللہ عنہ	۲۷۹

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
	عمر شریف ۱۲۰ سال کی ہوئی مزار طور سینا۔	
۵۰	شیخ ابو عبداللہ خاقانی رضی اللہ عنہ مولد بغداد	۲۷۹
۵۱	شیخ محمد بن عیسی ترمذی قدس اللہ سرہ	۲۷۹
۵۲	شیخ عباس بن حمزہ کنیت ابوالفضل مولد نیشاپور وفات ماہ ربیع الاول	۹۸۸
۵۳	شیخ ابوحمزہ خراسانی رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۲۹۰
۵۴	شیخ ابراہیم خواص کنیت ابواسحاق رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد	۲۹۱
۵۵	شیخ سمنون محب نام ابوالحسین قدس اللہ سرہ	۲۹۱
۵۶	شیخ ابوحمزہ بغدادی نام محمد بن ابراہیم مرید شیخ حارث مولد و مدفن بغداد	۲۸۹ و یا ۲۹۸
۵۷	شیخ ابوعثمان حیری مرید شاہ شجاع کرمانی مولد رزی مدفن نیشاپور	۲۹۸
۵۸	شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق شاگرد حارث محاسبی و پیر شاہ مدار	۲۹۹
۵۹	شیخ یوسف بن حسین رازی مرید ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ	۳۰۳ و یا ۳۰۴
۶۰	شیخ عبداللہ ابوعباس لبستی بن محمد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن لبستی قریب قندہار وفات ماہ محرم	۳۰۴
۶۱	شیخ ابوعبداللہ بن جلا مرید شیخ ابوتراب بخشی رضی اللہ عنہ مولد بغداد مدفن دمشق	۳۰۶ و ۳۰۷
۶۲	حضرت حسین بن منصور حلاج رضی اللہ عنہ مولد فارس عمر شریف ۷۹ سال وفات ۲۴ ذیقعدہ	۳۰۹
۶۳	شیخ ابوالعباس بن عطار رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد	۳۰۹
۶۴	شیخ ابوبکر رازی مرید ابوعمر رجاجی قدس اللہ سرہ	۳۱۰
۶۵	شیخ ابوالخیر حبشی قدس اللہ سرہ	۳۱۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۶	شیخ بنان بن محمد حمال قدس اللہ سرہ۔ مزار مصر	۳۱۶
۶۷	شیخ محمد بن فضل مرید شیخ احمد خضرویہ۔ مولد بلخ مدفن سمرقند	۳۱۹
۶۸	شیخ ابوالحسن وراق مرید عثمان حیری قدس اللہ سرہ	۳۱۹
۶۹	شیخ ابوالحسن دراج مرید ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مولد و مدفن بغداد	۳۲۰
۷۰	شیخ ابوالحسن بن مزین رضی اللہ عنہ مولد بغداد و مدفن مکہ معظمہ۔	۳۲۸
۷۱	شیخ ابو علی ثقفی مرید ابوالحفص حداد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۳۲۸
۷۲	شیخ ابو محمد مرتعش مرید شیخ ابوالحفص حداد رضی اللہ عنہ مولد بغداد	۳۲۸
۷۳	شیخ ابو یعقوب نہرجوری مرید ابو یعقوب صوفی رضی اللہ عنہ	۳۲۹ و یا ۳۳۰
۷۴	شیخ ابوالحسن صائغ دینوری مرید شیخ ابوجعفر صیدلانی	۳۳۰
۷۵	شیخ ابوبکر بن طاہر ابہری نام عبداللہ رضی اللہ عنہ مولد و مدفن جبل	۳۳۰
۷۶	شیخ عبداللہ خفیف مرید شیخ رویم رضی اللہ عنہ۔ مزار شیراز۔	۳۳۱
۷۷	شیخ عبداللہ منازل مرید شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ	۳۳۱
۷۸	شیخ ابراہیم بن شیبان کرمان شاہی اصحاب ابو عبداللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳۸
۷۹	شیخ ابو سعید اعرابی نام احمد بن محمد بصری رضی مولد بصرہ مدفن مکہ معظمہ۔	۳۴۰
۸۰	شیخ ابراہیم مغربی صوفی الرقی مرید شیخ سلیم مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۱
۸۱	شیخ ابوالقاسم حکیم سمرقندی قدس اللہ سرہ	۳۴۲
۸۲	شیخ ابوالخیر تیناتی الاقطع نام حماد قدس اللہ سرہ مدفن قریب مصر	۳۴۳
۸۳	شیخ ابو عمر زجاجی نام محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ مولد نیشاپور	۳۴۸
۸۴	شیخ ابوالحسن بوشنجی صوفی رضی اللہ عنہ مولد بوشنج مدفن نیشاپور	۳۴۸
۸۵	شیخ عبدالملک بن علی رضی اللہ عنہ۔ مولد گازرون ملک فارس وفات برو	۳۵۸

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۵	شنبہ ۲۶- ذی الحجہ	
۸۶	شیخ علی بن بندار ابن حسین صوفی رضی اللہ عنہ مولد نیشاپور	۳۵۹
۸۷	شیخ ابوبکر دقی مرید شیخ دقاق کبیر رضی اللہ عنہ۔ مولد دینور مدفن شام عمر شریف ۱۲۰ سال کی ہوئی	۳۵۹
۸۸	شیخ سلیمان بن احمد طبرانی قدس اللہ سرہ۔	۳۶۰
۸۹	شیخ اسمعیل نیشاپوری بن نجید بن احمد قدس اللہ سرہ	۳۶۵
۹۰	شیخ ابوعبداللہ مقیری نام محمد بن احمد المقیری قدس اللہ سرہ	۳۶۴ و ۳۶۸
۹۱	شیخ ابوعبداللہ رودباری رضؓ مولد شام مدفن صور بر کنارہ دجلہ	۳۶۹
۹۲	شیخ ابوسہل صعلوکی رضی اللہ عنہ۔ مولد و مدفن نیشاپور وفات ماہ ذیقعدہ	۳۶۹
۹۳	شیخ ابراہیم بن ثابت کنیت ابواسحاق رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بخارا و۔	۳۶۹
۹۴	شیخ ابوبکر فرار نام محمد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۳۷۰
۹۵	شیخ ابوبکر طرطوسی شاگرد ابوالحسن مالکی رضؓ مدفن مکہ معظمہ	۳۷۴
۹۶	شیخ عبدالواحد بن علی سیاری مرید ابوالعباس سیاری رضی اللہ عنہ	۳۷۵
۹۷	شیخ عبداللہ برقی رضؓ مولد برق قریب خوارزم مدفن مصر	۳۷۶
۹۸	شیخ ابونصر سراج مرید شیخ ابومحمد مرتعش قدس اللہ سرہ۔	۳۷۷ و ۳۷۸
۹۹	شیخ ابوالقاسم روزی رضؓ مدفن نیشاپور۔	۳۷۸
۱۰۰	شیخ ابوبکر کلاآبادی رضؓ مولد کلاآباد۔ مدفن بخارا وفات بروز جمعہ ۱۹- جمادی الاول۔	۳۷۹
۱۰۱	شیخ ابوالخیر حبشی رضؓ مدفن مدینہ منورہ۔	۳۸۰
۱۰۲	شیخ ابراہیم خفتوجی رضؓ مولد بغداد مدفن مدینہ منورہ	۳۸۴

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰۳	شیخ ابوالحسن بن شمعون رضؒ ولادت سنہ ۳۰۰ھ وفات بروز جمعہ ۱۵۔ ذوالقعدہ یا ذی الحجہ مولد و مدفن بغداد	۳۸۶
۱۰۴	شیخ ابوطالب محمد بن علی مرید شیخ عارف ابوالحسن محمد بن ابی عبداللہ رضؒ مولد مکہ معظمہ۔	۳۸۶ و یا ۳۸۷
۱۰۵	شیخ ابوبکر سوسی مرید شیخ عمو واحمد کوتانی رضؒ مزار شام	۳۸۶
۱۰۶	شیخ ابوالقاسم دینوری رضؒ وفات بغداد بروز جمعہ یا شنبہ ۲۴۔ ذی الحجہ۔	۳۹۷
۱۰۷	خواجہ یحییٰ بن عمار شیبانی مصاحب عبداللہ خفیف رضؒ مزار ہرات۔	۴۰۲
۱۰۸	شیخ ابوسعید بالینی رضؒ مولد موضع بالیں قریب ہرات	۴۱۱ و ۴۱۲
۱۰۹	شیخ ابوالحسن بن جہضم ہمدانی مرید شیخ کولینی وجعفر خلائی رضؒ	۴۱۴
۱۱۰	حضرت شیخ ابوعبداللہ طاقیؒ مرید شیخ موسیٰ بن عمران صبرقیؒ رضؒ	۴۱۶
۱۱۱	شیخ ابومنصور اصفہانی مرید شیخ احمد کوکانی قدس اللہ سرہ	۴۱۸
۱۱۲	میر مسعود غازی یا پیر سالار یا بالی پیر یا بالی میاں یا پیر پہلیم یا ہٹیلا پیر رضؒ ولادت اجمیر ۲۱۔ رجب ۴۰۵ھ وفات بہرائچ ۱۴۔ رجب	۴۲۴
۱۱۳	شیخ ابوعلی سیاہ رضؒ وفات ماہ شعبان	۴۲۴
۱۱۴	شیخ ابومنصور محمد حکیم انصاری مرید ابوحمزہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ مزار بلخ	۴۳۰
۱۱۵	شیخ احمد قدوری بن محمد قدس اللہ سرہ	۴۳۷
۱۱۶	شیخ ابوسعید بن ابوالخیر مرید شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی رضؒ ولادت بروز یکشنبہ یکم محرم ۳۵۷ھ وفات شب جمعہ ۴۔ شعبان۔	۴۴۰
۱۱۷	شیخ ابوعبداللہ داکو مرید شیخ عبداللہ خفیف مزار ورشیر	۴۴۲
۱۱۸	شیخ اسمٰعیل لاہوری رضؒ مولد بخارا مدفن لاہور	۴۴۸

toobaafoundation.com

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۴۴۸	شیخ ابوالحسن علی رازی بن محمود بن ابراہیم مرید ابوالحسن خضری رضہ وفات ماہ رمضان۔	۱۱۹
۵۲۵ و ۵۳۱	شیخ حماد و باس بن مسلم کنیت ابو عبداللہ قدس اللہ سرہ	۱۲۰
۵۵۳	شیخ بقا بن بطو رمرید تاج العارفین ابوالوفا رضہ مزار باب توسل ملک نہر	۱۲۱
۵۶۱	حضرت علی بن ہیتی مرید شیخ ابوالوفا عمر یکصد و دہ سال مزار زیران	۱۲۲
	بزرگان سلسلہ چشتیہ	
۶۶۱	شیخ احمد نہروانی خلیفہ قاضی حمید الدین ناگوری چشتی رضہ	۱
۷۵۰	شیخ فرید الدین ناگوری نبیرہ شیخ حمید الدین صوفی مولد و مدفن ناگور	۲
۷۸۰	شیخ شہاب الدین مشہور شاہ ولایت صاحب مرید شاہ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی مولد و مسکن شہر بخارا وفات ۶۔ ربیع الاول مزار دیوبند	۳
۷۶۳	شیخ سراج الدین چشتی بن کمال الدین علامہ رضہ وفات یکم جمادی الاول مزار احمد آباد	۴
۷۸۴	سید تاج الدین شیر سوار مرید شیخ قطب الدین منور ہانسوی رضہ مزار نارنول	۵
۸۰۰	علاء الحق بن اسعد لاہوری بنگالی مرید شیخ سراج الدین اخی عثمان وسلطان المشائخ رضہ وفات یکم رجب مزار پنڈوہ	۶
۸۰۰	مخدوم حسام الدین فتحپوری خلیفہ قاضی عبدالمقتدر رضہ	۷
۸۰۸	میر سید اشرف جہانگیر سمنانی مرید شیخ علاء الحق بنگالی و مہر چہار خانوادہ رضہ وفات ۲۷ محرم۔ مزار کچھوچھہ	۸
۸۰۹	شیخ اختیار الدین عمر ایرجی مرید قاضی شادی رضہ مولد ایرچ	۹
۸۲۲	شیخ عین الدین قتال پسر و خلیفہ شیخ سعد اللہ کیسہ دراز رضہ مزار کنتور	۱۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱	شیخ یوسف بدہ ایرچی خلیفہ شیخ اختیار الدین عمر رض مزار ایرچ	۸۳۴
۱۲	شیر خان یک از امرائی سلطان فیروز قدس اللہ سرہ	۸۳۶
۱۳	شیخ سارنگ چشتی و سہروردی مرید شیخ قوام الدین رحمۃ اللہ علیہ	۸۴۷
۱۴	قاضی شہاب الدین دولت آبادی خلیفہ مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ	۸۴۸
۱۵	شیخ نور الدین قطب العالم بنگالی فرزند علاؤ الحق بنگالی رض مزار قصبہ پنڈاوہ	۸۵۰
۱۶	شیخ کبیر اولاد حمید الدین صوفی رض مولد ناگور وفات ۵ ربیع الاول مزار گجرات	۸۵۹
۱۷	شیخ ابو الفتح جونپوری خلیفہ شیخ عبد المقتدر رض مولد دہلی ۸۰۰ھ محرم وفات ۱۳ ربیع الاول جونپور۔	۸۵۸
۱۸	شیخ پیارا مرید شیخ بدالعہ قدس اللہ سرہ	۸۵۶
۱۹	شیخ محمد المشہور شیخ مینا چشتی و سہروردی قدس اللہ سرہ	۸۷۰
۲۰	شیخ شمس الدین طاہر مرید شیخ نور الدین قطب العالم رض	۸۸۱
۲۱	شیخ جلال الدین گجراتی مرید شیخ پیارا رض مولد گجرات	۸۸۱
۲۲	شاہ کاکو خلیفہ نور الدین قطب العالم رض مزار لاہور	۸۸۲
۲۳	شیخ سعد الدین خیر آبادی مرید شیخ مینا قدس اللہ سرہ	۸۸۲
۲۴	شیخ محمد ملا مرید احمد بداؤنی و شیخ جلال گجراتی رض مزار ملار	۹۰۰
۲۵	شیخ جنید اولاد شیخ فرید الدین گنجشکر رض مزار حصار	۹۰۰
۲۶	راجی حامد شاہ مرید شیخ حسام الدین مانک پوری قدس اللہ سرہ مزار مانک پور	۹۰۱
۲۷	شیخ حسین ناگوری مرید شیخ کبیر گجراتی قدس اللہ سرہ	۹۰۱
۲۸	شیخ حسین طاہر مرید راجی حامد شاہ رض مولد مانک بہار وفات ۲ ۔ ربیع الاول	۹۰۹

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۹	شیخ عزیز اللہ متوکل پیر شیخ راجن و شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ	۹۱۲
۳۰	مولانا الہ داد جونپوری مرید راجی حامد شاہ قدس اللہ سرہ	۹۲۳
۳۱	شیخ احمد بن قاضی مجدوالدین مرید خواجہ حسین ناگوری مولد نارنول - مدفن ناگور	۹۲۷
۳۲	شیخ محمد حسن بن شیخ حسن طاہر چشتی قادری مولد جونپور مدفن دہلی	۹۴۴
۳۳	شیخ بہاؤالدین جونپوری مرید شیخ محمد بخش قدس اللہ سرہ	۹۴۷
۳۴	شیخ خانون گوالیری مرید خواجہ حسین ناگوری رض	۹۴۷
۳۵	شیخ علاؤالدین بن شیخ نورالدین اجودہنی قدس اللہ سرہ ولادت ۸۶۲ھ مدفن دہلی۔	۹۴۸
۳۶	سلطان جلال الدین قریشی رض مزار قریات مندڑو	۹۴۸
۳۷	سید سلطان بہرائچی مرید شیخ علاؤالدین اجودہنی رض	۹۴۹
۳۸	سید علی قوام قدس اللہ سرہ مزار جونپور	۹۵۰
۳۹	شیخ عبدالرزاق جھنجانہ خلیفہ شیخ محمد حسن طاہر رض مزار جھنجانہ	۹۵۰
۴۰	شیخ یوسف مشہور شاہ جوسی چشتی قدس اللہ سرہ۔	۹۵۰
۴۱	شیخ امان پانی پتی نام عبدالملک مرید شیخ محمد حسن دوی رض وفات ۱۲۔ ربیع الثانی۔	۹۵۷
۴۲	شیخ حمزہ دہرسو قریشی نظامی وفات ۲۵۔ ربیع الآخر مزار دہرسو قریب نارنول۔	۹۵۷
۴۳	شیخ حسام الدین ملتانی چشتی سہروردی رض مزار ملتان	۹۶۰
۴۴	شیخ سید عبدالاول بن کلائی رض مولد دکن مزار دہلی۔	۹۶۸

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۵	حضرت سلیم چشتی اولاد حضرت بااصحاب مزار فتحپور سیکری	۹۷۰
۴۶	شیخ عبدالعزیز بن حسن طاہر خلیفہ قاضی خان رضہ مولد جونپور ۸۹۸ھ وفات دہلی ۶ جمادی الآخر۔	۹۷۵
۴۷	شیخ علی متقی بن حسام الدین چشتی قادری شاذلی رضہ مولد برہانپور ۸۸۵ھ وفات ۲ جمادی الاول مکہ معظمہ	۹۷۵
۴۸	شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاؤالدین رضہ مزار جونپور	۹۷۶
۴۹	شیخ حسن محمد بن میاںجیو مرید شیخ جمال الدین مشہور شیخ جمن رضہ وفات ۲۸ ذیقعدہ احمدآباد	۹۸۰
۵۰	شیخ نقی جالک مرید شیخ سلیم چشتی رضہ مزار کوہ مانک پور	۹۸۲
۵۱	شیخ محمد طاہر گجراتی مرید شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ	۹۸۴
۵۲	شیخ نظام الدین پکہاری بن شاہ جوسی رضہ مزار برہانپور	۹۸۵
۵۳	شیخ پیارا مرید سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ مزار دکن گجرات	۹۸۶
۵۴	شیخ رزق مرید محمد بلادہ رضہ وفات ۱۲ ربیع الاول	۹۸۹
۵۵	شیخ اسحاق قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۹۹۰
۵۶	شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبدالکبیر صابری رضہ مزار پانی پت	۹۹۰
۵۷	شیخ دانیال مرید سید راجی رضہ عمر ایکسو گیارہ سال کی ہوئی۔	۹۹۴
۵۸	شیخ فتح اللہ ترین سنبھلی خلیفہ خواجہ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ	۹۹۹
۵۹	بندگی شاہ عمر دیوبندی خلیفہ شاہ عبدالرزاق جھجانوی وفات ۱۴۔ جمادی الاول ۱۰۰۰ھ مزار دیوبند۔	۱۰۰۰
۶۰	شیخ منھہ کاکروی قدس اللہ سرہ مزار کاکران	۱۰۰۴

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۱	شیخ کبیر جولاہہ خلیفہ شیخ تقی رحمۃ اللہ علیہ مدفن ضلع گورکھپور	۱۰۰۳
۶۲	شیخ ولی چشتی خلیفہ شیخ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ	۱۰۰۴
۶۳	مولانا عبد اللہ انصاری سلطانپوری قدس اللہ سرہ	۱۰۰۶
۶۴	شیخ عبد الاحد سرہندی صابری والد حضرت مجدد وصاحب مرید شیخ عبد القدوس و شیخ رکن الدین گنگوہی ولادت سنہ ۹۰۸ ہجری وفات ۱۷ رجب مزار سرہند۔	۱۰۰۷
		۱۰۰۷
۶۵	شیخ اختیار الدین مروانی خلیفہ شیخ نظام الدین نارنولی رضہ مزار قریب کالپی	۱۰۱۱
۶۶	شیخ جلال الدین کاسی مرید شاہ محمد بنگر مور رضہ مزار بدایون	۱۰۱۳
۶۷	سید مزمل بن عبد الوہاب چشتی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۵
۶۸	شیخ حاجی اویس وتوزی اولاد پیر کبار رضہ مولد ومدفن قصور	۱۰۱۷
۶۹	اخوند سعید شوریانی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۸
۷۰	شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زندہ پیر رضہ مزار پانی پت	۱۰۱۸
۷۱	شیخ رحمت اللہ شوریانی اولاد پیر کبار رضہ مزار قصبہ قصور	۱۰۲۵
۷۲	شیخ محمد بن فضل اللہ رضہ وفات شب دوشنبہ ماہ رمضان برہانپور	۱۰۲۹
۷۳	مولانا شیخ احمد شوریانی اولاد پیر کبار قدس اللہ سرہ	۱۰۲۲
۷۴	شیخ محمد سلیم صابری خلیفہ شیخ محمد صدیق وفات ۳۔ ذی الحجہ مزار لاہور	۱۰۳۰
۷۵	شیخ اعلی پانی پتی خلیفہ پدر خود و شیخ نظام نارنولی رضہ مولد پانی پت سنہ ۹۰۰ھ عمر ۱۴۰ سال کی ہوئی مزار پانی پت	۱۰۳۴
۷۶	حضرت بایزید بتاک زئی قدس اللہ سرہ	۱۰۳۵
۷۷	سید محمد مہدی بن یوسف رضہ صاحب طریقہ مہدیہ مولد جونپور مدفن دکن	۱۰۴۲

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۷۸	شیخ محمد مشہور شیخ محمد اعظم بن شیخ محمد چشتی رضہ وفات ۹ ربیع الاول احمد آباد	۱۰۴۲
۷۹	شیخ حاجی گنگن شوریانی قدس اللہ سرہ مزار قصبہ قصور	۱۰۴۳
۸۰	مولانا درویزہ پشاوری قدس اللہ سرہ مزار پشاور	۱۰۴۸
۸۱	شیخ الہ داد لوٹزئی اولا پیر کبار رضہ مزار قصبہ قصور	۱۰۴۹
۸۲	ملک محمد جائسی خلیفہ شیخ الہ داد و محمد مہدی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۹
۸۳	مخدوم شیخ عبدالرشید جونپوری بن شیخ مصطفی عبدالمجید عثمان رضہ	۱۰۵۵
۸۴	شیخ عبدالخالق لاہوری خلیفہ شیخ جان اللہ لاہوری رضہ وفات ۱۲ رجب مزار لاہور۔	۱۰۵۹
۸۵	شیخ عارف لاہوری مرید شیخ اسحق لاہوری رضہ مزار لاہور	۱۰۶۴
۸۶	شیخ اسماعیل چشتی اکبرآبادی قدس اللہ سرہ مزار اکبرآباد	۱۰۶۶
۸۷	شیخ سعید خان میانہ خلیفہ شیخ نظام الدین نارنولی رضہ مزار برہانپور	۱۰۶۷
۸۸	شیخ بہوگی افغان قدس اللہ سرہ مزار قصور	۱۰۶۹
۸۹	شیخ محمد عارف صابری خلیفہ شیخ عبدالخالق رضہ وفات ۷ ذی الحجہ لاہور	۱۰۷۱
۹۰	مولانا عبدالکریم پشاوری خلیفہ سید علی غواص رضہ مزار ملک یوسف زمان	۱۰۷۲
۹۱	شیخ چچو پشاوری مرید مولانا درویزہ رضہ مزار پشاور	۱۰۷۳
۹۲	شیخ پیر محمد سلون مرید شیخ عبدالکریم قدس اللہ سرہ	۱۰۷۴
۹۳	شیخ یحیی گجراتی چشتی قدس اللہ سرہ مزار مدینہ منورہ	۱۰۷۵
۹۴	شیخ جنید موہانی چشتی قدس اللہ سرہ مزار سندیلہ	۱۰۷۸
۹۵	شیخ حبیب جنیدی خلیفہ شیخ محمد صالح رضہ مزار اورنگ آباد	۱۰۷۹
۹۶	شیخ پیر محمد لکھنوی مرید شاہ عبداللہ سیاح چشتی رضہ مزار لکھنؤ	۱۰۸۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۹۷	شیخ محمد صدیق صابری لاہوری مرید شیخ محمد عارف رضہ مزار لاہور وفات ۸ ذی الحجہ۔	۱۰۸۴
۹۸	شیخ شاہ ابوالمعانی خلیفہ شیخ داؤد رضہ مزار انبیٹھہ	۱۱۱۶
۹۹	شیخ سوندھا بن شیخ المومن صابری قدس اللہ سرہ وفات ۲۴۔ جمادی الاول سفیدون	۱۱۱۹
۱۰۰	شیخ محمد سعید مشہور شاہ میر ابھیکہ صابری خلیفہ شاہ ابوالمعانی رضہ ولادت روز دو شنبہ ۹۔ رجب ۱۰۴۶ھ ہجری وفات ۵ رمضان قصبہ کہرام عمر شریف ۸۴ سال کی ہوئی۔	۱۱۳۱
۱۰۱	سید عتیق اللہ چشتی جالندھری مرید شاہ ابوالمعانی رضہ وفات ماہ شعبان	۱۱۳۱
۱۰۲	شیخ یحییٰ مدنی مرید محمد اعظم رضہ وفات ۲۷ صفر مدینہ منورہ عمر ۱۲۵ سال کی ہوئی	۱۱۳۱
۱۰۳	شیخ کلیم اللہ جہان آبادی مرید شیخ یحییٰ مدنی رضہ وفات ۲۴ ربیع الاول دہلی	۱۱۴۲
۱۰۴	شیخ نظام الدین ولی اورنگ آبادی مرید شیخ کلیم اللہ وفات ۱۲۔ ذیقعدہ	۱۱۴۳
۱۰۵	شیخ محمد سلیم لاہوری خلیفہ شیخ محمد صدیق رضہ وفات ۴۔ ذی الحجہ لاہور۔	۱۱۵۱
۱۰۶	شاہ بہلول برکی صابری مرید شاہ بھیکہ رضہ مزار جالندھر	۱۱۷۰
۱۰۷	شاہ لطف اللہ مرید شاہ بھیکہ رضہ وفات بروز شنبہ ۲ ذیقعدہ جالندھر	۱۱۹۶
۱۰۸	سید علیم اللہ بن عتیق اللہ جالندھری رضہ ولادت ۲۴ جمادی الاول ۱۱۰۹ھ وفات ۱۶۔ صفر جالندھر۔	۱۲۰۳
۱۰۹	میانجی نور علی دیوبندی قطب الوقت رضہ وفات ۳۔ شعبان دیوبند	۱۲۰۳
۱۱۰	شیخ نور محمد بہیل خلیفہ شاہ فخر الدین مولد و مدفن موضع مہاران	۱۲۰۵
۱۱۱	سید علی شاہ مرید سید علیم اللہ رضہ مزار جالندھر	۱۲۱۳

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۲	شیخ محمد سعید شرقپوری لاہوری رضہ مزار شرقپور	۱۲۱۴
۱۱۳	شیخ محمد سعید چشتی خلیفہ شیخ علیم اللہ رضہ وفات ۱۹ ذی الحجہ	۱۲ ۲
۱۱۴	شیخ خیرالدین مشہور خیر شاہ لاہوری رضہ وفات ۱۹ ذی الحجہ لاہور	۱۲۲۸
۱۱۵	سید اعظم روپڑی مرید سید سالم رضی اللہ مزار روپڑ	۱۲۳۷
۱۱۶	حافظ موسیٰ مانکپوری خلیفہ سید اعظم روپڑی وفات ۱۶ رمضان قصبہ مانکپور	۱۲۴۷
۱۱۷	شاہ نیاز احمد ولادت سنہ ۱۱۴۳ھ وفات ۶ جمادی الآخر بریلی	۱۲۵۰
۱۱۸	مولانا خواجہ محمد سلیمان مرید خواجہ نور محمد رضہ وفات ۷ صفر تونسہ ملک پنجاب عمر ۱۰۰ سو سال۔	۱۲۶۷
۱۱۹	مولوی غلام مصطفےٰ وزیرآبادی رضہ مزار وزیرآباد	۱۲۶۷
۱۲۰	مولوی امانت علی خلیفہ حافظ موسیٰ رضہ وفات ۱۹ ذیقعدہ امروہہ	۱۲۸۰
۱۲۱	شیخ حاجی رمضان مرید خواجہ سلیمان ولادت ماہ رمضان سنہ ۱۲۰۲ وفات ۳ رمضان مزار لاہور	۱۲۸۲
۱۲۲	شیخ فیض بخش لاہوری مرید سید حیدر علی شاہ وفات ۹ رجب مزار لاہور	۱۲۸۶
۱۲۳	مولانا محمد قاسم صاحب خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب ولادت قصبہ نانوتا ماہ شعبان و یا رمضان سنہ ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الآخر دیوبند روز جمعرات بعد نماز ظہر	۱۲۹۷
۱۲۴	مولانا محمد یعقوب صاحب نانانوتی خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب ولادت ۱۳ صفر سنہ ۱۲۴۵ ہجری وفات روز دوشنبہ ۳۔ ربیع الاول مزار نانوتہ	۱۳۰۲
۱۲۵	حضرت پیر جی حاجی محمد انور صاحب خلیفہ اعظم حاجی محمد عابد صاحب ولادت سنہ ۱۲۶۵ھ وفات ۲۰ جمادی الثانی مولد و مدفن دیوبند۔ آپکا مفصل حال ملفوظات انوری میں درج ہے۔	۱۳۱۲
۱۲۶	منشی مولا بخش صاحب مرید حاجی محمد عابد صاحب وفات یکم محرم دیوبند۔	۱۳۱۴

toobaafoundation.com

بزرگان سلسلہ نقشبندیہ

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۵۸۲	حکیم آتا مرید شیخ احمد یسوی مولد خوارزم مدفن آق قورغا۔	۱
۵۹۳	خواجہ عبدالملک خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۲
۵۹۴	خواجہ منصور خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۳
۵۹۶	خواجہ تاج آقا خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۴
۶۱۵	خواجہ سید آتا خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵
۶۵۶	خواجہ زنگی آتا خلیفہ خواجہ حکیم آتا رضہ مزار ولایت شاش	۶
۷۱۰	خواجہ سید آتا خلیفہ خواجہ زنگی رحمتہ اللہ علیہ	۷
۷۱۷	بابا شیخ مبارک بخاری مرید میر حمزہ رضہ مزار قریہ کرمینہ تک	۸
۸۱۹	خواجہ حسام الدین شاشی و بخاری مرید میر حمزہ رضہ مزار بخارا	۹
۸۴۳	مولانا کمال الدین مرید میر حمزہ رضہ مزار موضع ہیمان قریب سمرقند	۱۰
۸۰۴	خواجہ درویش احمد سمرقندی کنیت ابوالعباس خلیفہ زین الدین رضہ	۱۱
۸۶۲	خواجہ سعد الدین کاشغری مرید خواجہ نظام الدین خاموش رضہ وفات وقت ظہر روز چہارشنبہ ۷ جمادی الآخر	۱۲
۸۶۴	خواجہ نظام خاموش مرید خواجہ نظام الدین خاموش	۱۳
۸۶۵	خواجہ بو نصر پارسا خلیفہ خواجہ محمد پارسا قدس اللہ سرہ	۱۴
۸۸۶	مولانا شہاب الدین احمد جنیدی مرید مولانا سعد الدین کاشغری رضہ	۱۵
۸۹۲	خواجہ علاؤالدین دہری مرید مولانا سعد الدین کاشغری رضہ وفات روز شنبہ ۱۵ ربیع جمادی الثانی مزار کاشغری۔	۱۶

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۷	خواجہ محمد اکبر مشہور خواجہ کلاں فرزند خواجہ سعد الدین رض مزار کاشغر	۸۹۴
۱۸	مولانا عبد الرحمن جامی خلیفہ مولانا سعد الدین کاشغری رض ولادت وقت عشاء ۲۳ شعبان ۸۱۷ھ ہجری جرجر جام وفات ۱۸۔ محرم خیابان	۸۹۸
۱۹	مولانا شمس الدین محمد روجی مرید مولانا سعد الدین رض ولادت ۱۴ شعبان ۸۴۰ھ وفات بروز شنبہ ۱۶ رمضان گازرگاہ	۹۰۴
۲۰	مولانا عبد الغفور لاری خلیفہ مولانا جامی قدس اللہ سرہ	۹۱۲
۲۱	شیخ حاجی محمد بن صدیق خبوشانی قدس اللہ سرہ	۹۳۷
۲۲	شیخ کمال الدین حسین خوارزمی قدس اللہ سرہ	۹۵۶
۲۳	خواجہ عبد الشہید بن خواجہ خواجگا قدس اللہ سرہ مزار سمرقند۔	۹۸۰
۲۴	خواجہ ہاشم مرید خواجہ محمد کاشانی وفات بروز دوشنبہ ۱۵۔ ربیع الاول مزار دہبید قریب سمرقند۔	۱۰۴۶
۲۵	خواجہ صالح مرید خواجہ محمد گاتی رض وفات ماہ محرم بلخ۔	۱۰۴۸
۲۶	خواجہ خاوند مشہور بحضرت ایشان رض وفات ۱۲ شعبان	۱۰۵۲
۲۷	خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند رض وفات ماہ محرم کشمیر	۱۰۸۵
۲۸	حضرت میران سید احمد نانوتوی وفات ۷ محرم مزار قصبہ نانوتا	۱۰۹۸
۲۹	خواجہ داؤد مسکوتی کشمیری مرید خواجہ خاوند قدس اللہ سرہ	۱۰۹۷
۳۰	شیخ محمد امین ڈار مرید خواجہ عبد الوہاب قدس اللہ سرہ	۱۰۹۸
۳۱	شاہ ابو الرضا محمد عم بزرگوار شاہ ولی اللہ وفات ۱۷۔ محرم دہلی	۱۱۰۱
۳۲	شاہ عبد الرحیم راجپوری وفات ۱۸ محرم مزار موضع راجپور	۱۱۰۲
۳۳	حضرت شاہ فرید محمد دیوبندی وفات ۱۳ صفر مزار دیوبند	۱۱۰۷

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۴	مولانا حاجی محمد اسمٰعیل غوری خلیفہ شیخ سعدی لاہوری رضہ وفات ۱۵ جمادی الآخر	۱۱۱۱
۳۵	مخدوم حافظ عبدالغفور پشاوری خلیفہ حاجی محمد اسماعیل رضہ وفات ۱۴۔ شعبان پشاور	۱۱۱۶
۳۶	خواجہ حافظ احمد یسوی رضہ وفات ۳ ذی الحجہ کشمیر	۱۱۱۶
۳۷	حضرت عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید رضہ ولادت سنہ ۱۰۵۰ھ وفات ۲۷ ذی الحجہ سرہند	۱۱۲۷
۳۸	شیخ محمد مراد کشمیری مرید عبدالاحد رضہ وفات ۱۷۔ رجب کشمیر	۱۱۳۱
۳۹	سید نور محمد بداؤنی خلیفہ شیخ سیف الدین رضہ وفات ۱۱ ذیقعدہ	۱۱۳۵
۴۰	خواجہ عبداللہ بلخی مرید شیخ عبداللہ مجمود رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۹
۴۱	خواجہ عبداللہ بخاری فاروقی خلیفہ شیخ احمد بکی ولادت سنہ ۱۰۹۰ مزار کشمیر	۱۱۴۱
۴۲	شیخ محمد فرخ مجددی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۴
۴۳	شیخ محمد فاضل بٹالوی مرید شیخ محمد افضل کلانوری رضہ وفات ۱۴۔ ذی الحجہ بٹالہ	۱۱۵۱
۴۴	خواجہ حافظ سعداللہ خلیفہ شیخ محمد صدیق رضہ وفات ۱۱۔ شوال دہلی۔	۱۱۵۲
۴۵	خواجہ شاہ گلشن خلیفہ خواجہ عبدالاحد قدس اللہ سرہ	۱۱۵۳
۴۶	شیخ عبدالرشید بن شیخ محمد مراد رضہ وفات ۲۷ رجب دہلی۔	۱۱۵۵
۴۷	خواجہ نورالدین محمد آفتاب مرید خواجہ احمد یسوی ولادت سنہ ۱۰۸۶ وفات ۶۔ شعبان کشمیر۔	۱۱۵۶
۴۸	حافظ محمد عابد خلیفہ شیخ عبدالاحد رضہ وفات ۱۸۔ رمضان دہلی	۱۱۶۰
۴۹	شیخ حاجی محمد سعید لاہوری خلیفہ حافظ سعداللہ رضہ عمر ۱۰۱ سال کی ہوئی۔ مزار لاہور	۱۱۶۰
۵۰	خواجہ عبدالسلام کشمیری خلیفہ حافظ عبدالغفور پشاوری وفات ۱۸ شوال کشمیر	۱۱۷۱

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۵۱	شاہ محمد صادق قلندر مرید خواجہ بیرنگ مزار موضع لاہ	۱۱۷۱
۵۲	خواجہ محمد رضا الہامی قدس اللہ سرہ	۱۱۷۹
۵۳	خواجہ محمد اعظم دودمری کشمیری مرید خواجہ محمد مراد قدس اللہ سرہ	۱۱۸۵
۵۴	خواجہ کمال الدین بن خواجہ نورالدین رضؓ وفات ۲۹ رجب کشمیر	۱۱۸۸
۵۵	حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید رضؓ ولادت روز جمعہ ۱۱۔ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ وفات شب شنبہ ۱۰ محرم دہلی۔	۱۱۹۵
۵۶	مولوی احمد اللہ بن ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ مزار پانی پت	۱۱۹۸
۵۷	خواجہ میر درد دہلوی فرزند خواجہ محمد ناصر ولادت ۱۹ ذیقعدہ روز شنبہ سنہ ۳۳ ہجری وفات ۴ صفر روز جمعہ۔	۱۱۳۳
۵۸	حضرت محمد مرشد رضؓ ولادت سنہ ۱۱۷ ہجری وفات ۹ رجب رامپور افغانان	۱۲۰۱
۵۹	شیخ محمد احسان خلیفہ حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ	۱۲۰۶
۶۰	حضرت حافظ جمال اللہ رضؓ وفات ۳ صفر رامپور افغانان	۱۲۰۹
۶۱	مولوی علیم اللہ گنگوہی خلیفہ مرزا صاحب قدس اللہ سرہ	۱۲۱۱
۶۲	مولوی نعیم اللہ بہرائچی خلیفہ مرزا صاحب رضؓ وفات ۵ صفر بہرائچ۔	۱۲۱۸
۶۳	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی خلیفہ مرزا صاحب وفات یکم رجب پانی پت	۱۲۲۵
۶۴	حضرت شاہ درگاہی رضؓ ولادت سنہ ۱۱۶۲ ہجری وفات ۴ جمادی الآخر رامپور	۱۲۲۶
۶۵	حضرت شاہ رؤف احمد ولادت سنہ ۱۲۰۱ ہجری وفات ۲۷ ذیقعدہ بندر لیس واقعہ ملک یمن۔	۱۲۲۵
۶۶	حضرت شاہ صفی الدین والد شاہ ابوسعید رضؓ ولادت سنہ ۱۱۶۵ ہجری وفات ۲۵ شعبان لکھنؤ۔	۱۲۳۶

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
٦٧	حضرت شاہ سراج احمد محدث فرزند محمد مرشد ولادت ۱۴ شعبان سنہ ۱۱۷۶ھ مزار رامپور افغانان -	۱۲۴۰
٦٨	حضرت شاہ غلام علی دہلوی ولادت سنہ ۱۱۵۸ ہجری وفات ۲۲ صفر دہلی	۱۲۴۰
٦٩	مولانا خالد کردستانی قدس اللہ سرہ	۱۲۴۲
٧٠	شاہ محمد اصغر مرید شاہ غلام علی رضہ مزار دہلی	۱۲۵۵
٧١	حضرت ابوسعید رضہ ولادت ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۶ ہجری وفات یکم شوال دہلی	۱۲۵۵
٧٢	شاہ عبدالرحمن جالندہری مرید شاہ غلام علی رضہ مزار سندھ	۱۲۵۸
٧٣	مولوی کرم اللہ محدث مرید شاہ غلام علی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۸
٧٤	ملا عبدالغفور جرجوی مرید شاہ غلام علی رضہ مزار جرجیہ وفات ماہ شوال	۱۲۵۹
٧٥	میرزا رحیم اللہ مرید شاہ غلام علی رضہ وفات و مزار سبزہ وار	۱۲۶۰
٧٦	سید منور شاہ لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۲۶۴
٧٧	مولوی خطیب احمد بن شاہ رؤف احمد قدس اللہ سرہ	۱۲۶۶
٧٨	مولانا محمد جان شیخ الحرم مرید شاہ غلام علی رضہ مدفن مکہ معظمہ	۱۲۶۸
٧٩	حضرت شاہ احمد سعید ولادت یکم ربیع الآخر سنہ ۱۲۱۷ ہجری وفات روز شنبہ ۲- ربیع الاول مدینہ منورہ	۱۲۷۷
٨٠	سید امام علی شاہ رضہ ولادت سنہ ۱۲۱۷ ہجری وفات	۱۲۷۷
٨١	مولوی رحیم بخش خلیفہ حاجی دوست محمد قندہاری وفات ۱۰ جمادی الآخر دہلی	۱۲۸۳
٨٢	شاہ عبدالرشید رضہ ولادت ۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۷ ہجری وفات روز شنبہ ۱۶ ذی الحجہ مکہ معظمہ	۱۲۸۷
٨٣	شاہ منصور احمد خلیفہ شاہ عبدالرشید ولادت سنہ ۱۲۵۰ ہجری	۱۲۸۸

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۴	حضرت شاہ عبدالمغنی رضہ ولادت بماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۹ ہجری وفات ۱۸ ربیع الاول مزار مدینہ منورہ	۱۲۹۱
۸۵	حضرت شاہ عبدالغنی رضہ ولادت ۲۵۔ شعبان سنہ ۱۲۳۵ ہجری وفات ۷۔ محرم مدینہ منورہ	۱۲۹۶
۸۶	شاہ محمد عمر رضہ ولادت بماہ شوال سنہ ۱۲۴۴ ہجری وفات ۲ محرم رامپور	۱۲۹۸
۸۷	شاہ محمد مظہر مجددی رضہ ولادت ۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۸ ہجری وفات ۱۱۔ محرم مدینہ منورہ	۱۳۰۱
۸۸	مولوی رفیع الدین بن مولانا فرید الدین خلیفہ شاہ عبدالغنی ولادت ۹۔ رمضان سنہ ۱۲۵۲ ہجری وفات ۱۲ جمادی الثانی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس کی ہوئی مدفن جنت البقیع نزدیک قبہ حضرت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر روضہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔	۱۳۰۸

بزرگان سلسلہ سہروردیہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	شیخ ابو العباس نہاوندی نام احمد بن محمد مرید شیخ عبداللہ خفیف و ممشاد علو رضہ	۳۷۰
۲	شیخ فرخ زنجانی اخی خلیفہ شیخ ابو العباس نہاوندی قدس اللہ سرہ	۴۵۷
۳	شیخ ظہیر الدین عبدالرحمن بن علی شیرازی رضہ وفات ماہ رمضان	۷۱۶
۴	خواجہ کرک سہروردی مرید شیخ اسماعیل قریشی رضہ مزار کہڑہ	۷۱۶
۵	شاہ علاء الدین مرید شیخ شہاب الدین سہروردی مشہور شاہ جنگل پاس دیوبندی وفات ۱۵۔ شعبان مزار دیوبند	۷۴۲

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
٦	سید میر ماہ بن سید نظام خلیفہ میر سید علاؤالدین جاوری رضہ مزار بہرائچ	٧٧٢
٧	سید صدرالدین مشہور راجو قتال بن سید احمد کبیر رضہ وفات ١٦ جمادی الآخرہ۔	٨٢٧
٨	سید برہان الدین قطب العالم بن سید ناصرالدین ولادت ٧٩٠ھ ہجری مدفن موضع بٹوہ قریب احمد آباد	٨٥٧
٩	سید شاہ عالم کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین ولادت ٨١٧ھ ہجری۔ وفات بروز شنبہ ٢٠ جمادی الاول احمد آباد	٨٨٠
١٠	شیخ عبداللطیف داور الملک بن محمود قریشی مرید شاہ عالم وفات ماہ ذیقعدہ۔ قصبہ مورنی۔	٨٨٩
١١	سید کبیرالدین حسن بخاری قدس اللہ سرہ مزار اوچ	٨٩٦
١٢	شاہ عبداللہ قریشی ملتانی قدس اللہ سرہ	٩٠٠
١٣	شیخ سماءالدین خلیفہ سید کبیرالدین اسماعیل رضہ وفات ١٧ جمادی الاول مزار دہلی	٩٠١
١٤	شیخ عبدالجلیل مشہور قطب العالم چوہر قریشی حارثی مزار لاہور	٩١٠
١٥	قاضی نجم الدین گجراتی مرید شاہ عالم گجراتی قدس اللہ سرہ	٩١١
١٦	سید عثمان مشہور شاہ جھولہ بخاری رضہ وفات ١٨ ربیع الاول مزار لاہور	٩١٢
١٧	شیخ علیم الدین جونی وال خلیفہ شیخ عبدالجلیل چوہر رضہ مزار قصبہ چونلی	٩١٦
١٨	قاضی محمود گجراتی خلیفہ شاہ عالم گجراتی قدس اللہ سرہ۔	٩٢٠
١٩	شیخ عبداللہ بیابانی بن مولانا سماءالدین رضہ مزار بیابان	٩٣٦
٢٠	شیخ جمالی خلیفہ مولانا سماءالدین رضہ وفات ١٠ ذیقعدہ دہلی۔	٩٤٢
٢١	شیخ ادہن زین العابدین دہلوی مرید مولانا سماءالدین رضہ	٩٣٤
٢٢	سید جمال الدین بخاری مرید سید عبدالوہاب بخاری رضہ مزار دہلی	٩٤٨

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۳	ملا نیروز مفتی مرید شیخ حمزہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مزار کشمیر	۹۷۳
۲۴	مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری مرید سید جلال الدین بخاری مزار کشمیر	۹۸۴
۲۵	شیخ نوروز ریشی کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر۔	۹۸۸
۲۶	بابا داؤد خاکی مرید شیخ مخدوم حمزہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مزار سلام آباد	۹۹۴
۲۷	گھوڑی شاہ بخاری عرف سید جھولن شاہ وفات ۱۱۔ ربیع الاول مزار لاہور	۱۰۰۳
۲۸	سید شاہ محمد بن سید عثمان جھولہ رحمۃ اللہ علیہ وفات ۱۱۔ ربیع الثانی مزار موضع ہلکہ ضلع لاہور	۱۰۱۱
۲۹	سید سلطان جلال الدین حیدر بن سید صفی الدین بخاری مزار لاہور	۱۰۱۶
۳۰	خواجہ مسعود پانی پتی مرید بابا داؤد رحمۃ اللہ علیہ مزار ریان پور قریب کشمیر	۱۰۲۱
۳۱	بابا روپی ریشی مرید خواجہ حمزہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مزار کشمیر	۱۰۲۴
۳۲	سید عمادی الملک بن سید شاہ محمد جھولہ رحمۃ اللہ علیہ مزار لاہور	۱۰۳۹
۳۳	شاہ ارزقی قادری و سہروردی پٹودی مزار شہر پٹنہ	۱۰۴۰
۳۴	بابا نصیب الدین خلیفہ بابا داؤد رحمۃ اللہ علیہ وفات ۱۳۔ محرم قصبہ بیجارہ کشمیر	۱۰۴۷
۳۵	سید شہاب الدین نہر ابن میران محمد شاہ موج دریائی ولادت سنہ ۹۶۵ ہجری	۱۰۴۷
۳۶	سید شاہ جمال قادری و سہروردی مرید لکڑا بیگ رحمۃ اللہ علیہ وفات ۴۔ ربیع الثانی لاہور	۱۰۴۹
۳۷	سید محمود مشہور شاہ نورنگ جھولہ بن شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ مزار لاہور	۱۰۵۳
۳۸	مولانا حیدر نقشبندی و سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مزار کشمیر۔	۱۰۵۷
۳۹	شیخ جان مرید شیخ اسماعیل مشہور میاں وڈا مدرس رحمۃ اللہ علیہ مزار لاہور	۱۰۸۲
۴۰	شیخ حسن لالو مرید سید جمال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مزار کشمیر	۱۰۹۹
۴۱	شیخ بہرام مرید بابا نصیب الدین رحمۃ اللہ علیہ مزار کشمیر	۱۱۰۱
۴۲	شیخ یعقوب کشمیری مرید بابا نصیب الدین رحمۃ اللہ علیہ مزار سلام آباد	۱۱۰۶

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۳	سید زندہ علی بن سید عبدالرحیم رضہ مزار لاہور	۱۱۱۱
۴۴	شیخ عبدالرحیم قادری و سہروردی رضہ مزار لاہور	۱۱۱۵
۴۵	بابا عبداللہ مرید بابا نصیب الدین رضہ مزار کشمیر	۱۱۱۷
۴۶	شیخ جان محمد لاہوری مرید شیخ اسمٰعیل میاں کلاں رضہ مزار لاہور	۱۱۲۰
۴۷	شیخ حامد قادری مرید مولوی تیمور و عبدالکریم ولادت ۱۰۸۰ھ ہجری مزار لاہور	۱۱۶۶
۴۸	شیخ سکندر شاہ بن کرم شاہ قریشی رضہ مزار لاہور	۱۲۱۴
۴۹	شیخ شاہ مراد بن کرم شاہ رضہ مزار ملک مروانہ	۱۲۱۵
۵۰	شیخ قلندر شاہ بن کرم شاہ ولادت ۱۱۸۵ھ ہجری وفات ۲۶- رمضان مزار موضع دھی قریب لاہور-	۱۲۴۶
	بزرگان سلسلہ قادریہ	
۱	حضرت شیخ محمد محی الدین ابن العربی نام علی بن محمد عربی رضہ ولادت مرسیہ بلاد اندلس شب دوشنبہ ۱۷- رمضان ۵۶۰ھ ہجری وفات شب جمعہ ۲۲ ربیع الآخر مزار جبل قاسیون بصالحیہ قریب دمشق-	۶۳۸
۲	حضرت امام عبداللہ یافعی رضہ وفات روز شنبہ ۱۲ جمادی الآخر مزار مکہ معظمہ	۷۵۵ و ۷۶۰
۳	شیخ بہاؤالدین جنیدی شطاری مرید احمد تقی مکی رضہ	۹۲۱
۴	سید محمد غوث گیلانی روچی فرزند سید ابو العباس ولادت حلب وفات و مزار قصبہ اوچ	۹۲۳
۵	میر سید شاہ فیروز رضہ مزار لاہور	۹۳۳
۶	سید عبدالقادر گیلانی رضہ وفات ۱۶- ربیع الاول	۹۴۲
۷	سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی رضہ وفات ۱۵- جمادی الآخر	۹۴۲

toobaafoundation.com

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۹۵۶	میران سید مبارک حقانی اوچی فرزند سید محمد غوث رضہ مزار اوچ	۸
۹۵۹	سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین الدین رضہ وفات ۵ شوال - مزار سنگڑھ ملک پنجاب	۹
۹۷۳	سید بہاؤ الدین گیلانی بہاول شیر قلندر رضہ ولادت بغداد و وفات ۱۶ شوال مزار حجرہ شاہ مقیم	۱۰
۹۷۳	مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہ	۱۱
۹۷۸	سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث رضہ مزار اوچ	۱۲
۹۷۸	سید اسمعیل بن سید عبداللہ ربانی رضہ مزار لاہور	۱۳
۹۷۸	سید حامد مشہور حامد گنج بخش قدس اللہ سرہ	۱۴
۹۸۲	شیخ داؤد جہنی وال رضہ مزار شیر گڈھ	۱۵
۹۸۱	حضرت شاہ کمال ... قادری وفات ۱۹ جمادی الآخر مزار کیتھل	۱۶
۹۸۵	شیخ ابو اسحاق قادری خلیفہ شیخ داؤد کرمانی وفات ۵ محرم لاہور	۱۷
۹۸۶	سید میر میران بن سید مبارک حقانی رضہ مزار لاہور	۱۸
۹۸۸	سید نور محمد بن سید بہاول شیر رضہ	۱۹
۹۹۴	سید اسمعیل بن سید ابدال رضہ مزار قلعہ راٹھور	۲۰
۹۹۴	سید الہ بخش بن سید محمد قدس اللہ سرہ مزار بنگالہ	۲۱
۹۹۴	شیخ خضر سیوستانی قدس اللہ سرہ	۲۲
۹۹۷	سید شاہ نور حضوری بن سید محمود رسول نما رضہ مزار لاہور	۲۳
۱۰۰۱	سید موسی پاک شہید بن سید حامد پیر حضرت عبدالحق محدث دہلوی - مزار ملتان -	۲۴

toobaafoundation.com

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۱۰۰۱	شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی خلیفہ شیخ علی حسام الدین ولادت دیار مندو	۲۵
۱۰۰۲	سید صوفی بن سید بدرالدین قدس اللہ سرہ	۲۶
۱۰۰۳	شیخ یعقوب رضہ ولادت ۹۰۸ھ ہجری وفات شب پنجشنبہ ۱۲- ذیقعدہ مزار کشمیر	۲۷
۱۰۱۳	شیخ حسین قادری مرید شیخ عبدالوہاب متقی قدس اللہ سرہ	۲۸
۱۰۱۷	شیخ نعمت اللہ سرہندی خلیفہ میانمیر بالا پیر قدس اللہ سرہ	۲۹
۱۰۱۸	شاہ بدر گیلانی رضہ وفات ۱۲- ربیع الاول موضع سانیان علاقہ پٹیالہ	۳۰
۱۰۲۱	شاہ شمس الدین خلیفہ شیخ ابواسحاق وفات ۱۱ رجب مزار لاہور	۳۱
۱۰۲۲	سید جیون مشہور سید عبدالقادر ثالث رضی اللہ عنہ مزار لاہور	۳۲
۱۰۲۳	شاہ سکندر کیتھلی مزار کیتھل	۳۳
۱۰۲۴	سید خیر الدین ابوالمعالی ولادت روز دوشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۹۶۰ھ ہجری وفات ۱۶- ربیع الاول	۳۴
۱۰۲۷	میاں نتھا مرید میانمیر قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۳۵
۱۰۲۹	حاجی مصطفےٰ سرہندی مرید میانمیر رضہ وفات روز چہار شنبہ-	۳۶
۱۰۳۳	بندگی شاہ محمد ابراہیم والد حضرت شاہ محمد اسمٰعیل وفات ۱۶ شوال مزار دیوبند	۳۷

قطعہ تاریخ

واحسرتا از جور چرخ بے مدار	گاہ راحت مید ہدگہ رنج آرد بے شمار
حاجی الحرمین ابراہیم نام-	بود شیخ قطب دوران نامدار
در علوم شرع وارث انبیا	بر سریر فقر شاہی روزگار
واب پاکش مرشد راہ یقین	نور ذاتش شد بعالم آشکار
در مہ شوال بود تاریخ خمس	کوس رحلت او بعالم بردکار

toobaafoundation.com

شد جہان تاریک پس بے نور او	سال تاریخش بجستم از خرد	عالمے از ہجر او شد دلفگار	بود از شورش فراوان زار زار
خندہ او گفتہ ولی لا یموت ۱۰۳۳		از حساب ابجدش می کن شمار	

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۸	سید عبد الوہاب مرید سید عبد القادر ثالث قدس اللہ سرہ	۱۰۳۷
۳۹	سید عبد اللہ بہتی رض عمر یکصد سال کی ہوئی مزار موضع بہت	۱۰۳۷
۴۰	ملا حامد قاری رض وفات ۱۷۔ رمضان مزار لاہور	۱۰۴۴
۴۱	سید غلام غوث قدس اللہ سرہ	۱۰۴۵
۴۲	شاہ حاکم قدس اللہ سرہ	۱۰۴۰
۴۳	سید شاہ بلاول بن عثمان رض وفات وقت عشار شب دوشنبہ ۲۶ شعبان لاہور۔ عمر ستر سال کی ہوئی۔	۱۰۴۶
۴۴	سید عبد القادر بخاری قدس اللہ سرہ مزار اکبر آباد	۱۰۵۰
۴۵	مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۱۰۵۱
۴۶	میر عنایت اللہ مشہور مسکین شاہ امری رض مزار لاہور	۱۰۵۲
۴۷	شیخ مادھو لاہوری خلیفہ شیخ حسین لاہوری ولادت ۹۸۳ھ ہجری وفات ۲۲ ذی الحجہ عمر شریف ۷۳ سال کی ہوئی	۱۰۵۵
۴۸	خواجہ بہاری خلیفہ میاں میر رض مولد حاجی پور مزار لاہور	۱۰۶۰
۴۹	سید جان محمد حضوری بن شاہ نور رض مولد و مدفن لاہور	۱۰۶۵
۵۰	محمد صالح اکبر آبادی قدس اللہ سرہ مدفن اکبر آباد	۱۰۶۷
۵۱	سید عبد الرزاق مشہور شاہ چراغ لاہوری وفات ۲۲ ذیقعدہ لاہور	۱۰۶۸
۵۲	شیخ شاہ محمد مشہور ملا شاہ خلیفہ میاں میر مولد موضع ورکسان مدفن لاہور	۱۰۶۹

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۵۳	شاہ صفی اللہ مشہور سیف الرحمن رح وفات ۹ ربیع الاول مولد و مدفن۔ حجرہ شاہ مقیم	۱۰۸۰
۵۴	حاجی عبدالجمیل خلیفہ شیخ رنگ بلادل رح مزار لاہور	۱۰۸۲
۵۵	سید طاہا قطب الدین کوتانوی رح مزار کوتانہ	۱۰۸۴
۵۶	حاجی محمد ہاشم گیلانی رح وفات بروز جمعہ ۷ محرم لاہور	۱۰۸۷
۵۷	سید سرور دین بن سید جان محمد حضوری رح مولد و مدفن لاہور وفات بروز جمعہ ۲۱ شوال	۱۱۰۰
۵۸	سید محمد امیر خلیفہ سید سیف الرحمن رح وفات ۲۷ جمادی الثانی حجرہ شاہ مقیم۔	۱۱۰۲
۵۹	سید جعفر بن حاجی محمد ہاشم رح ولادت بروز پنجشنبہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۰۴۱ھ لاہور وفات بروز شنبہ ۹ - رجب لاہور	۱۱۰۷
۶۰	سید عبدالحکیم گیلانی رح ولادت سنہ ۱۰۳۱ھ عمر ۷۷ سال کی ہوئی مدفن لاہور	۱۱۰۸
۶۱	سید محمد فاضل متوکل بن سید محمد ہاشم رح وفات ۲ ذی الحجہ مزار لاہور	۱۱۱۲
۶۲	خواجہ فضیل نوشاہی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رح مولد و مدفن کابل	۱۱۱۲
۶۳	شیخ رحیم داد بن شاہ سلیمان رح مزار موضع بہلووال	۱۱۱۵
۶۴	سید عمر گیلانی بن سید محمد ہاشم ولادت سنہ ۱۰۳۲ھ وفات بروز یکشنبہ۔ ۱۶۔ شعبان لاہور	۱۱۱۵
۶۵	سید حسن بن سید عبداللہ قدس اللہ سرہ مزار پشاور	۱۱۱۵
۶۶	شاہ رضا قادری شطاری رح وفات ۱۲ جمادی الاول لاہور	۱۱۱۸
۶۷	سید محمد صالح نوشاہی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رح مزار چک سادہ	۱۱۱۸

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۸	شیخ صدر الدین خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۰
۶۹	شاہ درگاہی خلیفہ شاہ عبد الرزاق چراغ رضہ مزار لاہور	۱۱۲۲
۷۰	حضرت شاہ رمز الدین صاحب قدس اللہ سرہ مولد بغداد۔ وفات ۲۶ رجب مزار دیوبند	۱۱۲۲
۷۱	شیخ تاج محمود بن شاہ سلیمان قدس اللہ سرہ	۱۱۲۳
۷۲	شیخ عبد الحمید خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۵
۷۳	سید نور محمد بن سید امیر گیلانی وفات ۱۹۔ ذی الحجہ حجرہ مقیم شاہ	۱۱۲۶
۷۴	شیخ خوش محمد خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۷
۷۵	شیخ محمد غیاث شیخ فتح محمد رضہ وفات شب چہار شنبہ ۲ ربیع الاول کیرانہ	۱۱۲۹
۷۶	حافظ برخوردار بن حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۰
۷۷	سید عبد الوہاب بن سید سرور الدین وفات یکم شوال لاہور	۱۱۳۱
۷۸	شیخ محمد تقی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۳
۷۹	خواجہ محمد ہاشم دریادل خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۵
۸۰	سید احمد شیخ الہند گیلانی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۶
۸۱	سید بدر الدین بن سید علی گیلانی رضہ مزار لاہور	۱۱۳۶
۸۲	شاہ شرف لاہوری مولد بٹالہ مزار لاہور	۱۱۳۷
۸۳	شیخ عصمت اللہ بن حافظ برخوردار وفات ۱۲ رجب	۱۱۳۷
۸۴	شیخ احمد بیگ خطاب نور محمد نوری خلیفہ حاجی محمد نوشاہ مزار سیالکوٹ	۱۱۴۰
۸۵	شاہ عنایت قادری شطاری خلیفہ شاہ رضا مزار لاہور	۱۱۴۱
۸۶	سید حاجی عبد اللہ بن سید اسمٰعیل وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار لاہور	۱۱۴۱

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۷	شیخ جمال اللہ بن حافظ برخوردار وفات ۱۲- ربیع الثانی	۱۱۴۲
۸۸	حافظ معموری نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۵
۸۹	شاہ محمد غوث لاہوری بن سید حسن پشاوری رح مزار لاہور	۱۱۵۲
۹۰	شیخ پیر محمد مشہور سچیار خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رح مزار نوشہرہ مخلان	۱۱۵۲
۹۱	قاضی رکن الدین خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۵۲
۹۲	شیخ عبدالرحمن مشہور پاک رحمن خلیفہ حاجی محمد نوشاہ مزار ٹھیری عبدالرحمن	۱۱۵۳
۹۳	سید عبدالقادر مشہور گدا گیلانی بن سید عمر بروز جمعہ ۲ ذی الحجہ ۱۰۶۳ سنہ ہجری ولادت وفات شب شنبہ	۱۱۵۴
۹۴	شاہ فرید خلیفہ پیر محمد سچیار رح مزار لاہور	۱۱۵۸
۹۵	شیخ فتح محمد نوشاہی رح ملک پوٹھوہار	۱۱۵۸
۹۶	شیخ عنایت اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۵۸
۹۷	شیخ محمد سلطان مشہور میر گیلنی مرید سیدی شاہ وفات ۹ شوال لاہور	۱۱۵۸
۹۸	حضرت محمد اسماعیل شاہ رئیس بلگرام ضلع ہردوئی خلیفہ شاہ عبدالرزاق بانسویؒ وفات ۱۳- ذی الحجہ مزار مشوبی ضلع بارہ بنکی-	۱۱۶۰
۹۹	سید شاہ حسین بن سید نور محمد رح ۲۱ جمادی الثانی بمقام حجرہ شاہ مقیم	۱۱۶۲
۱۰۰	میاں رحمت اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۶۷
۱۰۱	شیخ نصرت الدین بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۷۰
۱۰۲	میر بہیلی شاہ خلیفہ شاہ عنایت اللہ لاہوری رح مزار قصور	۱۱۷۱
۱۰۳	شیخ سعد اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۷۵
۱۰۴	شیخ محمد عظیم قدس اللہ سرہ موضع کوٹ بیگم	۱۱۸۱

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰۵	شاہ سردار قادری قدس اللہ سرہ مزار بابک وال	۱۱۸۴
۱۰۶	سید محمد شاہ رزاق گیلانی بن شاہ محمد ہاشم رض مزار حجرہ مقیم شاہ	۱۱۸۴
۱۰۷	سید شاکر اللہ رئیس موضع جوراس ضلع لکھنؤ رض وفات ۸ ذیقعدہ۔ سنہ زولی ضلع بارہ بنکی	۱۱۸۸
۱۰۸	شیخ مصاحب خان خورد خلیفہ سید سردار شاہ رض مزار بابک وال	۱۱۹۰
۱۰۹	شاہ صدر الدین بن شاہ عبد الرزاق ولادت سنہ ۱۱۰۹ھ	۱۱۹۰
۱۱۰	سید سعد الدین بن سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ	۱۱۹۵
۱۱۱	شیخ جان محمد خلیفہ مصاحب خان خورد رض مزار بابک وال	۱۲۰۶
۱۱۲	شیخ عبد اللہ شاہ بلوچ رض وفات ۸ جمادی الاول لاہور	۱۲۱۲
۱۱۳	شیخ محمود بن عظیم مرید سید صدر الدین قدس اللہ سرہ	۱۲۱۶
۱۱۴	سید عادل شاہ مشہور سید نتھو گیلانی ولادت سنہ ۱۱۱۰ھ	۱۲۲۰
۱۱۵	سید شادی شاہ رض مولد لکھو وال مزار لاہور	۱۲۲۱
۱۱۶	شاہ سردار قادری خلیفہ جان محمد مولد کابل مزار بابک وال	۱۲۲۵
۱۱۷	سید علی شاہ قادری رض مولد احمد آباد مزار لاہور	۱۲۲۶
۱۱۸	سید سردار علی شہید رض ولادت سنہ ۱۱۹۳ھ وفات ۱۱ ربیع الاول حجرہ	۱۲۲۸
۱۱۹	شاہ نجات اللہ دیولی رض وفات ۵۔ شعبان قصبہ کرسی ضلع بارہ بنکی	۱۲۳۵
۱۲۰	مولانا عماد الدین میر محمدی دہلوی رض مزار دہلی	۱۲۴۳
۱۲۱	شاہ غلام نبی بن محمود رض وفات ۱۹۔ محرم	۱۲۴۷
۱۲۲	سید قطب الدین مشہور قطب الاعظم بن سید صدر الدین رض ولادت سنہ ۱۱۸۲ھ وفات ۶۔ جمادی الثانی حجرہ شاہ مقیم	۱۲۵۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۲۳	حضرت حاجی سید خادم علی شاہ وفات ۱۳ یا ۱۴ صفر لکھنؤ	۱۲۵۳
۱۲۴	شیخ مسلم خان خلیفہ شاہ سردار قدس اللہ سرہ	۱۲۵۴
۱۲۵	مرزا روشن بخت خلیفہ مولانا عمادالدین میر محمدی رضہ مزار فریدآباد	۱۲۵۷
۱۲۶	مولوی ظہیرالدین فیروز مرید میر عیوض علی مزار قصبہ بنت	۱۲۸۷
۱۲۷	حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخون صاحب رضہ مزار دہلی	۱۲۹۶
۱۲۸	مولانا سید غوث علی رضہ وفات ۲۶ ربیع الاول شب دوشنبہ پانی پت	۱۲۹۷
	دیگر بزرگان متفرق	
۱	شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی مرید شیخ خضری رضہ مزار دمشق	۴۵۴
۲	شیخ علی مخدوم الجلالی غزنوی مرید شیخ ابوالفضل رضہ مزار لاہور	۴۶۵
۳	شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کنیت ابواسمٰعیل بن ابومنصور ولادت بروز جمعہ ۱۲ شعبان سنہ ۳۹۶ھ وفات ۹ ربیع الآخر مقام ہرات	۴۸۱
۴	شیخ ابوعبداللہ حمیدی فقیہہ قدس اللہ سرہ	۴۸۸
۵	شیخ ابوالحسن بخار رضہ بروز جمعہ ۲ ذی الحجہ مکہ معظمہ	۴۸۱
۶	شیخ ابونصر ہروی خانجہ آبادی مولد کرمان مدفن خوانجہ آباد عمر ۱۲۴ سال کی ہوئی	۵۰۰
۷	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رضہ ولادت سنہ ۴۵۰ھ مقام طوس - وفات ۱۴ جمادی الآخر بغداد	۵۰۵
۸	حکیم سنائی غزنوی مرید خواجہ یوسف ہمدانی رضہ مزار غزنی	۵۲۵
۹	تاج العارفین ابوالوفا مرید شیخ محمد شنبکی رضہ عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی - مزار موضع بلمنات قریب بغداد -	۵۳۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰	خواجہ ابو عبداللہ جوئی نام محمد بن حمویہ مرید شیخ عبداللہ دستی رضہ عمر شریف ۹۰ سال کی ہوئی۔	۵۳۰
۱۱	شیخ ابو نصر احمد جام زندہ فیل ولادت سنہ ۴۴۱ ہجری موضع ناحق قریب جام۔ عمر شریف ۹۵ سال کی ہوئی مزار جام	۵۳۶
۱۲	شیخ عبدالادل بن شعیب سنجری ہروی ولادت ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۵۸ھ وفات بماہ ذیقعدہ بغداد	۵۵۳
۱۳	شیخ ماجد کردی مرید شیخ ابوالوفا رضہ مزار جبل حمرین	۵۶۱
۱۴	شیخ عبادی بن مسافر الشامی رضہ مزار جبل ہنکاری	۵۵۸
۱۵	سید احمد مشہور سخی سرور سلطان قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ رضہ مزار نگاہہ	۵۷۷
۱۶	شیخ شہاب الدین مقتول نام یحیی بن حبش رضہ مزار حلب	۵۵۸
۱۷	شیخ عبدالرحیم مغربی کنیت ابو محمد رضہ مزار موضع قلینی قریب مصر	۵۹۲
۱۸	شیخ نظام الدین گنجوری مرید اخی زنجانی رضہ مزار گنجہ	۵۹۶
۱۹	شیخ عبداللہ قریشی ہنکاری نام محمد بن ابراہیم رضہ	۵۹۹
۲۰	سید حسن زنجانی لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۶۰۰
۲۱	سید احمد توختہ ترمذی قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۶۰۲
۲۲	سید یعقوب صدر دیوان زنجانی وفات ۱۶۔ رجب لاہور	۶۰۴
۲۳	شیخ روزبہان صغیر تقلی الشیرازی مرید شیخ سراج الدین رضہ وفات ماہ محرم	۶۰۶
۲۴	شیخ ابو اسحاق اغرب نام ابراہیم بن علی رضہ	۶۰۹
۲۵	میر سید حسین خنگ سوار رضہ مزار سہیلی قریب اجمیر۔	۶۱۰
۲۶	شیخ عزیز الدین مکی لاہوری رضہ مزار لاہور	۶۱۲

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۷	شیخ ابوالحسن کردویہ نام علی بن حمید السعدی رض وفات ۱۱ شعبان مزار قریب مصر	۶۱۲
۲۸	شیخ یونس بن یوسف شبانی مرید شیخ علی ہیتی رض وفات ماہ ذیقعدہ مزار بغداد	۶۱۹
۲۹	شیخ علی ادریس یعقوبی کنیت ابوالحسن قدس اللہ سرہ	۶۲۱
۳۰	شیخ فریدالدین عطار مرید شیخ مجدالدین بغدادی رض وفات ماہ شعبان ۱۳ سنہ ۶۲۸ھ عمر شریف ۱۱۴ مزار نیشاپور	۶۲۸
۳۱	شیخ ابن الفارض الحموی المصری کنیت ابوحفص مولد مصر وفات ۲ جمادی الاول	۶۳۲
۳۲	شیخ صوفی بدہنی قدس اللہ سرہ	۶۳۸
۳۳	شیخ قطب الدین ابوالغیث جمیل یمنی مرید شیخ ابن الافلح رض	۶۵۱
۳۴	شیخ زاہدی محدث قدس اللہ سرہ	۶۵۸
۳۵	حضرت سید مشہ لاہوری نام سید ابی غفار رض مزار لاہور	۶۶۱
۳۶	خواجہ عزیز کرکی رض مزار کرک قریب بدایون	۶۶۶
۳۷	شیخ جمال الدین احمد جورفانی مرید شیخ علی لالا قدس اللہ سرہ	۶۶۹
۳۸	شیخ حسام الدین چلپی نام حسن بن محمد مرید مولا رومی رض	۶۷۳
۳۹	قاضی بیضاوی نام عبداللہ و لقب ناصرالدین رض مزار بیضا ملک فارس	۶۸۵
۴۰	شیخ عبداللہ بلیانی لقب وحدالدین مرید شیخ ابوبکر ہمدانی رض وفات ۱۰ ماہ محرم	۶۸۶
۴۱	شیخ یٰسین مغربی رسو وحجام خادم حضرت امام محی الدین لوادی رض	۶۸۷
۴۲	شیخ عفیف الدین تلمسانی نام سلیمان بن علی رض	۶۹۰
۴۳	شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفرائنی کسرقی کشمیری مرید شیخ احمد جورفانی رض ولادت ماہ شوال ۶۳۹ ہجری کسرق قریب اسفراین وفات شب یکشنبہ ۱۴ جمادی الاول مزار بغداد	۶۹۵

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۴	شیخ نور الدین بکت یار پران مرید شیخ عزیز الدین دانیال مزار دہلی	۶۹۵
۴۵	شیخ ابو محمد مرجانی نام عبد اللہ بن محمد قدس اللہ سرہ	۶۹۹
۴۶	شیخ ابو عبد اللہ مشہور بابن مطرف اندلسی رضہ وفات ماہ رمضان مصر	۷۰۷
۴۷	قطب الدین علامہ و شیخ حافظ الدین ہمعصر رضہ ہر دو وفات	۷۱۰
۴۸	شیخ سلطان بن مولوی جلال الدین رومی رضہ ولادت ۲۳ ۶۲۳ھ لارندہ - وفات شب شنبہ ۱۰ رجب۔	۷۱۲
۴۹	شیخ سلیمان ترکمان رضہ مزار دمشق	۷۱۴
۵۰	شیخ نجم الدین اصفہانی نام عبد اللہ بن احمد مرید ابو العباس مرسی شاذلی رضہ وفات ماہ جمادی الاول مکہ معظمہ	۷۲۱
۵۱	شیخ رکن الدین فردوسی خلیفہ شیخ بدر الدین سمرقندی رضہ مزار دہلی	۷۲۴
۵۲	حضرت موید الدین بلبل شاہ کشمیری در پنجشاہ ہر دو مزار کشمیر	۷۲۷
۵۳	شیخ حسین طیبی قدس اللہ سرہ	۷۳۳
۵۴	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کنیت شمس الدین ابو المکارم مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرقی رضہ ولادت ۶۵۹ھ وفات شب جمعہ ۲۲ رجب	۷۳۶
۵۵	شیخ اوحد الدین اصفہانی خلیفہ شیخ اوحد الدین کرمانی رضہ مزار تبریز	۷۳۷
۵۶	شیخ ہبت اللہ بازری فقیہہ قدس اللہ سرہ	۷۳۷
۵۷	شیخ اسحاق مغربی خلیفہ محمد مغربی رضہ وفات ۱۰ شعبان قصبہ کہتو قریب ناگور	۷۷۶
۵۸	شیخ نجم الدین محمد ادکانی مرید شیخ علاء الدولہ سمنانی رضہ مزار حصادی قریب اسفرائن	۷۷۸
۵۹	شیخ محمود زاہد مرغنانی لقب جلال الدین رضہ وفات ماہ ذی الحجہ	۷۷۸
۶۰	شیخ شرف الدین بن یحییٰ منیری مرید شیخ نجیب الدین فردوسی رضہ	۷۸۲

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات ہجری
۶۱	سید اسحاق گازرونی مشہور میراں بادشاہ رضہ مزار لاہور	۷۹۶
۶۲	شیخ مظفر بلخی خلیفہ شیخ شرف الدین یحییٰ رضہ مزار مکہ معظمہ	۷۸۶
۶۳	مولانا زاہد مرغابی بن شیخ علی نسبت اویسی شیخ احمد جام وفات بروز پنجشنبہ ماہ محرم موضع تائباد قریب جام	۷۹۱
۶۴	خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی قدس اللہ سرہ	۷۹۲
۶۵	مولانا ظہیر الدین خلوتی مرید شیخ سیف الدین خلوتی رضہ مزار خلوہ تبیان	۸۰۰
۶۶	شیخ کمال خجندی قدس اللہ سرہ مزار تبریز	۸۰۲
۶۷	مولانا سعد الدین تفتازانی قدس اللہ سرہ	۸۰۸
۶۸	مولانا محمد شیرین متخلص مغربی مرید شیخ اسمٰعیل سیلی قدس سرہ	۸۰۹
۶۹	حضرت میر محمد ہمدانی بن امیر کبیر علی ہمدانی رضہ مزار کشمیر ی	۸۰۹
۷۰	میر سید شریف علامہ جرجانی رضہ ولادت ۷۴۰ھ	۸۱۸
۷۱	قالو قلندر دیوبندی وفات ۱۰ ربیع الثانی مزار دیوبند	۸۲۵
۷۲	شیخ علی پیر گجراتی قدس اللہ سرہ	۸۳۵
۷۳	شیخ علی بن احمد مہائمی قدس اللہ سرہ	۸۳۵
۷۴	شاہ قاسم انوار مرید شیخ صدر الدین بخیتی رضہ مزار خرجام	۸۳۷
۷۵	شیخ زین الدین خوافی مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن رضہ وفات شب یکشنبہ بمقام ہرات	۸۳۸
۷۶	حضرت شیخ نور الدین ولی کشمیری مرید میر محمد کشمیری رضہ ولادت ۷۵۷ھ مزار کشمیر۔	۸۴۲
۷۷	شیخ بہاؤ الدین گنج بخش خلیفہ شاہ اسحاق ختلانی رضہ مزار کشمیر	۸۴۹
۷۸	شیخ احمد کھٹو گجراتی مرید بابا اسحاق مغربی رضہ ولادت ۷۳۸ھ ہجری وفات بروز پنجشنبہ ۱۰ شوال بمقام احمد آباد۔	

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۷۹	مولانا جلال الدین پورانی اویسی رض وفات شب دوشنبہ ۱۰ ذیقعدہ	۸۶۲
۸۰	شیخ ہلال الدین کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۸۶۲
۸۱	خواجہ شمس الدین محمد کوسوی رض وفات بروز شنبہ ۲۶ جمادی الاول مزار ہرات	۸۶۳
۸۲	مولانا جلال الدین محلی قدس اللہ سرہ	۸۶۴
۸۳	مولانا علی قوشنجی قدس اللہ سرہ	۸۷۰
۸۴	سید محمد امین مشہور بابا امیر ریشی اویسی رض مزار کشمیر	۸۸۹
۸۵	شیخ محمد متبرک نام شیخ عبدالحی قدس اللہ سرہ	۸۸۹
۸۶	شیخ علی صوفی مرید شیخ زین خوافی رض	۹۰۸
۸۷	شیخ مولانا حسین واعظ کاشفی قدس اللہ سرہ	۹۱۰
۸۸	شیخ جلال الدین بن عبدالرحمن سیوطی رض	۹۱۱
۸۹	شاہ احمد شرعی قدس اللہ سرہ	۹۲۸
۹۰	ملک زین الدین وزیر الدین ہروہ مزار دہلی	۹۲۷
۹۱	شیخ یوسف قتال مرید قاضی جلال الدین رض مزار لاہور	۹۳۳
۹۲	مولانا شعیب مرید شیخ یوسف قتال رض مزار دہلی	۹۳۶
۹۳	شاہ جلال الدین شیرازی مرید شیخ محمد نور بخش رض	۹۴۴
۹۴	شیخ سلیمان بن عفان منڈوی رض مزار دہلی وفات ۱۴ محرم	۹۴۴
۹۵	شیخ حسین خوارزمی مرید شیخ علی و مرید شیخ رشید الدین رسغرائی رض مزار ملک شام۔	۹۳۷
۹۶	سید رفیع الدین صفوی قدس اللہ سرہ	۹۵۴
۹۷	سید عبدالوہاب بن سید الحمید سلوی	۹۶۵

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۹۸	سید محمد غوث گوالیاری مرید شیخ حاجی حمید رضہ وفات ۱۵ رمضان	۹۷۰
۹۹	بابا قدس کشمیری مشہور بہروی ریشی اویسی وفات یکم ذیقعدہ	۹۸۶
۱۰۰	سید غیاث الدین لاہوری بن سید عبد القادر گیلانی وفات ۱۲ رمضان مزار لاہور	۹۹۰
۱۰۱	مولانا درویش وعظ قدس اللہ سرہ	۹۹۷
۱۰۲	شیخ وجیہہ الدین گجراتی مرید سید محمد غوث رضہ مزار احمد آباد	۹۹۸
۱۰۳	بابا دالی کشمیری مرید شیخ حسین خوارزمی و شیخ محمد شریف کبیر رضہ مزار کشمیر	۱۰۰۱
۱۰۴	شیخ یعقوب صوفی بن خواجہ عاصمی مرید شیخ حسین خوارزمی ولادت سنہ ۹۰۸ھ وفات شب پنجشنبہ ۱۲ ذیقعدہ مزار کشمیر	۱۰۰۳
۱۰۵	سید محمد غوث بن سید فتح محمد بن سید ابوبکر بن سید عبد القادر ثانی مزار لاہور	۱۰۰۴
۱۰۶	شیخ عبد الحق جامی قدس اللہ سرہ مزار زندجان قریب ہرات	۱۰۰۵
۱۰۷	میر محمد بن احمد کشمیری خلیفہ شیخ محمد یعقوب رضہ وفات ۱۴ محرم پکھلی۔	۱۰۱۱
۱۰۸	سید یوسف محمد بازنجی کشمیری مرید شیخ یعقوب رضہ مزار قصبہ مارہ	۱۰۱۱
۱۰۹	مولانا محمد کمال کشمیری مرید بابا فتح اللہ رضہ مزار لاہور	۱۰۱۷
۱۱۰	مولانا شاہ گدائی کشمیری خلیفہ شیخ موسیٰ قادری مزار کشمیر۔	۱۰۲۴
۱۱۱	شیخ حبیب اللہ نوشہری مرید شیخ یعقوب علی رضہ مزار کشمیر	۱۰۲۶
۱۱۲	شیخ موسیٰ ملانمیری کبروی کشمیری مرید شیخ بابا ولی و شیخ خلیل اللہ رضہ مزار کشمیر	۱۰۲۶
۱۱۳	شیخ محمد شریف کشمیری مشہور شوک بابا مرید خواجہ مسعود رضہ وفات یکم محرم مزار کشمیر	۱۰۲۷
۱۱۴	شاہ نعمت اللہ حصاری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۰۲۸
۱۱۵	شاہ قاسم حقانی کشمیری مرید شیخ محمد خلیفہ کشمیری مزار کشمیر	۱۰۳۳
۱۱۶	خواجہ زین الدین ڈار کشمیری مرید خواجہ حبیب اللہ کشمیری مزار کشمیر	۱۰۳۳

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۷	خواجہ میر محمد میرٹھی شطاری رضہ مزار قریب میرٹھ	۱۰۴۲
۱۱۸	حضرت شاہ ماہ روئی دیوبندی وفات ۱۱ ذیقعدہ مزار دیوبند	۱۰۴۲
۱۱۹	شیخ ناظر اکبرآبادی چشتی قادری نقشبندی شطاری رضہ وفات ۱۳ جمادی الاول مزار اکبرآباد	۱۰۵۷
۱۲۰	شیخ بابا علی بن خواجہ مسعود پان پوری رضہ مزار کشمیر	۱۰۵۹
۱۲	میر صالح المتخلص بہ کشفی بن عبداللہ اکبرآبادی مرید شاہ نعمت اللہ رضہ عمر شریف ۱۳۵ سال کی ہوئی	۱۰۶۰
۱۲	مولانا محمد بن محمد فاروقی جونپوری رضہ مزار جونپور	۱۰۶۲
۱۲	شیخ مجتبیٰ شطاری قدس اللہ سرہ وفات ماہ ذی الحجہ	۱۰۶۳
۱۲	شیخ باقی اکبرآبادی قدس اللہ سرہ وفات ۵ شوال مزار اکبرآباد	۱۰۶۵
۱۲	مولانا خواجہ محمد نیازی کشمیری مرید شیخ موسی کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۰۶۸
۱۲	حکیم سرمد دہلوی مجذوب قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۱۰۷۰
۱۲	شیخ داؤد مشہور بہ مالو کشمیری خلیفہ بابا ہروی ریشی مزار کشمیر	۱۰۷۰
۱۲	سید ابو تراب معروف شاہ چشتی قادری شطاری مرید شیخ وجیہہ الدین گوجراتی وفات ۴ شوال مزار لاہور	۱۰۷۱
۱۲	شیخ نجم الدین مشہور بابا سخی ریشی مرید خواجہ مسعود پانپوری رضہ مزار کشمیر	۱۰۷۲
۱	میر محمد علی کشمیری بن محمد نازک قادری رضہ مزار کشمیر	۱۰۷۲
۱	شاہ نور الحق دہلوی کشمیری بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضہ مزار کشمیر	۱۰۷۳
۱	بابا زاہد ناکامو کشمیری خلیفہ شاہ قاسم حقانی رضہ	۱۰۸۲
۱	سید حمید بن سید سعید بن فتح محمد رضہ وفات ۴ محرم مزار لاہور	۱۰۸۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۳۴	میر ہاشم منور آبادی خلیفہ سید محمد منور کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۰۹۷
۱۳۵	خواجہ ابوالفتح کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۰۰
۱۳۶	بابا حبیب اکنو کشمیری خلیفہ میر محمد علی رضہ مزار کشمیر	۱۱۰۰۵
۱۳۷	مولانا محمد امین کانی ملا نمیری کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۰۰۹
۱۳۸	میرزا جو کشمیری مرید خواجہ حیدر چرخی رضہ مزار کشمیر۔	۱۱۱۱
۱۳۹	حضرت شاہ محمد قادری سہروردی کبروی مزار کشمیر ہر دو و بابا عثمان قادری سہروردی۔	۱۱۱۷
۱۴۰	شیخ محمد ہاشم چشتی سہروردی مرید شیخ یحییٰ چشتی رضہ مزار کشمیر۔	۱۱۱۸
۱۴۱	شیخ عبدالرحیم کشمیری مرید شیخ نجم الدین بابا سخی رضہ وفات ماہ شوال مزار کشمیر	۱۱۲۰
۱۴۲	مرزا حیات بیگ کبروی کشمیری خلیفہ میر محمد کبروی رضہ وفات ۱۰ ذی الحجہ۔ مزار حسن آباد	۱۱۲۰
۱۴۳	شیخ حسین بکلی کبروی کشمیری خلیفہ میر محمد کبروی رضہ مزار کشمیر	۱۱۲۲
۱۴۴	قاضی جنید مشہور قاضی خان کشمیری رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۲
۱۴۵	حکیم عنایت اللہ کشمیری کانی قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۶	مولانا عنایت اللہ شال مرید شیخ صبغۃ اللہ فاروقی رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۷	سلطان میر جو خلیفہ نور محمد پروانہ رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۸	میر ابوالفتح قادری و سہروردی قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۹	شیخ محمد چشتی کبروی مرید شیخ محمد علی صابری رضہ وفات ۱۶ شوال کشمیر	۱۱۳۶
۱۵۰	قاضی دولت شاہ چشتی بخاری مرید سید میر محمد شریف رضہ مزار دہلی وفات ۱۵ شوال	۱۱۳۶
۱۵۱	شیخ احمد مشہور ملا جیون رضہ	۱۱۳۰

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۵۲	مرزا کامل کشمیری بدخشی رضہ وفات ۲۹ ذی الحجہ مزار کشمیر	۱۱۳۱
۱۵۳	شیخ عبد اللطیف قادری سہروردی مرید شیخ اسماعیل انیورہلی رضہ وفات۔ ۱۵ر شعبان مزار کشمیر	۱۱۳۴
۱۵۴	میر شرف الدین بن میر ابو الفتح رضہ وفات ۱۱۔ شوال مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۵۵	میر محمد ہاشم قادری گیلانی رضہ وفات ۱۷ شوال مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۵۶	مولانا علی اصغر قنوجی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۰
۱۵۷	بابا محمد مہدی سہروردی خلیفہ بابا عبد اللہ کشمیری وفات ماہ ذیقعدہ کشمیر	۱۱۵۰
۱۵۸	شیخ فتح شاہ شطاری خلیفہ شاہ لطیف برہانپوری مزار لاہور	۱۱۵۰
۱۵۹	حضرت پیر محمد اسمعیل کبروی مرید مولانا محمد شریف بخاری رضہ مزار کشمیر	۱۱۵۳
۱۶۰	خواجہ ایوب قریشی مرید حافظ محمد تقی لاہوری رضہ وفات بروز پنجشنبہ ۲۱ر جمادی الثانی مزار لاہور۔	۱۱۵۵
۱۶۱	بابا عبد الباقی کبروی بن بابا محمد صفی رضہ مزار کشمیر	۱۱۵۷
۱۶۲	مولانا رستم علی بن علی اصغر قنوجی قدس اللہ سرہ	۱۱۷۸
۱۶۳	میر محمد یعقوب گیلانی قدس اللہ سرہ ۲۹ محرم وفات مزار لاہور	۱۱۷۹
۱۶۴	خواجہ حافظ عبد الخالق اویسی رضہ وفات ۷ ذی الحجہ مبارکپور متصل بہاولپور	۱۱۸۵
۱۶۵	شیخ محکم الدین اویسی بن حافظ محمد عارف بن حافظ محمود رضہ وفات ۱۵ ربیع الثانی مزار کوٹ بخشا بہاولپور	۱۱۹۷
۱۶۶	سید شاہ حسین بن سید عبد القادر بن سید حمید گیلانی رضہ وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار لاہور۔	۱۲۰۵
۱۶۷	سید عبد الکریم مشہور پیر پٹھان شاہ بن سید شاہ بلاق لاہوری رضہ مزار میرپور چونگہ۔	۱۲۱۳

toobaafoundation.com

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۱۲۱۶	مولوی غلام فرید لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۶۸
۱۲۲۳	مولانا عبدالباسط بن مولانا رستم علی	۱۶۹
۱۲۳۵	مفتی رحیم اللہ بن مفتی رحمت اللہ قریشی لاہوری سہروردی رح	۱۷۰
۱۲۳۶	شیخ نور احمد مشہور حسین نوا قادری مرید شیخ عبدالکریم بہاول شاہ رض	۱۷۱
۱۲۴۱	شیخ سلطان بالادین اویسی مرید خواجہ صالح محمد بن خواجہ عبدالخالق۔ وفات ۴۔ جمادی الثانی	۱۷۲
۱۲۴۲	مولانا عبدالقادر بن مولانا شاہ ولی اللہ رض مزار دہلی	۱۷۳
۱۲۵۳	شیخ لدی شاہ مونیہ ساز لاہوری قادری رض مزار لاہور	۱۷۴
۱۲۴۹	مولوی محمد ولی اللہ بن سید احمد علی رض مزار فرخ آباد	۱۷۵
۱۲۵۷	قاضی عبدالسلام بن عطاء الحق بدایونی قدس اللہ سرہ	۱۷۶
۱۲۵۷	سید شاہ شمس الدین دیوبندی قدس اللہ سرہ مزار تکمرچوگمان کا مشہور ہے وفات	۱۷۷
۱۲۶۲	شیخ مولانا محمد اسحاق دہلوی نواسہ شاہ عبدالعزیز رض مزار مکہ معظمہ	۱۷۸
۱۲۷۲	مولوی غلام اللہ فاضل برادر مولوی غلام رسول لاہوری رض مزار لاہور	۱۷۹
۱۲۷۶	مفتی غلام محمد قریشی بن مفتی رحیم اللہ سہروردی رض مزار لاہور	۱۸۰
۱۲۷۷	شیخ احمد شاہ کشمیری تارہ ملی سہروردی رض مزار لاہور	۱۸۱
۱۲۹۰	شاہ قطب الدین صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ۔ وفات ۱۵ ذیقعدہ مزار دیوبند۔	۱۸۲
۱۳۱۰	سید شیخ محمد عبداللہ شاہ صاحب عرف میانجی مناشاہ خلیفہ وجانشین و بھانجے حقیقی سید شاہ شمس الدین قدس اللہ سرہ وفات ۱۵۔ صفر۔ مزار دیوبند۔	۱۸۳

۸۰۹ ۱۲۱۰

toobaafoundation.com

بیان وفات بعض مجذوب

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
١	میاں سرہنگا ہانسوی قدس اللہ سرہ	٦٤٧
٢	موہن مجذوب اجودھنی قدس اللہ سرہ	٧٣
٣	شیخ حسن مجذوب قصبہ رابڑی قدس اللہ سرہ	٩١٧
٤	شیخ الہ دین مجذوب نارنولی قدس اللہ سرہ	٩٤٦
٥	میاں معروف مجذوب دہلوی قدس اللہ سرہ	٩٤٧
٦	شاہ منصور مجذوب دیار منڈو قدس اللہ سرہ	٩٤٧
٧	شیخ علاؤالدین علاول بلدل اکبر آبادی قدس سرہ	٩٤٧
٨	شیخ حسن بودلہ مجذوب دہلوی قدس اللہ سرہ	٩٦٤
٩	سید شاہ ابوالغیب بخاری قدس اللہ سرہ	٩٦٧
١٠	شیخ عبداللہ ابدال دہلوی قدس اللہ سرہ	٩٦٧
١١	شیخ بابن مجذوب اجمیری قدس اللہ سرہ	٩٦٧
١٢	باباکپور مجذوب مداریہ نام عبدالغفور کالپوی قدس اللہ سرہ	٩٧٩
١٣	میاں مونگر مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	٩٨٠
١٤	شیخ یوسف مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	٩٨٨
١٥	چلپتی شاہ مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	٩٨٩
١٦	شاہ بدیع الدین مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	٩٩٠
١٧	خواجہ داؤد مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	١٠٢٦
١٨	میر محمد یوسف قادری مجذوب کشمیری وفات ٩ محرم۔	١٠٢٧

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۹	شاہ مرتضی بنگالی قدس اللہ سرہ مزار راج محل مقام بھوئی	۱۰۳۳
۲۰	شاہ وفا مجذوب پٹنی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۰
۲۱	شاہ فیروز مجذوب الہ آبادی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۴
۲۲	بابو خویشگی مجذوب قصوری قدس اللہ سرہ	۱۰۶۳
۲۳	درویش محمد مجذوب لاہوری نظام پوری قدس اللہ سرہ	۱۰۸۴
۲۴	شیخ مٹھا مجذوب نوشاہی قدس سرہ	۱۱۱۵
۲۵	سید شاہ عبد اللہ مجذوب نوشاہی مرید حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۱
۲۶	نانو مجذوب نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۲
۲۷	حافظ طاہر کشمیری مجذوب نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۶
۲۸	معصوم شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۲۱
۲۹	مستقیم شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۴۰
۳۰	حیدر شاہ مجذوب دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۰
۳۱	تاجے شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۱
۳۲	فقیر نظام شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۹
۳۳	حیدر شاہ مجذوب سہارنپوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۹
۳۴	مستان شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۷۳
۳۵	ملا شہاب الدین مجذوب کابلی و دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۳۰۰
۳۶	میاں گھیسن شاہ مجذوب پوربی دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۳۰۳
	(۵)	

toobaafoundation.com

بیان وفات بعض نساءِ عالیہ مرتبہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت ازواج مطہرات	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ وفات ۱۰ رمضان سال دہم بعثت حضرت شاہ رسالت پناہ عمر ۶۵ سال مزار پر انوار مکہ معظمہ۔	۱۰
۲	حضرت زینب بنت جزیمہ رضہ وفات غرہ ربیع الاول مزار جنت البقیع	۴
۳	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔	۲۰
۴	حضرت سودا بنت زمعہ رضی اللہ عنہا مزار مدینہ منورہ	۲۲
۵	حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا مزار مدینہ منورہ	۳۶
۶	حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضہ مزار مدینہ منورہ	۴۱ و ۴۲
۷	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۴۵ و ۴۷
۸	حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۵۶
۹	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات بہ شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان عمر ۶۶ سال مدفن مدینہ منورہ	۵۸
۱۰	حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔	۶۰ و ۶۱
۱۱	حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا وفات ۳ ربیع الاول عمر شریف ۸۰ سال مدفن مدینہ منورہ۔	۶۳ و ۶۴

بیان دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۲
۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۸

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۹
۴	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۱۱

مختصر کیفیت بعض عالیمرتبہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت زائدہ کنیزک حضرت فاروق رضی اللہ عنہا	۲۵
۲	حضرت بی بی شعوانہ عجمی مریدہ حضرت شیخ فضیل بن عباس رضی اللہ عنہا۔	۱۷۵
۳	بی بی غفیرۃ العابدہ فارغہ اہل بصرہ رضی اللہ عنہا و بامعاذ و عدویہ صحبت داشت	۱۸۰
۴	حضرت بی بی رابعہ بصری رضی اللہ عنہا	۱۸۰
۵	حضرت بی بی نفیسہ مصریہ رضی اللہ عنہا	۲۰۹
۶	حضرت بی بی تحفہ رضی اللہ عنہا وفات	۲۲۵
۷	حضرت فاطمہ نیشاپوری رضی اللہ عنہا	۲۲۳
۸	حضرت بی بی ام محمد والدہ ماجدہ شیخ ابی عبداللہ خفیف رضہ	۳۱۲
۹	حضرت بی بی امۃ الواحد بنت حسین رضہ وفات ماہ رمضان	۳۷۷
۱۰	حضرت بی بی امۃ السلام بنت قاضی ابوبکر بن کامل رضہ ولادت ۳۱۸ وفات ماہ رجب	۳۹۵
۱۱	بی بی میمونہ واعظ بن شاہ قولہ رضی اللہ عنہا	۳۹۵
۱۲	حضرت بی بی ام محمد بنت محمد بن علی رضہ ولادت ۳۷۲ھ وفات عمر ۹۰ برس سال	۴۶۰
۱۳	حضرت بی بی خدیجہ واعظ عمہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہا۔	۴۷۵
۱۴	حضرت بی بی مروزیہ بنت احمد بن محمد رضی اللہ عنہا۔	۴۷۵
۱۵	حضرت بی بی فاطمہ واعظ بنت حسین بن حسن رضہ	۵۲۱
۱۶	حضرت بی بی فاطمہ بنت نصیر بن عطار رضی اللہ عنہا۔	۵۷۳

toobaafoundation.com

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۷	حضرت بی بی سارہ والدہ شیخ نظام الدین ابوالموید رضی اللہ عنہا۔	۶۳۸
۱۸	حضرت بی فاطمہ سام رضی اللہ عنہا مزار حوالی دہلی	۶۴۳
۱۹	حضرت بی ذقرسم والدہ حضرت فریدالدین گنجشکر رض	۶۴۳
۲۰	حضرت بی بی زلیخا والدہ سلطان المشائخ نظام الدین رضی اللہ عنہا۔ مزار دہلی	۶۴۸
۲۱	حضرت بی بی اولیا رضی اللہ عنہا مزار دہلی	۶۵۵
۲۲	حضرت بی بی راستی والدہ شیخ رکن الدین ابوالفتح رضی اللہ عنہا مزار ملتان	۶۹۵
۲۳	حضرت بی بی عارفہ کاملہ للہ کشمیری مزار کشمیر	۷۵۳
۲۴	حضرت بی بی فاطمہ سیدہ گیلانی زوجہ محترمہ حضرت میران محمد شاہ موج دریا رضی اللہ تعالے عنہا مزار لاہور۔	۱۰۱۶
۲۵	حضرت بی بی جمال خاتون ہمشیرہ عزیزہ حضرت میاں میر رضی اللہ عنہا۔	۱۰۴۹
۲۶	حضرت بی بی ام فضل بنت سید محفوظ علی دیوبندی وزوجہ محترمہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب مدفن درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ	۱۲۸۷

دعا خاتمہ

الٰہی میں ہوں اک بندہ گنہگار — بداعمال و بدافعال و سیہ کار
مگر بے انتہا ہے فضل تیرا — تو کیجیو خاتمہ بالخیر میرا
تصدق انبیاء و اتقیا کا — تصدق اولیا و اصفیا کا
گناہوں کی سیاہی دور کر دے — نکوکاری سے دل پہ نور کر دے
نظر رحمت کی کر اپنے کرم سے — چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
نہ ہوئے غیر کی دل میں محبت — الٰہی دے بدل ذلت سے عزت
اغثنی یا غیاث المستغیثین — بحق مصطفیٰ ختم النبیین

toobaafoundation.com

شجرہ طیبہ پیران ہر چہار خاندان رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ طیبہ پیرانِ عظام چشتیہ صابریہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ ۔	وز طفیل حیدر خیبر کشا ۔
وز طفیل حضرت خواجہ حسن	آنکہ بصری گشت مشہور زمن
وز طفیل عبد واحد ابن زید	وز فضیل ابن عیاض با امید
وز طفیل ترک شاہی جہان	وز طفیل اختیار خشک نان
شیخ ابراہیم ادہم متقی ؎	وز طفیل بو حذیفہ المرعشی
وز طفیل بوہبیرہ با رضا	وز طفیل شیخ ممشاد علا
وز ابو اسحاق شامی اہل جنت	وز ابو احمد جناب نیک گشت
وز طفیل بو محمد با کمال	وز طفیل ناصر الدین خوش خصال
وز طفیل شیخ مودود غنی	وز پے حاجی شریف زندنی
وز طفیل جہد آں عالیجناب	خواجہ عثمان ہارونی خطاب
وز طفیل حضرت سلطان ہند	ماحی کفر و ضلال اہل ژند
وز طفیل جہد آں عالی ہمم	کو نمودہ مذہب باطل بہم

toobaafoundation.com

حضرت خواجہ معین الدین حسن ‌ ‌ سنجری مشہور و معروف زمن

وز طفیل آن جناب اہل کاک ‌ ‌ کان رسید از جانب سبحان پاک

قطب الدین آن قطب دین احمدی ‌ ‌ محو و مستغرق بذات سرمدی

وز طفیل آن فرید دو جہاں ‌ ‌ فیض بخش عام و فیاض زمان

آن فرید الدین شکر بار نام ‌ ‌ شہرۂ آفاق مثل طشت بام

وز پے مخدوم زیب خاندان ‌ ‌ حضرت مخدوم نور دو جہان

آنکہ نامش حرز جان بیدلان ‌ ‌ قوت و لہاے ہر پیر و جوان

الفت او حب حق افزون کند ‌ ‌ چہرۂ ایمان و جان گلگون کند

آنکہ چرخ معرفت را آفتاب ‌ ‌ آفتاب از درگہہ او نوریاب

گلشن و باغ شریعت را بہار ‌ ‌ بزم عرفان را ازو صد افتخار

آن علاج دردمندان لادوا ‌ ‌ مرہم تسکین زخم سینہ ہا

راحت و آرام خاطر تفتگان ‌ ‌ باعث تسکین مادل رفتگان

حضرت مخدوم صابر پاک ذات ‌ ‌ وز ترک پانی پتی والاصفات

آن ضیاے روشنی کون و مکان ‌ ‌ آنکہ شمس الدین ست آن عالیمکان

وز جلال الدین کبیر الاولیا ‌ ‌ وز طفیل عبد حق اہل رضا

وز پے مخدوم عارف عبد الحق ‌ ‌ وز محمد عارف احمد عبد حق

وز پے عبد القدوس نیک فن ‌ ‌ وز جلال الدین تھانیسر وطن

وز پے فیضان ہر یک راز دار ‌ ‌ وز طفیل درد ہر یک کامگار

وز نظام الدین بلخی خوش یقین ‌ ‌ وز طفیل بوسعید مرد دین

وز طفیل جہد آن عالی مقام ‌ ‌ وز طفیل رفتن آن خوش خرام

از سوے بلخ آمدن باسر یار ‌ ‌ آنکہ نقش پاش را صد جان نثار

toobaafoundation.com

وز محمد صادق محبوب خود — وز پئے فرزند دلبندش کہ شد

حضرت شیخ محمد با خدا — با خدا و با رضا و با فنا

وز طفیل شاہی شاہ غریب — وز محمد اعظم عالی نصیب

وز طفیل حضرت شیخ جمال — آنکہ قطبش ساخت فضل لایزال

وز پئے شاہ محمد باحیات — وز غلام باعالی عالی صفات

وز طفیل پیشوائے عاشقین - — باعثِ تزئین زیب فخر دین

آن امیر الدین امیر دین پناہ — آنکہ فردوس برینش خیمہ گاہ

وز پئے شیخ امام واصلان — وز پئے آں مقتدائے عارفان

آن امام نیک سیرت شیر دل — آن نہفتہ کیمیا در زیر گل -

آن امام پیشوائے سالکان — آن امام واقف سر نہان

وز حسن آن راحت جان جہان — آن محمد بخش معروف زمان

آن حسن آن مرکز اقطاب دور — آن حسن غوث زمان بازور و شور

آن حسن آن عین سرباب علم — آن حسن آن آفتاب علم و حلم

آن حسن آن مصدر فیض خدا — آن حسن آن مرجع شاہ و گدا

وز طفیل اتباع ہر یکے را — اتباع و اتقائے بے شکے

وز طفیل حضرت شیخ کریم - — آنکہ بخشش ساختش بخش عظیم

وز کمال و فضل صبر و اتقا — علم و حلم و زہد در جود و عطا

کان کریم بخش نامی نام اوست — آنکہ در روش ہر زمان شد نام دوست

وز طفیل حضرت عابد حسین — عاشقان را عارفان را نور عین

آنکہ نورِ معرفت را آفتاب — از ورش خورشید ہا شد نور یاب

آنکہ فیض باطنش جان دہر — بیدلان را ذوق عرفانی دہر

toobaafoundation.com

شمع بزم عابدان انوار ازو — متقیان جہان مسرور ازو
از جمال روئے او یادِ خدا — ہر وے دارد باخلاص و صفا
مظہر اسرار حق در ذات او — مطلع انوار حق آیات او
ہر دل از لطف فیضش باغ باغ — بزم عرفان را ازو روشن چراغ
ہر کہ دارد با صفاتش اعتقاد — در جہان او ہست با عیش و مراد
از شراب عشق خود سرشار کن — قلب ما را واقف اسرار کن
وز طفیل وصف اہل صابرے — کن عطا ہم ذوق وصف قادری

شجرہ پیران عظام قادریہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ — وز طفیل حضرت مشکل کشا
وز طفیل حضرت خواجہ حسن — آنکہ بصری گشت مشہور زمن
وز حبیب العجمی شیخ نجیب — کن مرا جام مے وحدت نصیب
وز پئے داؤد طائی نیک رو — نیک خصلت نیک سیرت نیک خو
وز پئے معروف کرخی خوش لقب — وز سری سقطی شہ عالی نسب
وز پئے شیخ جنید مرد دین — وز پئے بوبکر شبلی خوش یقین
وز طفیل عبد واحد بن عزیز — حضرت والا لقب عالی تمیز
وز پئے بوالفرح سلطان جہان — آنکہ طرطوسی است مشہور زمان
وز طفیل بوالحسن قرشی علی — آنکہ ہنکاری است و طلعش منجلی
وز طفیل بوسعید خوش لقا — آنکہ مخزومی است با نور و ضیا
وز پئے شیخ امام اولیاء — وز پئے آن مقتدائے اتقیا
وز پئے آن زبدۂ انوار حق ۔ — وز پئے آن قدوۂ اسرار حق

toobaafoundation.com

وز طفیل رہنمائے روزگار ۔ وز پے محبوب رب کردگار

وز طفیل حضرت پیران پیر ۔ بیکسان و عاجزان را دستگیر

ظلمت و عصیان ز قلبم دور کن ۔ از ولا و رہبر خود معمور کن

وز پے جد او شمس الدین نام ۔ ہست کان مشہور شل طشت بام

شمس دین ثانی عالی نصب ۔ نام شمس الدین علی افلح لقب

سینہ ام را مطلع انوار کن ۔ سینہ ام را مجمع اسرار کن

سینہ ام را غیرت خورشید ساز ۔ سینہ ام را مصدر امید ساز

وز برائے شیخ قطب الدین ولی ۔ واقف سر جلی و ہم خفی ۔

از طفیل بو المکارم فاضلے ۔ وز طفیل شیخ عبد اللہ کاملے

وز عبید ابن عیسیٰ شاہ دین ۔ خوش مزاج و خوش خیال و خوش یقین

وز جلال الدین بخاری باخدا ۔ کن مرا جام مے وحدت عطا

وز مخدوم جہانیان جہان ۔ واقفم گردان ز سر کن فکان

وز سید اجمل فرخ لقا ۔ وز سید بڈھن صاحب ضیا

وز بہ درویش محمد نیک فاد ۔ آن شہ ملک بقا پاکی نہاد

وز برائے عبد قدوس زمن ۔ وز جلال الدین تھانیسر وطن

از جلال الدین رب ذو الجلال ۔ تا محمد عابد والا کمال ۔

از طفیل و ز برائے اہل درد ۔ دہ مرا توفیق حب سہرورد

وز پے سید محی الدین نام ۔ بو محمد عبد قادر غوث شہ کرام ۔

شجرہ پیران عظام سہروردیہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ ۔ وز علی مرتضےٰ خیبر کشا

و ز طفیل حضرت خواجہ حسن ۔ آنکہ بصری گشت مشہور زمن

toobaafoundation.com

وز حبیب اعجمی شیخ نجیب
کن مرا جام مے وحدت نصیب

وز پے داود طائی نیک رو
نیک سیرت نیک خصلت نیک خو

وز پئے معروف کرخی خوش لقب
وز سری سقطی شہ عالی نسب

وز پئے شیخ جنید مرد دین
وز بہ ممشاد علوی خوش یقین

وز پئے شیخ احمد لمعان نور
وز محمد محترم شمعان نور

وز پئے شیخ وجیہ الدین نام
وز ضیاء الدین ضیاء دین تمام

وز شہاب الدین شیخ سہروردی
رہنمائے پیشوائے اہل درد

وز بہاؤ الدین ذکریا حسن
آنکہ ملتانی است معروف زمن

وز برائے شیخ صدر الدین ولی
وز برائے شیخ رکن الدین علی

وز جلال الدین با شان و جلال
داشت با اخلاق عالم اتصال

بود مخدوم جہانیان جہان
راز دار کنت کنزاً بیگمان

وز بسید اجمل سلطان دین
وز بہ سید بڈہن صاحب یقین

وز بہ درویش محمد نیک زاد
آن شہ ہر دو جہان پاکی نژاد

وز برائے عبد قدوس زمن
وز جلال الدین تھانیسر وطن

از جلال الدین رب ذو الجلال
تا محمد عابد ذو الکمال

از برائے آن جلیل ارجمند
دہ مرا توفیق وصف نقشبند

شجرہ پیران عظام نقشبندیہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از برائے مصطفےٰ
وز پے بوبکر با صدق و صفا

از برائے قدوۂ ارباب دین
حضرت سلمان اعلی خوش یقین

وز محمد قاسم عالی ہمام
وز طفیل جعفر صادق امام

toobaafoundation.com

وز بحق شیخ سلطان بایزید
وز طفیل بو علی فارمد

وز برائے شیخ یوسف مرد دین
آنکہ ہمدانی است مشہور زمان

وز محمد عارف صاحب کمال
وز پئے محمود زیب خاندان۔

وز برائے شیخ عزیزان علی۔
وز محمد بابا شمع عرش حق

وز بہاؤالدین شیخ نقشبند۔
زنگ عصیان از درونم دور کن

وز علاؤالدین شاہ افتخار
وز پئے یعقوب چرخی خوش یقین

وز برائے عبد حق والاکمال
وز بہ سید اجل سردار ما

وز بہ درویش محمد نیک زاد
وز پئے عبد القدوس نیک فن

از جلال الدین رب ذوالجلال
از طفیل جہد وزہد این ہمام

ذرہ درد و محبت خویشتن
بخش آزادی ز کار دو جہان

قلب را از لوث غیرک پاک کن

وز برائے بوالحسن مرو سعید
مرجع شاہ و گدا و نیک و بد

وز بعبد الخالق مرد متین
غجدوانی اینکہ مذکور جہان

محو ہر لحظہ بذات ذوالجلال
آن ابوالخیر است مشہور جہان

راز دار سر اخفا و جلی
وز پئے سید امیر نور حق

دستگیر بیکسان و دردمند
قلب را از حب خود معمور کن

کانکہ عطار است مشہور دیار
وز عبید اللہ چراغ راہ دین

مظہر انوار رب ذوالجلال
وز بہ سید بڈھن سرکار ما

آن شہ ہر دو جہان پاکی نہاد
وز جلال الدین تھانیسر وطن

تا محمد عابد والاکمال
وز طفیل دردولہائے تمام

در دلم در زیر رب ذوالمنن
بیخبر گردان ز فکر این و آن

سینہ ام را چاک بل صد چاک کن

وز ابوالقاسم نصیرآبادی است ٭ شہر دین را چون ازو آبادی است ٭ وز طفیل بوعلی مرد خدا ٭ وز ابوالقاسم شہ ملک ولا ٭

از تگاپوئی زہد و جہاد دست و پا	دروویدن در رسیدن تا کجا
قطع بودن این منازل کے زمن	تا بجنبانی ز فضل خویشتن۔
این دعائے کمترین بندگان	استجب مولائے یا رب جہان

شجرہ مبارکہ طیبہ چشتیہ صابریہ نظم کردہ غریق لجۂ جہل و نادانی حریق شعلہ حیرانی و پریشانی فضل الرحمن ابن الشیخ مراد بخش دیوبندی عثمانی کہ ثمرہ ایست فاسد برین نخل پربار آویختہ و درہیچ است کاسد خود را درین انبار گہربار آمیختہ مگر امیدوار است کہ بطفیل این نسبت عالیہ کارش تمامی گیرد و حالش حسن اختتامی پذیرد کہ خود را وابستۂ این سلسلہ عالیہ میداند و بکمال شرمساری و امیدداری مے گوید۔ و مے خواند کہ

یا الٰہی بحق احمد پاک	شافع مذنبین شہ لولاک
یا الٰہی بشیر لم یزلی	شاہ مردان حق علی ولی
یا الٰہی بحق شیخ زمن	لولوی بصری ابو سعید حسن
یا الٰہی بحق دو راز کبید	شیخ ابو الفضل عبد واحد زید
یا الٰہی بحق ابن عیاض	آن فضیل گزیدہ مرتاض
یا الٰہی بشاہ ابراہیم	ابن ادہم کریم ابن کریم
یا الٰہی بحق شیخ اجل	بو حذیفہ کلید باب عمل
یا الٰہی بشمع راہبری	شیخ کل کامل ہبیرہ بصری
یا الٰہی بشاہ انس و پری	شیخ ممشاد علو دینوری
یا الٰہی بہ زبدۂ آفاق	مرشد چشتیان ابو اسحاق
یا الٰہی بحق بو احمد	مظہر خارقات بے حد و عد
یا الٰہی بخواجۂ ابدال	بو محمد سپہر جاہ و جلال
یا الٰہی بہ جاگزین جنان	ناصر الدین یوسف سمعان

toobaafoundation.com

یا آلٰہی بخواجہ مودود ‏ — آنکہ زنگ شک از قلوب زدود
یا آلٰہی بحق پاک و لطیف ‏ — حاجی و شیخ زندنی شریف
یا آلٰہی بحق شاہ غنی ‏ — شیخ عثمان قطب ہارونی
یا آلٰہی بباز سدرہ نشین ‏ — سیدی خواجہ معین الدین
یا آلٰہی بعاشق غمگین ‏ — خواجہ بختیار قطب الدین
یا آلٰہی بہ گنج علم و خبر ‏ — شیخ بابا فرید گنج شکر
یا آلٰہی بہ محو نور یقین ‏ — شیخ صابر علی علاؤ الدین
یا آلٰہی بہ ترک شکر دین ‏ — شاہ تجرید و ترک شمس الدین
یا آلٰہی بہ جان و فضل و کمال ‏ — قبلۂ اہل فقر شیخ جلال
یا آلٰہی بعاشق مطلق ‏ — شیخ مخدوم توشہ عبد الحق
یا آلٰہی بحق شاہ زمن ‏ — عارف احمد رودلوی مسکن
یا آلٰہی بہ کامل واقف ‏ — شیخ عالم محمد عارف
یا آلٰہی بہ قطب کوہ شکوہ ‏ — عبد قدوس عارف گنگوہ
یا آلٰہی بہ شاہ تھانیسر ‏ — شیخ عالم جلال دین برتر
یا آلٰہی بہ شیخ بلخ زمین ‏ — زبدۃ الکاملین نظام الدین
یا آلٰہی بطالب حق و بس ‏ — حضرت بوسعید پاک نفس
یا آلٰہی بطالب مطلوب ‏ — شیخ صادق خدا ابرا محبوب
یا آلٰہی بحق شیخ انام ‏ — ابن محبوب حق محمد نام
یا آلٰہی بحق شاہ غریب ‏ — بہر جان حزین طبیب لبیب
یا آلٰہی بتاج اہل کرم ‏ — شیخ عالم محمد اعظم
یا آلٰہی بہ پیر اہل کمال ‏ — زاہد عصر شیخ قطب جمال

toobaafoundation.com

یا الٰہی بحق کامل راہ ؛
یا الٰہی بحق قطب جلی
یا الٰہی بحق شیخ برگزیدہ گزین
یا الٰہی بہ شاہ شیر ولی
یا الٰہی بہ عالم عامل
یا الٰہی بحق شیخ زمان ؛
یافت حصہ بخشش زخلقہائے کریم
بسکہ بخشید بر کرام انام ؛
مظہر دل بیا و دست بکار
رحمت حق بجان پاکش باد
حیف قدر چنین مہ کامل
زانکہ غافل شدم زخدمتہا
رفتہ از ما چو این مہ وفریاد
گو تمت کیست آن شہ ماجد
بسکہ در راہ حق فشردہ قدم
تا قدم در راہ خدا برداشت
عقل دنیاش وعقل دین دادند
نیست حسن معاملہ آسان
ایکہ داری جبین چو ماہ مبین
بو کہ از نور روئے انور تو ؛
فضل بیچارہ را درین غم وبیم

آن محمد حیات صاحب جاہ
شاہ ملک رضا غلام علی
مرشد طالبان امیر الدین
سیف مسلول حق امام علی ؛
آن محمد حسن شہ کامل
آنکہ قدرش زدیدہ بود نہان
آنکہ با طبع پاک وقلب سلیم
شد ازین رو کریم بخشش نام
شد میان جی کریم بخش لے یار
لطف ایزد اینش خاکش باد
ہیچ نشناختم زکوری دل
میزنم سر بسنگ حسرت ہا
حق نگہدار جانشینش باد
سید ما محمد عابد ؛
شد بزہد وصلاح وفقر وعلم
پائے بر نقش پائے شیخ گذاشت
کم باہل صفا چنین دادند
بہ معرف بالمعاملہ انسان
بہر حق سوئے حال راز ببین
جلوہ حق بما نماید رو
بہر این خاصگان بہ بخش کریم

toobaafoundation.com

شجرہ طیبہ حضرات پیران عظام خاندان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفٰے و ہم علی مرتضٰے	ہم حسن ہم عبد واحد بو فضل با صفا
ابن ادہم بو حذیفہ ہم ہبیرہ پاک دل	بہر ممشاد و ابو اسحاق واحد با تقا
بو محمد ہم ابو یوسف مودود شریف	بہر عثمان معین الدین قطب رہنما
ہم فرید الدین علی احمد و ہم شمس و جلال	بہر عبد الحق واحد ہم محمد مقتدا
عبد قدوس و جلال و ہم نظام و بو سعید	شاہ صادق ہم محمد ہم عزیز بے ریا
سید اعظم ہم جمال و ہم حیات و ہم غلام	ہم امیر الدین و ہم شیخ امام الاولیا
از برائے شہ محمد بخش و آں شاہ کریم	بہر عابد پاک کن از لوث غیرم یا خدا

شجرہ خاندان حضرت قادریہ عابدیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از محمد عابد و ہم راج خان و اسمٰعیل	ہم غلام بدر دین فاخر محمد متقی
شاہ یحیٰی افضل و ہم سید محمد ہم جمال	ہم ضیا و شیخ محمد ہم براہیم ولی
شہ بہاؤ الدین احمد حضرت سید حسن	شاہ موسیٰ ہم علی با تقا و مرشدی
بو محمد شاہ احمد حضرت عالیجناب	عبد رزاق عبد قادر بو سعید مولوی
بو الحسن بو فرح عبد الواحد و بو بکر نیز	ہم جنید و سری و سقطی و کرخی سرمدی
ہم رضا ہم کاظم و ہم جعفر و باقر امام	شاہ زین العابدین ہم شہ حسین ابن علی
و ز علی مرتضٰے و ہم محمد مصطفٰے	پاک گردان سینہ ام از جملہ امراض دلی

شجرہ خاندان سہروردیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفٰے و ہم علی فخر دین	ہم حسن بصری حبیب و شیخ داؤد متین

toobaafoundation.com

از پے معروف سری سقطی و حضرت جنید ‌ ہم پے ممشاد و احمد صاحب علم الیقین۔
بو محمد ہم وجیہ الدین ضیاء ہم شہاب ‌ ہم بہاؤ الدین و صدر الدین شاہ رکن دین
ہم جلال الدین مخدوم جہان گشت ولی ‌ شاہ اجمل نیز بڈھن واقف اسرار دین
بہر درویش محمد عبد قدوس جلال ‌ وز جلال الدین تا عابد کہ شد خلوت نشین
کن منور سینہ ام از نور ایمان یا خدا ‌ وز تلطف کن عطا توفیق کار راہ دین

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفٰے او بہر بوبکر عتیق ‌ بہر سلمان بہر قاسم وز پے جعفر امام
بایزید بو الحسن با سلسلہ فیضان روح ‌ جانشین بو علی شد ہر دو طریقت شاد کام
یوسف و عبد خالق عارف محمود شاہ ‌ ہم عزیز و شاہ بابا ہم امیر خوش کلام
ہم بہاؤ الدین و ہم عطار و یعقوب و عبید ‌ عبد حق ہم شاہ اجمل بڈھن جنت خرام
بہر درویش محمد عبد قدوس جلال ‌ وز جلال الدین ہمہ تا عابد عالی مقام
اینہمہ اسمائے عباد است و ہم زہاد پاک ‌ ہر کہ خواہد فیض گیرد ورد سازد صبح و شام

قطعات تاریخ وفات حسرت آیات حاجی عابد حسین صاحب ضامن مرحوم نتیجہ فکر منشی محمد ابراہیم ذبیح یادگار حضرت ظہیر ساکن روڑکی

سن وفات عابد پرہیزگار کی ‌ لاکھوں نے نبضیں چھوڑ دیں لاکھوں میں دم نہیں
دیکھو ندیکھو چار طرف اب جہان میں ‌ ایسا بشر نہیں کہ جسے اُن کا غم نہیں
وہ دل نہیں کوئی کہ جو محو الم نہ ہو ‌ آج ایسی ایک آنکھ نہیں جس میں نم نہیں
ہے ہے دم سفر کہا اُن سے ایک نے ‌ خالی بزرگ لوگوں سے ملک عدم نہیں۔
اپنا یہ قصبہ چھوڑ کے جاتے ہیں کس لئے ‌ کیا دیوبند غیرت باغ ارم نہیں۔
اخبار ہائے ہند کے کالم سیاہ ہیں ‌ افسوس اُنکی موت کا کیا کچھ رقم نہیں۔

toobaafoundation.com

ہر وقت کہتے رہتے ہیں سال وفات آہ — کرتے کچھ اور کام اب اہل قلم نہیں
سال وفات تو بھی تو اب لکھ دے اے دبیر — فوت آہ یہ وفات ہو ولیہ نیک کم نہیں
عبث دنیا سے اُٹھا عابد نیک — یہیں تھا اوسکو قرب حق تعالیٰ
مگر اس بات کو سب جانتے ہیں۔ — ہر اک کو موت سے پڑتا ہے پالا
پیمبر ہو ولی ہو پارسا ہو — یہ وقت موت کب ٹلتا ہے ٹالا
بس اب تعمیل ارشاد احبا — دبیر زار موقعہ ہے بجا لا۔
اجل کا سر قلم کرکے یہ لکھ دے — جنید وقت تھا یہ مرنے والا۔

ولہ

مر گیا اف عابد پرہیزگار — ہند میں تھا وقت کا اپنے ولی
سال رحلت لکھ دے سے پوچھا دبیر — جا رہا جنت میں اب یہ متقی۔

از عریب سہارنپوری

تھا محمد عابد فرخندہ خو
ہے زمین کی خاک آلودہ جبین
دلمیں لالہ کے ہزاروں داغ ہیں
ہے غلط فہمی اگر سمجھو شفق
کون دنیا میں رہیگا اے عریب
یونہی تڑپے جائیگا تو تا کجے
تھے ابھی اس فکر میں سر نگون

بے نظیر و بے عدیل و بیمثال
آسمان نے نیلگوں پہنا شال
نرگس شہلا کی آنکھیں لال لال
اشک خون سے دامن گلچین ہے لال
ایکدن مرنا ہے ہم سبکا مآل
جانکو قابو میں رکھ دلکو سنبھال
دوڑتا آیا چار سو سے یہ خیال

اسکے اٹھ جانے سے ہے ہر چشم تر
باغبین پیرہن گل چاک سینہ
چھا گئی اس غم سے ایسی لاغری
اب نہ آئیں گے نظر اپنے بزرگ
گریہ و زاری سے کچھ حاصل نہیں
فکر میں تاریخ کے ہیں اہل فن
ہوگیا عابد کا مغفرت سے وصل
۱۳۳۱ = ۱۲ ۵۴ + ۷۷

کونسا دل ہے جو نہیں جسکو ملال
سنبل تر ہے بہت آشفتہ حال
بدر دم میں ہوگیا گھٹ کر ہلال
آسمان کھائیگا چکر ماہ و سال
صبر کر گو صبر کرنا ہے محال
جانتے ہیں سب تجکو بھی ہے کمال
کھل گیا ظاہر یہ پر سال وصال

ولہ

دشت میں قبریں ہیں لاکھوں اے عریب — شہر والوں سے ہے سب جنگل بسا
حاجی عابد نے بھی بستی چھوڑ دی — ثانی معروف شبلی جا بسا۔

toobaafoundation.com

قطعات تاریخ وصال حاجی محمد عابد صاحب نتیجۂ طبع محمد اسمعیل فراغ دیوبندی سب ڈویزنل افسر ناگپور امراوتی ڈویزن ملک متوسط

برفت از جہان حاجی عابد دریغا — کہ میکرد شاہی بملک معانی
خطاب جنیدی بادشد مسلم — سمی شد بعالم بمعروف ثانی
زپیشینیان اوش چون نخوانم — زاول نکوتر بود نقش ثانی
دم فکر تاریخ خود گفت روحش — نکوکار رفتیم ازین دار فانی ۱۳۳۱

ولہ

کیا کہوں صدمہ ہوا کیسا مرے دل کو فراغ — یہ خبر جسدم سنی دنیا سے عابد اٹھ گیا
مصرع تاریخ یہ نکلا لب افسوس سے — مسجد چھتہ کا عابد ادریسا جا اٹھ گیا ۱۳۳۱

ولہ

فراغ آج صدمہ ہے دل پر بہت — کہ سر سے مرشد کا سایہ اٹھا
زمانہ سیہ ہو گیا آنکھ میں — نگاہوں کے آگے اندھیرا ہوا
لبوں پر فغان ہے زبان پر ہے آہ — لہو دیدۂ تر سے سیروں بہا
حقیقت کے دریا کا تھا وہ گہر — طریقت کے صحرا کا تھا رہنما
عجب چشمۂ فیض تھی اسکی ذات — کہ تھا مستفیض اُس سے چھوٹا بڑا
عبادت میں ہوتا تھا ہر دم بسر — نہ تھا شغل کچھ غیر ذکر خدا
شریعت کا رستہ تھا پیش نظر — اسی سے تو جنت میں سیدھا گیا
سن رحلت شیخ دل نے فراغ — کہا شبلی وقت ناگہ اُٹھا ۱۳۳۱

قطعہ تاریخ مطبوعہ نتیجۂ فکر از پیرزادہ سید احمد مودودی سہسوانی تخلص ادیب شاگرد جناب منشی دیبی پرشاد صاحب سحر بدایونی

حاجی نذیر احمد اہل صلاح و زہد — ہے جن کی ذات دین کے حق مین پناہ عام
کیا تذکرہ لکھا ہے انہوں نے یہ آج کل — ہے عابدوں کا حال ہے انتباہ عام
تصنیف کے جو سال میں کی فکر اے ادیب — آئی ندا یہ غیب سے ذکر رفاہ عام ۱۳۱۷

toobaafoundation.com

غلطنامہ تذکرة العابدین امداد العارفین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٧	بعشپ	بعثت	٩٨	٢١	سنہ ٧٣١	سنہ ٧٣٢
١٥	١٢	سنہ ٦٢٥	سنہ ٦٣٥	٢٠٥	١٠	ہوتا ہے	ہواہے
١٦	٧	امرالدین	اعزالدین	٢١٠	١٩	ثقل اور سودا	ثقل وسودا
٢٠	١٢	سنہ ٦١١	سنہ ٧١١	٢١٦	٤	کسی کے نفی اور کسکا	کسکی نفی اور کسکا
٢٣	٩	سنہ ٨٦٥	سنہ ٧٦٥	٢٩١	٧	اہل جنت	اہل چشت
٢٤	٨	۔	عمر یکصد سال	٢٩٢	٨	گلگون	گلگون
٦٥	٦	مسجدلی	مسجد کی	٢١٣	٨	آل	آن
٦٦	١٤	سید محمد رضا امام صاحب	سید محمد امام صاحب	٢٩٣	٢٠	خورشید ہاشد	خورشید باشد
٦٦	٢٠	رامپور تشریف	رامپور محمد میاں جی صاحب تشریف	٢٩٤	٢	ہروے	ہر دوے
٨٦	٧	گھوڑی چہ پیسہ	گھوڑی پر جبہ پیسہ	١٢٩	١٢	محمد اصغر خان	محمد عرفان
٨٩	١٦	کرگاراد	کردہ او	١٣٠	١١	قیام	مقیم
١٣١	١٢	بغور	بنور	١٤١	٤	لے	ہوکر
١٢٢	١٣	سنہ ١٢٠٨	سنہ ١٣٠٨	١٤١	٢٠	عالم میں کے	عالم اور
١٢٧	٢	مجدو	مجدد	١٥٣	١٣	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]
١٢٧	٧	امام الاولیا	امام الائمہ	١٨٩	١٢	تقعہ	تصبغیہ

toobaafoundation.com